ادْعُ إِلَىٰ سَبِيلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ (القرآن)

بَلِّغُوا عَنِّي وَلَوْ آيَةً (الحدیث)

کہتے ہیں کہ درخواستی کا ہے اندازِ بیاں اور (العرف)

خطباتِ درخواستی

خطابت کی دنیا کا شاہکار

(متفرق اسلامی خطبات)

جلد چہارم

از افادات

شیخ الاسلام حضرت درخواستیؒ کے علمی جانشین

شیخ المحدثین والمفسرین امام العلماء والصلحاء شیخ الحدیث والتفسیر

شیخ طریقت حضرت مولانا **شفیق الرحمن صاحب درخواستی** نوراللہ مرقدہٗ

بانی۔ مرکزی جامعہ عبداللہ بن مسعودؓ خان پور

شیخ الحدیث حضرت درخواستیؒ کے جانشین

شیخ الحدیث والتفسیر خطیب اسلام

پیر طریقت حضرت مولانا **حماد اللہ صاحب درخواستی** مدظلہ علوم درخواستی امین وناشر

مہتمم ۔ مرکزی جامعہ عبداللہ بن مسعودؓ خان پور

مرکزی راہنما ۔ جمعیت علماء اسلام پاکستان

نائب امیر مرکزیہ ۔ مجلس علماء اہلسنت والجماعت پاکستان

مرتب **مولانا محمد نعمان درخواستی**

نائب مہتمم: مرکزی جامعہ عبداللہ بن مسعودؓ خان پور

ناشر

مکتبہ شیخ درخواستی جامعہ عبداللہ بن مسعودؓ مرکزی

گرین ٹاؤن خان پور ضلع رحیم یار خان

پوسٹ بکس نمبر 5

Web: www.shaikhedarkhwasti.org Mob: 0300-0939448

صاحب تصنیف۔ایک نظر میں

نام مولانا شفیق الرحمٰن صاحب درخواستیؒ ابن مولانا عبدالرؤف صاحب درخواستیؒ

ولادت ۱۴محرم الحرام ۱۳۶۶ھ مطابق 1947ء

وفات ۱۰شعبان المعظم بروز جمعۃ المبارک ۱۴۲۷ھ مطابق 24اگست 2007ء

نماز جنازہ آپ کے بڑے صاحبزادہ وجانشین حضرت مولانا حماداللہ صاحب درخواستی مدظلہ نے پڑھایا

تعلیم تکمیل درس نظامی ودیگر علوم وفنون ۱۳۸۶ھ

تدریس حدیث۔تفسیر۔فقہ۔ودیگر اسلامی علوم کی تدریس۔جامعہ مخزن العلوم خان پور۲۰سال
دارالعلوم اسلامی مشن بہاولپور۲سال۔جامعہ عبداللہ بن مسعودؓ خان پور۱۸سال

جانشین علمی جانشین۔شیخ الاسلام حافظ الحدیث والقرآن حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی رحمۃ اللہ علیہ

اجازت جنیدوقت حضرت دین پوری رحمۃ اللہ علیہ۔حافظ الحدیث حضرت درخواستی رحمۃ اللہ علیہ

خلافت مرشدالعلماء حضرت مولانا عبدالحیؒ صاحب بہلوی رحمۃ اللہ علیہ

مناصب
1۔شیخ الحدیث وشیخ التفسیر ورئیس دارالافتاء۔جامعہ مخزن العلوم خان پور۱۵سال۔دارالعلوم اسلامی مشن بہاولپور۲سال
جامعہ عبداللہ بن مسعودؓ خان پور۱۸سال
2۔بانی۔جامعہ عبداللہ بن مسعودؓ خان پور۔تاسیس 1987ء۔بانی۔جامعہ عائشہ صدیقہؓ للبنات خان پور تاسیس 1987
بانی۔مکتبہ شیخ درخواستی خان پور تاسیس 1997
3۔مہتمم۔دارالعلوم اسلامی مشن بہاولپور 1985-1986ء۔مہتمم۔جامعہ عبداللہ بن مسعودؓ خان پور 1987تا2007ء
4۔امیر مرکزیہ۔مجلس علماء اہلسنت والجماعت پاکستان 1987تا2007ء
5۔مرکزی سرپرست اعلیٰ۔جمعیت علماء اسلام پاکستان 1995تا2007ء

تصانیف تصانیف کی فہرست بیک ٹائٹل پر ملاحظہ فرمائیں

صاحب تصنیف۔ایک نظر میں

نام مولانا حماد اللہ صاحب درخواستی ابن مولانا شفیق الرحمٰن صاحب درخواستی رحمۃ اللہ علیہ

ولادت ۷ جمادی الثانی بروز سوموار ۱۳۸۹ھ مطابق 1969ء

تعلیم حفظ قرآن مجید بستی درخواست۔ دادا جان حضرت مولانا عبدالرؤف صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے پاس 1980ء تکمیل درس نظامی و دیگر علوم وفنون۔ 1989ء

تدریس حدیث تفسیر۔ فقہ۔ و دیگر اسلامی علوم کی تدریس جامعہ عبداللہ بن مسعودؓ خان پور۔ 1990 سے 2012 جامعہ مخزن العلوم خانپور 2013 سے 2015، مرکزی جامعہ عبداللہ بن مسعود خانپور، 2016 سے تا حال

جانشین شیخ الحدیث والتفسیر حضرت مولانا شفیق الرحمٰن صاحب درخواستی رحمۃ اللہ علیہ

اجازت وخلافت شیخ الحدیث والتفسیر حضرت مولانا شفیق الرحمٰن صاحب درخواستی رحمۃ اللہ علیہ

مناصب

1- مہتمم۔ مرکزی جامعہ عبداللہ بن مسعودؓ خان پور

2 مرکزی راہنما۔ جمعیت علماء اسلام پاکستان

3 نائب امیر مرکزیہ۔ مجلس علماء اہلسنت والجماعت پاکستان

4 ممبر: شیخ درخواستی ٹرسٹ خان پور

5- مدیر۔ مکتبہ شیخ درخواستی خان پور

6- مہتمم۔ جامعہ عائشہ صدیقہؓ للبنات خان پور

تصانیف تصانیف کی فہرست بیک ٹائٹل پر ملاحظہ فرمائیں

ادْعُ إِلَىٰ سَبِيلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ (النحل)

بَلِّغُوا عَنِّي وَلَوْ آيَةً (بخاری)

کہتے ہیں کہ درخواستی کا ہے اندازِ بیاں اور (حفیظ)

خطباتِ درخواستی

جلد چہارم

(متفرق اسلامی خطبات)

از افادات

شیخ الاسلام حضرت مدنی درخواستی کے علمی جانشین

شیخ المحدثین والمفسرین امام الاتقیاء والاصفیاء شیخ الحدیث والتفسیر

شیخ طریقت حضرت مولانا **شفیق الرحمٰن** صاحب **درخواستی** مدظلہ

بانی مرکزی جامعہ عبداللہ بن مسعود خان پور

شیخ الحدیث حضرت درخواستی کے جانشین

شیخ الحدیث والتفسیر خطیب اسلام

شیخ طریقت حضرت مولانا **حماد اللہ** صاحب **درخواستی** مدظلہ ملتان درخواستی

امین وناشر

مہتمم ۔ مرکزی جامعہ عبداللہ بن مسعود خان پور

مرکزی راہنما ۔ جمعیت علماء اسلام پاکستان

نائب امیر مرکزیہ ۔ مجلس علماء اہلسنت والجماعت پاکستان

مرتب

مولانا محمد نعمان صاحب **درخواستی**

نائب مہتمم: مرکزی جامعہ عبداللہ بن مسعود خان پور

ناشر

مکتبہ شیخ درخواستی جامعہ عبداللہ بن مسعود خان پور

Web: www.shaikhdarkhwasti.org Mob: 0300-0939148

ضابطہ

جملہ حقوق طبع ونشر بنام مکتبہ شیخ درخواستی محفوظ ہیں

نام کتاب ——— خطباتِ درخواستی (جلد چہارم)

ازافادات ——— شیخ طریقت حضرت مولانا شفیق الرحمن صاحب درخواستی نوراللہ مرقدہ

پیر طریقت حضرت مولانا حماد اللہ صاحب درخواستی مدظلہ

تاریخ طباعت: جمادی الاولیٰ ۱۴۴۲ھ جنوری 2021ء

تعداد طبع اول: ——— 1100

طباعت باہتمام: ——— شبیر احمد فاروقی

فہرست مضامین

مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ
انتساب	15	ایمان کا ذائقہ	52
پیش لفظ	16	ایمان اور اسلام کی علامت	52
حدیث دل	18	ایمان اور استقامت	53
کلماتِ لطیف	28	تکمیل ایمان	54
فضائل ایمان		ایمان اور امانت	54
ایمان کی فضیلت	35	ایمان کی عظمت	54
ایمان اور اسلام	36	اسلام کی وسعت	55
احسان واخلاص	37	منافق کی چار نشانیاں	55
ایمان قرآن کی روشنی میں	38	فطرت نہیں بدلتی	56
ایمان احادیث کی روشنی میں	50	ایمان اور تقویٰ	56
اسلام کی بنیاد 5 چیزوں پر ہے	50	اسلام کی ابتدا	58
اسلام کی 70 سے زائد شاخیں ہیں	50	اسلام کی انتہا	58
کامل مسلم	51	**فضائل استقامت**	
کامل مومن	51	استقامت قرآن کی روشنی میں	61

مضمون	صفحہ
استقامت حدیث کی روشنی میں	62
استقامت تاریخ کی روشنی میں	63
امام ابوحنیفہؒ کی استقامت	63
امام مالکؒ کی استقامت	63
امام احمد بن حنبلؒ کی استقامت	64
شاہ ولی اللہؒ کی استقامت	64
شاہ عبدالعزیزؒ کی استقامت	64
مجدد الف ثانیؒ کی استقامت	64
مرزا مظہر جانِ جاناںؒ کی استقامت	64
علماء حق کی استقامت	65
علماء دیوبند کی استقامت	65
فضائل نماز	
نماز کی عظمت	71
نماز کی فرضیت	72
پانچ نمازوں کی ابتدا	73
نماز کی جامعیت	74
نماز قرآن کی روشنی میں	77
نماز احادیث کی روشنی میں	81
فضائل رمضان	
آیت کا مطلب	96
حدیث کا مختصر مفہوم	97
فضائل رمضان ارشاداتِ نبویؐ کی روشنی میں	98
روزہ کی حقیقت و آداب	101
رمضان اور حضورؐ کی سخاوت	103
سحری و افطار کی فضیلت و اہمیت	105
افطار کس کے ساتھ افضل ہے	106
افطار کی دعا	107
رمضان اور قرآن کی یاری	109
رمضان تربیت کا مہینہ	109
رمضان اور رحمت کی برسات	110
رمضان اور قرآن کی سفارش	110

مضمون	صفحہ
رمضان کی عظمت	111
رمضان کی معنوی فضیلت	112
رمضان کی عظمت اس کے حروف سے	112
رمضان کی فضیلت امور عظیمہ کی نسبت سے	113
رمضان کا انتخاب	114
تراویح بیس رکعت	115
رمضان اور حضورؐ کی بددعا	116
رمضان کے وظائف	117
نفل روزوں کا ثواب	118
فضائل حج	
حج بیت اللہ قرآنی آیات کی روشنی میں	125
حج بیت اللہ نبویؐ ارشادات کے آئینے میں	128
حج عشق ومحبت کا سفر (پہلا منظر)	131
حج عشق ومحبت کا سفر (دوسرا منظر)	134
حج عشق ومحبت کا سفر (تیسرا منظر)	140
فضائل زکوٰۃ	
زکوٰۃ کی عظمت	147
زکوٰۃ کی فرضیت	151
زکوٰۃ ادا نہ کرنے کی سزا	151
زکوٰۃ کے مصارف	151
زکوٰۃ کا نصاب	153
قابل زکوٰۃ اثاثے	154
ناقابل زکوٰۃ اثاثے	155
زکوٰۃ قرآن کی روشنی میں	156
زکوٰۃ احادیث کی روشنی میں	159
فضائل جمعہ	
جمعہ کی عظمت	169
جمعہ قرآن کی نظر میں	170
جمعہ احادیث کی نظر میں	171

مضمون	صفحہ
فضائل عیدین	
عیدین کی عظمت	181
عیدین کی نماز کا وقت	181
عیدین کا ثبوت قرآن سے	181
عیدین کا ثبوت احادیث سے	182
صدقہ فطر کے فائدے	184
پہلا فائدہ	184
دوسرا فائدہ	184
عید کی رات کی فضیلت	184
پانچ مبارک راتیں	185
عید کے دن کی فضیلت	185
احکام عید الفطر	186
عید کی سویاں	189
عید الفطر کی نماز پڑھنے کا طریقہ	189
احکام عید الاضحیٰ	190
عید الاضحیٰ کی نماز پڑھنے کا طریقہ	193

مضمون	صفحہ
فضائل علم	
آیت کا مطلب	197
حدیث کا مفہوم	198
علم واہل علم کے فضائل قرآن کی روشنی میں	200
علم واہل علم کے فضائل احادیث کی روشنی میں	202
علم واہل علم کے فضائل صحابہؓ وتابعینؒ کے آثار سے	209
عالم کیلئے اخلاص ضروری ہے	210
علماء کے اقسام	211
علم دین چھپانے پر وعید نبویؐ	212
علم کے ساتھ عمل ضروری ہے	212
عجائباتِ علم	213
علم کی ترقی کیلئے خصوصی وظیفہ	215

مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ
فضائل قرآن مجید		قرآن سے جواب دینے والی عورت	243
آیت کا مفہوم	220	قرآن مجید جامع کتاب	247
حدیث کا مفہوم	223	قرآن مجید کے پڑھنے کے آداب	249
فضائل قرآن آیات قرآنیہ کی روشنی میں	223	پانچ مقبول نگاہیں	250
		قرآن عظیم الشان معجزہ	251
قرآن جواب دیتا ہے	228	قرآن اللہ کا خط انسانیت کے نام	253
فضائل قرآن ارشادات نبویہؐ کے آئینہ میں	230	قرآن اور حفاظت خداوندی	253
		قرآن کا پیغام	254
قرآن مجید کی تاثیرات	238	خواجہ قطب الدین بختیار کاکیؒ	254
پہلا واقعہ	238	قول شیخ الہندؒ	255
دوسرا واقعہ	239	قول انور شاہ کشمیریؒ	255
تیسرا واقعہ	239	قرآن مجید کی آیات اور سورتوں کے فضائل	256
چوتھا واقعہ	240		
پانچواں واقعہ	241	**فضائل قربانی**	
قرآن مجید کا سلف صالحین میں ذوق	242	سورۂ کوثر کی تشریح	265
		حدیث کا مختصر مفہوم	268

مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ
ذوالحجہ کے مہینہ کی فضیلت	269	دوسرا امتحان	277
قربانی کا ذکر کتاب اللہ میں	270	تیسرا امتحان	278
قربانی کا ذکر احادیث رسول اللہ ﷺ میں	272	چوتھا امتحان	278
قربانی کی فضیلت	272	قربانی نہ کرے پر وعید نبوی	279
قربانی کرنے میں پیغمبر کا ہمیشہ والا عمل	273	قربانی کی ابتدا	279
		فضائل درود شریف	
قربانی کرنے میں پیغمبر کا اپنے رحمت والے ہاتھ سے ذبح کرنے کا عمل	273	درود شریف کی فضیلت قرآن میں	287
		درود شریف کی فضیلت احادیث میں	288
قربانی کرتے وقت خصوصی دعا پڑھنے میں پیغمبر کا عمل	274	**فضائل شب برأت**	
دوسروں کی طرف سے قربانی کرنے میں پیغمبر کا عمل	275	آیت کا مفہوم	296
		حدیث کا مفہوم	298
قربانی کے بارے میں صحابہؓ کا عمل	275	دو عوامی راتیں	299
حضرت ابراہیمؑ کے امتحانات	277	عمومی اور خصوصی دعوت	299
پہلا امتحان	277	فرشتوں کی عید	300

ماہِ شعبان کی فضیلت	300	لیلۃ القدر کو آخری عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کرو	319
شب برأت کے فضائل	302		
شب برأت میں حضورؐ کا پہلا عمل	304	آخری عشرہ میں پیغمبرؐ کا عبادت کیلئے اہتمام	321
شب برأت میں حضورؐ کا دوسرا عمل	305		
غافل انسان کا عمل	305	لیلۃ القدر کی رات فرشتے رحمت کی دعائیں کرتے ہیں	321
حضرت عائشہؓ کی عظمت	308		
شب برأت میں 7 غلط کاروں کی بخشش نہ ہوگی	308	لیلۃ القدر کی خصوصی دعا اور خصوصی وظیفہ	322
شب برأت کا خصوصی وظیفہ	310		
فضائل شب قدر و اعتکاف		رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف کی فضیلت	322
سورۃ القدر کی تشریح	315		
حدیث کا مختصر مفہوم	317	حضرت عائشہؓ کے امت پر احسانات	324
لیلۃ القدر کی معنوی فضیلت	317	لیلۃ القدر کی علامات	324
فضائل لیلۃ القدر	318	فضائل ذکر اللہ	
سورۂ قدر کا شان نزول	318	آیاتِ قرآنیہ	327

مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ
احادیث نبویہؐ	329	اللہ کا ذکر	347
اللہ کے نام کی عظمت	333	عالم کی تسبیح	347
اللہ اور بندے کی دوستی	334	فضائل اہل اللہ	
ذکر اللہ پر چار انعام	336	اہل اللہ کی شان	351
مجلس ذکر پر چھ انعام	338	اہل اللہ کی صحبت	353
دنیا ذکر اللہ کی وجہ سے قائم ہے	338	اللہ تک پہنچنے کے راستے	354
دنیا کی ہر چیز ذکر اللہ میں مصروف ہے	339	شریعت کا ادب	356
		اللہ کا گھر	357
دنیا کی سب سے لذیذ چیز	341	مدار نجات اللہ کا فضل ہے	357
آخرت کی سب سے لذیذ چیز	342	حضرت اویس قرنیؒ کا واقعہ	359
دل کو پتھر نہ بنا	344	حضرت حسن بصریؒ کا واقعہ	360
سید اسماعیل شہیدؒ کا واقعہ	344	حضرت مالک بن دینارؒ کا واقعہ	360
حضرت بشر حافیؒ کا واقعہ	345	حضرت رابعہ بصریہؒ کا واقعہ	361
اللہ ہو کے بڑے مزے	346	حضرت فضیل بن عیاضؒ کا واقعہ	362
سب کہو سبحان اللہ	346	ہارون الرشیدؒ کا واقعہ	362
اللہ کا میٹھا نام	346	جو اللہ کی مرضی	363

جدھر مولیٰ ادھر شاہ دولہ	364	بیعت کا ثبوت	377
اللہ والوں کی حکومت	365	تین آیات قرآنیہ	377
آقا اور غلام	366	تین احادیث نبویہؐ	378
نوکر، غلام اور عبد کی مثال	366	بیعت کا طریق	380
سلطان محمود غزنوی اور لونڈی کا واقعہ	367	ظاہر اور باطن	382
		نفس اور شیطان	383
سلطان محمود غزنوی اور ایاز کا واقعہ	368	جنت دو قدم پر	383
		کائنات کی تخلیق و تقسیم	384
حضرت عبداللہ بن مبارکؒ اور لوہار کا واقعہ	269	تصوف و سلوک کی دس منزلیں	384
		دل کو قابو میں لا	387
شیخ سعید حلبیؒ کا واقعہ	370	اللہ دل میں رہتا ہے	388
مولانا جمال الدینؒ کا واقعہ	371	اقسام صوفیائے کرام	389
فضائل تصوف		تصوف صوفیا کی نظر میں	390
تصوف کی ضرورت	375	سلاسل تصوف	392
تصوف کی حقیقت	376	سلاسل اربعہ کی مثال	393
مرشد کی ضرورت	377	نفس کے اقسام	393

عنوان	صفحہ
شریعت کے احکام	394
پہلا مجاہدہ: اوصاف حمیدہ کو اپنانا	394
دوسرا مجاہدہ: اوصاف مذمومہ کو چھوڑنا	395
اوصاف مذمومہ اور ان کا علاج	395
(۱) کثرت اکل	395
(۲) کثرت کلام	396
(۳) غصہ	396
(۴) حسد	397
(۵) بخل	398
(۶) حب جاہ	399
(۷) حب دنیا	400
(۸) تکبر	401
(۹) خود پسندی	402
(۱۰) ریاء	403
(۱۱) بدنظری	403

عنوان	صفحہ
(۱۲) حب نساء	404
ابدال بننے کے تین طریقے	408
انسان پانچ قسم کے ہیں	409
انمول موتی	409
کمال شاعری	410
فضائل صوفیا	
حضرت رابعہ بصریہؒ کے اشعار	415
صوفی اللہ کا انتخاب	416
صوفی کی حقیقت	416
صوفی کی توحید	417
صوفی کا علم	418
صوفی کا حلم	419
صوفی کی عبادت	420
صوفی کی محبت	420
صوفی کی توبہ	421
صوفی کی تواضع	422

صوفی کی متاع	423	صوفی کا دن	435
صوفی کا شیطان سے مقابلہ	423	صوفی کی رات	435
صوفی کا بیوی سے مکالمہ	424	صوفی کی خوشی	437
صوفی صانع کا نظارہ کرتا ہے	424	صوفی کا غم	437
صوفی کی نظر	425	صوفی کی دعا	438
صوفی کا ہدیہ	426	صوفی کا پیار	439
صوفی کا دل	427	صوفی کا دوست	439
صوفی کی دولت	427	صوفی کا کعبہ	440
صوفی کا ایمان	428	صوفی کی تاثیر	440
صوفی کی طہارت	429	صوفی کی عمر	441
صوفی کا وضو	430	صوفی کا خاندان	441
صوفی کی نماز	430	صوفی کی صدا	442
صوفی کی زکوٰۃ	431	صوفی کی گفتگو	443
صوفی کا روزہ	432	صوفی کا ذوق	443
صوفی کا حج	432	صوفی کی چاہت	444
صوفی کی قربانی	434	صوفی کا کشف	444

مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ
صوفی کی توجہ	444	صوفی کا خاتمہ	448
صوفی کا خواب	446	علمی شجرہ	449
صوفی کے آنسو	447	روحانی شجرہ	451

انتساب

خطبات درخواستی جلد چہارم کو اپنی اہلیہ محترمہ کے نام سے منسوب کرتا ہوں
جنہوں نے دکھ اور سکھ خوشی اور غم میں میرا ساتھ دیا
جن کے تعاون اور دعاؤں نے دین کے ہر شعبہ میں کام کو میرے لئے
آسان کر دیا
جن کی شفقتوں نے خاندان کے لئے راحتیں پیدا کر دیں اور اولاد کیلئے
حصولِ علم اور خدمتِ قرآن وحدیث کی راہیں آسان کر دیں
دعا ہے کہ پروردگارِ عالم ان کو صحت وعافیت سے سرفراز فرمائیں
بار بار حج اور عمرہ کی سعادت نصیب فرمائیں
تمام عبادات ودینی خدمات کو مقبول ومنظور فرمائیں
آمین یارب العلمین.....بجاہ سید المرسلین.....صلی اللہ علیہ وسلم

احقر الی اللہ
حماد اللہ خورشی

یکم ربیع الاوّل ۱۴۴۲ھ/اکتوبر 2020ء

پیش لفظ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم، اما بعد

خطبات درخواستی جلد چہارم اٹھارہ (۱۸) متفرق اسلامی خطبات پر مشتمل ایک عظیم الشان اور نا قابلِ فراموش مجموعہ ہے

جن میں سے چھ (۶) خطبات حضرت والد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے بیان کردہ ہیں جو مندرجہ ذیل عنوانات پر مشتمل ہیں۔

فضائل علم، فضائل رمضان، فضائل قرآن، فضائل قربانی، فضائل شب برأۃ

فضائل شب قدر واعتکاف

جب کہ بارہ (۱۲) خطبات میرے بیان کردہ ہیں

جو مندرجہ ذیل عنوانات پر مشتمل ہیں

فضائل ایمان، فضائل استقامت، فضائل نماز، فضائل حج، فضائل زکوٰۃ، فضائل جمعہ فضائل عیدین، فضائل درود شریف، فضائل ذکر اللہ، فضائل اہل اللہ، فضائل تصوف فضائل صُوفیا یہ ۱۸ خطبات اپنی جامعیت وکاملیت کے اعتبار سے درحقیقت ۱۸ مقالات ہیں جن میں قرآن وحدیث کا خلاصہ ونچوڑ موجود ہے

تاریخ اسلام کی جھلکیاں اور بہترین اشعار کا انتخاب موجود ہے

اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ اس محنت وخدمت کو مقبول ومنظور فرمائیں
کتاب کو مقبولیت ومحبوبیت سے نوازیں
تمام مسلمانوں کے لئے نفع وہدایت کا ذریعہ بنائیں
میرے لئے، میرے اساتذہ، میرے والدین
اور پورے خاندان کیلئے ذریعہ نجات اور ذخیرہ آخرت بنائیں!
آمین یارب العٰلمین..... بجاہ سید المرسلین..... صلی اللہ علیہ وسلم

راقم الحروف
حماد اللہ درخواستی
یکم ربیع الاوّل ۱۴۴۲ھ/اکتوبر 2020ء

حدیثِ دل

شیخ الحدیث حضرت درخواستیؒ کے جانشین

شیخ الحدیث والتفسیر حضرت مولانا **حمادُ اللہ درخواستی** صاحب مدظلہ امین وناشر علوم درخواستی

مہتمم۔ مرکزی جامعہ عبداللہ بن مسعودؓ خان پور

مرکزی راہنما۔ جمعیت علماء اسلام پاکستان

نائب امیر مرکزیہ۔ مجلس علماء اہلسنت والجماعت پاکستان

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم

نحمدہٗ ونصلی علی رسولہ الکریم. امابعد

شیخ الاسلام والمسلمین امام المحدثین والمفسرین حافظ القرآن والحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی نوراللہ مرقدہ کو پروردگار عالم نے بے مثال ولازوال محاسن وکمالات واوصاف سے نوازا تھا۔ آپ کو علم وعمل.....صورت وسیرت..... کردار واخلاق..... عادات واطوار..... صبر وتحمل... قناعت و توکل..... ایثار وقربانی..... تواضع و انکساری..... جود وسخا.....حلم و حیا.....فقر واستغناء..... مہر ووفا.....زہد وتقویٰ.....جلال و جمال.....استقامت واستقلال.....احسان و اخلاص.....انعام واکرام.....جامعیت ونافعیت.....راہنمائی وہدایت.....رحمت و رأفت.....نصرت واعانت.....غیرت وحمیت.....عفو ودرگزر.....بے مثال حافظہ و ذہانت.....اتباع قرآن وسنت.....حب رسول واصحاب رسول.....حب رسول و آل رسول..... حب رسول و مدینۃ الرسول..... اعلاء کلمۃ اللہ..... اصلاح بین

الناس..... اصحاب علم وعمل سے قُرب ونزدیکی ارباب اختیار و اقتدار سے بُعد و دوری..... جیسی بے شمار اوصاف حمیدہ سے نوازا گیا تھا۔ اتنا کہ الفاظ ختم ہو جائیں لیکن اوصاف ختم ہونے میں نہ آئیں۔

اور پھر زندگی کی ہر ہر ادا میں پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع و پیروی اور آپ کی اداؤں کو اپنانے کا جذبہ۔

اس لئے ہر کام میں..... صورت و سیرت..... عادت و اطوار..... اخلاق و کردار..... چال وڈھال..... تکلم و گفتگو..... پوشاک ولباس..... دن ورات..... ماہ وسال..... قول وقرار..... چلنا پھرنا..... اٹھنا بیٹھنا..... ہنسنا رونا..... رہن سہن..... خوشی وغم..... پیارے نبی کی پیاری اداؤں کو اپنایا جارہا ہے۔ اور پھر یہی..... اوصاف حمیدہ..... عادات جمیلہ..... کمالات عجیبہ..... ہمیں شیخ الاسلام حضرت درخواستیؒ کے علمی جانشین شیخ المحدثین والمفسرین امام العلماء والصلحاء حضرت مولانا شفیق الرحمٰن درخواستی نوراللہ مرقدہ میں منتقل ہوتی نظر آتی ہیں اسی وجہ سے آپ زندگی کی ہر ہر ادا میں درس حدیث ہو یا درس تفسیر شیخ الاسلام حضرت درخواستیؒ کی ہو بہو تصویر..... کاپی..... اور عکس جمیل نظر آتے ہیں۔

اسی وجہ سے جب آپ بیان کرتے تو یوں نظر آتا جیسے شیخ درخواستیؒ کی روح بول رہی ہو۔

دونوں کی زندگی کا مشن ونظریہ ایک۔ خدمت واشاعت قرآن وحدیث

دونوں کی عمر بھر کی جفاکشی۔ محنت۔ جہد مسلسل کا مقصد ایک

اللہ کی دھرتی پہ اللہ کے بندوں کو اللہ کا نظام نصیب ہو جائے۔

وَلَيْسَ عَلَى اللهِ بِمُسْتَنْكَرٍ　　اَنْ يَّجْمَعَ الْعَالَمَ فِيْ وَاحِدٍ

شیخ الاسلام حضرت درخواستی رحمۃ اللہ علیہ اور شیخ الحدیث حضرت درخواستی رحمۃ اللہ علیہ

کی حیات اور وفات میں ایک حیرت انگیز مماثلت ومشابہت نظر آتی ہے۔

چند جھلکیاں ملاحظہ فرمائیں۔

★ شیخ الاسلام حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی رحمۃ اللہ علیہ۔
پیدائش ماہ محرم الحرام میں۔

☆ شیخ الحدیث حضرت مولانا شفیق الرحمٰن درخواستی رحمۃ اللہ علیہ
پیدائش ماہ محرم الحرام میں۔

★ شیخ الاسلام حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی رحمۃ اللہ علیہ۔
وفات ماہ اگست میں۔

☆ شیخ الحدیث حضرت مولانا شفیق الرحمٰن درخواستی رحمۃ اللہ علیہ۔
وفات ماہ اگست میں۔

★ شیخ الاسلام حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی رحمۃ اللہ علیہ۔
مَوْتُ الْفُجَأَةِ نِعْمَةٌ۔ کے مصداق اچانک وفات۔

☆ شیخ الحدیث حضرت مولانا شفیق الرحمٰن درخواستی رحمۃ اللہ علیہ۔
مَوْتُ الْفُجَأَةِ نِعْمَةٌ۔ کے مصداق اچانک وفات۔

★ شیخ الاسلام حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی رحمۃ اللہ علیہ۔
نماز جنازہ نارمل اسکول خانپور کے وسیع وعریض میدان میں۔

☆ شیخ الحدیث حضرت مولانا شفیق الرحمٰن درخواستی رحمۃ اللہ علیہ۔
نماز جنازہ نارمل اسکول خانپور کے وسیع وعریض میدان میں۔

★ شیخ الاسلام حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی رحمۃ اللہ علیہ۔
عظیم الشان نماز جنازہ۔ ہزاروں علماء وطلباء واہل اللہ اور زندگی کے ہر شعبہ سے تعلق

رکھنے والے لاکھوں فرزندان توحید کی شرکت۔

☆ شیخ الحدیث حضرت مولانا شفیق الرحمٰن درخواستی رحمۃ اللہ علیہ۔

عظیم الشان نماز جنازہ۔ ہزاروں علماء وطلباء واہل اللہ اور زندگی کے ہر شعبہ سے تعلق رکھنے والے لاکھوں فرزندان توحید کی شرکت۔

★ شیخ الاسلام حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی رحمۃ اللہ علیہ۔

آپ کا مدفن دین پور شریف کا قبرستان۔ احاطہ خاص۔ جسے حضرت لاہوریؒ نے جنت کا ٹکڑا کہا۔

☆ شیخ الحدیث حضرت مولانا شفیق الرحمٰن درخواستی رحمۃ اللہ علیہ۔

آپ کا مدفن دین پور شریف کا قبرستان۔ احاطہ خاص۔ جسے حضرت لاہوریؒ نے جنت کا ٹکڑا کہا۔

★ شیخ الاسلام حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی رحمۃ اللہ علیہ۔

بظاہر جگہ کے کم ہونے کی وجہ سے موجودہ مقام پر قبر کا نہ بن سکنا۔ لیکن پھر اللہ رب العزت کے فضل وکرم کا متوجہ ہونا۔ اور ہمسایوں کا جگہ دینا۔ اور قبر کا کشادہ ہو جانا۔

☆ شیخ الحدیث حضرت مولانا شفیق الرحمٰن درخواستی رحمۃ اللہ علیہ۔

بظاہر جگہ کے کم ہونے کی وجہ سے موجودہ مقام پر قبر کا نہ بن سکنا۔ لیکن پھر اللہ رب العزت کے فضل وکرم کا متوجہ ہونا۔ اور ہمسایوں کا جگہ دینا۔ اور قبر کا کشادہ ہو جانا۔

★ شیخ الاسلام حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی رحمۃ اللہ علیہ۔

آپ کے جنازہ کے موقع پر آدھا دن سخت گرمی رہی اور پھر باقی آدھا دن بارش ہوتی رہی گویا کہ آپ کی وفات پر آدھا دن زمین روتی رہی اور آدھا دن آسمان روتا رہا۔

☆ شیخ الحدیث حضرت مولانا شفیق الرحمٰن درخواستی رحمۃ اللہ علیہ۔

آپ کے جنازہ کے موقع پر بھی اولاً آدھا دن سخت گرمی رہی پھر جیسے ہی جنازہ پنڈال میں لایا گیا تو ایک دم ٹھنڈی ہوا اور بادلوں نے پورے میدان کو گھیر لیا اور رحمت و سکینت کی گھٹا چھا گئی

★ شیخ الاسلام حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی رحمۃ اللہ علیہ۔

آپ پر زندگی میں ایک مرتبہ قاتلانہ حملہ ہوا اور اللہ رب العزت نے آپ کی جان کی حفاظت فرمائی۔

☆ شیخ الحدیث حضرت مولانا شفیق الرحمٰن درخواستی رحمۃ اللہ علیہ۔

آپ پر زندگی میں ایک مرتبہ قاتلانہ حملہ ہوا اور اللہ رب العزت نے آپ کی جان کی حفاظت فرمائی۔

★ شیخ الاسلام حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی رحمۃ اللہ علیہ۔

آپ کے مرشد قطب الاقطاب حضرت خلیفہ غلام محمد صاحب دین پوری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی دستار مبارک آپ کے سر پر رکھی تھی اور آپ کی دستار بندی کرائی تھی۔ اسی وجہ سے آپ کو فنافی الشیخ کا مقام حاصل تھا

☆ شیخ الحدیث حضرت مولانا شفیق الرحمٰن درخواستی رحمۃ اللہ علیہ۔

آپ کے مرشد شیخ الاسلام حضرت درخواستی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی کئی مرتبہ ختم بخاری شریف اور اجتماعات کے موقع پر اپنا رومال اور دستار مبارک پہنا کر آپ کی دستار بندی فرمائی اور آپ کو شیخ الحدیث اور شیخ التفسیر کے القاب سے پکارتے رہے اور اپنی زندگی میں ہی حدیث اور تفسیر کی مسند کو آپ کے حوالے کیا۔ اور خود پس پردہ اسباق سنتے رہے اور دعائیں دیتے رہے۔ اسی وجہ سے آپ کو بھی فنافی الشیخ کا مقام حاصل تھا۔

نہ کتابوں سے نہ وعظوں سے نہ زر سے پیدا
دین ہوتا ہے بزرگوں کی نظر سے پیدا

لفظ تو لفظ ہی سکھاتے ہیں
آدمی آدمی بناتے ہیں
مکتب عشق کا دیکھا یہ نرالا دستور
اس کو چھٹی نہ ملی جس کو سبق یاد ہوا

☆ شیخ الاسلام حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی رحمۃ اللہ علیہ۔
حدیث۔ تفسیر۔ فقہ اور دیگر کتب کی تدریس میں پوری توجہ کتاب پر مرکوز رہتی خصوصاً حدیث وتفسیر کے اسباق گھنٹوں چلتے رہتے لیکن ذوق تدریس اور توجہ میں کوئی کمی نہ آتی۔

☆ شیخ الحدیث حضرت مولانا شفیق الرحمٰن درخواستی رحمۃ اللہ علیہ۔
حدیث۔ تفسیر۔ فقہ اور دیگر کتب کی تدریس میں پوری توجہ کتاب پر مرکوز رہتی۔ خصوصاً حدیث وتفسیر کے اسباق میں سات سات، آٹھ آٹھ گھنٹے گزر جاتے لیکن نشست تبدیل نہیں فرماتے تھے۔ ابتدا سبق سے لے کر اختتام سبق تک منظر یہی رہتا کہ..... ہاتھ قرآن وحدیث پر..... نظر قرآن وحدیث پر..... توجہ قرآن وحدیث پر..... اور جس ہیئت ونشست میں بیٹھتے آخر تک اسی کیفیت کو برقرار رکھتے۔ اور قرآن و حدیث کی محبت اتنی غالب رہتی کہ نشست تبدیل کرنے کا خیال بھی نہ آتا۔

توحید تو یہ ہے کہ خدا حشر میں کہہ دے
یہ بندہ دو عالم سے خفا میرے لئے ہے
یہ شہادت گہ الفت میں قدم رکھنا ہے
لوگ آساں سمجھتے ہیں مسلمان ہونا
وَمِنْ مَّذْهَبِیْ حُبُّ النَّبِیِّ وَکَلَامِهٖ
وَلِلنَّاسِ فِیْمَا یَعْشَقُوْنَ مَذَاهِبُ

ماہرچہ خواندہ ایم فراموش کردہ ایم
اِلّا حدیثِ یار کہ تکرار می کنیم

★ شیخ الاسلام حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی رحمۃ اللہ علیہ۔

اللہ رب العزت نے آپ کو بے مثال قوت حافظہ سے نوازا تھا جس کا اظہار درس و تدریس وعظ و تبلیغ۔ اور خصوصاً دورہ تفسیر میں ہوتا تھا کہ بغیر حواشی و اشارات کے سادہ قرآن مجید اپنے سامنے رکھتے اور مسلسل پانچ سے سات گھنٹے تک درس تفسیر جاری رہتا اور انتہائی پروقار سنجیدہ اور خوبصورت انداز میں قرآنی سورتوں اور رکوعات اور آیات میں یوں ربط واضح کرتے چلے جاتے جیسے ایک لڑی میں موتی پروئے جاتے ہیں۔

☆ شیخ الحدیث حضرت مولانا شفیق الرحمٰن درخواستی رحمۃ اللہ علیہ۔

اللہ رب العزت نے آپ کو بے مثال قوت حافظہ سے نوازا تھا جس کا اظہار درس و تدریس وعظ و تبلیغ۔ اور خصوصاً دورہ تفسیر میں ہوتا تھا کہ بغیر حواشی و اشارات کے سادہ قرآن مجید اپنے سامنے رکھتے اور مسلسل پانچ سے سات گھنٹے تک درس تفسیر جاری رہتا اور انتہائی پروقار سنجیدہ اور خوبصورت انداز میں قرآنی سورتوں اور رکوعات اور آیات میں یوں ربط واضح کرتے چلے جاتے جیسے ایک لڑی میں موتی پروئے جاتے ہیں۔ اور یوں لگتا کہ

بلبل چہک رہا ہے ریاض رسول میں۔

★ شیخ الاسلام حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی رحمۃ اللہ علیہ۔

دوران سبق کسی اور طرف توجہ نہ فرماتے چاہے کوئی بڑے سے بڑا آدمی کیوں نہ آجائے کیونکہ جب حدیثِ یار چل رہی ہو تو آنے والوں کو کون پوچھتا ہے۔ آنے والے یا تو قال اللہ وقال الرسول والی مجلس کا حصہ بن جائیں یا پھر اپنی راہ لیں۔

☆ شیخ الحدیث حضرت مولانا شفیق الرحمٰن درخواستی رحمۃ اللہ علیہ۔

دوران سبق کسی اور طرف توجہ نہ فرماتے چاہے کوئی بڑے سے بڑا آدمی کیوں نہ آجائے کیونکہ جب حدیثِ یار چل رہی ہو تو آنے والوں کو کون پوچھتا ہے۔ آنے والے یا تو قال اللہ وقال الرسول والی مجلس کا حصہ بن جائیں یا پھر اپنی راہ لیں۔

درِ فیض محمدی وا ہے آئے جس کا جی چاہے
نہ آئے آتش دوزخ میں جائے جس کا جی چاہے
مریضانِ گناہ کو دو خبر فیض پیمبر کی
بلا قیمت دوا ملتی ہے آئے جس کا جی چاہے

★ شیخ الاسلام حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی رحمۃ اللہ علیہ۔

درس گاہ میں دوران سبق کبھی کسی کی غیبت۔ عیب جوئی۔ الزام تراشی اور کسی کی ذات کے بارے میں منفی تبصرہ نہیں فرمایا۔

☆ شیخ الحدیث حضرت مولانا شفیق الرحمٰن درخواستی رحمۃ اللہ علیہ۔

درس گاہ میں دوران سبق کبھی کسی کی غیبت۔ عیب جوئی۔ الزام تراشی اور کسی کی ذات کے بارے میں منفی تبصرہ نہیں فرمایا۔

کہہ رہا ہے شورِ دریا سے سمندر کا سکوت
جس کا جتنا ظرف ہے وہ اتنا ہی خاموش ہے
نشہ پلا کے گرانا تو سب کو آتا ہے
مزا تو تب ہے کہ گرتوں کو تھام لے ساقی
جہاں میں اہلِ ایماں صورت خورشید جیتے ہیں
اِدھر ڈوبے اُدھر نکلے اُدھر ڈوبے اِدھر نکلے

★ شیخ الاسلام حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی رحمۃ اللہ علیہ۔

آپ کو روضۃ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم سے سلام آئے

☼ شیخ الحدیث حضرت مولانا شفیق الرحمٰن درخواستی رحمۃ اللہ علیہ۔

آپ کو بھی روضۃ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم سے سلام آئے۔

ادب گاہیست زیر آسماں از عرش نازک تر
نفس گم کردہ می آید جنید و بایزید ایں جا
کے بود یارب کہ رُو در یثرب وبطحا کنم
گاہ بمکہ منزل گاہ در مدینہ جا کنم
آرزوئے جنت المأوٰی بروں کردم زدل
جنتم ایں بس کہ درخاک درت مأواکنم
خدا رحمت کند ایں عاشقان پاک طینت را

★ شیخ الاسلام حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی رحمۃ اللہ علیہ۔

عمر بھر کا مشغلہ۔ توحید و رسالت کا اعلان
درس حدیث و قرآن۔ قریہ قریہ حق کا بیان

☼ شیخ الحدیث حضرت مولانا شفیق الرحمٰن درخواستی رحمۃ اللہ علیہ۔

عمر بھر کا مشغلہ۔ توحید و رسالت کا اعلان
درس حدیث و قرآن۔ قریہ قریہ حق کا بیان

مریضِ عشق پہ رحمت خدا کی
مرض بڑھتا ہی گیا جُوں جُوں دوا کی

اب ڈھونڈ انہیں چراغ رخ زیبا لے کر

☆ شیخ الاسلام حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی رحمۃ اللہ علیہ۔
پوری دنیا میں آپ کے حدیث وتفسیر اور علمی وروحانی فیض یافتہ شاگرد ہزاروں کی تعداد میں موجود ہیں اور دنیا کے کونے کونے میں دینِ متین کی خدمت میں مصروف ہیں۔

☼ شیخ الحدیث حضرت مولانا شفیق الرحمٰن درخواستی رحمۃ اللہ علیہ۔
پوری دنیا میں آپ کے حدیث وتفسیر اور علمی وروحانی فیض یافتہ شاگرد ہزاروں کی تعداد میں موجود ہیں اور دنیا کے کونے کونے میں دینِ متین کی خدمت میں مصروف ہیں۔

دنیا بھر میں پھیلتا یہ فیضان فیضانِ درخواستی ہے۔

☆ شیخ الاسلام حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی رحمۃ اللہ علیہ۔
حفظ قرآن وحدیث اور علم قرآن وحدیث نسل در نسل۔

☼ شیخ الحدیث حضرت مولانا شفیق الرحمٰن درخواستی رحمۃ اللہ علیہ۔
حفظ قرآن وحدیث اور علم قرآن وحدیث نسل در نسل۔
یوں لگتا ہے جیسے دونوں کا خمیر ایک ہی مٹی سے بنایا گیا۔

راقم الحروف
حماد اللہ درخواستی
یکم ربیع الاوّل ۱۴۴۲ھ/اکتوبر 2020ء

کلماتِ لطیف

حضرت مولانا مفتی عبداللطیف صاحب مدظلہ

مہتمم جامعہ معاذؓ بن جبل رحیم یار خان پاکستان

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

خطبات درخواستی، خطابت کی دنیا کا شاہکار ہے،

قرآن وحدیث، علم وحکمت، وعظ ونصیحت، نظم ونثر، کا خزانہ ہے

خطبات درخواستی شیخ المحدثین والمفسرین امیر العلماء والصلحاء شیخ طریقت حضرت مولانا شفیق الرحمٰن درخواستی رحمۃ اللہ علیہ اور آپ کے بڑے صاحبزادے وجانشین، شیخ الحدیث والتفسیر پیر طریقت حضرت مولانا حمادالله صاحب درخواستی دامت برکاتہم العالیہ کے شاہکار بیانات کا مجموعہ ہے

خطبات درخواستی کو پروردگار عالم نے انتہائی مقبولیت ومحبوبیت سے نوازا ہے

جس سے عوام وخواص نفع اور فیض حاصل کر رہے ہیں

برادر محترم حضرت مولانا حمادالله صاحب درخواستی دامت برکاتہم العالیہ

اَلْوَلَدُ سِرٌّ لِاَبِیْہِ کے مصداق شیخ الحدیث حضرت درخواستی رحمۃ اللہ علیہ کی طرح

جامع الصفات اور آپ کے علوم وعرفان کے وارث اور امین ہیں

اللہ رب العزت نے جیسے شیخ الحدیث حضرت درخواستیؒ سے تدریس، تبلیغ، تصنیف، تصوف، سیاست اسلامیہ اور دین کے ہر شعبہ میں کام لیا

ویسے ہی شیخ الحدیث حضرت درخواستی رحمۃ اللہ علیہ نے دین کے ہر شعبہ میں اپنے

بڑے فرزند اور جانشین حضرت مولانا حماد اللہ صاحب درخواستی مدظلہ کی نہ صرف یہ کہ تربیت فرمائی بلکہ علمی و روحانی میدان میں عوام و خواص کی اصلاح و رہنمائی کے لئے اجازت و خلافت سے بھی نوازا اور اپنی زندگی میں ہی اپنی علمی اور روحانی توجہات کا مرکز بنایا اور اپنا نائب و جانشین بنایا اور اپنے شاگرد، اولاد و خاندان اور متعلقین و مریدین و محبین سب سے کہا کہ مولانا حماد اللہ صاحب کو میری جگہ پر سمجھنا، میرے نام کو اسی نے روشن کیا ہے اور میرے نام کو دین کے ہر شعبہ میں اسی نے زندہ رکھنا ہے۔

ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ اور یہ اللہ رب العزت کا خاص فضل و کرم اور والدین کی خصوصی دعاؤں کا ثمرہ و نتیجہ ہے کہ برادر محترم حضرت مولانا حماد اللہ صاحب درخواستی مدظلہ تدریس، تبلیغ، تصنیف، تصوف، سیاست اسلامیہ، دین کے ہر شعبہ میں بہترین و بے مثال خدمات سرانجام دے رہے ہیں اور آج مولانا حماد اللہ صاحب درخواستی کے روپ میں شیخ الحدیث حضرت درخواستی رحمۃ اللہ علیہ کا مشن جاری و ساری ہے

اور قدرت کا یہ عجیب اتفاق ہے کہ جیسے شیخ الحدیث حضرت درخواستی رحمۃ اللہ علیہ شیخ الاسلام والمسلمین حافظ القرآن والحدیث امام المحدثین والمفسرین حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی رحمۃ اللہ علیہ کے زیر سایہ وزیر تربیت 18 سال تک حدیث، تفسیر اور فقہ کے اسباق پڑھاتے رہے ویسے ہی حضرت مولانا حماد اللہ صاحب درخواستی مدظلہ اپنے عظیم والد و استاذ، مربی و محسن۔ مشفق و مرشد شیخ الحدیث حضرت درخواستی رحمۃ اللہ علیہ کے زیر سایہ وزیر تربیت 18 سال تک حدیث تفسیر اور فقہ کے اسباق پڑھاتے رہے۔

شیخ الاسلام حضرت درخواستی رحمۃ اللہ علیہ کی وفات کے بعد کئی ساتھیوں نے خواب میں دیکھا کہ شیخ الاسلام حضرت درخواستی رحمۃ اللہ علیہ دودھ کا بھرا ہوا گلاس

لائے اور وہ دودھ شیخ الحدیث حضرت درخواستی رحمۃ اللہ علیہ کو پلایا اور اسی طرح شیخ الحدیث حضرت درخواستی رحمۃ اللہ علیہ کی وفات کے بعد کئی ساتھیوں نے خواب میں دیکھا کہ شیخ الحدیث حضرت درخواستی رحمۃ اللہ علیہ دودھ کا بھرا ہوا گلاس لائے اور وہ دودھ مولانا حماداللہ درخواستی کو پلایا اور دودھ کا پلانا اس کی تعبیر ومصداق علم وروحانیت ہی تو ہے تو یہ علمی وروحانی فیض ونسبت یونہی نسل درنسل منتقل ہوتی رہتی ہے اور اللہ رب العزت اپنے دین متین کا کام یونہی نسل درنسل لیتے رہتے ہیں اور قیامت تک علم وعمل اور معرفت وروحانیت کا سلسلہ یونہی چلتا رہتا ہے

اور میں سمجھتا ہوں کہ برادر محترم حضرت مولانا حماداللہ صاحب درخواستی کیلئے انتہائی خوش نصیبی کی بات ہے کہ والدین کی دعاؤں کے صدقے، والدین کی زندگی میں۔ والدین کی نگاہوں کے سامنے پروردگار عالم نے انہیں قرآن وحدیث کی تدریس۔ تبلیغ۔ اشاعت اور خدمت کیلئے قبول کرلیا۔ اَللّٰھُمَّ زِدْفَزِدْ.

آج جب شیخ الحدیث حضرت درخواستی رحمۃ اللہ علیہ دنیا سے رخصت ہو چکے ہیں تو مولانا حماداللہ درخواستی کی صورت میں شیخ الحدیث حضرت درخواستی رحمۃ اللہ علیہ کا علمی وروحانی فیض اور مشن جاری وساری ہے۔

اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ جیسے شیخ الحدیث حضرت درخواستی رحمۃ اللہ علیہ نے دین کے ہر شعبہ میں شیخ الاسلام حضرت درخواستیؒ کی یاد کو تازہ کر دیا اور ان کی روح کو خوش کر دیا ویسے ہی حضرت مولانا حماداللہ صاحب درخواستی دین کے ہر شعبہ میں شیخ الحدیث حضرت درخواستی رحمۃ اللہ علیہ کی یاد کو تازہ کر دیں اور ان کی روح کو خوش کر دیں اور شیخ الحدیث حضرت درخواستی رحمۃ اللہ علیہ کے تمام صدقات جاریہ کو اور خصوصاً جامعہ عبداللہ بن مسعودؓ، جمعیت علماء اسلام، مجلس علماء اہلسنت والجماعت

مسند حدیث وتفسیر، مسند خطابت اور مسند تصوف کو اپنی خداداد صلاحیتوں اور اپنے عظیم والد کی شفقتوں۔محبتوں۔دعاؤں اور تربیتوں کے صدقے چار چاند لگادیں۔

اور خانوادہ درخواستی کیلئے عزت وافتخار اور سرفرازی وسربلندی کی علامت ونشان بن جائیں

آمین یا رب العالمین، بجاہ سید المرسلین

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

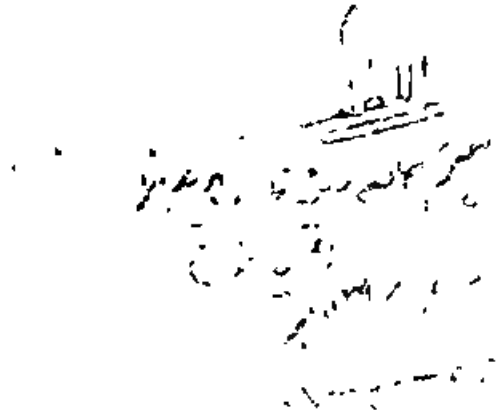

فضائل ایمان

از افادات

شیخ الحدیث حضرت درخواستیؒ کے جانشین
شیخ الحدیث والتفسیر خطیب اسلام

پیر طریقت
حضرت مولانا
حماد اللہ صاحب درخواستی مدظلہ
امین وناشر
علوم درخواستی

مہتمم ۔ مرکزی جامعہ عبداللہ بن مسعودؓ خان پور
مرکزی راہنما ۔ جمعیت علماء اسلام پاکستان
نائب امیر مرکزیہ ۔ مجلس علماء اہلسنت والجماعت پاکستان

ناشر

مکتبہ شیخ درخواستی جامعہ عبداللہ بن مسعودؓ مرکزی
گرین ٹاؤن ضلع رحیم یار خان
خان پور پوسٹ بکس نمبر 5
Web: www.shaikhedarkhwasti.org. Mob: 0300-0939446

فضائل ایمان

ایمان کی فضیلت

دنیا میں سب سے بڑی عظیم اور قیمتی چیز عقیدہ وایمان ہے!

ایمان سے بڑھ کر کوئی چیز نہیں ہے

اللہ کی رضا ایمان کا بدل ہے

جنت کا داخلہ ایمان کا بدل ہے

دنیا وآخرت کی کامیابی وکامرانی ایمان کا بدل ہے

عقیدہ وایمان کیلئے، نہ مال خرچ کرنا پڑتا ہے

نہ جان کھپانا پڑتی ہے، نہ محنت ومشقت کرنی پڑتی ہے

صرف نیت کو درست کرنا پڑتا ہے

دل ودماغ کو سیدھے راستہ پر لانا پڑتا ہے

سیدھے راستے کا انتخاب کرنا پڑتا ہے

فطرتِ اسلامی کی طرف متوجہ ہونا پڑتا ہے

اور فطرتِ اسلامی کو اپنے اندر ڈھونڈنا پڑتا ہے

کیونکہ ہر انسان کی پیدائش فطرتِ اسلام پر ہے

عبادات میں محنت ومشقت کرنا پڑتی ہے

مال ودولت خرچ کرنا پڑتا ہے

لیکن عقیدہ وایمان کیلئے صرف دل اور نیت کو درست کرنا پڑتا ہے
اور بدلے میں اللہ کی رضا اور جنت کا داخلہ نصیب ہو جاتا ہے
اللہ کے وجود اور توحید کا عقیدہ ہو پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کا عقیدہ ہو
جماعتِ صحابہؓ کی عظمت کا اقرار ہو اور اہلِ بیتؓ، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے گھرانے سے
پیار و محبت، وفا و ایثار، کا اظہار ہو،
جب انسان کا عقیدہ درست ہوگا
تو رب رحمان اُس کی دنیا بھی بنا دیں گے اور آخرت بھی سجا دیں گے!

ایمان اور اسلام

ایمان تصدیق قلبی کا نام ہے اور اسلام تسلیم ظاہری کا نام ہے۔
ایمان اور اسلام میں، تغایر فی المفہوم اور تلازم فی الوجود ہے۔
یعنی دونوں کا مفہوم الگ الگ ہے لیکن دونوں کا ثبوت ایک دوسرے کے وجود کو لازم ہے
کیونکہ دونوں ایک دوسرے کے لئے بمنزلہ شرط کے ہیں
معلوم ہوا کہ ایمان تصدیق باطنی بشرط تسلیم ظاہری کا نام ہے
اور اسلام تسلیم ظاہری بشرط تصدیق باطنی کا نام ہے۔
اب ایمان وہ معتبر ہوگا جو پھوٹ پھوٹ کر اسلام بنتا چلا جائے
اور اسلام وہ معتبر ہوگا جو رَچ رَچ کر ایمان بنتا چلا جائے!

زباں سے کہہ بھی دیا لا الٰہ تو کیا حاصل
دل و نگاہ مسلمان نہیں تو کچھ بھی نہیں

یہ نغمہ فصلِ گل ولالہ کا نہیں پابند
بہار ہو کہ خزاں لا الٰہ الا اللہ

احسان واخلاص

حدیث جبرائیل میں احسان کی تعریف بیان کی گئی ہے۔
اَنْ تَعْبُدَاللّٰہَ کَاَنَّکَ تَرَاہُ، اللہ کی عبادت ایسے کرو جیسے تم اللہ کو دیکھ رہے ہو۔
یہ احسان کا پہلا درجہ ہے اور اِس کا نام مشاہدہ ہے۔
فَاِنْ لَّمْ تَکُنْ تَرَاہُ فَاِنَّہٗ یَرَاکَ اور اگر تم عبادت کے وقت اپنی یہ کیفیت نہیں بنا سکتے کہ تم اللہ کو دیکھ رہے ہو تو کم از کم یہ کیفیت تو پیدا کرو کہ اللہ تم کو دیکھ رہا ہے
یہ احسان کا دوسرا درجہ ہے اور اس کا نام مراقبہ ہے۔
تو مؤمن کی عبادت مشاہدہ ہونا چاہئے یا مراقبہ ہونا چاہئے اور کچھ نہیں
اور بات یہ ہے کہ اصل دخل اور اعتبار اللہ کے دیکھنے کا ہے ہمارے دیکھنے کا نہیں
اس لئے ہم چاہے دل کے بینا ہوں یا نابینا ہمیں پوری توجہ اور اخلاص کے ساتھ تمام آداب اور شرائط کا لحاظ کرتے ہوئے اللہ کے دربار میں پیش ہونا چاہئے
اگرچہ ہم اپنے رب کو نہیں دیکھ پا رہے لیکن ہمارا رب تو ہمیں دیکھ رہا ہے۔
جیسے کوئی نابینا آدمی بادشاہ کے دربار میں پیش ہو تو پوری تیاری سے پیش ہوگا، سج کے، سنور کے، جائے گا، قواعد وضوابط کا پورا خیال رکھے گا،
کیونکہ اعتبار اُس کی نظر کا نہیں بلکہ بادشاہ کی نظر کا ہے۔

اُن کے خط کی آرزو ہے، اُن کی آمد کا خیال
کس قدر پھیلا ہوا ہے، کاروبارِ انتظار

چند تصویر بُتاں، چند حسینوں کے خطوط
بعد مرنے کے میرے گھر سے، یہ ساماں نکلا

ایمان قرآن کی روشنی میں

وَوَصّٰی بِهَا اِبْرٰهِیْمُ بَنِیْهِ وَیَعْقُوْبُ یٰبَنِیَّ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰی لَكُمُ الدِّیْنَ فَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ. (بقرہ: ۱۳۲)

ابراہیم علیہ السلام نے اپنے بیٹوں کو اور حضرت یعقوب کو نصیحت کی، اے میرے بیٹو اللہ نے تمہارے لئے دین اسلام کو پسند کر لیا ہے۔

اب تمہیں موت بھی دین اسلام پر آنی چاہئے۔

صِبْغَةَ اللّٰهِ وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ صِبْغَةً وَّنَحْنُ لَهٗ عٰبِدُوْنَ (بقرہ: ۱۳۸)

رنگ دیا ہم کو اللہ نے اور اللہ سے بہتر کون رنگ ساز ہے اور ہم اللہ کی عبادت کرنے والے ہیں۔

لَا اِكْرَاهَ فِی الدِّیْنِ قَدْ تَّبَیَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَیِّ فَمَنْ یَّكْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ وَیُؤْمِنْ بِاللّٰهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰی لَا انْفِصَامَ لَهَا وَاللّٰهُ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ

(بقرہ: ۲۵۶)

دین میں زبردستی نہیں بے شک ہدایت گمراہی سے ممتاز ہو چکی جو شخص شیطان کا دشمن ہوا اور اللہ کا دوست ہوا تو اس نے مضبوط حلقہ تھام لیا جس نے ٹوٹنا نہیں

اور اللہ سننے والا جاننے والا ہے

اَللّٰهُ وَلِیُّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ (بقرہ، ۲۵۷)

اللہ ایمان والوں کا دوست ہے نکالتا ہے اُن کو کفر کے اندھیروں سے اسلام کی روشنی کی طرف

فَلَا تَخَافُوْهُمْ وَخَافُوْنِ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ (آل عمران: ۱۷۵)
اگر تم مؤمن ہو تو کفار سے مت ڈرو مجھ سے ڈرو
وَاِنْ تُؤْمِنُوْا وَتَتَّقُوْا فَلَكُمْ اَجْرٌ عَظِيْمٌ، (آل عمران: ۱۷۹)
اگر تم ایمان لاؤ اور پرہیز گاری اختیار کرو تو پھر تم اجر عظیم کے حق دار بن جاؤ گے
وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا (نسآء: ۳۶)
اللہ کی عبادت کرو اور اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو
اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَادُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَاءُ (نسآء: ۴۸)
اللہ مشرک کو معاف نہیں کرے گا باقی جس کو چاہے گا معاف کر دے گا
وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ حَدِيْثًا (نسآء: ۸۷)
اللہ سے زیادہ سچی بات کس کی ہوگی۔
وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِيْ مُسْتَقِيْمًا فَاتَّبِعُوْهُ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيْلِهٖ ذٰلِكُمْ وَصّٰكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ (انعام: ۱۵۳)
اور بے شک یہ دین میرا سیدھا راستہ ہے اور دوسرے راستوں پر مت چلو وہ دوسرے راستے تمہیں اللہ کے راستے سے جدا کر دیں گے،
اس بات کا اللہ نے تمہیں تاکیدی حکم کیا ہے تاکہ تم غلط راستے سے بچ سکو۔
قُلْ اِنَّنِيْ هَدٰنِيْ رَبِّيْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ دِيْنًا قِيَمًا مِّلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ (انعام: ۱۶۱)
آپ کہہ دیجئے اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم میرے رب نے مجھے ایک سیدھا راستہ بتلا دیا ہے وہ دین مستحکم ہے جو دین ابراہیم حنیف کا ہے اور ابراہیم مشرک نہیں تھے۔
قُلْ اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ (انعام: ۱۶۲)

آپ فرمادیجئے، اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم میری نماز اور میری تمام عبادات اور میری زندگی اور میری موت سب میرے اللہ کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے

وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَتَذْهَبَ رِيْحُكُمْ. وَاصْبِرُوْا اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ. (انفال: ۴۶)

اللہ اور رسول اللہ کی فرماں برداری کرو اور آپس میں جھگڑا مت کرو ورنہ کمزور ہوجاؤ گے اور تمہاری ہوا اکھڑ جائے گی اور صبر کرو، بے شک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ (توبہ: ۳۶)

یہ دین مستقیم ہے۔

وَاللّٰهُ يَدْعُوْا اِلٰى دَارِ السَّلَامِ وَيَهْدِىْ مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ (یونس: ۲۵)

اللہ تم کو بلاتا ہے دار البقا یعنی جنت کی طرف اور اللہ جس کو چاہتا ہے سیدھے راستے پر چلنے کی توفیق دیتا ہے۔

وَمَا كَانَ النَّاسُ اِلَّآ اُمَّةً وَّاحِدَةً فَاخْتَلَفُوْا (یونس: ۱۹)

اور تمام لوگ ایک ہی طریقے پر تھے پھر اختلاف میں مبتلا ہوگئے

یعنی آدم علیہ السلام مُوحِّد اور مؤمن تھے اور اُن کی اولاد بھی کافی عرصہ تک موحد اور مؤمن رہی پھر حضرت نوح علیہ السلام کے دور میں اختلاف اور کفر شروع ہوا۔

وَاَنْ اَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّيْنِ حَنِيْفًا وَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ. (یونس: ۱۰۵)

اپنے چہرے کو، دین کی طرف متوجہ کریں یکسو ہوکر اور شرک کرنے والوں میں سے مت بنیں۔

قُلْ هٰذِهٖ سَبِیْلِیْٓ اَدْعُوْٓا اِلَی اللّٰهِ عَلٰی بَصِیْرَةٍ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِیْ وَسُبْحٰنَ اللّٰهِ وَمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ (یوسف : ۱۰۸)

آپ فرمادیجئے، یہ ہے راستہ میرا بلاتا ہوں اللہ کی طرف اور اس بات پر میں اور میرے پیروکار دلیل رکھتے ہیں اور میرا اللہ شرکاء سے پاک ہے اور میں مشرکوں کا ساتھی نہیں ہوں۔

قُلْ اِنَّمَآ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ اللّٰهَ وَلَآ اُشْرِكَ بِهٖ اِلَیْهِ اَدْعُوْا وَاِلَیْهِ مَاٰبِ (رعد: ۳۶)

آپ فرمادیجئے اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم مجھے یہ حکم دیا گیا ہے کہ میں اللہ کی عبادت کروں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کروں

میں اللہ کی طرف بلاتا ہوں اور مجھے اللہ کی طرف لوٹ کے جانا ہے۔

یَمْحُوا اللّٰهُ مَا یَشَآءُ وَیُثْبِتُ وَعِنْدَهٗ اُمُّ الْكِتَابِ (رعد: ۳۹)

مٹاتا ہے اللہ جس حکم کو چاہتا ہے اور قائم رکھتا ہے اللہ جس حکم کو چاہتا ہے

اور اللہ کے پاس، لوحِ محفوظ، ہے

وَعَلَی اللّٰهِ قَصْدُ السَّبِیْلِ (حجر: ۹)

اللہ تک سیدھا راستہ پہنچتا ہے،

وَلَهُ الدِّیْنُ وَاصِبًا. (نحل: ۵۲)

اللہ کے لئے ہے عبادت لازم

مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰی وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْیِیَنَّهٗ حَیٰوةً طَیِّبَةً وَلَنَجْزِیَنَّهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ (نحل: ۹۷)

جو شخص کوئی نیک کام کرے گا خواہ وہ مرد ہو یا عورت ہو بشرطیکہ وہ صاحب ایمان ہو تو ہم اس شخص کو (دنیا میں) پاکیزہ زندگی عطا کرینگے!

اور (آخرت میں) اُن کے اچھے کاموں کے عوض میں بہتر بدلہ عطا کرینگے!

قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ اَوِادْعُوا الرَّحْمٰنَ اَيًّامَّا تَدْعُوْا فَلَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى

(بنی اسرائیل: ۱۱۰)

آپ فرمادیجئے (اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کو پکارو یا رحمٰن کو پکارو جس نام سے پکارو گے اُس کے سب نام اچھے ہیں

وَاِنَّ اللّٰهَ رَبِّیْ وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ (مریم: ۳۶)

اور بے شک اللہ میرا بھی رب ہے اور تمہارا بھی رب ہے بس صرف اللہ کی عبادت کرو یہ دین کا سیدھا راستہ ہے۔

اِنَّنِیْ اَنَا اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدْنِیْ (طٰہٰ، ۱۴)

میں اللہ ہوں، میرے سوا کوئی معبود نہیں تم لوگ میری ہی عبادت کرو

وَاللّٰهُ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى (طٰہٰ: ۷۳)

اور اللہ بہتر ہے اور باقی رہنے والا ہے۔

بَلْ نَقْذِفُ بِالْحَقِّ عَلَى الْبَاطِلِ فَيَدْمَغُهٗ فَاِذَا هُوَ زَاهِقٌ (انبیآء: ۱۸)

بلکہ پھینکتے ہیں ہم حق کو باطل پر پس حق باطل کا، بھیجا، نکال دیتا ہے

پس اچانک باطل فنا ہو جاتا ہے۔

اِنَّ هٰذِهٖۤ اُمَّتُكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّاَنَا رَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْنِ (انبیآ: ۹۲)

بے شک تمہارا یہ طریقہ ایک ہی طریقہ ہے اور میں تمہارا رب ہوں تم میری ہی عبادت کرو

فَمَنْ يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَا كُفْرَانَ لِسَعْيِهٖ وَاِنَّا لَهٗ كٰتِبُوْنَ

(انبیآء: ۹۴)

جو شخص نیک کام کرے اور وہ ایمان والا ہو اس کی محنت ضائع نہیں جائے گی

کیونکہ ہم سب کچھ لکھ رہے ہیں

حُنَفَآءَ لِلّٰهِ غَيْرَ مُشْرِكِيْنَ بِهٖ (حج: ۳۱)
اللہ کی طرف جھکنے والے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنے والے
فَالَّذِيْنَ آمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ (حج: ۵۰)
جو لوگ ایمان لائے اور اچھے کام کئے ان کے لئے مغفرت ہے اور عزت کی روزی ہے
يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ آمَنُوْا اِنَّ اَرْضِيْ وَاسِعَةٌ فَاِيَّايَ فَاعْبُدُوْنِ (عنکبوت: ۵۶)
اے میرے ایمان والے بندو میری زمین وسیع ہے سو خالص میری ہی عبادت کرو
وَاِذْ قَالَ لُقْمٰنُ لِابْنِهٖ وَهُوَ يَعِظُهٗ يٰبُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ (لقمٰن: ۱۳)
اور جس وقت لقمان نے اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے کہا اے میرے بیٹے، اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرانا۔ بے شک شرک بڑا بھاری ظلم ہے
اِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ يَرْفَعُهٗ (فاطر: ۱۰)
اچھا کلام اور اچھا کام اللہ تک پہنچتا ہے
اِنَّ اِلٰهَكُمْ لَوَاحِدٌ (صٰفّٰت: ۵)
بے شک تمہارا معبود ایک ہے
فَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ وَاعْبُدُوْا (نجم: ۶۲)
اللہ کی اطاعت کرو اور اللہ کی عبادت کرو۔
وَفِيْٓ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ لِّلسَّآئِلِ وَالْمَحْرُوْمِ (ذٰریٰت: ۱۹)
اور اُن کے مالوں میں حق ہے سُوالی اور غیر سُوالی کیلئے
قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰى (اعلیٰ: ۱۴، ۱۵)
بے شک کامیاب ہوا جو شخص (جسمانی و روحانی طور پر) پاک ہوا اور اپنے رب کا نام

لیتا رہا اور نماز پڑھتا رہا

فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰی وَاتَّقٰی وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰی فَسَنُیَسِّرُهٗ لِلْیُسْرٰی

(لیل: ۵، ۶، ۷)

جس شخص نے اللہ کے راستہ میں مال دیا اور اللہ سے ڈرا اور سچی بات کو اچھا جانا

تو آسان کرینگے ہم اُس کے لئے جنت کا راستہ

وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِکَ مَعَ الَّذِیْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ مِنَ النَّبِیّٖنَ وَالصِّدِّیْقِیْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِیْنَ وَحَسُنَ اُولٰٓئِکَ رَفِیْقًا ذٰلِکَ الْفَضْلُ مِنَ اللّٰهِ وَکَفٰی بِاللّٰهِ عَلِیْمًا. (نساء: ۶۹، ۷۰)

اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول اللہ کی اطاعت کرے تو یہ لوگ اُن کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ نے انعام کیا ہے انبیاء اور صدیقین اور شہداء، اور نیک لوگ

اور یہ لوگ بہترین رفیق ہیں یہ فضل ہے اللہ کی جانب سے اور اللہ کافی ہے جاننے والا

اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا (مائدہ، ۳)

آج کے دن میں نے تمہارے لئے تمہارے دین کو کامل کر دیا اور میں نے تم پر اپنا انعام مکمل کر دیا اور میں نے اسلام کو تمہارے دین کی حیثیت سے پسند کر لیا۔

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ اِذَا ذُکِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَاِذَا تُلِیَتْ عَلَیْهِمْ اٰیٰتُهٗ زَادَتْهُمْ اِیْمَانًا وَّعَلٰی رَبِّهِمْ یَتَوَکَّلُوْنَ (انفال: ۳)

یقیناً ایمان والے لوگ ایسے ہوتے ہیں جب ان کے سامنے اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے تو ان کے دل ڈر جاتے ہیں،

اور جب اللہ کی آیات ان کو پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو وہ آیات اُن کے ایمان میں اضافہ کر دیتی ہیں اور وہ لوگ اپنے رب پر بھروسہ کرتے ہیں۔

وَمَا اَمْوَالُكُمْ وَلَا اَوْلَادُكُمْ بِالَّتِیْ تُقَرِّبُكُمْ عِنْدَنَا زُلْفٰی اِلَّا مَنْ آمَنَ وَعَمِلَ صَالِحاً. (سبا: ۳۷)

تمہارا مال اور تمہاری اولاد تم لوگوں کو ہمارا مقرب نہیں بنا سکتی مگر ایمان اور اعمال صالح تم لوگوں کو ہمارا مقرب بنا سکتے ہیں۔

وَالَّذِیْنَ آمَنُوْا اَشَدُّ حُبًّا لِلّٰهِ. (بقرہ: ۱۶۵)

ایمان والوں کو اللہ سے شدید محبت ہوتی ہے۔

قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰهَا. (شمس: ۹)

یقیناً وہ شخص مراد کو پہنچا جس نے اپنی جان کو پاک کیا۔

وَمَا اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ (بینة: ۵)

اور نہیں حکم کیا گیا ان لوگوں کو مگر اس بات کا کہ اللہ کی عبادت کریں خالص اللہ کی عبادت

اَلا لِلّٰهِ الدِّيْنُ الْخَالِصُ، (زمر: ۳)

خبردار اللہ کے لئے ہے عبادت خالص

فَادْعُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ. (مؤمن: ۱۴)

اللہ کو پکارو، خالص کرنے والے اُس کیلئے عبادت کو

وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ. (منافقون: ۸)

اور عزت اللہ اور اُس کے رسول اور مؤمن لوگوں کیلئے ہے

هُوَ الَّذِیْ اَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ فِیْ قُلُوْبِ الْمُؤْمِنِيْنَ لِيَزْدَادُوْٓا اِيْمَانًا مَّعَ اِيْمَانِهِمْ (فتح: ۴)

وہ اللہ ہی ہے جس نے ایمان والوں کے دلوں میں اطمینان کو اتارا

تا کہ ان کے ایمان میں مزید اضافہ ہو،

اِنَّهُمْ فِتْيَةٌ آمَنُوْا بِرَبِّهِمْ وَزِدْنٰهُمْ هُدًى وَّرَبَطْنَا عَلٰى قُلُوْبِهِمْ (کهف: ۱۳)
بے شک وہ چند نوجوان تھے جو اپنے رب پر ایمان لائے تھے، اور ہم نے اُن کی ہدایت میں اور اضافہ کر دیا تھا اور ہم نے اُن کے دلوں کو مضبوط کر دیا تھا۔

كَذٰلِكَ يَجْعَلُ اللّٰهُ الرِّجْسَ عَلَى الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ (انعام: ۱۲۵)
اسی طرح اللہ ایمان نہ لانے والوں پر پھٹکار ڈالتا ہے۔

فَمَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ اَنْ يَّهْدِيَهٗ يَشْرَحْ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ (انعام: ۱۲۵)
جس شخص کو اللہ ہدایت دینے کا ارادہ کرتا ہے اُس کا سینہ یعنی دل
اسلام کے لئے کھول دیتا ہے

اِنَّ الَّذِيْنَ آمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا وَجَاهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ يَرْجُوْنَ رَحْمَةَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ. (بقره: ۲۱۸)
بے شک جو لوگ ایمان لائے، اور جن لوگوں نے ہجرت کی، اور جہاد کیا اللہ کے راستے میں، یہ لوگ امیدوار ہیں اللہ کی رحمت کے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

وَلَا تَهِنُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ (آل عمران: ۱۳۹)
نہ تم ہمت ہارو اور نہ تم غم کھاؤ، غلبہ تمہیں ہی ملے گا اگر تم ایمان پر ڈٹے رہے

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا ادْخُلُوْا فِي السِّلْمِ كَآفَّةً. (بقره: ۲۰۸)
اے ایمان والو! داخل ہو جاؤ اسلام میں پورے پورے

وَذَرُوْا ظَاهِرَ الْاِثْمِ وَبَاطِنَهٗ (انعام: ۱۲۰)
اور چھوڑ دو تم ظاہری گناہ کو اور باطنی گناہ کو

اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ (آل عمران: ۱۹)
بے شک دین اللہ کے نزدیک، اسلام، ہے

وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْإِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِي الْآخِرَةِ لَمِنَ الْخٰسِرِيْنَ. (آل عمران: ۸۵)

اور جو کوئی چاہے اسلام کے علاوہ دین تو وہ اس سے ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا، اور وہ آخرت میں خسارہ پانے والوں میں سے ہوگا۔

اَلَمْ يَعْلَمْ بِاَنَّ اللّٰهَ يَرٰى (علق: ۱۴)

کیا نہیں جانتا کہ اللہ دیکھ رہا ہے

اَللّٰهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ . (رعد: ۲۶)

اللہ جس کو چاہتا ہے زیادہ رزق دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے کم رزق دیتا ہے

وَرَبُّكَ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ وَيَخْتَارُ. (قصص: ۶۸)

اور تیرا رب جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے اور جو چاہتا ہے پسند کر لیتا ہے

وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ. (قٓ: ۱۶)

اور ہم انسان سے اُس کی رگِ جان سے بھی زیادہ قریب ہیں

اَفَرَاَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰهُ (جاثیہ: ۲۳)

کیا آپ نے اُس شخص کو دیکھا جس نے اپنی خواہشِ نفسانی کو اپنا معبود بنا لیا ہے

وَاتَّبِعْ سَبِيْلَ مَنْ اَنَابَ اِلَيَّ (لقمان: ۱۵)

اور اس شخص کی پیروی کرو جو اللہ کی طرف رجوع کرتا ہے

وَهُوَ مَعَكُمْ اَيْنَمَا كُنْتُمْ (حدید: ۴)

اور اللہ تمہارے ساتھ ہوتا ہے تم جہاں کہیں بھی ہو

فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ (حج: ۳۰)

تم لوگ بتوں کی پلیدی سے بچتے رہو اور جھوٹ بولنے سے بچتے رہو

فَاِنَّهَا لَا تَعْمَى الْاَبْصَارُ وَلٰكِنْ تَعْمَى الْقُلُوْبُ الَّتِيْ فِي الصُّدُوْرِ

(حج: ۴۶)

صرف آنکھیں اندھی نہیں ہوتیں بلکہ دل جو سینوں میں ہیں وہ اندھے ہو جاتے ہیں

مَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ. (حج: ۷۴)

نہ قدر جانی اللہ کی جو حق تھا اس کی قدر کرنے کا

وَاللّٰهُ غَالِبٌ عَلٰٓى اَمْرِهٖ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ (یوسف: ۲۱)

اللہ غالب ہے اپنے کام پر، لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے

اِنَّ الشَّيْطٰنَ لِلْاِنْسَانِ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ. (یوسف: ۵)

بے شک شیطان انسان کا واضح دشمن ہے

فَاللّٰهُ خَيْرٌ حٰفِظًا وَّهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ. (یوسف: ۶۴)

اللہ بہترین محافظ ہے اور وہ تمام مہربانوں سے زیادہ مہربان ہے

وَفَوْقَ كُلِّ ذِيْ عِلْمٍ عَلِيْمٌ. (یوسف: ۷۶)

ہر جاننے والے سے اوپر ایک جاننے والا ہے

اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوْا بَلٰى (اعراف: ۱۷۲)

کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں سب نے جواب دیا ہاں، (آپ ہمارے رب ہیں)

اِنَّكَ لَا تَهْدِيْ مَنْ اَحْبَبْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ. (قصص: ۵۶)

آپ جس کو چاہیں ہدایت نہیں دے سکتے لیکن اللہ جس کو چاہے ہدایت دے سکتا ہے اور اللہ ہدایت حاصل کرنے والوں کو خوب جانتا ہے

وَاللّٰهُ يُحِبُّ الصّٰبِرِيْنَ. (آل عمران: ۱۴۶)

اللہ صبر کرنے والوں کو محبوب رکھتا ہے

وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ. (آل عمران: ۱۴۸)

اللہ احسان کرنے والوں کو محبوب رکھتا ہے

وَاللّٰهُ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ. (آل عمران: ۱۵۶)

اللہ زندگی دیتا ہے اور موت دیتا ہے

اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ. (بقرہ: ۱۹۰)

بے شک اللہ حد سے تجاوز کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا

اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْخَائِنِيْنَ. (انفال: ۵۸)

بے شک اللہ خیانت کرنے والوں کو محبوب نہیں رکھتا

اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ. (مائدہ: ۴۲)

بے شک اللہ انصاف کرنے والوں کو محبوب رکھتا ہے

وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِيْنَ. (مائدہ: ۶۴)

اللہ فساد کرنے والوں کو محبوب نہیں رکھتا

اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْفَرِحِيْنَ. (قصص، ۷۶)

بے شک اللہ نہیں محبوب رکھتا اِترانے والوں کو

اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِيْنَ. (قصص: ۷۷)

بے شک اللہ نہیں محبوب رکھتا فساد کرنے والوں کو

وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ (حدید: ۲۳)

اللہ تکبر کرنے والے، فخر کرنے والے کو محبوب نہیں رکھتا

اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ. (آل عمران: ۷۶)

بے شک اللہ متقی لوگوں کو محبوب رکھتا ہے

اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْمُتَوَکِّلِیْنَ. (آل عمران: ۱۵۹)

بے شک اللہ توکل کرنے والوں کو محبوب رکھتا ہے

اِنَّ اللّٰہَ لَایَھْدِی الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ. (قصص: ۵۰)

بے شک اللہ ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا

ایمان احادیث کی روشنی میں

اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے

بخاری اور مسلم میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے۔

بُنِیَ الْاِسْلَامُ عَلٰی خَمْسٍ شَھَادَۃِ اَنْ لَّآاِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ وَاِقَامِ الصَّلٰوۃِ وَاِیْتَاءِ الزَّکٰوۃِ وَالْحَجِّ وَصَوْمِ رَمَضَانَ.

اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر رکھی گئی ہے اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور تحقیق محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور رسول ہیں اور نماز کا پڑھنا اور زکوٰۃ کا ادا کرنا اور حج کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا۔

ایمان کی ستر سے زائد شاخیں ہیں

بخاری اور مسلم میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے۔

اَلْاِیْمَانُ بِضْعٌ وَّسَبْعُوْنَ شُعْبَۃٌ فَاَفْضَلُھَا قَوْلُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَدْنَاھَا اِمَاطَۃُ

اَلْاَذٰی عَنِ الطَّرِیْقِ وَالْحَیَاءُ شُعْبَةٌ مِّنَ الْاِیْمَانِ

ایمان کی ستر سے زائد شاخیں ہیں ان میں افضل لا الٰہ الا اللہ کہنا ہے اور ادنیٰ تکلیف دہ چیز کا راستہ سے دور کرنا ہے۔ اور حیا ایمان کی بڑی شاخ ہے۔

کامل مسلم

بخاری میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے۔

اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِهٖ وَيَدِهٖ.

کامل مسلمان وہ ہے کہ دوسرے مسلمان اس کی زبان اور اس کے ہاتھ کے شر سے سلامت رہیں۔

کامل مؤمن

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍوؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

لَايُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى يَكُوْنَ هَوَاهُ تَبْعًا لِمَا جِئْتُ بِهٖ.

حضرت عبداللہؓ بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس وقت تک کوئی کامل نہیں ہوتا جب تک کہ اس کی خواہش میرے دین اسلام کے تابع نہ ہو جائے۔

بخاری اور مسلم میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے۔

لَايُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى اَكُوْنَ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ وَّالِدِهٖ وَوَلَدِهٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ.

تم میں سے کوئی کامل مومن نہیں ہوسکتا یہاں تک کہ میں اس کی طرف اس کے باپ اور اس کی اولاد اور سب آدمیوں سے زیادہ پیارا نہ ہو جاؤں۔

ترمذی میں حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے

وَالْمُؤْمِنُ مَنْ اَمِنَهُ النَّاسُ عَلٰى دِمَائِهِمْ وَاَمْوَالِهِمْ

کامل مومن وہ شخص ہے کہ دوسرے لوگ اس سے اپنے خونوں اور مالوں سے امان میں رہیں۔

ایمان کا ذائقہ

مسلم میں حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن عبد المطلب سے روایت ہے

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے۔

ذَاقَ طَعْمُ الْاِيْمَانِ مَنْ رَضِيَ بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَبِمُحَمَّدٍ رَسُوْلاً.

اس شخص نے ایمان کا ذائقہ چکھ لیا جو راضی ہو گیا۔ اللہ کے رب ہونے پر اور اسلام کے دین ہونے پر اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے رسول ہونے پر۔

ایمان اور اسلام کی علامت

حضرت ابوامامہؓ سے روایت ہے ایک آدمی نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا

مَاالْاِيْمَانُ ایمان کی علامت اور نشانی کیا ہے۔

آپ نے جواب میں ارشاد فرمایا

اِذَا سَرَّتْكَ حَسَنَتُكَ وَسَاءَتْكَ سَيِّئَتُكَ فَاَنْتَ مُؤْمِنٌ.

جب تیری اچھائی تجھے خوش کر دے اور تیری برائی تجھے مغموم کر دے تب تو کامل مومن ہے۔

مسند احمد میں حضرت عمروؓ بن عبسہ سے روایت ہے فرماتے ہیں

میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا

مَا الْاِسْلَامُ اسلام کی علامت اور نشانی کیا ہے تو آپ نے ارشاد فرمایا۔
طِیْبُ الْکَلَامِ وَاِطْعَامُ الطَّعَامِ، اچھی گفتگو کرنا اور کھانا کھلانا۔
میں نے پوچھا مَا الْاِیْمَانُ ایمان کی علامت اور نشانی کیا ہے
آپ نے جواب دیا، اَلصَّبْرُ وَالسَّمَاحَۃُ، صبر کرنا اور سخاوت کرنا۔
میں نے پوچھا اَیُّ الْاِیْمَانِ اَفْضَلُ افضل ایمان کی علامت اور نشانی کیا ہے
آپ نے جواب دیا خُلُقٌ حَسَنٌ اچھا اخلاق
میں نے پوچھا، اَیُّ الْاِسْلَامِ اَفْضَلُ، افضل اسلام کی علامت اور نشانی کیا ہے
آپ نے جواب دیا مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِہٖ وَیَدِہٖ،
دوسرے مسلمان جس کی زبان اور ہاتھ کے شر سے محفوظ رہیں۔

ایمان اور استقامت

مسلم میں حضرت سفیان بن عبداللہ ثقفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے
فرماتے ہیں۔ میں نے کہا
یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قُلْ لِّیْ فِی الْاِسْلَامِ قَوْلاً لَا اَسْاَلُ عَنْہُ اَحَدًا بَعْدَکَ
قَالَ قُلْ اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ ثُمَّ اسْتَقِمْ.
اے اللہ کے رسول اسلام میں آپ مجھے ایک ایسی بات ارشاد فرمائیں کہ آپ کے بعد میں کسی سے نہ پوچھوں۔ آپ نے فرمایا تو کہہ میں اللہ پر ایمان لایا پھر اس پر قائم رہ۔
کیونکہ استقامت ایک بہت بڑی عزیمت ہے۔ اسی وجہ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے مجھے سورۂ ہود کی اس آیت نے بوڑھا کر دیا
فَاسْتَقِمْ کَمَا اُمِرْتَ جیسے حکم کیا گیا ویسے استقامت اختیار کرو۔

اور صوفیاء بھی کہتے ہیں اَلْاِسْتِقَامَةُ خَيْرٌ مِنْ اَلْفِ كَرَامَةٍ
استقامت ہزار کرامات سے بڑھ کر ہے۔

تکمیلِ ایمان

ابوداؤد میں حضرت ابوامامہ سے روایت ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے۔
مَنْ اَحَبَّ لِلّٰهِ وَاَبْغَضَ لِلّٰهِ وَاَعْطٰى لِلّٰهِ وَمَنَعَ لِلّٰهِ فَقَدِ اسْتَكْمَلَ الْاِيْمَانَ.
جو شخص محبت رکھے واسطے اللہ کے اور بغض رکھے واسطے اللہ کے اور دے واسطے اللہ کے اور نہ دے واسطے اللہ کے پس پورا کیا اس نے اپنے ایمان کو۔
یعنی ہر عمل اللہ کی رضا کیلئے ہونا چاہئے۔

ایمان اور امانت

بیہقی میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں۔
قَلَّمَا خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا قَالَ
لَا اِيْمَانَ لِمَنْ لَّا اَمَانَةَ لَهٗ وَلَا دِيْنَ لِمَنْ لَّا عَهْدَ لَهٗ.
کم خطبہ دیتے ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مگر اس میں یہ ضرور فرماتے اس شخص کا ایمان کامل نہیں جس کے پاس امانت نہیں اور اس شخص کا دین کامل نہیں جس کے پاس عہد نہیں۔

ایمان کی عظمت

مسلم میں حضرت عُبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن صامت سے روایت ہے فرماتے ہیں۔
سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ شَهِدَ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللهِ حَرَّمَهُ اللهُ عَلَيْهِ النَّارَ.

میں نے سنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمارہے تھے جو شخص گواہی دے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور بے شک محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں اللہ تعالیٰ نے اس پر آگ حرام کردی

اسلام کی وسعت

مسند احمد میں حضرت مقداد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے۔

لَا يَبْقٰى عَلٰى ظَهْرِ الْاَرْضِ بَيْتُ مَدَرٍ وَلَا وَبَرٍ اِلَّا اَدْخَلَهُ اللهُ كَلِمَةَ الْاِسْلَامِ بِعِزِّ عَزِيْزٍ وَذِلِّ ذَلِيْلٍ اِمَّا يُعِزُّهُمُ اللهُ فَيَجْعَلُهُمْ مِنْ اَهْلِهَا اَوْ يُذِلُّهُمْ فَيَدِيْنُوْنَ لَهَا قُلْتُ فَيَكُوْنَ الدِّيْنُ كُلُّهُ لِلّٰهِ.

زمین کی پیٹھ پر کوئی مٹی کا بنا ہوا گھر یا خیمہ باقی نہیں رہے گا مگر اللہ تعالیٰ اس میں اسلام کو داخل کردے گا۔ عزیز کو عزت دینے کے ساتھ اور ذلیل کو ذلت دینے کے ساتھ یا اللہ تعالیٰ ان کو عزت دے گا اور ان کو اس کلمہ کا اہل کردے گا۔ یا ان کو ذلیل کرے گا پس اس کے لئے فرمانبردار ہوجائیں گے میں نے کہا پس تمام دین اللہ کے لئے ہوجائے گا۔

منافق کی چار نشانیاں

بخاری و مسلم میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے۔

اَرْبَعٌ مَنْ كُنَّ فِيْهِ كَانَ مُنَافِقًا خَالِصًا وَمَنْ كَانَتْ فِيْهِ خَصْلَةٌ مِّنْهُنَّ كَانَتْ

فِيْهِ خَصْلَةٌ مِّنَ النِّفَاقِ حَتّٰى يَدَعَهَا اِذَا اُوْتُمِنَ خَانَ وَاِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَاِذَا عَاهَدَ غَدَرَ وَاِذَا خَاصَمَ فَجَرَ.

چار باتیں جس شخص میں ہوں گی وہ خالص منافق ہوگا۔ اور جس میں کوئی ایک بات ہوگی اس میں نفاق کی ایک بات ہوگی یہاں تک کہ اسے چھوڑ دے جب امانت سونپی جائے خیانت کرے اور جب بات کرے جھوٹ بولے جب عہد کرے توڑ دے جب جھگڑا کرے تو گالی دے۔

فطرت نہیں بدلتی

مسند احمد میں حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ارشاد فرماتے ہیں

بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَتَذَاكَرُمَا يَكُوْنُ اِذْقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَمِعْتُمْ بِجَبَلٍ زَالَ عَنْ مَكَانِهٖ فَصَدِّقُوْهُ وَاِذَا سَمِعْتُمْ بِرَجُلٍ تَغَيَّرَ عَنْ خُلُقِهٖ فَلَا تُصَدِّقُوْا بِهٖ فَاِنَّهٗ يَصِيْرُ اِلٰى مَاجُبِلَ عَلَيْهِ.

ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے اور ہم آئندہ ہونے والی چیز کا تذکرہ کررہے تھے اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم ایک پہاڑ کے متعلق سنو۔ وہ اپنی جگہ سے ٹل گیا ہے اس کو سچ مان لو اور جب تم سنو کہ کوئی آدمی اپنی فطرت سے بدل گیا ہے تو اس کو سچ نہ مانو کیونکہ آدمی اس چیز کی طرف ہو جاتا ہے جس پر وہ پیدا کیا گیا ہے۔

ایمان اور تقویٰ

عَنْ اَنَسٍؓ قَالَ جَآءَ ثَلٰثَةُ رَهْطٍ اِلٰى اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

يَسْئَلُوْنَ عَنْ عِبَادَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا اُخْبِرُوْا بِهَا كَاَنَّهُمْ تَقَالُّوْهَا فَقَالُوْا اَيْنَ نَحْنُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَا تَاَخَّرَ فَقَالَ اَحَدُهُمْ اَمَّا اَنَا فَاُصَلِّي اللَّيْلَ اَبَدًا وَقَالَ الْاٰخَرُ اَنَا اَصُوْمُ النَّهَارَ اَبَدًا وَلَا اُفْطِرُ وَقَالَ الْاٰخَرُ اَنَا اَعْتَزِلُ النِّسَآءَ فَلَا اَتَزَوَّجُ اَبَدًا فَجَآءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَيْهِمْ فَقَالَ اَنْتُمُ الَّذِيْنَ قُلْتُمْ كَذَا وَكَذَا اَمَا وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاَخْشٰكُمْ لِلّٰهِ وَاَتْقٰكُمْ لَهٗ لٰكِنِّيْ اَصُوْمُ وَاُفْطِرُ وَاُصَلِّيْ وَاَرْقُدُ وَاَتَزَوَّجُ النِّسَآءَ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِيْ فَلَيْسَ مِنِّيْ

(صحیح البخاری و صحیح مسلم)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویوں کے پاس تین آدمی آئے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت کے متعلق پوچھا جب ان کو خبر دی گئی۔ انہوں نے اس کو کم جانا اور کہنے لگے ہماری نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کیا نسبت ہے اللہ تعالیٰ نے آپ کے پہلے اور پچھلے گناہ بخش دیئے ہیں ایک کہنے لگا میں ہمیشہ ساری رات نماز پڑھا کروں گا۔ دوسرے نے کہا میں ہمیشہ دن کو روزہ رکھوں گا اور افطار نہ کروں گا تیسرے نے کہا میں عورتوں سے الگ رہوں گا کبھی نکاح نہ کروں گا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس آئے فرمایا تم نے ایسی ایسی باتیں کہی ہیں خبردار اللہ کی قسم میں تمہاری نسبت اللہ سے بہت ڈرتا اور تقویٰ کرتا ہوں لیکن میں روزہ رکھتا ہوں اور افطار بھی کرتا ہوں اور نماز بھی پڑھتا ہوں اور سوتا بھی ہوں اور عورتوں سے نکاح بھی کیا ہے جس نے میرے طریقے سے اعراض کیا وہ مجھ سے نہیں ہے۔

یہ تین صحابی حضرت علیؓ، حضرت عثمانؓ بن مظعون اور حضرت مقدادؓ بن اسود یا حضرت عبداللہؓ بن رواحہ تھے۔

اسلام کی ابتدا

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَدَاَ الْاِسْلَامُ غَرِیْبًا وَسَیَعُوْدُ کَمَا بَدَاَ فَطُوْبٰی لِلْغُرَبَآءِ. (صحیح مسلم)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسلام کو اولاً غریبوں نے اپنایا اور اسلام آخر میں بھی صرف غریبوں کے پاس بچ جائے گا اس لئے غرباء کو مبارک ہو۔

اسلام کی انتہا

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْاِیْمَانَ لَیَاْرِزُ اِلَی الْمَدِیْنَةِ کَمَا تَاْرِزُ الْحَیَّةُ اِلٰی جُحْرِهَا (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایمان قرب قیامت میں مدینہ کی طرف سمٹ آئے گا جس طرح سانپ اپنے بل کی طرف سمٹ آتا ہے۔

و آخر دعوانا ان الحمدلله رب العالمین

فضائل استقامت

از افادات

شیخ الحدیث حضرت درخواستیؒ کے جانشین
شیخ الحدیث والتفسیر خطیب اسلام

پیر طریقت حضرت مولانا **حماد اللہ صاحب درخواستی** مدظلہ علوم درخواستی
امین وناشر

مہتمم ۔ مرکزی جامعہ عبداللہ بن مسعود خان پور
مرکزی راہنما ۔ جمعیت علماء اسلام پاکستان
نائب امیر مرکزیہ ۔ مجلس علماء اہلسنت والجماعت پاکستان

ناشر

مکتبہ شیخ درخواستی مرکزی جامعہ عبداللہ بن مسعود خان پور گرین ٹاؤن ضلع رحیم یار خان پوسٹ بکس نمبر 5
Web: www.shaikhedarkhwasti.org. Mob: 0300-0939448

فضائل استقامت

استقامت قرآن کی روشنی میں

اللہ رب العزت سورہ حٰمٓ السجدۃ میں ارشاد فرماتے ہیں

اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰہُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا

جن لوگوں نے کہا ہمارا رب اللہ ہے پھر اسی پر ڈٹ گئے یعنی مرتے دم تک پھر اپنے رب رحمٰن کو نہیں چھوڑا۔

تَتَنَزَّلُ عَلَیْھِمُ الْمَلٰٓئِکَۃُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّۃِ الَّتِیْ کُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ.

اُن پر فرشتے اترتے ہیں اور کہتے ہیں (اول موت کے وقت پھر قبر میں پھر آخرت میں) تم خوف اور غم نہ کرو اور وعدہ کے مطابق جنت کے ملنے پر تم خوش ہو جاؤ

نَحْنُ اَوْلِیَاءُکُمْ فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَفِی الْاٰخِرَۃِ

ہم دنیا کی زندگی میں بھی تمہارے دوست تھے اور آخرت میں بھی دوست رہیں گے۔

وَلَکُمْ فِیْھَا مَاتَشْتَھِیْٓ اَنْفُسُکُمْ وَلَکُمْ فِیْھَا مَاتَدَّعُوْنَ

اور جنت میں جو چاہو گے وہ ملے گا اور جو مانگو گے وہ ملے گا

نُزُلًا مِّنْ غَفُوْرٍ رَّحِیْمٍ

غفور الرحیم کی مہمانی تو ایسے ہی ہوتی ہے۔

اللہ رب العزت سورۃ الاحقاف میں ارشاد فرماتے ہیں

اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰہُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا فَلَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ.

جن لوگوں نے کہا ہمارا رب اللہ ہے، پھر اس پر ثابت قدم رہے، تو ان پر قیامت کے دن نہ خوف ہوگا اور نہ ہی وہ غمگین ہوں گے

اللہ رب العزت سورۃ ہود میں ارشاد فرماتے ہیں

فَاسْتَقِمْ كَمَا أُمِرْتَ

آپ استقامت اختیار کریں جس طرح آپ کو حکم دیا گیا ہے! استقامت کا معنی سیدھا کھڑے ہونے کا ہے کہ دائیں بائیں کسی طرف بھی ذرا سا میلان اور جھکاؤ نہ ہو اور ظاہر ہے کہ یہ آسان کام نہیں بلکہ امور عزیمت میں سے ہے اور یہ بات اہلِ بصیرت سے مخفی اور پوشیدہ نہیں ہے اور یہاں استقامت سے مراد یہ ہے کہ انسان اپنے اعتقادات، عبادات، معاملات، معاشرت، اور آداب و اخلاق میں یعنی مکمل طور پر دینی حدود میں رہے حدود سے تجاوز نہ کرے

اسی وجہ سے جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سر اور داڑھی کے بال سفید ہونے لگے تو بعض صحابہ کرام نے اس کا تذکرہ کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا شَيَّبَتْنِيْ هُوْد مجھے سورہ ہود نے بوڑھا کر دیا!

اسی طرح اللہ رب العزت نے سورۃ شوریٰ میں ارشاد فرمایا ہے

وَاسْتَقِمْ كَمَا أُمِرْتَ

آپ استقامت اختیار کریں، جس طرح آپ کو استقامت اختیار کرنے کا حکم دیا گیا ہے

استقامت حدیث کی روشنی میں

مسلم میں حضرت سفیان بن عبداللہ ثقفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے

فرماتے ہیں۔ میں نے کہا

يَا رَسُوْلَ اللهِ قُلْ لِّيْ فِي الْإِسْلَامِ قَوْلاً لَا اَسْاَلُ عَنْهُ اَحَدًا بَعْدَكَ قَالَ قُلْ اٰمَنْتُ بِاللهِ ثُمَّ اسْتَقِمْ.

اے اللہ کے رسول اسلام میں آپ مجھے ایک ایسی بات ارشاد فرمائیں کہ آپ کے بعد میں کسی سے نہ پوچھوں۔ آپ نے فرمایا تو کہہ میں اللہ پر ایمان لایا پھر اس پر قائم رہ۔ کیونکہ استقامت ایک بہت بڑی عزیمت ہے۔ اسی وجہ سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے مجھے سورۂ ہود کی اس آیت نے بوڑھا کر دیا

فَاسْتَقِمْ كَمَا اُمِرْتَ جیسے حکم کیا گیا ویسے استقامت اختیار کرو۔

اور صوفیاء بھی کہتے ہیں اَلاِسْتِقَامَةُ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ كَرَامَةٍ

استقامت ہزار کرامات سے بڑھ کر ہے۔

یہ حدیث، جوامع الکلم میں سے ہے، آمنتُ باللہ، میں کل ایمانیات آ گئے، ثُمَّ اسْتَقِمْ، میں کل عبادات یعنی مامورات ومنہیات آ گئے۔

استقامت تاریخ کی روشنی میں

امام ابوحنیفہؒ کی استقامت

آپ کا جنازہ چار سال قید کے بعد جیل سے نکلا فرمایا ظالم حکومت ظالم بادشاہ کے ظلم میں شریک نہیں ہوسکتا جیل میں جانا منظور کیا وہیں موت آئی مگر ظالم حکومت میں عہدہ قضا قبول نہیں کیا

امام مالکؒ کی استقامت

آپ پر حاکم وقت کی طرف سے جب کوڑے برسائے گئے اور سواری پر

سوار کر کے پھرایا گیا فرمایا جان دے دوں گا مگر حق بات کہنا نہیں چھوڑوں گا۔

امام احمد بن حنبلؒ کی استقامت

جب آپ کو گرفتار کر کے جیل میں ڈالا گیا لوگوں نے کہا بادشاہ ناراض ہے کوڑوں کی سزا کا حکم ہو چکا ہے فرمایا احمد اپنے مسلک کو نہیں چھوڑ سکتا قرآن غیر مخلوق ہے غیر حادث ہے قدیم ہے قرآن کی عظمت کا اعلان کرتا رہوں گا اور جب اس کا جنازہ اٹھا تو اٹھارہ ہزار یہودی کلمہ پڑھ کر پیغمبر کے غلام بن گئے

حضرت شاہ ولی اللہؒ کی استقامت

انگریز نے انگوٹھے نکلوائے تا کہ ان ہاتھوں سے اسلامی فلسفہ نہ لکھ سکیں مگر پھر بھی حق بات کی اشاعت کی

حضرت شاہ عبدالعزیزؒ کی استقامت

انگریز نے آنکھوں سے نابینا کیا معذور ہو گئے مگر پھر بھی دین حق کی آواز بلند کرتے رہے بلکہ پورے خاندان نے اسلام کی خدمت کی

حضرت مجدد الف ثانیؒ کی استقامت

قلعہ گوالیار میں قید رہے مگر دین اکبری کے خلاف ڈٹ کر حق کا اعلان کیا

حضرت مرزا مظہر جان جاناںؒ کی استقامت

فرمایا گولی لگ جائے شہید ہو جاؤں گا مگر حق کا اظہار کرتا رہوں گا۔

علماءِ حق کی استقامت

۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی میں دس ہزار علماء کو انگریز نے آگرہ سے دلی تک ایک ایک درخت پر سولی سے لٹکایا مگر علماء نے تختہ دار کو چوما اور حق کا نعرہ بلند کرتے رہے

علماء دیوبند کی استقامت

جنگ آزادی کے بعد جب مسلمانوں میں مایوسی پھیل گئی کہ اب انگریز نہیں نکلے گا تب ۱۸۶۶ء میں ایک الہامی مدرسہ کی بنیاد رکھی گئی جس کا نام دارالعلوم دیوبند ہے حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ اور دوسرے اکابر نے سوچا کہ جب انگریز فاتحانہ شکل میں ہو اور مسلمان غلامی کی زندگی بسر کریں تو انگریز مسلمانوں کے عقائد و افکار خراب کرے گا تو ایسی درسگاہ ہو کہ جس سے فارغ ہونے والے علماء مسلمانوں کے عقائد کی حفاظت کر سکیں آج آپ کو ہند و پاک میں جو دینی مدارس کا جال نظر آرہا ہے یہ سب دارالعلوم دیوبند کا فیض ہے

حضرت شیخ الہندؒ نے ۱۹۱۵ء میں تحریک ریشمی رومال سے پوری دنیا کے مسلم ممالک کو ایک لڑی میں پرو دیا اور انگریز پر دھاک بٹھا دی مگر اپنوں کی وجہ سے راز فاش ہو گیا لکھا گیا ہے اگر راز نہ کھلتا تو سب انگریز ختم ہو جاتے چار سال مالٹا جیل میں گئے مگر حق بات پر قائم رہے اللہ تعالیٰ نے آپ کو حضرت نانوتویؒ حضرت گنگوہیؒ کے فیوضات کا مرکز بنا دیا پھر اللہ تعالیٰ نے حضرت شیخ الہندؒ کو ایسے عظیم تلامذہ و شاگرد دیئے جنہوں نے پاک و ہند عرب و عجم میں علم دین پھیلایا

حضرت مولانا شبیر احمد عثمانیؒ سے اللہ نے تفسیر کی خدمت کا کام لیا

حضرت مولانا سید محمد انور شاہؒ کشمیری سے اللہ نے حدیث کی خدمت کا کام لیا

حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ سے اللہ نے تصنیف کا کام لیا

حضرت مولانا محمد الیاسؒ سے تبلیغ کا کام لیا

حضرت مولانا عبید اللہ سندھیؒ سے سیاست کا کام لیا

یہ سب دین کے شعبے ہیں

حضرت سید حسین احمد مدنیؒ تو حضرت شیخ الہندؒ کے پورے جانشین تھے امامت کے میدان میں دیکھو اور سیاست کے میدان میں دیکھو اور تفسیر کے میدان میں دیکھو اور حدیث کے میدان میں دیکھو اور تالیف کے میدان میں دیکھو اور خطابت کے میدان میں دیکھو اور شجاعت کے میدان میں دیکھو آپ ان تمام صفات کے حامل نظر آتے ہیں جو حضرت شیخ الہندؒ میں موجود تھے

حضرت عطاء اللہ شاہؒ بخاری نے زندگی انگریز کی بغاوت قادیانیت کے رد میں ختم نبوت کے بیان میں گزار دی

میرے شیخ حضرت مولانا محمد عبد اللہؒ درخواستی کو دیکھو جس نے تفسیر، حدیث، سیاست، شجاعت میں کمال دکھایا

حضرت مولانا احمد علی لاہوریؒ کو دیکھو جس نے برف کی چٹانوں پر بھی کلمہ حق کہا

غرض یہ ہمارے اسلاف ہیں جو علماء حق ہیں جنہوں نے ہر دور میں حق کا اظہار کیا اور ہر مشکل میں یہ کہا

حق بات کا ہر وقت اظہار کریں گے
منبر نہ ہو گا تو سر دار کریں گے
اللہ سے ڈرنے والوں کو طاقت سے ڈرانا مشکل ہے
جب خوف خدا ہو دل میں یہ قیصر و کسریٰ کچھ بھی نہیں
یہ عظمت باطل دھوکہ ہے یہ سطوت کافر کچھ بھی نہیں
مٹی کے کھلونے ہیں یہ سارے کفر کے لشکر کچھ بھی نہیں
اسلام اگر منظور نہیں قرآن اگر دستور نہیں
پھر افسوس اس آزادی پر یہ ملک یہ لشکر کچھ بھی نہیں
ہر شخص سے کہہ دو پیش کرے اخلاص و مروت کی دولت
کردار سے قومیں بنتی ہیں افکار کے چکر کچھ بھی نہیں

و آخر دعوانا ان الحمدلله رب العالمين

فضائل نماز

از افادات

شیخ الحدیث حضرت درخواستیؒ کے جانشین
شیخ الحدیث والتفسیر خطیب اسلام

پیر طریقت
حضرت مولانا
حماد اللہ صاحب درخواستی مدظلہ
امین وناشر
علوم درخواستی

مہتمم ۔ مرکزی جامعہ عبداللہ بن مسعودؓ خان پور
مرکزی راہنما ۔ جمعیت علماء اسلام پاکستان
نائب امیر مرکزیہ ۔ مجلس علماء اہلسنت والجماعت پاکستان

ناشر

مکتبہ شیخ درخواستی جامعہ عبداللہ بن مسعود خان پور
Web: www.shaikhedarkhwasti.org. Mob: 0300-0939448

فضائل نماز

نماز کی عظمت

دین اسلام پانچ چیزوں کے مجموعے کا نام ہے یعنی دین اسلام کے پانچ شعبے ہیں۔
(۱) عقائد (۲) عبادات (۳) معاملات (۴) معاشرات (۵) اخلاق و آداب
پھر عبادات میں سب سے زیادہ اہمیت نماز کو حاصل ہے کیونکہ نماز تمام عبادات سے زیادہ جامع ترین وکامل ترین واہم ترین عبادت ہے۔
اسی لئے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے۔
اَلصَّلٰوۃُ مِعْرَاجُ الْمُؤْمِنِین. نماز مومنوں کی معراج ہے
معلوم ہوا کہ نماز ہے تو مومنوں کا عروج ہے نماز نہیں تو مومنوں کا زوال ہے۔
اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْنَ نماز دین کا ستون ہے
معلوم ہوا کہ نماز ہے تو دین باقی ہے وگرنہ دین باقی نہیں ہے۔
اَلصَّلٰوۃُ نُوْرٌ نماز نور ہے
نماز دنیا میں مومن کے چہرے کا نور ہے۔
جیسا کہ قرآن کہتا ہے سِیْمَاھُمْ فِیْ وُجُوْھِھِمْ مِنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ
نماز قبر کی تاریکی میں اور پل صراط پر مومن کے لئے نور ہے
جیسا کہ قرآن کہتا ہے۔
نُوْرُھُمْ یَسْعٰی بَیْنَ اَیْدِیْھِمْ وَبِاَیْمَانِھِمْ
اسی لئے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے۔

قُرَّتُ عَيْنِيْ فِي الصَّلٰوةِ

میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز ہے

اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی آخری وصیت بھی یہی ہے۔

اَلصَّلٰوةُ وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ

نماز کی حفاظت کرو اور غلاموں کی رعایت کرو

اور کل قیامت کے دن بھی حقوق اللہ میں سب سے اول ''نماز'' کا حساب ہوگا

اور حقوق العباد میں سب سے اول ''قتلِ ناحق'' کا حساب ہوگا۔

قرآن مجید میں بتیس مقامات پر اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَآتُوا الزَّكٰوةَ ،کا جملہ آیا ہے جس میں نماز قائم کرنے اور زکوٰۃ ادا کرنے کا حکم اکٹھے دیا گیا ہے۔اس لئے کہ دونوں احکام میں مماثلت ومشابہت ہے۔کیونکہ نماز جسم کی زکوٰۃ ہے اور زکوٰۃ مال کی زکوٰۃ ہے۔

نماز کی فرضیت

نبوت کے پانچویں سال ۲۷ رجب کو سوموار کی رات لیلۃ الاسریٰ شب معراج میں نماز فرض ہوئی۔ مجموعی طور پر پانچ نمازیں اس امت کی خصوصیت ہیں اور انفرادی طور پر عشاء کی نماز اس امت کی خصوصیت ہے جو پہلے کسی امت کو عطا نہیں کی گئی تھی جبکہ باقی چار نمازیں متفرق طور پر پہلی امتوں کو عطاء کی گئی تھیں!

پانچ نمازوں کی فرضیت سے پہلے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے تہجد کی نماز اور عام مسلمانوں کیلئے صَلٰوةٌ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ اور صَلٰوةٌ قَبْلَ غُرُوْبِ الشَّمْسِ. یعنی فجر وعصر کی نماز فرض اور لازم تھی۔

نماز کی فرضیت قرآن، حدیث اور اجماع سے ثابت ہے۔

اسی لئے اگر کوئی شخص نماز کی فرضیت کا انکار کرے تو وہ بالاتفاق تمام علماء کے نزدیک کافر ہے۔

اور جو شخص عمداً یعنی جان بوجھ کر نماز کو چھوڑ دے تو ایسے تارکِ صلوٰۃ کی سزا امام مالکؒ اور امام شافعیؒ کے نزدیک قتل ہے۔

اور ایسا شخص فاسق ہے، کافر نہیں ہے اور قتل کی سزا بطور حد کے ہے بطور کفر کے نہیں۔

اور امام احمد بن حنبلؒ کے نزدیک تارکِ صلوٰۃ کافر ہے

جبکہ امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک تارکِ صلوٰۃ فاسق ہے اور اس کی سزا قید ہے جب تک وہ توبہ نہ کرے۔

پانچ نمازوں کی ابتداء

طحاوی شریف میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے

حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ صبح صادق کے وقت قبول ہوئی تو انہوں نے دو رکعتیں بطور شکرانے کی پڑھیں تو اس پر فجر کی نماز مشروع ہوئی۔

حضرت اسماعیل علیہ السلام کی قربانی ظہر کے وقت قبول ہوئی اور جنت سے بطور قربانی کے مینڈھا اتارا گیا اور اسے ذبح کیا گیا تو حضرت اسماعیل نے بطور شکرانے کے چار رکعتیں ادا کیں تو اس پر ظہر کی نماز مشروع کی گئی۔

حضرت عزیر علیہ السلام سو سال کی طویل نیند سے بیدار ہوئے تو عصر کا وقت تھا انہوں نے بطور شکرانے کے چار رکعت نماز پڑھی تو اس پر عصر کی نماز مشروع کی گئی

حضرت داؤد علیہ السلام کی توبہ قبول ہوئی تو غروب شمس کا وقت تھا تو انہوں نے بطور شکرانہ چار رکعت نماز پڑھنے کی نیت کی لیکن غم اور تھکاوٹ کی شدت کی وجہ

سے تیسری رکعت پر بیٹھ گئے اور چوتھی رکعت ادا نہ کر سکے تو اس پر مغرب کی تین رکعت نماز مشروع کی گئی۔

اور عشاء کی نماز سب سے پہلے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی امت کو عطاء کی گئی۔

نماز کی جامعیت

نماز کی جامعیت کے چار انداز ملاحظہ فرمائیں۔

(۱) اللہ کی ساری مخلوق کی عبادت کا انداز نماز والا ہے۔

درخت اور کھیت قیام کے عالم میں اللہ کی عبادت کر رہے ہیں۔

چوپائے، گائے، بیل، بھینس، بھیڑ اور بکری رکوع کے عالم میں اللہ کی عبادت کر رہے ہیں

حشرات الارض، کیڑے مکوڑے، سانپ اور بچھو سجدے کے عالم میں اللہ کی عبادت کر رہے ہیں

بلند و بالا پہاڑ ٹیلے اور عمارتیں قعدہ اور تشہد کے عالم میں اللہ کی عبادت کر رہے ہیں۔

(۲) اللہ کی فرمانبردار مخلوق فرشتوں کی دو قسمیں ہیں۔

بعضوں کی ڈیوٹی اور ذمہ داری تکوینی امور میں ہے۔

بعضوں کی ڈیوٹی اور ذمہ داری عبادتی امور میں ہے۔

جو فرشتے عبادت میں مصروف ہیں وہ ہیئت صلوٰۃ میں ہیں کوئی قیام کے عالم میں کوئی رکوع کے عالم میں کوئی سجدہ کے عالم میں اور کوئی قعدہ و تشہد کے عالم میں اللہ کی عبادت میں مصروف ہیں اور تا قیامت وہ اسی حالت میں اللہ کی عبادت میں مصروف رہیں گے۔

(۳) عقلی طور پر محبوب حقیقی و مطلوب حقیقی کو راضی کرنے کی بھی یہی چار صورتیں ہیں۔ کبھی

ہاتھ باندھ کر باادب ہوکر سامنے کھڑے ہوجائیں کبھی رکوع کے عالم میں گھٹنے پکڑ کر سامنے جھک جائیں کبھی قعدہ کے عالم میں باادب ہوکر گھٹنوں کے بل سامنے بیٹھ جائیں اور کبھی سجدہ کے عالم میں اپنی پیشانی اور اپنا سر بھی محبوب کے قدموں میں رکھ دیں۔

(۴) اسلام کی تمام اہم عبادات بھی نماز میں اجمالاً موجود ہیں۔

نماز میں قرآن، تلاوت، ریاضت، تسبیحات، عقائد، اخلاص درود وسلام جیسی عبادات کے ساتھ ساتھ کئی اہم اسلامی عبادات کی جھلک بھی موجود ہے۔

نماز میں روزہ بھی ہے۔ روزہ کا معنی ہوتا ہے امساک رک جانا یعنی طلوع صبح صادق سے لے کر غروب شمس تک کھانے سے پینے سے خواہشات نفسانی سے رک جانے کا نام روزہ ہے۔ لیکن نماز میں روزہ سے بڑھ کر روزہ ہے کیونکہ نماز میں ان کے علاوہ چلنا پھرنا ہنسنا رونا بولنا وغیرہ امور بھی ممنوع ہیں۔

نماز میں حج بھی ہے۔ حج کا معنی ہوتا ہے توجہ الی اللہ اور تعلق بیت اللہ کا اور یہ دونوں چیزیں نماز میں بدرجہ کمال موجود ہیں۔

نماز میں زکوٰۃ بھی ہے۔ زکوٰۃ کا معنی ہوتا ہے انفاق فی سبیل اللہ کا اور نماز کے لئے بھی، مسجد، وضوخانہ، روشنی، چٹائیاں کپڑے وغیرہ پر بہت کچھ خرچ ہوتا ہے۔

نماز میں ہجرت بھی ہے۔ ہجرت کی دو قسمیں ہیں نمبر ۱۔ ہجرت ظاہری یعنی ایک جگہ اور مقام کو چھوڑ کر دوسری جگہ اور دوسرے مقام پر جانا۔ نمبر ۲۔ ہجرت باطنی یعنی گناہوں کو چھوڑ دینا وَالْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ مَا نَهَى اللّٰهُ عَنْهُ، اور نماز میں ہجرت ظاہری اور ہجرت باطنی دونوں پائی جاتی ہیں کیونکہ نمازی آدمی پانچ وقت کی نماز کے

لئے ہجرت ظاہری کرتا ہے۔ یعنی اپنی دوکان مکان سامان کو چھوڑ کر اللہ کے گھر میں جاتا ہے اور ہجرت باطنی بھی کرتا ہے یعنی گناہوں کو چھوڑ دیتا ہے کیونکہ اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْکَرِ نماز نمازی کو گناہوں اور برائیوں سے دور لے جاتی ہے۔

نماز میں اعتکاف بھی ہے۔ کیونکہ نمازی آدمی پانچ وقت اعتکاف کی نیت سے اللہ کے گھر میں ڈیرہ ڈالتا ہے اور اللہ کو راضی کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

نماز میں قربانی بھی ہے۔ کیونکہ نمازی آدمی درحقیقت نماز میں خود کو فنا کر دیتا ہے اپنی آن بان شان کو ختم کر دیتا ہے اور زمین پر سر رکھ کر اپنی عزت نفس کو بھی قربان کر دیتا ہے!

نماز میں جہاد بھی ہے۔ ایک ظاہری جہاد ہوتا ہے جو اللہ کے دشمن کفار کے خلاف ہوتا ہے۔ یہ میدانِ جنگ میں ہوتا ہے اور یہ جہادِ اصغر ہے۔

ایک باطنی جہاد ہوتا ہے جو اپنے دشمن نفس اور شیطان کے خلاف ہوتا ہے یہ نماز میں ہوتا ہے اور یہ جہاد اکبر ہے

پھر جیسے جہاد میں میدانِ جنگ میں صف بندی ہوتی ہے ویسے ہی نماز میں مسجد کے اندر صف بندی ہوتی ہے۔ پھر جیسے جہاد میں اطاعت امیر ہے ویسے نماز میں بھی اطاعت امام ہے۔

پھر جیسے جہاد میں اللہ کے دشمن کفار کے خلاف قتال اور لڑائی ہے ویسے نماز میں بھی اپنے دشمن نفس اور شیطان کے خلاف قتال اور لڑائی ہے۔

نماز قرآن کی روشنی میں

اَلَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ وَیُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ وَمِمَّا رَزَقْنٰھُمْ یُنْفِقُوْنَ.

(بقرہ:۳)

جولوگ غیب پر ایمان لاتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے انہیں عطا کیا اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوۃِ اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ

(بقرہ: ۱۵۳)

اے ایمان والو! صبر اور نماز کے ساتھ سہارا حاصل کرو بے شک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

حٰفِظُوْا عَلَی الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوۃِ الْوُسْطٰی وَقُوْمُوْا لِلّٰہِ قٰنِتِیْنَ

(بقرہ: ۲۳۸)

حفاظت کرو تمام نمازوں کی (عموماً) اور، صلوٰۃِ وُسطی درمیانی نماز، یعنی نماز عصر کی (خصوصاً) اور کھڑے ہوئے کرو اللہ کے سامنے عاجزی کے ساتھ۔

اَلَّذِیْنَ یَذْکُرُوْنَ اللّٰہَ قِیٰمًا وَّ قُعُوْدًا وَّعَلٰی جُنُوْبِھِمْ وَیَتَفَکَّرُوْنَ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ج رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ ھٰذَا بَاطِلاً ج سُبْحٰنَکَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ. (آل عمران: ۱۹۱)

جولوگ اللہ کو یاد کرتے ہیں کھڑے ہوئے اور بیٹھے ہوئے اور لیٹے ہوئے اور آسمانوں اور زمین کی پیدائش میں غور وفکر کرتے ہیں (اور کہتے ہیں) اے ہمارے پروردگار آپ نے ان چیزوں کو بے فائدہ پیدا نہیں کیا، پاکیزہ ہے ذات تیری بچالے ہم کو

آگ کے عذاب سے۔

اِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا. (نساء: ۱۰۳)

بے شک نماز مؤمنین پر فرض ہے وقتِ مقرر پر۔

وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ الَّيْلِ ط اِنَّ الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذّٰكِرِيْنَ. (هود: ۱۱۴)

اور قائم کریں نماز کو دن کے دونوں طرفوں میں (اول طرف میں فجر اور آخر طرف میں ظہر وعصر) اور رات کے کچھ حصہ میں یعنی مغرب اور عشاء

بے شک نیکیاں برائیوں کو ختم کر دیتی ہیں یہ نصیحت، ماننے والوں کے لئے ہے

اِس آیت میں پانچوں نمازوں کا ذکر موجود ہے۔

وَلِلّٰهِ يَسْجُدُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّكَرْهًا وَّظِلٰلُهُمْ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ. (رعد: ۱۵)

اور اللہ ہی کے لئے سجدہ کرتے ہیں جو آسمان میں ہیں اور جو زمین میں ہیں خوشی سے اور مجبوری سے اور اُن کے سائے بھی صبح اور شام کے اوقات میں

رَبِّ اجْعَلْنِيْ مُقِيْمَ الصَّلٰوةِ وَمِنْ ذُرِّيَّتِيْ. (ابراهيم: ۴۰)

اے میرے رب بنا مجھ کو نماز قائم کرنے والا اور میری اولاد کو

فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَكُنْ مِّنَ السّٰجِدِيْنَ وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى يَاْتِيَكَ الْيَقِيْنُ. (حجر: ۹۸، ۹۹)

(اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم) پس پاکیزگی بیان کیجئے اپنے رب کی تعریف کے ساتھ اور سجدہ کرنے والوں میں سے بنیں اور اپنے رب کی عبادت کرتے رہیں مرتے دم تک

اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِدُلُوْكِ الشَّمْسِ اِلٰى غَسَقِ الَّيْلِ وَقُرْاٰنَ الْفَجْرِ اِنَّ قُرْاٰنَ

الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا وَمِنَ الَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا. (بنی اسرائیل: ۷۸، ۷۹)

قائم کریں نماز کو سورج ڈھلنے سے رات کے اندھیرے تک، اور فجر کی نماز پڑھیں، بے شک فجر کی نماز میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور رات کے کچھ حصہ میں تہجد پڑھیں جو آپ کیلئے نفل نماز ہے۔ تیرا رب تجھے مقامِ محمود عطا کرے گا

وَاَوْصٰنِيْ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ مَادُمْتُ حَيًّا. (مریم: ۳۱)

اور حکم دیا مجھ کو نماز اور زکوٰۃ کا جب تک میں زندہ رہوں

(قول عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام)

وَكَانَ يَاْمُرُ اَهْلَهٗ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ وَكَانَ عِنْدَ رَبِّهٖ مَرْضِيًّا. (مریم: ۵۵)

اور تھے (اسمٰعیل علیہ السلام) حکم کرتے نماز اور زکوٰۃ کا اپنے متعلقین کو اور تھے اپنے رب کے نزدیک پسندیدہ

وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِيْ (طٰہٰ: ۱۴)

اور قائم کرو نماز کو میری یاد کیلئے

وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا وَمِنْ اٰنَآئِ الَّيْلِ فَسَبِّحْ وَاَطْرَافَ النَّهَارِ لَعَلَّكَ تَرْضٰى. (طٰہٰ: ۱۳۰)

اور پاکیزگی بیان کیجئے اپنے رب کی تعریف کے ساتھ سورج کے نکلنے سے پہلے اور سورج کے ڈوبنے سے پہلے اور رات کے کچھ حصہ میں، پس تسبیح بیان کیجئے اور دن کے اول و آخر میں تاکہ آپ (انعام خداوندی سے) راضی ہو جائیں

وَاْمُرْ اَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا لَا نَسْئَلُكَ رِزْقًا نَحْنُ نَرْزُقُكَ وَالْعَاقِبَةُ لِلتَّقْوٰى. (طٰہٰ: ۱۳۲)

اور حکم کریں اپنے گھر والوں کو نماز کا، اور خود بھی نماز پر قائم رہیں، ہم آپ سے رزق کا سوال نہیں کرتے، بلکہ ہم تو آپ کو رزق دیتے ہیں اور اچھا انجام تو پرہیز گاری کا ہے

اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ (عنکبوت: ۴۵)

بے شک نماز روکتی ہے بے حیائی سے اور بُری باتوں سے

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا ارْکَعُوْا وَاسْجُدُوْا وَاعْبُدُوْا رَبَّکُمْ وَافْعَلُوا الْخَیْرَ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ. (حج: ۷۷)

اے ایمان والو! رکوع کرو اور سجدہ کرو اور اپنے رب کی عبادت کرو اور بھلائی کے کام کرو تا کہ تم کامیابی حاصل کرو

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰہَ یُسَبِّحُ لَہٗ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالطَّیْرُ صٰٓفّٰتٍ کُلٌّ قَدْ عَلِمَ صَلَاتَہٗ وَتَسْبِیْحَہٗ وَاللّٰہُ عَلِیْمٌ بِمَا یَفْعَلُوْنَ. (نور: ۴۱)

اے مخاطب کیا تجھ کو معلوم نہیں تمام مخلوق اللہ کی تسبیح میں مصروف ہے جو آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے اور پرندے پَر پھیلائے ہوئے ہر ایک کو اپنی نماز اور تسبیح معلوم ہے

وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَلَا تَکُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ. (روم: ۳۲)

اور قائم کرو نماز کو اور مشرکین میں سے مت ہوں

حضرت لقمان اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں۔

یٰبُنَیَّ اَقِمِ الصَّلٰوۃَ وَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَانْہَ عَنِ الْمُنْکَرِ وَاصْبِرْ عَلٰی مَآ اَصَابَکَ اِنَّ ذٰلِکَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ. (لقمٰن: ۱۷)

اے میرے بیٹے، نماز پڑھا کر اور اچھے کاموں کی نصیحت کیا کر، اور بُرے کاموں سے منع کیا کر اور تجھ پر جو مصیبت واقع ہو اس پر صبر کیا کر بے شک یہ ہمت کے کاموں

میں سے ہے

تَتَجَافٰی جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّطَمَعًا وَّمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ. (سجدہ: ۱۶)

دور ہوتے ہیں پہلو اُن کے بستروں سے پکارتے ہیں اپنے رب کو خوف اور امید سے اور ہماری دی ہوئی چیزوں میں سے خرچ کرتے ہیں

نماز احادیث کی روشنی میں

مسلم میں حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے۔

اَلطُّهُوْرُ شَطْرُ الْاِيْمَانِ.

طہارت نصف ایمان ہے۔

مسلم میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے

جو آدمی وضو کے بعد یہ جملے کہے،

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ.

تو اُس کے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جاتے ہیں،

جو نسے دروازے سے چاہے جنت میں داخل ہو جائے

ترمذی میں اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ کے الفاظ کا اضافہ ہے

مسلم میں حضرت عقبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن عامر سے روایت ہے
حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے
جو آدمی وضو سے فراغت کے بعد دو رکعت نفل، تحیۃ الوضو، پوری توجہ اور اطمینان کے ساتھ ادا کرے، وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ، اس پر جنت لازم ہو جائے گی۔
بخاری اور مسلم میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے
حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے
میری امت کی قیامت کے دن یہ کیفیت ہوگی
غُرًّا مُحَجَّلِيْنَ مِنْ آثَارِ الْوُضُوْءِ
روشن پیشانی، سفید ہاتھ پاؤں ہوں گے آثارِ وضو کی وجہ سے
یعنی وضو کی وجہ سے اعضاء وضو روشن ہوں گے

عَنْ عُثْمَانَؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّأَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ خَرَجَتْ خَطَايَاهُ مِنْ جَسَدِهٖ حَتّٰى تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ اَظْفَارِهٖ.

(صحيح البخارى و صحيح مسلم)

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے وضو کیا پس اچھا وضو کیا اس کے جسم سے گناہ نکل جاتے ہیں یہاں تک کہ اس کے ناخنوں کے نیچے سے بھی نکل جاتے ہیں۔

عَنْ ابْنِ عُمَرَؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّأَ عَلٰى طُهْرٍ كُتِبَ لَهٗ عَشْرُ حَسَنَاتٍ. (رواه الترمذى)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص وضو کرے اوپر وضو کے۔ اس کے لئے دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔

عَنْ جَابِرٍؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِفْتَاحُ الْجَنَّۃِ الصَّلٰوۃُ وَمِفْتَاحُ الصَّلٰوۃِ الطُّھُوْرُ. (رواہ احمد)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت کی کنجی نماز ہے اور نماز کی کنجی وضو ہے

مسلم میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے۔

اَلصَّلٰوتُ الْخَمْسُ والْجُمُعَۃُ اِلَی الْجُمُعَۃِ وَرَمَضَانُ اِلٰی رَمَضَانَ مُکَفِّرَاتٌ لِمَا بَیْنَھُنَّ اِذَا اجْتُنِبَتِ الْکَبَائِرُ.

پانچ نمازیں اور جمعہ سے لے کر جمعہ تک اور رمضان سے لے کر رمضان تک ان گناہوں کا کفارہ ہیں جو ان کے درمیان ہوتے ہیں۔ جب کبیرہ گناہوں سے بچا جائے۔

بخاری اور مسلم میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے۔

اَرَأَیْتُمْ لَوْ اَنَّ نَھْرًا بِبَابِ اَحَدِکُمْ یَغْتَسِلُ فِیْہِ کُلَّ یَوْمٍ خَمْسًا ھَلْ یَبْقٰی مِنْ دَرَنِہٖ شَیْءٌ قَالُوْا لَا یَبْقٰی مِنْ دَرَنِہٖ شَیْءٌ قَالَ فَذَالِکَ مَثَلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ یَمْحُوا اللّٰہُ بِھِنَّ الْخَطَایَا.

خبردار اگر تم میں سے کسی ایک کے دروازے کے سامنے سے نہر جاری گزرتی ہو اور وہ ہر روز پانچ مرتبہ اس میں غسل کرے کیا اس کی میل باقی رہ جائے گی۔ صحابہؓ نے عرض کیا اس کی میل باقی نہ رہے گی۔ فرمایا یہ پانچوں نمازوں کی مثال ہے اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔

ترمذی شریف میں حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے۔

صَلُّوْا خَمْسَكُمْ وَصُوْمُوْا شَهْرَكُمْ وَاَدُّوْا زَكَاةَ اَمْوَالِكُمْ وَاَطِيْعُوْا ذَااَمْرِكُمْ تَدْخُلُوْا جَنَّةَ رَبِّكُمْ.

اپنی پانچ نمازیں پڑھو، اپنے مہینے کے روزے رکھو، اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کرو اور اپنے حاکم کی تابعداری کرو۔ اپنے رب کی جنت میں تم داخل ہو جاؤ گے

ابوداؤد میں حضرت عبداللہ بن عمروؓ بن العاص سے روایت ہے

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے۔

مُرُوْا اَوْلَادَكُمْ بِالصَّلٰوةِ وَهُمْ اَبْنَآءُ سَبْعِ سِنِيْنَ وَاضْرِبُوْهُمْ عَلَيْهَا وَهُمْ اَبْنَاءُ عَشْرِ سِنِيْنَ وَفَرِّقُوْا بَيْنَهُمْ فِى الْمَضَاجِعِ.

اپنی اولاد کو نماز پڑھنے کا حکم دو جب وہ سات برس کے ہوں اور نماز نہ پڑھنے پر ان کو مارو جب وہ دس برس کے ہوں اور خواب گاہوں میں ان کو الگ الگ کر دو۔

عَنْ اَبِىْ ذَرٍّؓ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ زَمَنَ الشِّتَآءِ وَالْوَرَقُ يَتَهَافَتُ فَاَخَذَ بِغُصْنَيْنِ مِنْ شَجَرَةٍ قَالَ فَجَعَلَ ذٰلِكَ الْوَرَقُ يَتَهَافَتُ قَالَ فَقَالَ يَا اَبَا ذَرٍّ قُلْتُ لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِنَّ الْعَبْدَ الْمُسْلِمَ لَيُصَلِّى الصَّلَاةَ يُرِيْدُ بِهَا وَجْهَ اللّٰهِ فَتَهَا فَتَ عَنْهُ ذُنُوْبُهٗ كَمَا تَهَافَتَ هٰذَا الْوَرَقُ عَنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ. (رواه احمد)

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم موسم سرما میں باہر نکلے اور درختوں کے پتے جھڑتے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک درخت کی دو شاخیں پکڑ کر انہیں ہلایا۔ پتے ان سے جھڑنے لگے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابوذر میں نے کہا میں حاضر ہوں اے اللہ کے رسول فرمایا مسلمان بندہ جب نماز

پڑھتا ہے ارادہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ کی رضامندی کا اس سے گناہ گر جاتے ہیں جیسے پتے اس درخت سے جھڑتے ہیں۔

ابوداؤد میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے۔

لَایُرَدُّ الدُّعَاءُ بَیْنَ الْاَذَانِ وَالْاِقَامَةِ.

اذان اور اقامت کے درمیان دعا رد نہیں کی جاتی۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَحَبُّ الْبِلَادِ اِلَی اللّٰهِ مَسَاجِدُهَا وَاَبْغَضُ الْبِلَادِ اِلَی اللّٰهِ اَسْوَاقُهَا. (صحیح مسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مکانوں میں سے سب سے زیادہ محبوب اللہ کی طرف مسجدیں ہیں

اور مکانوں میں سے سب سے زیادہ برے اللہ کے نزدیک بازار ہیں۔

عَنْ عُثْمَانَؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ بَنٰی لِلّٰهِ مَسْجِدًا بَنَی اللّٰهُ لَهٗ بَیْتًا فِی الْجَنَّةِ. (صحیح البخاری و صحیح مسلم)

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ کے لئے مسجد بنائے اللہ تعالیٰ اس کا گھر جنت میں بناتا ہے

عَنْ ابْنِ عُمَرَؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِجْعَلُوْا فِیْ بُیُوْتِکُمْ مِنْ صَلَاتِکُمْ وَلَا تَتَّخِذُوْهَا قُبُوْرًا. (صحیح البخاری و صحیح مسلم)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے گھروں میں بھی نماز پڑھا کرو اور ان کو قبریں نہ بناؤ۔

ترمذی میں حضرت بریدۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے۔

بَشِّرِ الْمَشَّائِيْنَ فِي الظُّلَمِ اِلَى الْمَسَاجِدِ بِالنُّوْرِ التَّامِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

اندھیروں میں مسجد کی طرف چل کر آنے والوں کو پورے نور کی خوشخبری دے دو قیامت کے دن کے لئے

عَنْ اَنَسٍؓ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةُ الرَّجُلِ فِيْ بَيْتِهٖ بِصَلَاةٍ وَصَلَاتُهٗ فِيْ مَسْجِدِ الْقَبَائِلِ بِخَمْسٍ وَعِشْرِيْنَ صَلَاةً وَصَلَاتُهٗ فِي الْمَسْجِدِ الَّذِيْ يُجَمَّعُ فِيْهِ بِخَمْسِمِائَتِ صَلَاةٍ وَصَلَاتُهٗ فِي الْمَسْجِدِ الْاَقْصٰى بِخَمْسِيْنَ اَلْفَ صَلَاةٍ وَصَلَاتُهٗ فِيْ مَسْجِدِيْ بِخَمْسِيْنَ اَلْفَ صَلَاةٍ وَصَلَاتُهٗ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ بِمِائَةِ اَلْفِ صَلَاةٍ. (رواه ابن ماجه)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی کی نماز گھر میں ایک نماز ہے اور محلہ کی مسجد میں پچیس نمازوں کے برابر ہے اور اس کی نماز اس مسجد میں جس میں جمعہ ہوتا ہے پانچ سو نماز کے برابر ہے اور اس کی نماز مسجد اقصیٰ میں پچاس ہزار نمازوں کے برابر ہے اور اس کی نماز میری مسجد (مسجدِ نبوی) میں پچاس ہزار نمازوں کے برابر ہے اور اس کی نماز مسجد حرام میں ایک لاکھ نمازوں کے برابر ہے۔

عَنْ اَبِيْ ذَرٍّؓ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّ مَسْجِدٍ وُضِعَ فِي الْاَرْضِ اَوَّلُ قَالَ الْمَسْجِدُ الْحَرَامُ قَالَ قُلْتُ ثُمَّ اَيٌّ قَالَ الْمَسْجِدُ الْاَقْصٰى قُلْتُ كَمْ بَيْنَهُمَا قَالَ اَرْبَعُوْنَ عَامًا ثُمَّ الْاَرْضُ لَكَ مَسْجِدٌ فَحَيْثُ مَا اَدْرَكَتْكَ الصَّلٰوةُ فَصَلِّ. (صحيح البخاري و صحيح مسلم)

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں نے کہا اے اللہ کے رسول سب سے پہلے کون سی مسجد زمین میں بنائی گئی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسجد حرام میں نے کہا پھر کون سی فرمایا مسجد اقصیٰ۔ میں نے کہا ان دونوں کے درمیان کتنی مدت کا فاصلہ تھا آپ نے فرمایا چالیس سال
پھر ساری زمین تیرے لئے مسجد ہے جہاں تجھ کو نماز پائے نماز پڑھ لے۔

عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَؓ قَالَ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَیُّ الدُّعَاءِ اَسْمَعُ قَالَ جَوْفَ اللَّیْلِ الْآخِرِ وَ دُبُرَ الصَّلَوَاتِ الْمَکْتُوْبَاتِ. (رواہ الترمذی)

حضرت ابی امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ عرض کیا گیا یا رسول اللہ کون سے وقت دعا بہت قبول ہوتی ہے فرمایا درمیان رات میں کہ جانب اخیر میں ہے اور فرض نمازوں کے بعد۔

عَنْ اُمِّ سَلْمَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ رَاَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ غُلَامًا لَنَا یُقَالُ لَہٗ اَفْلَحُ اِذَا سَجَدَ نَفَخَ فَقَالَ یَا اَفْلَحُ تَرِّبْ وَجْھَکَ.

(رواہ الترمذی)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہا کہ دیکھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک غلام کو کہ ہمارا تھا کہا جاتا تھا اس کو افلح جس وقت سجدہ کرتا پھونک مارتا زمین پر پس فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اے افلح خاک آلود کر اپنے منہ کو۔

عَنْ ابْنِ عُمَرَؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلٰوۃُ الْجَمَاعَۃِ تَفْضُلُ صَلٰوۃَ الْفَذِّ بِسَبْعٍ وَّعِشْرِیْنَ دَرَجَۃً. (صحیح البخاری و صحیح مسلم)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جماعت کے ساتھ نماز پڑھنی اکیلے کی نماز سے ستائیس درجے زیادہ ہوتی ہے فضیلت میں

عَنْ ابْنِ عُمَرَؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَمْنَعُوا نِسَاءَ كُمُ الْمَسَاجِدَ وَبُيُوتُهُنَّ خَيْرٌ لَّهُنَّ. (رواه ابوداؤد)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ منع کرو تم اپنی عورتوں کو مسجدوں سے اور ان کے لئے ان کے گھر بہتر ہیں مسجدوں سے

عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ اُمِّ مَكْتُومٍؓ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ اِنَّ الْمَدِيْنَةَ كَثِيْرَةُ الْهَوَامِّ وَالسِّبَاعِ وَاَنَا ضَرِيْرُ الْبَصَرِ فَهَلْ تَجِدُلِي مِنْ رُخْصَةٍ فَقَالَ هَلْ تَسْمَعُ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَحَيَّ هَلَا وَلَمْ يُرَخِّصْ.

(رواه ابوداؤد والنسائی)

حضرت عبداللہ بن ام مکتوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہا اے اللہ کے رسول مدینہ میں بہت موذی جانور ہیں اور درندے ہیں اور میں اندھا ہوں کیا پاتے ہو میرے لئے رخصت کہ جماعت میں نہ آؤں فرمایا کیا سنتا ہے تو حی علی الصلوٰۃ حی علی الفلاح کہا ہاں فرمایا حاضر ہو اور جماعت کو چھوڑنے کی رخصت نہ دی

عَنِ ابْنِ عُمَرَؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقِيْمُو الصُّفُوْفَ وَحَاذُوْا بَيْنَ الْمَنَاكِبِ وَسُدُّو الْخَلَلَ وَلِيْنُوْا بِاَيْدِىْ اِخْوَانِكُمْ وَلَا تَذَرُوْا فُرُجَاتِ الشَّيْطَانِ وَمَنْ وَصَلَ صَفًّا وَصَلَهُ اللهُ وَمَنْ قَطَعَهُ قَطَعَهُ اللهُ.

(رواه ابوداؤد)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سیدھا کرو صفوں کو اور برابر کرو کندھوں کو اور بند کرو شگافوں کو اور نرم رہو اپنے بھائیوں کے ہاتھوں میں اور نہ چھوڑو تم کشادگی شیطان کے لئے جس نے ملائی صف ملائے گا اس سے اللہ اور جس نے توڑی صف توڑے گا اس سے اللہ۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰی اَحَدُکُمْ لِلنَّاسِ فَلْیُخَفِّفْ فَاِنَّ فِیْهِمُ السَّقِیْمَ وَالضَّعِیْفَ وَالْکَبِیْرَ وَاِذَا صَلّٰی اَحَدُکُمْ لِنَفْسِهٖ فَلْیُطَوِّلْ مَاشَآءَ. (صحیح البخاری و صحیح مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت نماز پڑھائے ایک تمہارا لوگوں کو چاہئے کہ ہلکی کرے نماز تحقیق ان میں بیمار بھی ہیں اور کمزور بھی اور بوڑھے بھی اور جس وقت کہ نماز پڑھے ایک تمہارا اپنے نفس کے لئے چاہئے کہ لمبی کرے جس قدر چاہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَمَا یَخْشَی الَّذِیْ یَرْفَعُ رَأْسَهٗ قَبْلَ الْاِمَامِ اَنْ یُّحَوِّلَ اللّٰهُ رَأْسَهٗ رَأْسَ حِمَارٍ.

(صحیح البخاری و صحیح مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا نہیں ڈرتا وہ شخص جو اٹھاتا ہے اپنا سر امام سے پہلے یہ کہ بدل ڈالے اللہ اس کے سر کو گدھے کے سر کی شکل میں

عَنْ اَنَسٍؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰی لِلّٰهِ اَرْبَعِیْنَ یَوْمًا فِیْ جَمَاعَةٍ یُدْرِکُ التَّکْبِیْرَةَ الْاُوْلٰی کُتِبَ لَهٗ بَرَاءَ تَانِ بَرَاءَةٌ مِّنَ النَّارِ وَبَرَاءَةٌ مِّنَ النِّفَاقِ. (رواه الترمذی)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اللہ کے لئے نماز پڑھی چالیس دن جماعت کے ساتھ تکبیر اولیٰ کے ساتھ لکھی جاتی ہیں اس کے لئے دو خلاصیاں ایک خلاصی دوزخ کی آگ سے اور دوسری خلاصی نفاق سے۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

مَنْ قَامَ بِعَشْرِ اٰیَاتٍ لَمْ یُکْتَبْ مِنَ الْغَافِلِیْنَ وَمَنْ قَامَ بِمِائَةِ اٰیَةٍ کُتِبَ مِنَ الْقَانِتِیْنَ وَمَنْ قَامَ بِاَلْفِ اٰیَةٍ کُتِبَ مِنَ الْمُقَنْطِرِیْنَ. (رواہ ابو داؤد)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو دس آیتوں کے برابر قیام کرے نہیں لکھا جاتا غافلین سے اور جو قیام کرے سو آیتوں کے ساتھ لکھا جاتا ہے فرمانبرداری کرنے والوں سے اور جو کوئی قیام کرے ہزار آیتوں کے ساتھ لکھا جاتا ہے بہت ثواب لینے والوں سے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَعْقِدُ الشَّیْطَانُ عَلٰی قَافِیَةِ رَاْسِ اَحَدِکُمْ اِذَا هُوَ نَامَ ثَلٰثَ عُقَدٍ یَّضْرِبُ عَلٰی کُلِّ عُقْدَةٍ عَلَیْکَ لَیْلٌ طَوِیْلٌ فَارْقُدْ فَاِنْ اسْتَیْقَظَ فَذَکَرَ اللّٰهَ اِنْحَلَّتْ عُقْدَةٌ فَاِنْ تَوَضَّاَ اِنْحَلَّتْ عُقْدَةٌ فَاِنْ صَلّٰی اِنْحَلَّتْ عُقْدَةٌ فَاَصْبَحَ نَشِیْطًا طَیِّبَ النَّفْسِ وَاِلَّا اَصْبَحَ خَبِیْثَ النَّفْسِ کَسْلَانَ. (صحیح البخاری و صحیح مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شیطان تم میں سے ایک کے سر کے پیچھے جس وقت وہ سوتا ہے تین گرہیں لگاتا ہے ہر گرہ پر یہ کہتا ہے تجھ پر رات بڑی لمبی ہے سو جا اگر وہ بیدار ہو کر اللہ کا ذکر کرے ایک گرہ کھل جاتی ہے اگر وضو کرے دوسری گرہ کھل جاتی ہے اگر نماز پڑھے تیسری گرہ کھل جاتی ہے وہ صبح کرتا ہے شادماں اور پاک نفس وگرنہ وہ صبح کرتا ہے پلید نفس اور سست

عَنِ الْمُغِیْرَةِؓ قَالَ قَامَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰی تَوَرَّمَتْ قَدَمَاهُ فَقِیْلَ لَهٗ لِمَ تَصْنَعُ هٰذَا وَقَدْ غُفِرَ لَکَ مَاتَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِکَ وَمَا تَاَخَّرَ قَالَ اَفَلَا اَکُوْنَ عَبْدًا شَکُوْرًا. (صحیح البخاری و صحیح مسلم)

حضرت مغیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قیام کیا

یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاؤں مبارک پر ورم آ گیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہا گیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایسا کیوں کرتے ہیں جبکہ اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلے اور پچھلے گناہ معاف کر دیئے ہیں فرمایا کیا میں اللہ کا شکر گزار بندہ نہ بنوں۔

عَنْ اِبْنِ مَسْعُوْدٍؓ قَالَ ذُکِرَ عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَقِیْلَ لَہٗ مَا زَالَ نَائِمًا حَتّٰی اَصْبَحَ مَاقَامَ اِلَی الصَّلٰوۃِ قَالَ ذَالِکَ رَجُلٌ بَالَ الشَّیْطٰنُ فِیْ اُذُنِہٖ اَوْ قَالَ فِیْ اُذُنَیْہِ. (صحیح البخاری و صحیح مسلم)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک آدمی کا ذکر کیا گیا پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہا گیا وہ آدمی صبح تک سویا رہا نماز کی طرف کھڑا نہیں ہوا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ شخص ہے کہ شیطان اس کے کان میں پیشاب کر دیتا ہے یا فرمایا اس کے دونوں کانوں میں پیشاب کر دیتا ہے۔

عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عَمْرٍوؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَحَبُّ الصَّلٰوۃِ اِلَی اللّٰہِ صَلٰوۃُ دَاوٗدَ وَاَحَبُّ الصِّیَامِ اِلَی اللّٰہِ صِیَامُ دَاوٗدَ کَانَ یَنَامُ نِصْفَ اللَّیْلِ وَیَقُوْمُ ثُلُثَہٗ وَیَنَامُ سُدُسَہٗ وَیَصُوْمُ یَوْمًا وَیُفْطِرُ یَوْمًا.

(صحیح البخاری و صحیح مسلم)

حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن عمرو سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہترین نمازوں میں اللہ کی طرف داؤد کی نماز ہے اور بہترین روزوں میں اللہ کی طرف داؤد کے روزے ہیں وہ آدھی رات سوتے اور تہائی رات قیام کرتے اور رات کے چھٹے حصے میں سوتے اور ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن افطار کرتے۔

و آخر دعوانا ان الحمدللہ رب العالمین

فضائل رمضان

از افادات

شیخ الاسلام حضرت درخواستی رحمہ اللہ کے علمی جانشین

شیخ المحدثین والمفسرین امام العلماء والصلحاء شیخ الحدیث والتفسیر

شیخ طریقت حضرت مولانا **شفیق الرحمن** صاحب **درخواستی** نور اللہ مرقدہ

بانی مرکزی جامعہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ خان پور

ناشر

مکتبہ شیخ درخواستی جامعہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ مرکزی

گرین ٹاؤن ضلع رحیم یار خان خان پور پوسٹ بکس نمبر 5

Web: www.shaikhedarkhwasti.org. Mob: 0300-0939448

فضائل رمضان

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْعَالَمِیْنَ وَعَلٰی جَمِیْعِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ وَاٰلِهٖ وَاَصْحٰبِهٖ اَجْمَعِیْنَ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَزِیْزُ الْعَلِیْمُ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ صَاحِبُ جَوَامِعِ الْکَلِمِ وَالْهَادِیْ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ.

اما بعد:

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًی لِّلنَّاسِ وَ بَیِّنَاتٍ مِّنَ الْهُدٰی وَالْفُرْقَانِ فَمَنْ شَهِدَ مِنْکُمُ الشَّهْرَ فَلْیَصُمْهُ وَمَنْ کَانَ مَرِیْضًا اَوْعَلٰی سَفَرٍ فَعِدَّۃٌ مِّنْ اَیَّامٍ اُخَرَ یُرِیْدُ اللّٰهُ بِکُمُ الْیُسْرَ وَلَا یُرِیْدُ بِکُمُ الْعُسْرَ وَلِتُکْمِلُوا الْعِدَّۃَ وَلِتُکَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰی مَا هَدٰکُمْ وَلَعَلَّکُمْ تَشْکُرُوْنَ

(بقرہ ع ۲۳)

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ کُلُّ عَمَلِ ابْنِ آدَمَ یُضَاعَفُ الْحَسَنَۃُ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا اِلٰی سَبْعِمِاَۃِ ضِعْفٍ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی اِلَّا الصَّوْمَ فَاِنَّهٗ لِیْ وَاَنَا اَجْزِیْ بِهٖ یَدَعُ شَهْوَتَهٗ وَطَعَامَهٗ مِنْ اَجْلِیْ لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ فَرْحَۃٌ عِنْدَ فِطْرِهٖ وَفَرْحَۃٌ عِنْدَ لِقَآءِ رَبِّهٖ وَلَخُلُوْفُ فَمِ الصَّائِمِ اَطْیَبُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ رِیْحِ الْمِسْکِ (رواہ مسلم)

محترم سامعین مکرم بزرگو عزیز نوجوانو میری معزز موقرہ دینی ماؤ بہنو بیٹیو

آج کے خطبہ کا موضوع رمضان المبارک کے مہینہ کے فضائل ہیں
پہلے تلاوت کردہ آیت وحدیث کا مختصر مطلب معلوم کرلیں۔

آیت کا مطلب

میں نے سورۃ بقرہ کی آیت پڑھی ہے اس کا مختصر مفہوم یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں چار چیزیں ذکر کی ہیں

۱۔ شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰن رمضان کی فضیلت ذکر کی ہے کہ رمضان المبارک وہ شان والا مہینہ ہے جس میں اللہ نے قرآن جیسی شان والی کتاب اتاری ہے۔

۲۔ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنَاتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَالْفُرْقَان: قرآن کے فضائل کا ذکر کیا ہے
پہلی فضیلت: قرآن مجید تمام لوگوں کے لئے سراپا ہدایت ہے
دوسری فضیلت: قرآن مجید میں ہدایت کے لئے کھلے اور واضح دلائل ہیں
تیسری فضیلت: قرآن مجید حق وباطل میں فرق کرنے والی کتاب ہے۔

۳۔ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ: سے رمضان میں روزہ کا حکم ذکر کیا ہے کہ جو شخص رمضان کے مہینہ کو پائے اس پر فرض ہے کہ روزہ رکھے اور اگر کوئی بیمار ہے یا مسافر ہے تو اس کو افطار کی اجازت ہے مگر دوسرے دنوں میں ان کی قضاء کرے کیونکہ اللہ تمہارے ساتھ آسانی کا ارادہ کرتا ہے تم پر تنگی وسختی کا ارادہ نہیں کرتا اس لئے یہ حکم دیا تاکہ روزوں کی تعداد وگنتی پوری کرو۔

۴۔ وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰه سے قرآن ورمضان کی نعمت عطا کرنے پر انسانوں کا فریضہ ذکر کیا ہے

کہ جب اللہ نے تم کو مہینہ عظمت والا اور کتاب عظمت والی عطا کی ہے اور ہدایت عطا فرمائی اور احکام کی راہنمائی کی ہے تو اس ہدایت والی نعمت پر تمہارا پہلا فرض یہ ہے کہ اللہ کی بڑائی بیان کرو اور دوسرا فرض یہ ہے کہ اللہ کا شکر ادا کرو کہ اس رحمٰن نے رحمت والی بارش برسائی ہے اور تمہیں یہ روحانی دولت عطا فرمائی ہے۔

حدیث کا مختصر مفہوم

یہ حدیث قدسی ہے جس میں حضور ﷺ نے اللہ کی طرف سے روزہ دار کے لئے تین فضائل بیان کئے ہیں۔

پہلی فضیلت

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں انسان کے ہر عمل کا ثواب دس گنا سے سات سو گنا تک دیتا ہوں جتنا عمل میں اخلاص زیادہ ہوتا ہے اتنا ثواب بھی زیادہ ہوتا ہے۔ مگر اِلَّاالصَّوْمَ فَاِنَّهٗ لِیْ وَاَنَا اَجْزِیْ بِهٖ روزہ صرف میرے لئے ہے کیونکہ روزہ دار صرف میری رضاء کے لئے کھانا پینا خواہشات کو چھوڑتا ہے اس لئے اللہ فرماتے ہیں کہ روزہ دار کو جزاء و بدلہ میں خدا خود آپ دوں گا اور دوسری روایت میں وَاَنَا اُجْزٰی بِهٖ کہ روزہ دار کی جزاء اور بدلہ میں خود آپ بن جاتا ہوں کہ قیامت کے دن روزہ دار کو اپنی خاص تجلی کا دیدار کراؤں گا۔

دوسری فضیلت

روزہ دار کے لئے دو خوشیاں ہوں گی ایک خوشی افطار کے وقت جب خشکی پیاس بھوک دور ہوتی ہے اور ہونٹ تر ہو جاتے ہیں دوسری خوشی آخرت میں جب اللہ کی ملاقات کرے گا یہ روحانی خوشی ہوگی۔

تیسری فضیلت

بھوک کی وجہ سے معدہ سے جو بو اٹھتی ہے اور منہ سے نکلتی ہے تو روزہ دار کی یہ منہ والی بو اللہ کے نزدیک مشک سے بھی زیادہ خوشبو دالی ہوتی ہے۔

فضائل رمضان ارشادات نبوی ﷺ کی روشنی میں

اس بارے میں تفصیلی حدیث بیہقی میں حضرت سلمان فارسیؓ کی ہے
جس کے اجزاء کی تشریح میں دوسری روایات بھی آپ کے سامنے آتی جائیں گی۔

حضرت سلمان فارسیؓ کی روایت کے تیرہ اجزاء ہیں۔

پہلی جزء: عَنْ سَلْمَانَؓ قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ اٰخِرِ یَوْمٍ مِنْ شَعْبَانَ وَقَالَ یَا اَیُّھَا النَّاسُ قَدْ اَظَلَّکُمْ شَھْرٌ عَظِیْمٌ شَھْرٌ مُبَارَکٌ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے شعبان کے آخر میں رمضان المبارک کے استقبال کے لئے خطبہ دیا فرمایا جس شان والے مہینہ کی تمہیں انتظار تھی وہ عظمت و فضیلت برکت والا مہینہ رحمت والا سایہ کر کے آچکا ہے بادل کا سایہ بیوفا ہوتا ہے مگر رمضان کا سایہ وفادار ہوتا ہے وہ منظر کیسا ہوگا جب پیغمبر نے اپنی زبان فیض ترجمان سے یہ نورانی خطبہ دیا ہوگا خطیب بھی شان والا جو کائنات کا سردار اور خطبہ سننے والے سامعین صحابہ کرام بھی شان والے جو امت میں سے افضل ہیں اور خطبہ بھی شان والا ہے جواہر و موتی و لعل تھے جو آپ کی زبان مبارک سے نکل رہے تھے حضور ﷺ خطبہ دے رہے تھے اور صحابہ کرامؓ پیغمبر کا نورانی چہرہ دیکھ کر نورانی خطبہ سن رہے تھے فرمایا شَھْرٌ عَظِیْمٌ شَھْرٌ مُبَارَکٌ رمضان عظمت والا مہینہ ہے، برکت والا مہینہ ہے کیسی عظمت اور برکت والا مہینہ ہے

ابن ماجہ میں حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اِذَا کَانَ اَوَّلُ لَیْلَۃٍ مِّنْ رَمَضَانَ صُفِّدَتِ الشَّیَاطِیْنُ وَمَرَدَۃِ الْجِنُّ جب رمضان کی پہلی رات ہوتی ہے شیاطین اور سرکش جنات کو جکڑ دیا جاتا ہے قید کر دیا جاتا ہے وَغُلِّقَتْ اَبْوَابُ النَّارِ فَلَمْ یُفْتَحْ مِنْھَا بَابٌ جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں کوئی دروازہ کھلا نہیں ہوتا وَفُتِحَتْ اَبْوَابُ الْجَنَّۃِ فَلَمْ یُغْلَقْ مِنْھَا بَابٌ جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں کوئی دروازہ بند نہیں ہوتا بخاری میں حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت میں ہے وَفُتِحَتْ اَبْوَابُ السَّمَآءِ آسمان کے دروازے بھی کھول دیئے جاتے ہیں وَفُتِحَتْ اَبْوَابُ الرَّحْمَۃِ اور رحمت کے دروازے بھی کھول دیئے جاتے ہیں یہ سب اس مہینہ کی برکات ہیں۔ بیہقی میں حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اِنَّ الْجَنَّۃَ تُزَخْرَفُ لِرَمَضَانَ مِنْ رَأْسِ الْحَوْلِ اِلٰی حَوْلٍ قَابِلٍ رمضان کے مہینہ کے لئے پورا سال جنت کو مرصع و مزین کیا جاتا ہے سنگارا سنوارا جاتا ہے پھر فرمایا جب رمضان کا پہلا دن ہوتا ہے ھَبَّتِ الرِّیْحُ تَحْتَ الْعَرْشِ مِنْ وَرَقِ الْجَنَّۃِ عَلَی الْحُوْرِ الْعِیْنِ عرش الٰہی کے نیچے درختوں کے پتوں سے ہوا چلتی ہے حوروں پر وہ حوریں بھی خوش ہو کر کہتی ہیں اللہ جن تیرے بندوں نے رمضان کی قدر کی ہے ان کو ہمارا شوہر بنا دے وہ ہمیں دیکھ کر اپنی آنکھوں کو ٹھنڈا کریں اور ہم ان کو دیکھ کر خوش ہوں یہ رمضان کی برکات ہیں۔

دوسری جزء: فِیْہِ لَیْلَۃٌ خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَھْرٍ اس رمضان میں ایک رات ہے جس کو لیلۃ القدر کہتے ہیں یہ ایک رات ہزار مہینہ سے بہتر ہے یعنی اس ایک رات کی عبادت ایک طرف اور ہزار مہینے کی عبادت ایک طرف۔

ابوداؤد میں حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے حضور ﷺ نے فرمایا مَنْ قَامَ لَیْلَۃَ الْقَدْرِ

اِیْمَاناً وَاِحْتِسَاباً غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ جس نے اخلاص کے ساتھ ثواب کی نیت سے اور ایمان کے ساتھ لیلۃ القدر میں عبادت کی اللہ تعالیٰ اس کے پہلے گناہ معاف فرمادیتے ہیں۔

تیسری جزء: جَعَلَ اللّٰهُ صِيَامَهٗ فَرِيْضَةً وَقِيَامُ لَيْلَةٍ تَطَوُّعاً اللہ نے رمضان المبارک کے روزے فرض کئے ہیں اور رمضان کی راتوں میں عبادت تراویح کو نفل کیا ہے یعنی اپنے قرب کا ذریعہ بنایا ہے

بخاری میں حضرت ابوہریرہؓ کی روایت ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مَنْ صَامَ رَمَضَانَ اِيْمَاناً وَاِحْتِسَاباً غُفِرَلَهٗ مَاتَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ جو ایمان واخلاص وثواب کی نیت سے رمضان کے روزے رکھے گا اللہ اس کے گناہ معاف کردیں گے اور فرمایا مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِيْمَاناً وَاِحْتِسَاباً غُفِرَلَهٗ مَاتَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ جو ایمان واخلاص اور ثواب کی نیت سے رمضان کی راتوں میں عبادت کرے گا اللہ اس کے گناہ معاف کردیں گے

چوتھی جزء: مَنْ تَقَرَّبَ فِيْهِ بِخَصْلَةٍ مِنَ الْخَيْرِ كَانَ كَمَنْ اَدّٰى فَرِيْضَةً فِيْمَا سِوَاهُ وَمَنْ اَدّٰى فَرِيْضَةً فِيْهِ كَانَ كَمَنْ اَدّٰى سَبْعِيْنَ فَرِيْضَةً فِيْمَا سِوَاهُ جس نے رمضان میں اللہ کا قرب حاصل کرنے کے لئے کوئی نیکی کی یا نفل پڑھی اس کو دوسرے مہینوں میں فرض نماز پڑھنے کے برابر ثواب ملے گا اور جس نے رمضان میں ایک فرض ادا کیا اس کو دوسرے مہینہ میں ستر فرض کے پڑھنے کے برابر ثواب ملے گا یہ ایسا شان والا مہینہ ہے کہ اس میں نیکی کا ثواب بڑھا دیا جاتا ہے

پانچویں جزء: وَهُوَ شَهْرُ الصَّبْرِ وَالصَّبْرُ ثَوَابُهُ الْجَنَّةُ یہ مہینہ صبر کا ہے اور صبر کا ثواب نقد جنت ہے کیونکہ اس مہینہ میں دن کو انسان کھانے پینے جماع خواہشات

نفسانی سے صبر کرتا ہے اور پورا مہینہ خلاف شرع کاموں سے صبر کرتا ہے
اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میرا بندہ تو صبر کر میں تجھے انعام میں جنت عطا کروں گا
بخاری میں سہل بن سعدؓ کی روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اِنَّ فِی الْجَنَّةِ ثَمَانِيَةُ اَبْوَابٍ مِّنْهَا بَابٌ يُسَمّٰى الرَّيَّانُ لَايَدْخُلُهُ اِلَّا الصَّائِمُوْنَ جنت میں آٹھ دروازے ہیں ایک دروازہ کا نام ریان ہے جس کا معنی سیرابی کا ہے چونکہ روزہ دار اللہ کی رضا کے لئے بھوکا پیاسا رہتا ہے اس لئے اس کو قیامت کے دن ریان دروازہ سے داخل کیا جائے گا جب اس سے داخل ہوگا تو اس کی بھوک اور پیاس ختم ہو جائے گی یہ اللہ کی طرف سے صبر پر انعام ہوگا۔ صبر کی تین قسمیں ہیں
(۱) صبر علے المصائب تکلیف ومشقت پر صبر کرنا
(۲) صبر علی المعاصی گناہوں سے رکنا
(۳) صبر علے الطاعات نیکی کے کاموں پر قائم رہنا
اس لئے وہ انسان کامیاب ہوگا جو روزہ کو حقیقت وآداب کے ساتھ بجالائے گا

روزہ کی حقیقت وآداب

روزہ صرف ظاہری صبر یعنی صرف کھانے پینے سے رکنے کا نام نہیں بلکہ روزہ کی حقیقت یہ ہے کہ انسان کے پورے جسم اور روح کو روزہ ہو
تیرے ہاتھوں کو روزہ ہو ہاتھ سے کسی پر ظلم وزیادتی نہ کرو
تیرے پاؤں کو روزہ ہو سینما کلب گھر کی طرف نہ جاؤ زنا شراب جوا کی گندی مجالس کی طرف نہ جاؤ چوری ڈاکہ کے لئے نہ جاؤ
تمہارے کانوں کو روزہ ہو کانوں سے قرآن وحدیث اور اچھی باتیں سنو راگ باجہ گانا

فحش باتوں کے سننے سے کان کو محفوظ رکھو

تمہاری آنکھ کو روزہ ہو کسی کو بری نگاہ سے نہ دیکھو اس کو بدنظری سے بچاؤ

تمہاری زبان کو روزہ ہو اس سے غیبت گلہ شکوہ بیہودہ بات نہ کہو بلکہ زبان سے قرآن ذکر رحمان درود شریف پڑھو

تمہارے دل و دماغ کو بھی روزہ ہو ان میں اچھے خیالات لاؤ برے خیالات نہ جماؤ غرضیکہ تمہارا پورا بدن اللہ کی طرف متوجہ ہو دین کی طرف نیکی کی طرف متوجہ ہو

بخاری میں حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مَنْ لَمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّوْرِ وَالْعَمَلِ بِهٖ فَلَيْسَ لِلّٰهِ حَاجَةٌ فِيْ اَنْ يَّدَعَ طَعَامَهٗ وَشَرَابَهٗ جو روزہ رکھتا ہے مگر جھوٹ بولتا ہے اور برے کام بھی کرتا ہے تو اللہ کو ایسے شخص کے کھانا پینا چھڑانے کی ضرورت نہیں ہے

دارمی میں حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا كَمْ مِنْ صَائِمٍ لَيْسَ لَهٗ مِنْ صِيَامِهٖ اِلَّا الظَّمَأُ بہت سے روزہ دار ایسے ہوتے ہیں جن کو بھوکے پیاسے رہنے کے سوا کچھ نہیں حاصل ہوتا وَكَمْ مِنْ قَائِمٍ لَيْسَ لَهٗ مِنْ قِيَامِهٖ اِلَّا السَّهَرُ اور بہت سے رات کو عبادت کرنے والے ایسے ہوتے ہیں جن کو بیدار ہونے کے سوا کچھ حاصل نہیں ہوتا یہ وہی لوگ ہیں جنہوں نے روزہ کو اس کی حقیقت و آداب کے ساتھ نہیں رکھا اس لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اِذَا كَانَ يَوْمُ صَوْمِ اَحَدِكُمْ فَلَا يَرْفُثْ وَلَا يَصْخَبْ جب ایک آدمی روزہ دار ہے تو بدن کو گناہ سے باز رکھے اور زبان کو فحش باتوں سے پاک رکھے فَاِنْ سَابَّهٗ اَحَدٌ اَوْ قَاتَلَهٗ فَلْيَقُلْ اِنِّيْ امْرَءٌ صَائِمٌ بلکہ اگر کوئی شخص روزہ دار سے لڑائی جھگڑا کرے تو روزہ دار

کہے اِنِّی اِمْرَءٌ صَائِمٌ مجھے تو روزہ ہے میں اپنا روزہ ضائع نہیں کرتا۔
چھٹی جزء: وَشَهْرُ الْمُوَاسَاةِ یہ مہینہ ایک دوسرے کے ساتھ ہمدردی کا مہینہ ہے غریبوں سے یتیموں سے بیواؤں سے مسکینوں محتاجوں سے ہمدردی کرو مساجد مدارس میں جو دین حاصل کرنے والے قرآن حدیث پڑھنے والے طلباء ہیں ان سے ہمدردی کرو اس مہینہ میں بھوکے پیاسے رہنے کی مشق کرائی گئی ہے تاکہ جو بھوکا پیاسا محتاج ہے اس کے ساتھ ہمدردی کا جذبہ پیدا ہو حضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی اس مہینہ میں انسانوں سے زیادہ ہمدردی کرتے تھے

رمضان اور حضور ﷺ کی سخاوت

بیہقی میں حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ شَهْرُ رَمَضَانَ اَطْلَقَ كُلَّ اَسِيْرٍ وَاَعْطٰى كُلَّ سَائِلٍ جب رمضان شان والا مہینہ آتا حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہر قیدی کو رہا کر دیتے اور ہر مانگنے والے کی ضرورت پوری فرماتے

بخاری میں حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَجْوَدَ النَّاسِ بِالْخَيْرِ وَكَانَ اَجْوَدَ مَايَكُوْنُ فِيْ رَمَضَانَ حِيْنَ يَلْقَاهُ جِبْرَئِيْلُ وَكَانَ جِبْرَئِيْلُ يَلْقَاهُ فِيْ كُلِّ لَيْلَةٍ مِنْ رَمَضَانَ فَيُدَارِسُهُ الْقُرْاٰنَ فَرَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ يَلْقَاهُ جِبْرَئِيْلُ اَجْوَدَ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيْحِ الْمُرْسَلَةِ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ سخی تھے مگر رمضان المبارک میں جب جبرائیل آپ کی ملاقات کے لئے آتے تو آپ کی سخاوت اور زیادہ بڑھ جاتی رمضان کی ہر رات میں جبرئیل حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے

ملاقات کرتے اور قرآن کا دور کرتے پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سخاوت ہوا سے بھی زیادہ تیز ہو جاتی ہوا میں اتنی تیزی نہ ہوتی جو پیغمبر کی سخاوت میں ہوتی۔

ساتویں جزء: وَشَهْرٌ يُزَادُ فِيهِ رِزْقُ الْمُؤْمِنِ اس مہینہ میں مؤمن کا رزق بڑھا دیا جاتا ہے اس کا منظر افطار کے وقت دیکھیں جس کو دال نہیں ملتی ایک کھانا میسر نہیں ہوتا اب دسترخوان پر کئی چیزیں موجود ہیں دال ہے ساگ ہے گوشت ہے پلاؤ ہے زردہ ہے حلوہ ہے فروٹ ہیں پکوڑے سموسے ہیں رب فرماتے ہیں تم رمضان المبارک کی قدردانی کرو میں تمہاری روزی کے دروازے کھول دوں گا۔

آٹھویں جزء: مَنْ فَطَّرَ فِيهِ صَائِماً كَانَ لَهُ مَغْفِرَةٌ لِذُنُوبِهِ وَعِتْقَ رَقَبَتِهِ مِنَ النَّارِ وَكَانَ لَهُ مِثْلُ اَجْرِهِ مِنْ غَيْرِ اَنْ يُنْقَصَ مِنْ اَجْرِهِ شَيْئٌ جب اللہ نے تمہارا رزق روزی بڑھا دی تو اب تم دوسرے مسلمانوں کو افطار کراؤ انکا روزہ کھلواؤ کیونکہ جو شخص روزہ دار کا روزہ افطار کرائے گا اس کو تین نتیجے ملیں گے۔

پہلا نتیجہ: اللہ تعالیٰ افطار کرانے والے کے گناہ معاف کر دیں گے۔

دوسرا نتیجہ: اللہ تعالیٰ اس کی گردن کو جہنم سے آزاد کر دیں گے اس کو جہنم سے آزادی کا ٹکٹ مل جائے گا۔

تیسرا نتیجہ: جیسے روزہ رکھنے والے کو ثواب ملے گا اسی طرح روزہ افطار کرانے والے کو بھی ثواب ملے گا اور روزہ دار کے ثواب میں بھی کوئی کمی نہیں آئے گی۔

نویں جزء: قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ كُلُّنَا نَجِدُ مَا نُفَطِّرُ بِهِ الصَّائِمُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِي اللهُ هٰذَا الثَّوَابَ مَنْ فَطَّرَ صَائِماً عَلٰى مَذْقَةِ لَبَنٍ اَوْتَمْرَةٍ اَوْشَرْبَةٍ مِنْ مَاءٍ پھر حضور

صلی اللہ علیہ وسلم سے صحابہؓ نے فرمایا کہ ہم میں سے ہر ایک کے پاس تو اتنا نہیں کہ ہم کسی کو پیٹ بھر کے کھلائیں تو آپ نے فرمایا اس مہینہ میں رحمت کا دریا موج میں ہوتا ہے جو شخص کسی روزہ دار کو دودھ کے دو گھونٹ یا کھجور یا پانی کے گھونٹ پر افطار کرائے گا اس کو بھی اللہ تعالیٰ وہی ثواب عطا کرے گا۔

دسویں جزء: مَنْ اَشْبَعَ صَائِماً سَقَاهُ اللّٰهُ مِنْ حَوْضِیْ شَرْبَةً لَا یَظْمَا حَتّٰی یَدْخُلَ الْجَنَّةَ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے روزہ دار کو پیٹ بھر کر کھلایا اس کو اللہ تعالیٰ میرے حوض کوثر سے پانی پلائیں گے جس وجہ سے اس کو پیاس نہ لگے گی یہاں تک کہ وہ جنت میں داخل ہو

سحری وافطار کی فضیلت واہمیت

جس طرح دوسرے کو افطار کرانے کی فضیلت ہے اسی طرح روزہ دار کے سحری کرنے اور افطار کرنے کی بھی فضیلت ہے۔ حضرت انسؓ کی روایت ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تَسَحَّرُوْا فَاِنَّ فِی السُّحُوْرِ بَرَکَةً سحری کھایا کرو کیونکہ سحری کھانے میں برکت ہے بلکہ فرمایا ہمارے اور یہود و نصاریٰ میں فرق یہی ہے کہ ہم سحری کرتے ہیں اور وہ سو جانے کے بعد کھانے کو حرام سمجھتے ہیں

مسلم شریف میں حضرت سہل بن سعدؓ کی روایت ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لَایَزَالُ النَّاسُ بِخَیْرٍ مَاعَجَّلُوا الْفِطْرَ لوگ اتنے تک ہمیشہ خیر بھلائی میں رہیں گے جب تک افطار جلدی کرتے رہیں گے

افطار کس کے ساتھ افضل ہے

ترمذی شریف میں حضرت سلمان بن عامرؓ کی روایت میں
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا قول وامر وحکم ہے

آپ نے فرمایا اِذَا اَفْطَرَ اَحَدُکُمْ فَلْیُفْطِرْ عَلٰی تَمْرٍ فَاِنَّهٗ بَرَکَةٌ فَاِنْ لَّمْ یَجِدْ فَلْیُفْطِرْ عَلٰی مَاءٍ فَاِنَّهٗ طَهُوْرٌ جب آدمی افطار کرے تو کھجور سے افطار کرے کیونکہ یہ برکت کا سبب ہے اور اگر یہ نہ ہو تو پانی پر افطار کرے کیونکہ یہ پاک کرنے والا ہے

ابوداؤد شریف میں حضرت انسؓ کی روایت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فعل وعمل ہے

کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُفْطِرُ قَبْلَ اَنْ یُّصَلِّیَ عَلٰی رُطَبَاتٍ فَاِنْ لَّمْ یَکُنْ رُطَبَاتٌ فَتَمَرَاتٌ فَاِنْ لَّمْ یَکُنْ تَمَرَاتٌ حَسَیٰ حَسَوَاتٌ مِنْ مَاءٍ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے پہلے تر کھجور پر افطار کرتے اگر تر کھجور نہ ہوتی تو خشک کھجور پر افطار کرتے اور اگر خشک کھجور بھی نہ ہوتی تو پانی کے چند گھونٹ پی کر افطار کرتے۔ معلوم ہوا کھجور اور پانی پر افطار کرنا پیغمبر کی سنت ہے اس لئے تمہارے دسترخوان پر جہاں دس چیزیں پڑی ہیں پہلے آپ افطار کھجور پانی پر کرو پھر مزے سے حلوہ امرود کتو پکوڑے سموسے کھاؤ مگر پہلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ادا کرو بلکہ بعض روایات میں ہے اگر سحری کے لئے دوسرا کھانا نہ ملے تو کھجور پر سحری کرو

بخاری میں حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نِعْمَ سُحُوْرُ الْمُؤْمِنِ التَّمْرُ مؤمن کے لئے بہترین سحری کھجور ہے۔

افطار کی دعا

پھر افطار کے وقت پیغمبر والی دعا بھی مانگو

ابوداؤد شریف میں حضرت ابن عمرؓ کی روایت ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب افطار کرتے تو پڑھتے۔ ذَهَبَ الظَّمَاءُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوْقُ وَثَبَتَ الْاَجْرُ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰی پیاس ختم ہوگئی اور رگیں تر ہوگئیں اور ثواب ثابت ہوگیا اگر اللہ نے چاہا۔

ابوداؤد شریف میں حضرت معاذ بن زہرہؓ کی روایت ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب افطار کرتے تو یہ دعا پڑھتے۔ اَللّٰهُمَّ لَکَ صُمْتُ وَعَلٰی رِزْقِکَ اَفْطَرْتُ یا اللہ تیرے لئے روزہ رکھا اور تیرے دیئے رزق پر افطار کر رہا ہوں۔

گیارہویں جزء: وَهُوَ شَهْرٌ اَوَّلُهٗ رَحْمَةٌ وَاَوْسَطُهٗ مَغْفِرَةٌ وَآخِرُهٗ عِتْقٌ مِّنَ النَّارِ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رمضان المبارک کے تین عشرے اور حصے ہیں۔

پہلا عشرہ: پہلا حصہ یکم سے دس تک رحمت خداوندی کا ہے اس میں اللہ کی رحمت کا دریا موج میں ہوتا ہے انسان روزہ رکھ کر قرآن پڑھ کر درود پڑھ کر ذکر کرے اللہ کی رحمت کا مستحق ٹھہرتا ہے ایسے لوگوں پر رحمت کی ہوائیں چلتی ہیں۔

دوسرا عشرہ: دوسرا حصہ دس سے بیس تک مغفرت خداوندی کا ہے اس میں گناہگاروں کے گناہوں کو معاف کیا جاتا ہے۔

تیسرا عشرہ: تیسرا حصہ اکیس سے آخر تک جہنم سے آزادی کا ہے بہت سے انسانوں کو اللہ تعالیٰ جہنم سے آزاد کرتے ہیں۔

ابن ماجہ میں حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے حضور ﷺ نے فرمایا

يُنَادِيْ مُنَادِيًا يَابَاغِي الْخَيْرِ اَقْبِلْ وَيَا بَاغِي الشَّرِ اَقْصِرْ وَلِلّٰهِ عُتَقَاءٌ مِّنَ النَّارِ وَذٰلِکَ کُلُّ لَيْلَةٍ رمضان المبارک کی ہر رات میں منادی دینے والا نداء کرتا ہے اے نیکی کرنے والا نیکی کی طرف متوجہ ہو زیادہ نیکی کر پہلے تلاوت نوافل صدقہ ذکر کم کرتا تھا اب رحمت خداوندی کے سیزن کا مہینہ آ گیا ہے نیکیوں کو کما لے اور اے برائی کرنے والا اب برائی سے رک جا رحمت برکت والا مہینہ آ گیا ہے اللہ کے اس مہمان کا حیا کر اب زنا شراب جوا تاش چوری بدمعاشی عیاشی فحاشی بے حیائی کے کاموں سے باز آ جا اور ان راتوں میں بہت سے گناہگار جہنم سے آزادی کا ٹکٹ حاصل کرتے ہیں۔

بارہویں جزء: فَاسْتَكْثِرُوْا فِيْهِ بِاَرْبَعِ خِصَالٍ خَصْلَتَيْنِ تَرْضَوْنَ بِهِمَا رَبَّكُمْ وَخَصْلَتَيْنِ لَاغِنٰى بِكُمْ عَنْهُمَا اَمَّا الْخَصْلَتَانِ الَّلتَانِ تَرْضَوْنَ رَبَّكُمْ فَشَهَادَةُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَتَسْتَغْفِرُوْنَهُ وَاَمَّا اللَّتَانِ لَا غِنٰى بِكُمْ عَنْهُمَا فَتَسْئَلُوْنَ الْجَنَّةَ وَتَعُوْذُوْنَ مِنَ النَّارِ رمضان میں چار کام کثرت سے کریں ان میں سے دو کے ساتھ تم اللہ کو راضی کرو گے اور دو کی تم کو ضرورت ہے

پہلی دو چیزیں جن سے اللہ کی رضا حاصل ہوگی

ایک لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کی کثرت تا کہ عقیدہ توحید قائم رہے

دوسرا استغفار کی کثرت تا کہ گناہوں سے انسان صاف ہو جائے۔

پھر وہ دو چیزیں جو تمہارے لیے ضروری ہیں

ایک جنت کو طلب کرنا دوسرا جہنم سے پناہ مانگنا جنت کا ٹکٹ جہنم سے آزادی پر موقوف ہے۔

تیرہویں جزء: وَمَنْ خَفَّفَ عَنْ مَمْلُوْكِهٖ فِيْهِ غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ وَاَعْتَقَهٗ مِنَ النَّارِ جس نے اس مہینہ میں اپنے غلام اور خادم کے ساتھ حسن سلوک کا معاملہ کیا اور اس

کے کام میں تخفیف کی تو اللہ تعالیٰ اس کے بھی گناہ معاف کر دیتے ہیں اور اس کو بھی جہنم سے آزادی دیتے ہیں

رمضان اور قرآن کی یاری

رمضان اور قرآن میں یاری اور دوستی ہے اس لیے جب رمضان کا چاند نظر آتا ہے تو رمضان اعلان کر دیتا ہے اب میرا چاند نظر آچکا ہے اب میری بادشاہت اور اقتدار شروع ہو چکا ہے اب عزت قرآن کو ملے گی، عزت قرآن والے کو ملے گی، صدر ہے پیچھے کھڑا ہو جائے، وزیر اعظم ہے پیچھے کھڑا ہو جائے، ایم این اے، ایم پی اے ہے پیچھے کھڑا ہو جائے، سرمایہ دار، جاگیردار ہے پیچھے کھڑا ہو جائے، کروڑوں اربوں روپے کا مالک ہے پیچھے کھڑا ہو جائے، مصلّٰی امامت پر اسے کھڑے ہونے کی اجازت دوں گا جس کے سینے میں الحمد سے لے کر والناس تک تیس پارے قرآن مجید ہوگا چاہے وہ غریب فقیر کا بیٹا کیوں نہ ہو مصلّٰی پر امام و مقتدا نظر آئے گا باقی لوگ اس کے مقتدی و تابع نظر آئیں گے، یوں رمضان نے اپنی یاری اور دوستی نبھائی کہ قرآن کو اور قرآن والے کو عزت و سرفرازی و سربلندی سے نواز دیا۔

اسی لیے جب رمضان کا چاند نظر آتا ہے تو تراویح میں قرآن پہلے پڑھا جاتا ہے اور روزہ بعد میں رکھا جاتا ہے

رمضان تربیت کا مہینہ

رمضان تربیت، پریکٹس، ٹریننگ کا مہینہ ہے دن کو کھاؤ نہیں، پیو نہیں، خواہشات نفسانی سے دور رہو تا کہ جہاد کی پریکٹس اور ٹریننگ حاصل ہو جائے، رات کو ڈیڑھ دو

گھنٹہ تراویح میں قرآن پڑھواور سنوتا کہ قرآن پڑھنے اور سننے کی عادت پیدا ہو جائے صبح اٹھ کر سحری کھاؤ تا کہ تہجد پڑھنے کی عادت پیدا ہو جائے اس مہینہ میں زکوٰۃ، خیرات، صدقات اور فطرانہ ادا کرو تا کہ سخاوت کا جذبہ اور حقوق اللہ وحقوق العباد کی ادائیگی کا سلیقہ پیدا ہو جائے اور جب یہ مہینہ ختم ہو تو اب امیر وغریب کا فرق مٹ جائے محمود وایاز ایک ہی صف میں کھڑے ہو جائیں سبھی غسل کر کے، اچھے کپڑے پہنے ہوئے، خوشبو لگائے ہو، تکبیرات پڑھتے ہوئے عیدگاہ میں پہنچیں تا کہ آپس میں پیار و محبت، اتفاق واتحاد کا جذبہ پیدا ہو جائے

رمضان اور رحمت کی برسات

ساون کے مہینہ میں بادلوں سے اتنی بارش نہیں برستی جتنی رمضان کے مہینہ میں رب کی رحمت برستی ہے خوش نصیب ہیں جو رمضان کے ان لمحات اور اوقات سے فائدہ اور نفع حاصل کر رہے ہیں اور قرآنی پیغام لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ اور لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ کا مصداق بن رہے ہیں

رمضان اور قرآن کی سفارش

بیہقی میں حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اَلصِّيَامُ وَالْقُرْاٰنُ يَشْفَعَانِ لِلْعَبْدِ جو بندہ دن کو روزہ رکھتا ہے رات کو قرآن پڑھتا سنتا ہے تو قیامت کے دن رمضان اور قرآن دونوں انسان کے لئے شفاعت کریں گے يَقُوْلُ الصِّيَامُ اَىْ رَبِّ اِنِّىْ مَنَعْتُهُ الطَّعَامَ وَالشَّهَوَاتَ بِالنَّهَارِ فَشَفِّعْنِىْ فِيْهِ روزہ کہے گا یا اللہ اس کو میں نے دن میں کھانے پینے خواہشات سے روکا اس نے تیری رضا کے لئے کھانا پینا خواہشات کو چھوڑا تیری ذات سے تعلق کو جوڑا اس

لئے میری شفاعت اس کے حق میں قبول کرو یَقُوْلُ الْقُرْاٰنُ اَیْ رَبِّ اِنِّیْ مَنَعْتُهُ النَّوْمَ بِاللَّیْلِ فَشَفِّعْنِیْ فِیْهِ قرآن کہے گا یا اللہ میں نے اس کو رات میں سونے سے روکا اس نے نیند کو چھوڑا تیری کلام سے تعلق کو جوڑا اس لئے اس کے حق میں میری شفاعت قبول کر تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فَیُشَفَّعَانِ اللہ تعالیٰ دونوں کی سفارش قبول کریں گے اور قرآن در رمضان کے قدر دان کو جنت کا داخلہ عطا فرمائیں گے مسلمان کے لئے قرآن بھی سفارش کرے گا رمضان بھی سفارش کرے گا نبی آخر الزمان بھی سفارش کرے گا منظر اس طرح ہوگا کہ ایک طرف سے قرآن ہوگا دوسری طرف سے رمضان ہوگا سامنے نبی آخر الزمان ہوگا درمیان میں مسلمان ہوگا اوپر رب رحمان ہوگا اللہ تعالیٰ تینوں کی سفارش قبول کر کے مومن کو جنت کا داخلہ عطا فرمائیں گے۔

رمضان کی عظمت

حضرت امام جعفرؒ صادق کی روایت ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شَهْرُ رَمَضَانَ شَهْرُ اللهِ رمضان کا مہینہ اللہ کا مہینہ ہے تو جب اس کی نسبت اللہ کی طرف ہوگی تو اس کی کتنی بڑی عظمت ہوگی جو اس کی قدر کرے گا وہ اللہ والا بن جائے گا حضرت عمرؓ کی روایت ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شَهْرُ رَمَضَانَ ضَیْفُ اللهِ رمضان کا مہینہ اللہ کا مہمان ہے جو مہمان کو راضی کرے گا اس سے میزبان بھی راضی ہوگا یعنی رمضان راضی ہو گیا تو رب رحمان بھی راضی ہوگا تمہارا ہمارا مہمان کھلانے پلانے سے راضی ہوتا ہے مگر اللہ کا مہمان قرآن پڑھنے سے ذکر کرنے سے درود پڑھنے سے استغفار کرنے سے راضی ہوتا ہے۔

رمضان کی معنوی فضیلت

بعض نے کہا رمضان رمض سے ہے جس کا معنی جلانا ہے تو رمضان بھی گناہوں کو جلا دیتا ہے
بعض نے کہا رمض کا معنی بارش کا برسنا تو رمضان بھی انسان کے گناہوں کو ایسے دھو دیتا ہے جیسے بارش چیزوں کو دھو دیتی ہے۔
بعض نے کہا جس وقت میں رمضان کے روزے فرض ہوئے اس وقت موسم گرمی کی تھی اس لئے اس کا نام رمضان رکھ دیا گیا بعض نے کہا رمضان میں نصیحت وفکر آخرت سے دل اس طرح متاثر ہوتے ہیں جیسے گرمی سے ریت و پتھر متاثر ہوتے ہیں اس لئے اس کا نام رمضان ہوا

رمضان کی عظمت اس کے حروف سے

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی فرماتے ہیں کہ رمضان کے پانچ حرف ہیں
ر۔اس سے رضوان اللہ کی طرف اشارہ ہے کہ یہ اللہ کی رضا وخوشنودی حاصل کرنے کا مہینہ ہے۔
م۔اس سے مُحَابَّۃُ اللہ کی طرف اشارہ ہے کہ یہ مہینہ اللہ کی محبت حاصل کرنے اور اس کے محبوب بننے کا مہینہ ہے۔
ض۔اس سے ضَمَانُ اللہ کی طرف اشارہ ہے کہ یہ مہینہ اللہ کی ذمہ داری کا ہے یعنی اللہ نے احسان کے طور پر اپنے ذمہ لے لیا کہ تم میرے مہمان کو راضی کرو میں تم سے راضی ہو جاؤں گا۔
ا۔اس سے الفت کی طرف اشارہ ہے کہ اس مہینہ میں ایک دوسرے سے الفت ومحبت کرو

ن۔اس سے نور کی طرف اشارہ ہے کہ رمضان کے احترام کے بدلہ میں اللہ تم کو خصوصی نور عطا فرمائیں گے۔

رمضان کی فضیلت امور عظیمہ کی نسبت سے

رمضان کے اس مبارک مہینہ میں بہت سے اہم امور واقع ہوئے ہیں۔

۱۔رمضان میں بیس رکعت تراویح سنت کی گئی جس میں پورا قرآن ختم کرنا اور سننا سنت ہے

۲۔رمضان میں لیلۃ القدر کی رات ہے جو عظمت والی رات ہے۔

۳۔رمضان میں اعتکاف ہے۔جس سے انسان گناہوں سے پاک ہوتا ہے۔

۴۔رمضان میں صدقہ فطر ہے جس سے انسان کے روزے کامل ہوتے ہیں۔

۵۔رمضان میں عید ہے جس دن روزہ داروں کی بخشش کا اعلان ہوتا ہے۔

۶۔رمضان میں کتب سابقہ نازل ہوئیں۔رمضان کی تین تاریخ کو صحف ابراہیم نازل ہوئے اور چھ تاریخ کو توراۃ اور تیرہ تاریخ کو انجیل اور اٹھارہ تاریخ کو زبور نازل ہوئی

۷۔رمضان کی ستائیس تاریخ کو لوح محفوظ سے آسمان دنیا پر قرآن مجید کا نزول ہوا۔

۸۔رمضان کی چوبیس تاریخ کو قرآن مجید حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا۔

۹۔رمضان کی تین تاریخ کو نبیؐ کی نور نظر لخت جگر حضرت فاطمہؓ سیدۃ نساء اہل الجنۃ کی وفات ہوئی۔

۱۰۔رمضان کی دس تاریخ کو مکہ فتح ہوا نبیؐ فاتح بن کر مکہ میں داخل ہوئے۔

۱۱۔رمضان کی سترہ تاریخ کو سیدہ حضرت عائشہؓ صدیقہ کی وفات ہوئی۔

۱۲۔رمضان کی اٹھارہ تاریخ کو غزوہ بدر ہے جس میں اسلام وحق کا بول بالا ہوا کفر و باطل کا منہ کالا ہوا

۱۳۔رمضان کی اکیس تاریخ کو سیدنا حضرت علیؓ حیدر کرار کی شہادت ہے۔

رمضان کا انتخاب

غنیۃ الطالبین میں شیخ عبدالقادر جیلانی نے ذکر کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر نوع سے چار کو منتخب فرمایا اور پھر ان چار سے ایک کا انتخاب کیا چنانچہ فرشتوں سے اللہ نے چار فرشتے منتخب کیے حضرت جبرئیلؑ حضرت میکائیلؑ، حضرت اسرافیلؑ حضرت عزرائیلؑ علیہم السلام پھر ان میں سے جبرئیل کو چن لیا

اسی طرح انبیاء علیہم السلام سے چار کو منتخب کیا حضرت ابراہیمؑ حضرت موسیٰؑ، حضرت عیسیٰؑ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پھر ان میں سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو چن لیا

اسی طرح صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے چار کو منتخب کیا حضرت ابوبکرؓ، حضرت عمرؓ، حضرت عثمانؓ، حضرت علیؓ پھر ان میں سے حضرت ابوبکرؓ کو چن لیا

اسی طرح تمام مساجد سے چار کو منتخب کیا مسجد حرام، مسجد اقصیٰ، مسجد نبوی، مسجد طور سینا پھر ان میں سے مسجد حرام کو چن لیا

اسی طرح تمام دنوں سے چار دنوں کو منتخب کیا عید الفطر کا دن، عید الاضحیٰ کا دن، عرفہ کا دن، عاشورہ محرم کی دسویں کا دن پھر ان میں سے یوم عرفہ کو چن لیا

اسی طرح تمام راتوں سے چار راتوں کو منتخب کیا لیلۃ القدر، شب برأت جمعہ کی رات، عید کی رات پھر ان میں سے لیلۃ القدر کو چن لیا

اسی طرح تمام بستیوں سے چار بستیوں کو منتخب کیا مکہ مکرمہ، مدینہ منورہ، بیت المقدس، مسجد العشائیر پھر ان میں سے مکہ مکرمہ کو چن لیا

اسی طرح تمام پہاڑوں سے چار کو منتخب کیا اُحد کا پہاڑ، طور سینا کا پہاڑ، لبنان کا پہاڑ، لکام کا پہاڑ پھران میں سے طور سینا کو چن لیا

اسی طرح تمام دریاؤں سے چار کو منتخب کیا جیحون، سیحون، نیل، فرات، پھران میں سے فرات کو چن لیا

اسی طرح تمام مہینوں سے چار کو منتخب کیا رجب، شعبان، رمضان، محرم پھران میں سے رمضان کے مہینہ کو چن لیا۔

خوش نصیب ہے وہ انسان جس نے رمضان کا احترام کیا اور بد بخت ہے وہ انسان جس نے رمضان کی بے قدری کی

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحِلُّوْا شَعَآئِرَ اللّٰهِ اے ایمان والو اللہ کے دین کی نشانیوں کی نہ خود بے قدری کرو اور نہ دوسروں کو بے قدری کرنے دو اب وقت ہے کہ اس شان والے مہینہ کو راضی کرلو دن میں روزے رکھو رات میں بیس تراویح کے اندر قرآن پڑھو اور سنو جو شخص آٹھ تراویح پڑھ کر جارہا ہے وہ باقی نماز سے، اور قرآن سے اعراض کر کے پیٹھ دے کر جارہا ہے یہ قرآن اور رمضان کی بے ادبی ہے پوری بیس رکعت میں قرآن سنو

تراویح بیس رکعت

مستدرک حاکم میں حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان میں بیس رکعت تراویح وتر کی تین رکعت کے ساتھ پڑھی ہیں بعض لوگ بخاری کی روایت ذکر کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے آٹھ رکعت پڑھیں حالانکہ اس روایت میں فی رمضان وغیر رمضان کا ذکر ہے۔ یعنی حضور ﷺ رمضان اور غیر

رمضان میں آٹھ رکعت پڑھتے تھے تو یہ نماز تہجد ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم اکثر تہجد کی نماز آٹھ رکعت پڑھتے تھے ورنہ غیر رمضان میں تو تراویح نہیں ہے تراویح کی نماز الگ ہے اور تہجد کی نماز الگ ہے۔ اس لئے محبت سے ذوق سے تراویح پڑھو قرآن پڑھو رمضان کو راضی کرو تا کہ اللہ بھی راضی ہو جائے اور رسول اللہ بھی راضی ہو جائے

رمضان اور حضور ﷺ کی بددعا

ترمذی شریف میں حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم رمضان المبارک میں منبر پر تشریف لے گئے پہلے زینہ پر قدم رکھا تو آمین کہا اسی طرح دوسرے اور تیسرے زینہ پر قدم رکھتے وقت بھی آمین کہا تو صحابہؓ نے کہا یا رسول اللہ آج آپ نے عجیب عمل کیا ہے اس کی کیا وجہ ہے تو آپ نے فرمایا تین شخصوں کے لئے جبرئیلؑ نے بددعا کی ہے اور میں نے آمین کہی ہے۔

جب میں نے پہلی سیڑھی پر قدم رکھا تو جبرئیلؑ نے کہا رَغِمَ اَنْفُ رَجُلٍ دَخَلَ عَلَيْهِ رَمَضَانَ ثُمَّ انْسَلَخَ قَبْلَ اَنْ يُّغْفَرَ لَهٗ وہ شخص ذلیل ہو جس نے رمضان جیسے رحمت والے مہینہ کو پایا اور پھر بھی اپنے گناہوں کو معاف نہیں کرایا میں نے آمین کہا

پھر دوسری سیڑھی پر قدم رکھا تو جبرئیل نے کہا رَغِمَ اَنْفُ رَجُلٍ ذُكِرْتُ عِنْدَهٗ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ وہ شخص بھی ذلیل ہو کہ جس کے سامنے میرا نام لیا گیا اور اس نے مجھ پر درود نہیں پڑھا تو میں نے آمین کہا

پھر تیسری سیڑھی پر قدم رکھا تو جبرئیل نے کہا رَغِمَ اَنْفُ رَجُلٍ اَدْرَكَ عِنْدَهُ اَبَوَاهُ الْكِبَرُ اَوْ اَحَدُهُمَا فَلَمْ يُدْخِلَاهُ الْجَنَّةَ وہ شخص بھی ذلیل ہو جس کے والدین

بڑھاپے کے حال میں تھے اور وہ ان کی خدمت کر کے جنت میں داخل نہیں ہوا تو میں نے آمین کہا

رمضان کے وظائف

اس مبارک مہینہ میں چار وظائف کا خصوصی اہتمام کریں۔

پہلا وظیفہ: قرآن مجید کی تلاوت رمضان کا یہ خصوصی وظیفہ ہے کیونکہ رمضان میں قرآن نازل ہوا ہے اس سے اللہ کا قرب حاصل ہوتا ہے اور انسان قرآن کی شفاعت کا مستحق ہوگا۔ اس لئے ہمارے اکابر و اسلاف نے اس کا بڑا اہتمام کیا ہے

امام ابوحنیفہؒ رمضان میں قرآن کے اکسٹھ ختم کرتے تھے

امام شافعیؒ رمضان میں قرآن کے ساٹھ ختم کرتے تھے

شیخ عبدالقادر جیلانیؒ قرآن کے ساٹھ ختم کرتے تھے

حضرت شیخ الہندؒ مولانا محمود الحسن تراویح کے بعد سحری تک یکے بعد دیگرے حفاظ سے نوافل میں قرآن سنتے رہتے تھے

حضرت شاہ عبدالقادرؒ رائے پوری تو رمضان میں ڈاک وغیرہ کا سلسلہ بھی ختم کر دیتے تھے بس قرآن کی تلاوت ہی تلاوت ہوتی اسی طرح صالحین کا معمول رہا ہے

دوسرا وظیفہ: درود شریف کا پڑھنا اس سے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا قرب حاصل ہوتا ہے انسان پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کا مستحق ہوگا

تیسرا وظیفہ: ذکر الٰہی کا التزام اس سے نیکی کا جذبہ ہوتا ہے اور خاتمہ ایمان پر ہوگا

چوتھا وظیفہ: استغفار اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَیْهِ پڑھتے رہو اس سے گناہ دھل جاتے ہیں اللہ تعالیٰ ہم سب کو نبی آخر الزمانؐ اور قرآن اور رمضان کی قدر

دانی کی توفیق نصیب فرمائے ان کی بے ادبی سے محفوظ فرمائے تینوں کو ہمارے لئے قیامت کے دن سفارشی بنائے اور ان کی شفاعت ہمارے حق میں قبول فرمائے (آمین)

نفل روزوں کا ثواب

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ الصِّيَامِ بَعْدَ رَمَضَانَ شَهْرُ اللهِ الْمُحَرَّمِ وَاَفْضَلُ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْفَرِيْضَةِ صَلٰوةُ اللَّيْلِ. (رواه مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رمضان کے بعد اللہ کے مہینہ محرم کے روزے افضل ہیں اور فرضوں کے بعد رات کی نماز افضل ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ قَالَ حِيْنَ صَامَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عَاشُوْرَآءَ وَاَمَرَ بِصِيَامِهٖ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللهِ اِنَّهٗ يَوْمٌ يُعَظِّمُهُ الْيَهُوْدُ وَالنَّصَارٰى فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَئِنْ بَقِيْتُ اِلٰى قَابِلٍ لَاَصُوْمَنَّ التَّاسِعَ. (رواه مسلم)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہا جس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عاشورہ کا روزہ رکھا اور روزہ رکھنے کا حکم دیا۔ صحابہؓ نے کہا اے اللہ کے رسول یہ ایک ایسا دن ہے جس کی یہود و نصاریٰ تعظیم کرتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میں آئندہ سال تک زندہ رہا تو نویں تاریخ کا بھی روزہ رکھوں گا۔

عَنْ اَبُوْقَتَادَةَؓ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَوْمِ الْاِثْنَيْنِ فَقَالَ فِيْهِ وُلِدْتُّ وَفِيْهِ اُنْزِلَ عَلَيَّ. (رواه مسلم)

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوموار کے روزے کے متعلق سوال کیا گیا فرمایا اس دن میں پیدا ہوا اور اسی روز مجھ پر وحی نازل کی گئی۔

عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ الْاَنْصَارِیِّ اَنَّهٗ حَدَّثَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ ثُمَّ اَتْبَعَهٗ سِتًّا مِنْ شَوَّالٍ كَانَ كَصِيَامِ الدَّهْرِ. (رواه مسلم)

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص رمضان کے روزے رکھے پھر اس کے بعد شوال کے چھ روزے رکھے وہ ہمیشہ روزے رکھنے والے کی مانند ہوگا۔

عَنْ اَبُوْ سَعِيْدٍؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صَوْمَ فِيْ يَوْمَيْنِ الْفِطْرِ وَالْاَضْحٰى. (متفق علیه)

حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو دن روزہ رکھنا منع ہے۔ فطر اور اضحیٰ کے دن۔

عَنْ نُبَيْشَةَ الْهُذَلِيِّؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيَّامُ التَّشْرِيْقِ اَيَّامُ اَكْلٍ وَّشُرْبٍ وَذِكْرِ اللّٰهِ. (رواه مسلم)

حضرت نبیشہ ہذلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایام تشریق کھانے پینے اور اللہ کے ذکر کے دن ہیں۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسَ. (رواه الترمذی والنسائی)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سوموار اور جمعرات کا روزہ رکھتے تھے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تُعْرَضُ الْاَعْمَالُ یَوْمَ الْاِثْنَیْنِ وَالْخَمِیْسِ فَاُحِبُّ اَنْ یُعْرَضَ عَمَلِیْ وَاَنَا صَائِمٌ

(رواه الترمذی)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سوموار اور جمعرات کو اعمال اللہ کے حضور پیش کیے جاتے ہیں میں پسند کرتا ہوں میرے اعمال پیش ہوں جب میں روزہ دار ہوں۔

عَنْ اَبِیْ ذَرٍّؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَا اَبَا ذَرٍّ اِذَا صُمْتَ مِنَ الشَّهْرِ ثَلَاثَةَ اَیَّامٍ فَصُمْ ثَلَاثَ عَشْرَةَ وَاَرْبَعَ عَشْرَةَ وَخَمْسَ عَشْرَةَ (رواه الترمذی و النسائی)

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابوذر اگر تو مہینہ کے تین روزے رکھے تو تیرہ چودہ اور پندرہ تاریخ کو روزہ رکھ۔

عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ یَوْمًا فِیْ سَبِیْلِ اللهِ جَعَلَ اللهُ بَیْنَهٗ وَبَیْنَ النَّارِ خَنْدَقًا كَمَا بَیْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ.

(رواه الترمذی)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ کی راہ میں ایک دن روزہ رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے درمیان اور آگ کے درمیان آسمان وزمین کی مسافت کے قریب خندق بنا دیتا ہے

عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَدِمَ الْمَدِیْنَةَ فَوَجَدَ الْیَهُوْدَ صِیَامًا یَوْمَ عَاشُوْرَآءَ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَاهٰذَا الْیَوْمُ الَّذِیْ تَصُوْمُوْنَهٗ فَقَالُوْا هٰذَا یَوْمٌ عَظِیْمٌ اَنْجَی

اللّٰہُ فِیْہِ مُوْسٰی وَقَوْمَہٗ وَغَرَّقَ فِرْعَوْنَ وَقَوْمَہٗ فَصَامَہٗ مُوْسٰی شُکْرًا فَنَحْنُ نَصُوْمُہٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَنَحْنُ اَحَقُّ وَاَوْلٰی بِمُوْسٰی مِنْکُمْ فَصَامَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَمَرَ بِصِیَامِہٖ (متفق علیہ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت مدینہ تشریف لائے یہودیوں کو دیکھا کہ وہ عاشورہ کا روزہ رکھتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس دن تم روزہ کیوں رکھتے ہو۔ انہوں نے کہا یہ بہت بڑا دن ہے اللہ تعالیٰ نے اس دن موسیٰ اور اس کی قوم کو نجات دی تھی اور فرعون اور اس کے ساتھیوں کو غرق کیا تھا تو موسیٰ نے شکر کے طور پر اس دن روزہ رکھا۔ ہم بھی اس دن روزہ رکھتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم موسیٰ کے ساتھ تم سے زیادہ تعلق رکھتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دن روزہ رکھا اور روزہ رکھنے کا حکم دیا۔

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِکُلِّ شَیْءٍ زَکَاۃٌ وَزَکَاۃُ الْجَسَدِ الصَّوْمُ (رواہ ابن ماجۃ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر چیز میں زکوٰۃ ہے اور جسم کی زکوٰۃ روزہ ہے۔

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ یَوْمًا ابْتِغَاءَ وَجْہِ اللّٰہِ بَعَّدَہُ اللّٰہُ مِنْ جَھَنَّمَ کَبُعْدِ غُرَابٍ طَائِرٍ وَھُوَ فَرْخٌ حَتّٰی مَاتَ ھَرَمًا. (رواہ احمد)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ کی رضامندی حاصل کرنے کے لئے ایک دن روزہ رکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے اور جہنم کے درمیان اس قدر فاصلہ کر دیتا ہے جیسے ایک کوا جو بچپن میں

اُڑنا شروع کرے اور بوڑھا ہو کر مر جائے جس قدر مسافت طے کرے گا اس قدر اس کے اور جہنم کے درمیان بُعد ہوگا۔ یاد رہے پرندوں میں سب سے زیادہ عمر کوے کی ہوتی ہے۔ کوے کی عمر ہزار سال تک بھی ہوتی ہے۔

اللہ رب العزت کو "صومِ داؤدی" پسند ہے کہ آدمی ایک دن روزہ رکھے اور ایک دن افطار کرے تا کہ روزہ عادت نہ بنے بلکہ عبادت بنے۔

وآخر دعوانا ان الحمدللہ رب العالمین

فضائل حج

از افادات

شیخ الحدیث حضرت درخواستیؒ کے جانشین
شیخ الحدیث والتفسیر خطیب اسلام

پیر طریقت
حضرت مولانا **حماد اللہ** صاحب **درخواستی** مدظلہ
امین وناشر
علوم درخواستی

مہتمم ۔ مرکزی جامعہ عبداللہ بن مسعود خان پور
مرکزی راہنما ۔ جمعیت علماء اسلام پاکستان
نائب امیر مرکزیہ ۔ مجلس علماء اہلسنت والجماعت پاکستان

ناشر

مکتبہ شیخ درخواستی جامعہ عبداللہ بن مسعود رحمہ اللہ مرکزی
گرین ٹاؤن خان پور پوسٹ بکس نمبر 5
Web: www.shaikhdarkhwasti.org. Mob: 0300-0939448

فضائل حج

حج بیت اللہ قرآنی آیات کی روشنی میں

وَاِذْ يَرْفَعُ اِبْرٰهٖمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ وَاِسْمٰعِيْلُ ۚ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا ۚ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ○ رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَآ اُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ ۠ وَاَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَيْنَا ۚ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ○ رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيْهِمْ ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ○ (بقرہ)

(ترجمہ) اور یاد کرو جب اٹھاتے تھے ابراہیم بنیادیں خانہ کعبہ کی اور اسماعیل (اور کہتے جاتے تھے) اے رب ہمارے ہماری خدمت کو قبول فرمایئے بے شک آپ خوب سننے والے جاننے والے ہیں۔

اے رب ہمارے اور بنا ہم کو فرمانبردار وسطے اپنے اور ہماری اولاد میں سے ایک جماعت فرمانبردار واسطے اپنے اور سکھلا ہم کو ہمارے مناسکِ حج اور متوجہ ہو جا اوپر ہمارے تحقیق آپ توبہ قبول کرنے والے مہربان ہیں۔

اے رب ہمارے اور بھیج ان میں ایک رسول انہی میں سے جو تلاوت کرے اوپر ان کے آپ کی آیتیں اور سکھلائے ان کو کتاب اور دانائی اور پاک کر دے ان کو تحقیق آپ ہی غالب حکمت والے ہیں۔

اَلْحَجُّ اَشْهُرٌ مَّعْلُوْمٰتٌ ۚ فَمَنْ فَرَضَ فِيْهِنَّ الْحَجَّ فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوْقَ ۙ وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ ۗ وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ يَّعْلَمْهُ اللّٰهُ ۗ وَتَزَوَّدُوْا فَاِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوٰى ۡ وَاتَّقُوْنِ يٰٓاُولِي الْاَلْبَابِ ○ (بقرہ)

حج کے مہینے معلوم ہیں پس جو شخص ان میں حج مقرر کرے پس نہ تو وہ فحش گفتگو کرے اور نہ کوئی گناہ اور نہ جھگڑا اور جو تم بھلائی کرو گے اللہ اس کو جانتا ہے اور زاد راہ

لے لیا کرو پس تحقیق بہترین زادگناہ اور سوال سے بچنا ہے اور اے عقل والو مجھ سے ڈرتے رہو۔

اِنَّ اَوَّلَ بَیْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِیْ بِبَکَّۃَ مُبٰرَکًا وَّھُدًی لِّلْعٰلَمِیْنَ فِیْہِ اٰیٰتٌۢ بَیِّنٰتٌ مَّقَامُ اِبْرٰھِیْمَ ۚ وَمَنْ دَخَلَہٗ کَانَ اٰمِنًا وَلِلّٰہِ عَلَی النَّاسِ حِجُّ الْبَیْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَیْہِ سَبِیْلًا وَمَنْ کَفَرَ فَاِنَّ اللّٰہَ غَنِیٌّ عَنِ الْعٰلَمِیْنَ ○ (آل عمران)

(ترجمہ) تحقیق پہلا گھر جو مقرر کیا گیا لوگوں کیلئے وہ مکہ میں ہے برکت والا اور دنیا بھر کا رہنما اس میں کھلی نشانیاں ہیں مقام ابراہیم ہے اور جو شخص اس میں داخل ہوا امن والا ہو جاتا ہے اور اللہ کے واسطے لوگوں کے ذمہ ہے اس مکان کا (یعنی خانہ کعبہ کا) حج کرنا جو شخص کہ طاقت رکھتا ہو اس کی طرف راہ پانے کی۔ اور جو شخص کافر ہو پس تحقیق اللہ بے نیاز ہیں تمام جہان والوں سے۔

وَاِذْ قَالَ اِبْرٰھِیْمُ رَبِّ اجْعَلْ ھٰذَا الْبَلَدَ اٰمِنًا وَّاجْنُبْنِیْ وَبَنِیَّ اَنْ نَّعْبُدَ الْاَصْنَامَ رَبِّ اِنَّھُنَّ اَضْلَلْنَ کَثِیْرًا مِّنَ النَّاسِ ۚ فَمَنْ تَبِعَنِیْ فَاِنَّہٗ مِنِّیْ ۚ وَمَنْ عَصَانِیْ فَاِنَّکَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ○ رَبَّنَآ اِنِّیْٓ اَسْکَنْتُ مِنْ ذُرِّیَّتِیْ بِوَادٍ غَیْرِ ذِیْ زَرْعٍ عِنْدَ بَیْتِکَ الْمُحَرَّمِ ۙ رَبَّنَا لِیُقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ فَاجْعَلْ اَفْئِدَۃً مِّنَ النَّاسِ تَھْوِیْٓ اِلَیْھِمْ وَارْزُقْھُمْ مِّنَ الثَّمَرٰتِ لَعَلَّھُمْ یَشْکُرُوْنَ ○ (ابراہیم)

(ترجمہ) اور جب کہا ابراہیم نے اے میرے رب اس شہر (مکہ) کو امن والا بنا دیجئے اور مجھ کو اور میرے خاص بیٹوں کو بتوں کی عبادت سے بچا لیجئے۔

اے میرے پروردگار ان بتوں نے بہت سے لوگوں کو گمراہ کر دیا پھر جس شخص نے میری پیروی کی وہ مجھ سے ہے اور جس نے میری نافرمانی کی تو آپ بخشنے

والے مہربان ہیں۔

اے ہمارے رب میں اپنی اولاد کو ایسی وادی میں جو کھیتی کے قابل نہیں آپ کے محترم گھر کے قریب بسا رہا ہوں۔ اے ہمارے رب تا کہ وہ نماز قائم کریں پس آپ کچھ لوگوں کے دل ان کی طرف متوجہ کر دیجئے اور ان کو پھلوں میں سے رزق دیجئے تا کہ وہ شکر ادا کریں۔

وَاِذْ بَوَّاْنَا لِاِبْرٰهِيْمَ مَكَانَ الْبَيْتِ اَنْ لَّا تُشْرِكْ بِيْ شَيْـًٔا وَّطَهِّرْ بَيْتِيَ لِلطَّآئِفِيْنَ وَالْقَآئِمِيْنَ وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ ○ وَاَذِّنْ فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ يَاْتُوْكَ رِجَالًا وَّعَلٰى كُلِّ ضَامِرٍ يَّاْتِيْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ ○ (الحج)

(ترجمہ) اور جس وقت ہم نے ابراہیم علیہ السلام کو خانہ کعبہ کی جگہ بتلا دی (اور حکم دیا) کہ میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا اور میرے اس گھر کو طواف کرنے والوں کیلئے اور (نماز میں) قیام اور رکوع وسجدہ کرنے والوں کیلئے پاک رکھنا۔

اور (اے ابراہیم) لوگوں میں حج کا اعلان کر دو آدیں گے تیرے پاس پیدل اور ہر دبلے اونٹ پر آویں گے ہر راہ دور دراز سے۔

حج بیت اللہ نبویؐ ارشادات کے آئینے میں

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم مَنْ حَجَّ لِلّٰہِ فَلَمْ یَرْفُثْ وَلَمْ یَفْسُقْ رَجَعَ کَیَوْمِ وَلَدَتْہُ اُمُّہٗ (بخاری ومسلم)

(ترجمہ) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص اللہ کی رضا کیلئے حج کرے اور حج کے دوران نہ اپنی بیوی سے جماع کرے اور نہ دواعی جماع اور نہ فحش گفتگو کرے اور نہ ہی کوئی اور گناہ کرے تو حج سے یوں بے گناہ واپس آئیگا جیسا کہ جس دن اس کی ماں نے اسے جنم دیا تھا۔

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم اَلْعُمْرَۃُ اِلَی الْعُمْرَۃِ کَفَّارَۃٌ لِمَا بَیْنَھُمَا وَالْحَجُّ الْمَبْرُوْرُ لَیْسَ لَہٗ جَزَاءٌ اِلَّا الْجَنَّۃ (بخاری ومسلم)

(ترجمہ) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ایک عمرہ دوسرے عمرہ تک کفارہ ہے درمیانی عرصہ کے گناہوں کے لئے اور حج مقبول کا بدلہ صرف اور صرف جنت ہے۔

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم اَنَّہٗ قَالَ اَلْحَاجُّ وَالْعُمَّارُ وَفْدُ اللّٰہِ اِنْ دَعَوْہُ اَجَابَھُمْ وَاِنِ اسْتَغْفَرُوْہُ غَفَرَ لَھُمْ (رواہ ابن ماجہ)

(ترجمہ) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ حج اور عمرہ کرنے والے اللہ کے مہمان ہیں اگر وہ اللہ سے دعا

مانگتے ہیں تو اللہ ان کی دعا قبول فرماتے ہیں اور اگر اللہ سے مغفرت طلب کرتے ہیں تو اللہ ان کی مغفرت فرماتے ہیں۔

عن ابن عمر قال سَئَلَ رَجُلٌ رسولَ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ مَا الْحَاجُّ قَالَ اَلشَّعِثُ التَّفِلُ فَقَامَ آخَرُ فَقَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم اَیُّ الْحَجِّ اَفْضَلُ قَالَ اَلْعَجُّ وَالثَّجُّ فَقَامَ آخَرُ فَقَالَ یارسولَ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مَا السَّبِیْلُ قَالَ زَادٌ وَرَاحِلَۃٌ (رواہ ابن ماجہ)

(ترجمہ) حضرت عبداللہ ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ حاجی کی صفت و کیفیت کیا ہے۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ پراگندہ بال اور خوشبو سے عاری وجود۔ ایک اور آدمی کھڑا ہوا اور اس نے سوال کیا کہ یارسول اللہ حج کے کون سے افعال افضل ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ بلند آواز سے لبیک کہنا اور قربانی کے جانور کا خون بہانا۔ ایک اور آدمی کھڑا ہوا اور اس نے سوال کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سبیل کیا ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ زاد راہ اور سواری۔

عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ اَرَادَ الْحَجَّ فَلْیُعَجِّلْ (رواہ ابوداؤد)

(ترجمہ) حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص حج کا ارادہ کرے تو وہ جلدی کرے۔

عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ زَارَ قَبْرِیْ وَجَبَتْ لَہٗ شَفَاعَتِیْ (رواہ البیہقی)

(ترجمہ) حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے میری قبر کی زیارت کی اس کیلئے میری سفارش لازم ہوگئی۔

عن ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ حَجَّ فَزَارَ قَبْرِیْ بَعْدَ مَوْتِیْ کَانَ کَمَنْ زَارَنِیْ فِیْ حَیَاتِیْ (رواہ البیہقی)

(ترجمہ) حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے حج کیا پھر میری وفات کے بعد میری قبر کی زیارت کی یہ اس شخص کی مانند ہے جس نے میری زندگی میں میری زیارت کی۔

عن ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ حَجَّ وَلَمْ یَزُرْنِیْ فَقَدْ جَفَانِیْ (رواہ ابن عدی)

(ترجمہ) حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے حج کیا اور میری زیارت نہیں کی اس نے میرے ساتھ وفا نہیں کی۔

حج عشق ومحبت کا سفر

(پہلا منظر)

حج کا ایک ایک رکن... ایک ایک واجب ... ایک ایک سنت... ایک ایک ادا عشق ومحبت کی ایک عجیب وغریب اور انوکھی داستان ہے۔

حج میں مصروف انسان کو اپنے تن من دھن کا ہوش نہیں ہوتا۔

بال بکھرے ہوئے... ناخن بڑھے ہوئے... میل کچیل چڑھا ہوا...

چہرہ غبار آلود... کپڑے خاک آلود... ننگے سر... ننگے پیر...

سر پر ٹوپی نہیں... پاؤں میں جوتا نہیں... وجود پر لباس نہیں... کندھوں پر عبا نہیں

گھر سے بے گھر... در محبوب پہ سر... تارک مال وزر...

نہ کھانے کی پرواہ... نہ پینے کی خبر... نہ غسل کا دھیان... نہ نظافت کا گمان...

نہ صفائی وستھرائی سے سروکار... نہ عطر وخوشبو کا۔ روادار...

نہ کپڑوں کی خبر... نہ زیبائش کا اثر... رسمی وقار سے دل گرفتہ... آہ وبکا سے سوختہ

کبھی خانہ خدا کے اردگرد چکر لگانا... کبھی خانہ کعبہ کے در ودیوار کو سینے سے لگانا

کبھی خانہ محبوب کے پتھروں کو چومنا... کبھی کوچہ محبوب میں دیوانوں کی طرح گھومنا

کبھی خانہ محبوب کے پردہ ہائے دیوار سے لپٹنا اور رونا...

کبھی قرب کا شکریہ... کبھی بعد کا شکوہ... پاؤں چکر میں... زبان حرکت میں...

کہیں آہستہ آہستہ چلنا... کہیں تیز تیز دوڑنا...

کہیں سر جھکا کے چلنا... کہیں سینہ تان کے چلنا...

کبھی صفا پر... کبھی مروہ پر... حاضر حاضر چلانا...

کبھی حطیم میں... کبھی مقام ابراہیم پر... جبین نیاز جھکانا...
کبھی حجر اسود کا بوسہ لینا... کبھی رکن یمانی کو سلامی دینا...
کبھی ملتزم سے چپکنا اور لپٹنا... کبھی شوق میں لپکنا... کبھی خوف سے تھمنا...
محبوب کے یاروں کا تصور آئے تو نعرہ مستانہ لگا دینا...
محبوب کے دشمنوں کا تصور آئے تو سینہ تان لینا...
بات ہو تو محبوب کی... یاد ہو تو محبوب کی...
فریاد ہو تو محبوب سے... راز و نیاز ہو تو محبوب سے...
پھر خانہ بدوشوں کی طرح کوچہ ہائے محبوب کی خاک چھاننا...
کبھی مکہ... کبھی منیٰ... کبھی عرفات... کبھی مزدلفہ...
نہ چال میں سکون... نہ انداز میں قرار... ہر لمحہ ہر گھڑی بے چینی و بے قراری کا اظہار
کبھی یہاں... کبھی وہاں... دن منیٰ میں تو رات مزدلفہ میں...
نہ وہاں دن پورا... نہ یہاں رات پوری...
زندگی کی ہر چیز ادھوری... صرف یاد محبوب پوری...
اپنی آن بان شان کو مٹا دینے کا جذبہ... اپنے تن من دھن کو لٹا دینے کا داعیہ
کبھی شیطان کو کنکریاں مارنا... کبھی اپنے سر کے بال منڈوانا...
کبھی اپنی کوتاہیوں کی تلافی صدقہ و کفارہ سے کرنا...
اور آخر میں بحکم محبوب ذبیحہ جان کا فدیہ ذبیحہ حیوان سے دینا۔
اور بظاہر فدیہ حیوان دے کر درحقیقت اپنے نفس کو ہی قربان و فدا کر دینا
اسی کا نام حج ہے... اسی کا نام عشق و محبت ہے... اسی کا نام وفاداری و جانثاری ہے
پھر مدینہ منورہ حاضر ہو کر روضۃ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کرنا...

اور باادب کھڑے ہو کر درود وسلام کا نذرانہ پیش کرنا..
اور روزِ محشر ... عنایتِ خسروانہ ... نظرِ مشفقانہ ...اور سفارشِ کریمانہ ...
کی درخواست کرنا اور حوضِ کوثر پر... خصوصی توجہ کی التجا وآرزو کرنا..
ریاض الجنۃ میں نوافل ادا کرنا... اور دنیا میں ہی جنت کی سیر کرنا..
اور پھر حاجیوں کا اپنے گھروں میں گناہوں سے پاک وصاف ہو کر یوں پلٹنا...
جیسے آج ان کی ماؤں نے انہیں جنم دیا ہو۔

لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ
لَبَّيْكَ لَاشَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ
اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ
لَاشَرِيْكَ لَكَ

حج عشق ومحبّت کا سفر

(دوسرا منظر)

ماہ رمضان میں تربیت: حاجی کی تربیت ماہ رمضان سے شروع ہو جاتی ہے اور ماہ رمضان کے فوراً بعد اشہر حج (حج کے مہینے) شوال، ذیقعدہ، ذوالحج شروع ہو جاتے ہیں۔

ماہ رمضان میں... دن کو کھانے پینے، خواہشاتِ نفسانی سے دور رہوتا کہ عشق ومحبت کے سفر میں ان چیزوں کی قربانی دینے کا جذبہ پیدا ہو جائے۔

ماہ رمضان میں... رات کو تراویح میں قرآن پڑھو یا سنو اور صبح کو اٹھ کر تہجد اور قرآن سے یاری لگاؤ تا کہ عبادت کا ذوق پیدا ہو جائے۔

ماہ رمضان میں... آخری دس دن اپنے گھر بار، بیوی بچوں کو چھوڑ کر اعتکاف کی نیت سے اللہ کے گھر میں ڈیرے ڈال دو تا کہ اپنے اہل وعیال اور گھر بار کو چھوڑ کر بلدِ امین میں واقع اللہ کے اصل گھر تک پہنچنے کا شوق پیدا ہو جائے۔

ماہ رمضان میں... زکوۃ۔ خیرات۔ صدقات۔ ادا کرو تا کہ... اللہ کے راستے میں... اور اللہ کے گھر تک پہنچنے کیلئے... خرچ کرنے کا جذبہ پیدا ہو جائے۔

ماہ رمضان میں... ابتدائی تربیت کے حصول کے بعد۔ اب عاشق صادق۔ کا۔ عشق ومحبت کا سفر شروع ہوتا ہے۔

سفر عاشقانہ... گھر بار کو چھوڑا... اپنی بستی اور شہر کو چھوڑا...

دوست احباب سے ناطہ توڑا... آل اولاد سے منہ موڑا... اپنے ملک وطن اور قوم کو چھوڑا...

بستیاں آئیں گذر گیا... شہر آئے گذر گیا... جنگل آئے گذر گیا...
دریا آئے عبور کر گیا... سمندر آئے عبور کر گیا... صحرا آئے عبور کر گیا...
یہاں تک کہ چلتے چلتے ... جنگلوں ... بیابانوں ... پہاڑوں ... کی خاک
چھانتے چھانتے... چشموں... دریاؤں... سمندروں... کو عبور کرتے کرتے
اللہ کی مقدس سرزمین عرب پہنچ گیا۔
لباس عاشقانہ... میقات (احرام باندھنے کی جگہ) پہنچ گیا
میرے مولیٰ! لباس کیسا پہنوں... کہا... عاشق بن کے آئے ہو...
محب بن کے آئے ہو... قافلہ عشاق کے فرد بن کے آئے ہو...
ذرا لباس تو عاشقانہ پہن کے دکھاؤ
میرے مولیٰ! کیسے... کہا...
سر سے ٹوپی اتارو... پاؤں سے جوتا اتارو... وجود سے کپڑے اتارو...
اور لباس عاشقانہ... کفن کے دو کپڑے پہن لو... جنہیں پہن کے تم نے قبر
میں جانا ہے... ایک نئی اور ہمیشہ کی زندگی کا آغاز کرنا ہے
من ربك ...من نبيك ...ما دينك ... تین سوالوں کا جواب دینا ہے۔
زبان عاشقانہ...
میرے مولیٰ کیا بولوں... کہا... اپنے عقیدہ کا اظہار کرو... لبیک والا ترانہ گاؤ...
لباس اور حلیہ عاشقانہ بنایا ہے... تو زبان اور بولی بھی عاشقانہ بناؤ...
تا کہ دنیا کو پتہ چلے کہ
خالق کون ہے... مخلوق کون ہے... عابد کون ہے... معبود کون ہے

ساجد کون ہے... مسجود کون ہے... رازق کون ہے... مرزوق کون ہے...
محب کون ہے... محبوب کون ہے... آنے والا کون ہے اور جس کے دروازے پر چل کے آیا ہے وہ ذات کون ہے... اور پھر یہ دیوانہ وفورِ عشق ومحبت میں...
اور انتہاءِ جنون ودیوانگی میں پکار اٹھتا ہے...

لبیك اللھم لبیك لبیك لا شریك لك لبیك ان الحمد والنعمة لك والملك لا شریك لك

حاضر ہوں اے اللہ میں حاضر ہوں۔ آپ کی ذات وصفات میں کوئی شریک نہیں۔ حمد وثناء اور مدح وستائش کے لائق صرف آپ ہی کی ذات ہے۔
کل نعمتیں آپ ہی کی عطا ہیں۔ آپ کی مملکت وبادشاہی میں کوئی شریک نہیں۔
سپر پاور آپ کی ذات ہے اور ورلڈ آرڈر آپ ہی کو بجتا ہے۔

افعال عاشقانہ ... میرے مولیٰ کیا کروں ... کہا... لباس اور زبان کو عاشقانہ بنایا ہے تو افعال کو بھی عاشقانہ بناؤ... اپنی دیوانگی اور جنون کے اظہار کیلئے آئے ہو تو... افعال... اعمال... اور حرکات ... بھی تو دیوانوں اور مجنونوں جیسے کرنے ہونگے۔
کیا دیوانوں اور مجنونوں کو دیکھا نہیں
کہیں کھڑے ہیں... کہیں بیٹھے ہیں... کہیں لیٹے ہیں...
کبھی چل رہے ہیں... کبھی دوڑ رہے ہیں...
کبھی پتھر مار رہے ہیں... کبھی پتھر کھا رہے ہیں...
کپڑے پھٹے ہوئے... بال بڑھے ہوئے... عقل وہوش گنوائے ہوئے...
اپنوں اور غیروں کے ستائے ہوئے... اپنی ہی ایک دنیا بسائے ہوئے...

کبھی بستی میں... کبھی شہر میں... کبھی جنگلوں میں... کبھی پہاڑوں میں...
کبھی آبادی میں... کبھی ویرانے میں... کبھی خلوت میں... کبھی جلوت میں...
کبھی مسکراتے ہوئے... کبھی روتے ہوئے...
کبھی کھلے ہوئے... کبھی ڈرے ہوئے...
کہیں آہستہ آہستہ... کہیں تیز تیز... کہیں سر جھکا ہوا... کہیں سر اٹھا ہوا...
اپنی دنیا میں مگن... ایک عجیب سی لگن...
اور بندہ کہتا ہے... لبیک... اور پھر عاشق صادق کے جنون و دیوانگی کا
ایک انوکھا سفر شروع ہوتا ہے... خانہ کعبہ کا طواف شروع ہوتا ہے
اضطباع کرنا ہے... یعنی چادر کو دائیں بغل کے نیچے سے نکال کر بائیں کندھے
پر ڈالنا ہے... رمل کرنا ہے یعنی پہلوانوں کی طرح سینہ تان کے... گردن اکڑا کے
اور... ہرن کی طرح چوکڑی بھر کے چلنا ہے...
پھر صفا اور مروہ کی سعی ہے... پھر... منیٰ... عرفات... مزدلفہ... کی وادیاں
اور سنگلاخ چٹانیں ہیں... پھر رمی جمرات ہے... پھر قربانی ہے... پھر حلق یا
قصر ہے... پھر طواف زیارت ہے... پھر مدینۃ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم کی
حاضری ہے... ایک دیوانے کے کتنے مقام اور منزلیں ہیں... اور دیوانگی بھی
ایسی کہ خود کو بھول جاؤ صرف محبوب کو مرکز نگاہ بناؤ... اور حالت احرام میں اگر
بال بڑھتے ہیں بڑھتے رہیں... کاٹنے کی اجازت نہیں...
ناخن بڑھتے ہیں... بڑھتے رہیں... کاٹنے کی اجازت نہیں...

میل کچیل پیدا ہوتی ہے ہوتی رہے... نہانے کی اجازت نہیں...
بدبو پھیلتی ہے پھیلتی رہے... خوشبو لگانے کی اجازت نہیں...
بالوں میں جوئیں پیدا ہوتی ہیں ہوتی رہیں... مارنے کی اجازت نہیں...
ایک الگ سی دنیا ہے... ایک الگ سا سرور ہے...
ایک عجب سی زندگی ہے... ایک عجب سا شعور ہے...
عشق کی انتہا جان بھی فدا
اب دیوانہ سوال کرتا ہے میرے مولیٰ!
میرا لباس بدلا... میری زباں بدلی... میرے افعال واعمال بدلے...
میری آن بان شان ختم ہوئی... میں نے ملک، وطن، قوم کو چھوڑا...
میں نے سب کے... گھر... در... اور تعلق کو چھوڑا...
صرف آپ کے... گھر... در... اور ذات سے تعلق جوڑا...
سب کی طرف پیٹھ کی..... آپ کی طرف رخ کیا.....
میرے مولیٰ! اب تو میرے گناہ معاف کردو..... اب تو مجھ سے راضی ہو جاؤ
اور غیب سے ندا آتی ہے کہ... ابھی ایک چیز باقی ہے
میرے مولیٰ کیا چیز باقی ہے... کہا... انّتَ... تو جو باقی ہے... تیری ذات جو باقی ہے
ارے سچے عاشق تو وہ ہوتے ہیں جو اپنے محبوب کے قدموں میں اپنی جان بھی نچھاور کردیتے ہیں... اب تم عاشق بن کے آئے ہو...
اور اپنی جان بچا کر زندہ واپس جانا چاہتے ہو... یہ محبت کے اصول کے خلاف ہے۔
اور پھر یہ عاشق صادق... فدیہ حیوان دے کر...
درحقیقت اپنی جان ہی قربان کردیتا ہے... اور اپنے رب رحمٰن کو راضی کرلیتا ہے۔

مسلمانو... آؤ دوڑو... حاجی کا استقبال کرو... ائیر پورٹ پر پہنچ سکتے ہو تو پہنچ جاؤ... ریلوے سٹیشن پر پہنچ سکتے ہو تو پہنچ جاؤ... بس سٹینڈ پر پہنچ سکتے ہو تو پہنچ جاؤ... وگرنہ حاجی صاحب کے گھر ہی چلے جاؤ اور اپنے گناہوں کی بخشش اور معافی کیلئے دعا کراؤ... وہ اپنے گناہ معاف کرا کے آیا ہے...

تمہارے لئے ہاتھ اٹھائے گا رب رحمٰن تمہارے گناہ بھی معاف کر دیگا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ

عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ

اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی

اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی

اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ

اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

حج عشق ومحبت کا سفر

(تیسرا منظر)

حج : اللہ کے... چند محبوبوں... اور پیاروں کی... اداؤں... وفاؤں... اور دعاؤں... کا نام ہے۔

حج :اللہ کے... چند محبوبوں اور پیاروں کی... اداؤں... وفاؤں... اور دعاؤں کی نقل کا نام ہے۔

حج :حضرت ابراہیم علیہ السلام۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام۔ حضرت ہاجرہ علیہا السلام۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ اصحاب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اداؤں... وفاؤں... دعاؤں... کا نام ہے۔

حج : ابراہیم خلیل اللہؑ۔ اسماعیل ذبیح اللہؑ۔ محمد حبیب اللہؐ۔ کی بے مثال ولازوال قربانیوں کا نام ہے۔

حج :اللہ کے چند مقدس اور برگزیدہ بندوں کی لاثانی اور لافانی عشق ومحبت کی داستان کا نام ہے۔ احرام اور تلبیہ کے بعد طواف بیت اللہ شروع ہوتا ہے۔

اضطباع اور رمل: بیت اللہ کے طواف میں سات چکروں میں سے پہلے تین چکروں میں پہلوانوں کی طرح اکڑ کے چلنا ہے۔ کیونکہ صحابہ کرام جب ۷ھ میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عمرۃ القضاء کیلئے مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ تشریف لائے تو کفار نے خوشیاں منائیں اور طعنے دیے کہ صحابہ کو یثرب کے بخار نے نحیف ونزار اور کمزور ولاغر کر دیا ہے۔ تب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کے حکم سے صحابہ کرام کو ارشاد فرمایا کہ... ذرا اکڑ کے چلو... تاکہ دشمن کو پتہ چلے کہ... اصحاب محمدؐ جسم وجان کے اعتبار سے تو ضعیف ہو سکتے ہیں...

لیکن عقیدہ وایمان کے اعتبار سے ہرگز کمزور نہیں ہیں... اور پھر صحابہ کرام اس شان سے اکڑ کے چلے... کہ دنیائے کفر میں ماتم برپا ہوگیا... اور مشرکین مکہ آپس میں کہنے لگے... ارے ان کو کمزور و ناتواں کہتے تھے... ان کی تو روح ہی نہیں بلکہ جسم بھی قوت وطاقت کے اعتبار سے بھرپور نظر آتے ہیں۔

میرے مولیٰ!

۱۴ صدیاں گزر چکی ہیں۔ آج تو وہ منظر وسماں نظر نہیں آتا۔ کہیں کمزور و ناتواں صحابہ کرام نظر نہیں آتے۔ کہیں طنز واستہزاء کرتے ہوئے مشرکین مکہ نظر نہیں آتے۔ آج اضطباع اور رمل کی کیا ضرورت ہے۔

اور غیب سے ندا آ رہی ہے کہ... نہیں... جب تک میرے پیاروں کی اداؤں کی نقل نہیں کرو گے تمہارا آنا مقبول ومنظور نہیں کروں گا۔ اور ان اداؤں کی نقل اس وقت سے لیکر قیامت تک جاری وساری رہے گی۔ سبحان اللہ!

حجر اسود: حجر اسود کو چومنا ہے۔ کیوں۔ اس لئے کے حجر اسود کو... انبیاء نے چوما... محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اصحاب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چوما اور جو حجر اسود کو چومے گا حجر اسود اس کے گناہوں کو چوس لے گا اور گناہوں سے پاک وصاف کر دیگا۔ اور حضرت عمرؓ نے حجر اسود کو مخاطب کر کے کہا تھا

اِنَّكَ حَجَرٌ لَا تَنْفَعُ وَلَا تَضُرُّ تو ایک پتھر ہے نفع اور نقصان کا مالک نہیں ہے اگر میرے محبوب محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے تیرے بوسے نہ لیے ہوتے اور ہمیں بوسہ لینے کا حکم نہ کیا ہوتا تو عمرؓ کبھی تیرا بوسہ نہ لیتا۔

مقام ابراہیم: وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ مُصَلًّى

مقام ابراہیم پر دو رکعت سنت ادا کرنی ہے یہ وہ پتھر ہے جس پر کھڑے ہو کر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بیت اللہ کو تعمیر کیا تھا۔ یہ پتھر لفٹ کی مانند بلند اور

پست ہوتا تھا۔ اللہ رب العزت نے اس پتھر پر قیامت تک کیلئے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے قدموں کے نشان محفوظ کر دیے۔ مقام ابراہیم پر دو رکعت سنت کا پڑھنا حضرت عمرؓ کی آرزو اور خواہش تھی اور پھر یہی آرزو اور خواہش... قرآن بن گئی... حکم رحمٰن بن گئی... اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت بن گئی۔

صفا و مروہ: اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ

صفا اور مروہ کی سعی کرنی ہے... سات چکر لگانے ہیں... میلین اخضرین کے درمیان دوڑ لگانی ہے... کیوں... اس لئے کہ یہ حضرت ہاجرہؑ کی سنت ہے۔ جب پانی نہیں مل رہا تھا۔ اسماعیل علیہ السلام پیاس کے مارے ایڑیاں رگڑ رہے تھے۔ حضرت ہاجرہؑ نے پانی کی تلاش میں صفا اور مروہ کے درمیان سات چکر لگائے تھے۔ دونوں پہاڑوں کے درمیان پست جگہ پر جہاں سے اسماعیل علیہ السلام نظر نہیں آتے تھے دوڑ لگائی تھی۔ آج حضرت ہاجرہؑ کی سنت کو ادا کرنا ہے۔

میرے مولیٰ! صدیاں گزر چکی ہیں۔ وہ منظر اور سماں بدل چکے ہیں۔ کوئی اسماعیل پیاسا نظر نہیں آتا۔ کوئی ہاجرہؑ پریشان نظر نہیں آتی۔ آب زم زم ختم ہونے میں نہیں آتا۔ صفا اور مروہ کی سعی کیوں کریں اور دوڑ کیوں لگائیں۔

لیکن غیب سے آواز آ رہی ہے کہ جب تک میری مقبول بندی ہاجرہ کی ادا کی نقل نہیں کرو گے تمہارا حج وعمرہ مقبول ومنظور نہیں کرونگا۔

منیٰ۔ عرفات۔ مزدلفہ: اب منیٰ روانہ ہو جائیں رات منیٰ میں ٹھہر جائیں صبح کو عرفات میں زوال سے پہلے پہنچ جائیں اور زوال سے لیکر غروب شمس تک عرفات میں قیام کریں اور پھر رات مزدلفہ میں گزاریں اور صبح کو پھر منیٰ میں پہنچ جائیں۔

میرے مولیٰ! کیا کریں۔ کہا... بس بیٹھے رہو... لیٹے رہو... چلتے رہو
بڑھتے رہو... مانگتے رہو... روتے رہو... توبہ کرتے رہو...
نادم ہوتے رہو... اپنے رب سے اس کی رحمت طلب کرتے رہو...
میرے مولیٰ! یہ کیا ہے۔ کہا
کچھ یادیں ہیں... کچھ باتیں ہیں... گزرے کل کی کہانیاں ہیں...
تاریخ کی نشانیاں ہیں... کچھ ادائیں ہیں... کچھ وفائیں ہیں...
کچھ دعائیں ہیں... عشق ومحبت کی صدائیں ہیں۔

رمی جمرات: جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اللہ رب العزت کے حکم سے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو ذبح کرنے کے لئے منیٰ کے میدان کی طرف چلے تو شیطان نے وسوسہ ڈالا کہ بھلا ایسا کبھی ہوا ہے کہ کوئی باپ اپنے بیٹے کو ذبح کرے۔ تو حضرت ابراہیم سمجھ گئے کے شیطان مجھے عشق ومحبت کے امتحان میں ناکام کرنا چاہتا ہے۔ اس لئے اللّٰہ اکبر کہہ کر شیطان کو سات کنکریاں ماریں اور بھگا دیا۔ شیطان نے دوبارہ پھر سہ بارہ کوشش کی لیکن ہر مرتبہ کنکریاں کھائیں اور ناکامیاں سمیٹیں۔ اور پھر یہی ادا سنت خلیل بن گئی۔

قربانی: دس ذوالحج کو قربانی کرنا یہ بھی سنت خلیل اللہ ہے۔

وَفَدَيْنٰهُ بِذِبْحٍ عَظِيْمٍ کے مصداق جب حضرت اسماعیل علیہ السلام کے بدلے جنت سے مینڈھا اتارا گیا اور اسے ذبح کیا گیا تو یہ قربانی کا عمل بھی قیامت تک کیلئے سنت خلیل بن گیا۔

اور جب صحابہ کرام نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا مَا هٰذِهِ الْاَضَاحِيُّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ یہ قربانی کیا ہے۔ تو آپ نے بھی یہی جواب دیا سُنَّةُ اَبِيْكُمْ اِبْرَاهِيْمَ

تمہارے ابا ابراہیم کی سنت ہے۔

مدینۃ الرسول: آخر میں مدینۃ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم کی حاضری دینا... اور روضۃ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام کا نذرانہ پیش کرنا... جہاں ایک طرف ایک مومن کے عشق ومحبت کا اظہار ہے... وہاں دوسری طرف حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سفارش کریمانہ کا استحقاق بھی ہے۔

نقل: اللہ کو اپنے پیاروں سے کتنا پیار... اور پیاروں میں کتنا اخلاص تھا...

کہ جب بھی یہ ایام آتے ہیں... اشھر حج آتے ہیں... اللہ کی طرف سے اعلان ہوتا ہے... کہ اے ایمان والو... میرے ان محبوب اور پیارے بندوں کی... اداؤں... وفاؤں... دعاؤں... کی نقل کر کے مجھے دکھلاؤ...

نقل کر کے دکھانا تمہارا کام ہے... گناہوں سے پاک وصاف کر کے جنت کا وارث اور مالک بنا دینا مجھ رب رحمٰن کا کام ہے۔

فضائل زکوٰۃ

از افادات

شیخ الحدیث حضرت درخواستیؒ کے جانشین
شیخ الحدیث والتفسیر خطیب اسلام

پیر طریقت
حضرت مولانا
حماد اللہ صاحب درخواستی مدظلہ
امین وناشر
علوم درخواستی

مہتمم ۔ مرکزی جامعہ عبداللہ بن مسعودؓ خان پور
مرکزی راہنما ۔ جمعیت علماء اسلام پاکستان
نائب امیر مرکزیہ ۔ مجلس علماء اہلسنت والجماعت پاکستان

ناشر

مکتبہ شیخ درخواستی جامعہ عبداللہ بن مسعودؓ
مرکزی
گرین ٹاؤن ضلع رحیم یار خان
خان پور
پوسٹ بکس نمبر 5
Web: www.shaikhedarkhwasti.org. Mob: 0300-0939448

فضائل زکوٰۃ

زکوٰۃ کی عظمت

انسان کے لئے لازم ہے کہ اُس کا تعلق خالق کے ساتھ بھی ہو اور مخلوق کے ساتھ بھی ہو، خالق کے ساتھ ربط و تعلق کا ذریعہ، نماز ہے اور مخلوق کے ساتھ ربط و تعلق کا ذریعہ زکوٰۃ، اور انفاق فی سبیل اللہ ہے۔

زکوٰۃ کا معنی پاکیزگی اور اضافے کا ہوتا ہے اور جب آدمی اپنے مال میں سے زکوٰۃ ادا کرتا ہے تو اس کا باقی مال پاکیزہ بھی ہو جاتا ہے اور اس مال میں اضافہ اور خیر و برکت بھی ہوتی ہے۔

زکوٰۃ صاحب نصاب پر لازم ہوتی ہے اور سال میں صرف ایک مرتبہ لازمی ہوتی ہے

اور کُل مال، میں سے، چالیسواں حصہ، یعنی اڑھائی فیصد، لازم ہوتی ہے

اور بقیہ انتالیس حصے اور ساڑھے ستانوے فیصد مال حلال اور پاکیزہ ہو جاتا ہے

یعنی اگر کُل مال ایک لاکھ روپے ہو تو اُس پر اڑھائی ہزار روپے زکوٰۃ ادا کی جائے گی

دیکھئے کتنا سستا سودا ہے مال بھی اللہ کا، عطا بھی اللہ کی،

اللہ فرماتے ہیں صرف چالیسواں حصہ میرے راستے میں، میرے مستحق بندوں پر خرچ کر دو، باقی انتالیس حصے تمہارے لئے حلال بھی ہو جائیں گے اور میں رب رحمان تم سے راضی بھی ہو جاؤں گا

قرآن مجید میں بتیس مقامات پر اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَآتُوا الزَّکٰوۃَ کا جملہ آیا ہے

جس میں نماز قائم کرنے اور زکوٰۃ ادا کرنے کا حکم اکٹھے دیا گیا ہے!

اس لئے کہ دونوں احکام میں مماثلت و مشابہت ہے!

کیونکہ نماز جسم کی زکوٰۃ ہے اور زکوٰۃ مال کی زکوٰۃ ہے
زکوٰۃ کی فرضیت شوال ۲ ہجری میں ہوئی
جبکہ روزہ کی فرضیت دو ماہ پہلے شعبان ۲ ہجری میں ہو چکی تھی۔
سود سے اللہ کو نفرت ہے اور زکوٰۃ سے اللہ کو محبت ہے اس لئے ارشاد فرمایا
اَحَلَّ اللّٰہُ الْبَیْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا (بقرہ: ۲۷۵)
اللہ نے بیع کو حلال کیا اور سود کو حرام کیا
آگے ارشاد ہے۔
یَمْحَقُ اللّٰہُ الرِّبٰوا وَیُرْبِی الصَّدَقٰتِ (بقرہ: ۲۷۶)
اللہ تعالیٰ سود کو مٹاتے ہیں (دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی)
اور صدقات کو بڑھاتے ہیں (دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی)
سود خور اللہ اور رسول اللہ کے دشمن ہیں اس لئے ارشاد فرمایا:
فَاْذَنُوْا بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ. (بقرہ: ۲۷۹)
اللہ اور اس کے رسول کی جانب سے اعلان جنگ ہے
اور اقبال نے خوب کہا

ظاہر میں تجارت ہے حقیقت میں جُوا ہے
سُود ایک کا لاکھوں کیلئے مرگِ مفاجات
یہ علم ، یہ حکمت، یہ تدبر، یہ حکومت
پیتے ہیں لہو، دیتے ہیں تعلیم مساوات
بے کاری و عریانی، مے خواری و افلاس
کیا کم ہیں فرنگی مدنیت کی فتوحات

سُود اللہ کی مخلوق پر اور غریب عوام پر ظلم ہے

سود سے امیر امیر تر اور غریب، غریب تر ہوتا ہے۔

جبکہ زکوٰۃ اللہ کی مخلوق پر اور غریب عوام پر احسان ہے

زکوٰۃ سے غریب آدمی کو بھی جینے کا حوصلہ ملتا ہے اس لئے اسلام میں زکوٰۃ، خیرات، صدقات، عُشر، قرض وغیرہ کی فضیلت ہے۔ جس سے عوام الناس کو فائدہ ہوتا ہے۔

جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی اور صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خلیفہ مقرر کیا گیا وَ کَفَرَ مَنْ کَفَرَ مِنَ الْعَرَبِ تو جزیرۃ العرب کفر وارتداد کی لپیٹ میں آ گیا بعض قبائل مرتد ہو گئے اور مسیلمہ کذاب اسود عنسی طلیحہ اسدی اور سجاح بنت حارث کے متبعین میں شامل ہو گئے اور یہ فتنہ ارتداد اتنا پھیلا کہ بساط ارض پر صرف تین مسجدیں ایسی رہ گئیں جن میں اللہ کی عبادت ہوتی تھی مسجد مکہ، مسجد مدینہ اور بحرین کے قریہ جواثی کی مسجد عبدالقیس تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مرتدین کے ساتھ قتال کیا یہاں تک کہ مسیلمہ کذاب کو یمامہ میں اور اسود عنسی کو صنعا میں قتل کیا گیا جبکہ طلیحہ اسدی اور سجاح بنت حارث دونوں بھاگ گئے اور بعد میں یہ دونوں مسلمان ہو گئے اور بعض قبائل نے زکوٰۃ کا انکار کر دیا تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ میں مانعین زکوٰۃ سے قتال کروں گا تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اعتراض کیا کہ آپ کلمہ گو مسلمانوں سے کیسے لڑائی کریں گے تو حضرت ابوبکر صدیقؓ نے کہا کہ جو نماز اور زکوٰۃ میں فرق کرے گا میں اس سے قتال کروں گا کیونکہ نماز اگر جسم کا حق ہے تو زکوٰۃ مال کا حق ہے۔

اور حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ اگر لوگ مجھ سے زکوٰۃ میں ایک عِقال یعنی رسی کا ایک ٹکڑا یا عَناق یعنی بکری کا ایک چھوٹا بچہ بھی روکیں گے ادا نہیں کریں گے

تو میں ان سے قتال کروں گا جب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ امیر المؤمنین لوگوں کے ساتھ تالیف اور نرمی کا معاملہ کریں تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مخاطب کیا اور ارشاد فرمایا

اَجَبَّارٌ فِی الْجَاهِلِیَّةِ وَخَوَّارٌ فِی الْاِسْلَامِ.

عمر تم زمانہ کفر میں تو بڑے بہادر تھے اب زمانہ اسلام میں بڑی بزدلی کا مظاہرہ کر رہے ہو۔

اِنَّهُ اِنْقَطَعَ الْوَحْیُ وَتَمَّ الدِّیْنُ وحی کا سلسلہ ختم ہو چکا ہے اور دین اسلام مکمل ہو چکا ہے اب دین اسلام میں کوئی ردوبدل نہیں ہو سکتا اور پھر صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زبان مبارک سے ایک ایسا اخلاص بھرا جملہ نکلا جس نے کفر و شرک اور فتنہ و فساد کی آندھیوں کے رخ کو موڑ دیا اور دین اسلام پر چھائے ہوئے کالے سیاہ بادل چھٹ گئے اور دین محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کا آفتاب ماہتاب اپنی پوری آب و تاب سے چمکنے لگا اور اپنی نرالی سج دھج سے دنیا کو خیرہ کرنے لگا آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا

اَیَنْقُصُ الدِّیْنُ وَاَنَا حَیٌّ دین اسلام میں قطع و برید ہو کمی و بیشی ہو اور ابوبکر زندہ ہو ایسا نہیں ہو سکتا۔

یا ابوبکرؓ کو راستے سے ہٹا دو یا خود دین محمدی ﷺ کے راستے سے ہٹ جاؤ۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں فَعَرَفْتُ اَنَّهُ الْحَقُّ میں نے پہچان لیا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ حق اور سچ پر ہیں اور اللہ رب العزت نے حق اور سچ کے لئے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سینہ مبارک کو کھول دیا ہے اور آپ کو شرح صدر نصیب فرما دیا ہے۔

اسی لئے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زبان مبارک پر حق اور سچ بول رہا ہے۔

زکوٰۃ کی فرضیت

خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيْهِمْ بِهَا وَصَلِّ عَلَيْهِمْ اِنَّ صَلٰوتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ. (توبہ: ۱۰۳)

آپ اِن کے مالوں سے زکوٰۃ وصول کر کے ان لوگوں کو پاکیزہ اور بابرکت بنادیں اور آپ اِن کیلئے دعا بھی کریں کیونکہ آپ کی دعا سے انہیں سکونِ قلب نصیب ہوگا اور اللہ سننے والا جاننے والا ہے!

زکوٰۃ ادا نہ کرنے کی سزا

وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُوْنَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ يَّوْمَ يُحْمٰى عَلَيْهَا فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوٰى بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوْبُهُمْ وَظُهُوْرُهُمْ هٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ فَذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُوْنَ. (توبہ: ۳۴، ۳۵)

جو لوگ سونا اور چاندی جمع کر کے رکھتے ہیں اور اللہ کے راستے میں خرچ نہیں کرتے (یعنی زکوٰۃ ادا نہیں کرتے) آپ انہیں دردناک عذاب سے خبردار کر دیجئے، جس دن سونا اور چاندی جہنم کی آگ میں گرم کیا جائے گا پھر اُس سے داغا جائے گا اِن لوگوں کی پیشانیوں اور پہلوؤں، اور پیٹھوں کو (اور کہا جائے گا) یہ وہ خزانہ ہے جسے تم نے اپنی ذاتوں کیلئے جمع کیا تھا، اب اپنے مال جمع کرنے کا مزہ بھی چکھو

زکوٰۃ کے مصارف

اِنَّمَا الصَّدَقٰتُ لِلْفُقَرَآءِ وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْعٰمِلِيْنَ عَلَيْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوْبُهُمْ

وَفِی الرِّقَابِ وَالْغٰرِمِیْنَ وَفِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَابْنَ السَّبِیْلِ فَرِیْضَةً مِّنَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ عَلِیْمٌ حَکِیْمٌ. (توبہ: ۶۰)

زکوٰۃ حق ہے غریبوں کا اور محتاجوں کا اور زکوۃ کے حصول کیلئے جانے والوں کا اور جن کی دل جوئی کرنا مطلوب ہو اور غلاموں کو آزاد کرانے میں اور قرض داروں کے قرض ادا کرنے میں اور اللہ کے راستے میں اور مسافروں میں یہ حکم اللہ کی طرف سے فرض ہے اور اللہ علم والا حکمت والا ہے،

زکوٰۃ کے آٹھ مصارف کو رب رحمان نے خود بیان کیا ہے

پہلا مصرف: فقیر اُسے کہتے ہیں جس کے پاس کچھ نہ ہو۔

دوسرا مصرف: مسکین اُسے کہتے ہیں جس کے پاس نصاب سے کم ہو۔

تیسرا مصرف: عاملین صدقہ، اگر چہ مال دار اور صاحب نصاب کیوں نہ ہوں، انہیں زکوٰۃ کے مال میں سے اُجرت اور تنخواہ دی جائے گی۔

چوتھا مصرف: تالیفِ قلب، اور دل جوئی کے لئے نو مسلم کو زکوٰۃ دی جائے گی تا کہ وہ اسلام پر پختہ ہو جائے۔

کسی غیر مسلم کو اسلام کی ترغیب کیلئے فرض زکوٰۃ دینے کی اجازت نہیں۔

ہاں غیر مسلم کو، تالیف قلب اور ترغیب اسلام کے لئے نفل صدقہ و خیرات و ہدیہ دینے کی اجازت ہے

پانچواں مصرف: غلام سے مراد، مکاتب، ہے جسے آقا نے کہہ دیا ہو کہ اتنا مال کما کر مجھے دے دو پھر تم آزاد ہو، ہر غلام مصرف نہیں صرف، مکاتب غلام، مصرف ہے

ساتواں مصرف: وَفِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ہے اس سے مراد کسی غریب اور مفلس کی دینی کام میں معاونت کرنا ہے مثلاً حج، جہاد، طلب علم، دعوت و تبلیغ میں مصروف آدمی، کی مدد و

اعانت کرنا

چھٹا مصرف: وَالْغَارِمِيْنَ ، ہے

یعنی قرض دار آدمی لیکن شرط یہ ہے کہ اس نے یہ قرض کسی گناہ کے کام کے لئے نہ لیا ہو تب وہ مستحق قرار پائے گا

آٹھواں مصرف: وَابْنَ السَّبِيْلِ ہے

یعنی مسافر آدمی جس کے پاس سفر میں بقدر ضرورت مال نہ ہو، اگر چہ اپنے وطن اور گھر میں وہ کثیر مال کا مالک ہو

زکوٰۃ کے اِن آٹھ مصارف میں، ملکیت شرط ہے یعنی مستحق زکوٰۃ، کو، زکوٰۃ کے مال کا مالک بنا دینا اور قبضہ دے دینا شرط ہے ورنہ زکوٰۃ ادا نہیں ہوگی

اسی وجہ سے زکوٰۃ کی رقم سے مسجد و مدرسہ و خانقاہ و غریب خانہ و یتیم خانہ و تبلیغی مرکز وغیرہ کی تعمیر درست نہیں کیونکہ یہاں ملکیت موجود نہیں ہے۔

زکوٰۃ کا نصاب

(۱) سونا: ساڑھے سات تولہ.....کم پر زکوٰۃ نہیں

(۲) چاندی: ساڑھے باون تولہ.....کم پر زکوٰۃ نہیں

(۳) اگر کسی کے پاس نصاب سے کم سونا اور چاندی ہو اور کچھ نقد رقم ہو تو اگر تمام چیزوں کی قیمت ساڑھے باون تولہ چاندی کے برابر یا زائد ہو تو، زکوٰۃ لازم ہوگی وگرنہ زکوٰۃ لازم نہیں ہوگی

قابلِ زکوٰۃ اثاثے

(۱) سونا خواہ زیور کی شکل میں ہو یا کسی اور شکل میں اور کسی بھی مقصد کے لئے ہو.....

(۲) چاندی.....

(۳) نقد رقم.....

(ا).....ہاتھ میں، بینک بیلنس، کسی کے پاس امانت.....

(ب).....غیر ملکی کرنسی اور پرائز بانڈز (اگرچہ پرائز بانڈز اور اس پر ملنے والا انعام لینا جائز نہیں)

(ج).....کسی بھی مقصد مثلاً حج وغیرہ کے لئے اپنے پاس جمع کردہ رقم.....

(د).....انشورنس پالیسی میں اصل جمع کردہ رقم (مروجہ انشورنس کی تمام قسمیں جائز نہیں)

.....

(ہ).....قرض دی ہوئی رقم، کسی بھی مقصد کے لئے ایڈوانس دی ہوئی رقم جو اصل یا اس کا بدل واپس ملے گا، بی سی (کمیٹی) میں اپنی جمع شدہ رقم.....

(و).....ہر قسم کے بچت سرٹیفکیٹس.....

حصص (شیئرز).....

(۴) بیچنے کے لئے خریدا گیا سامان، جائیداد، حصص، خام مال.....

(ا) فروخت شدہ چیز کی قابل وصول رقم.....

(ب) تیار مال کا اسٹاک.....

کل قابل زکوٰۃ مال.....

ناقابلِ زکوٰۃ اثاثے

(ا).....ادھار دی ہوئی رقم.....

(ب).....خریدی ہوئی چیز کی قیمت.....

(ج).....کمیٹی حاصل کرنے کے بعد بقیہ اقساط کی رقم.....

(۲).....ملازمین کی تنخواہ جس کی ادائیگی اس تاریخ تک لازم ہو چکی ہو.....

(۳).....کرایہ، بلز وغیرہ جن کی ادائیگی اس تاریخ تک لازم ہو چکی ہو.....

(۴).....گزشتہ سالوں کی زکوٰۃ جو ابھی ادا نہیں کی گئی.....

مجموعہ واجب الادا رقوم.....

قابل زکوٰۃ صافی رقم .....

مجموعہ واجب الادا رقوم.....

نوٹ: واجب الادا رقموں کو قابل زکوٰۃ صافی رقم سے منہا کر کے باقی جتنی رقم بچ جائے، اس کا چالیسواں حصہ (یعنی ڈھائی فیصد) زکوٰۃ کی نیت سے کسی مستحق زکوٰۃ کو مالک بنا کر کر دے دیا جائے۔

زکوٰۃ قرآن کی روشنی میں

اب ہم قرآن کی روشنی میں زکوٰۃ اور صدقات وخیرات کے فضائل بیان کرتے ہیں

اَلَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ وَیُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ وَمِمَّا رَزَقْنٰھُمْ یُنْفِقُوْنَ. (بقرہ:۳)

جولوگ غیب پر ایمان لاتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے اُن کو عطا کیا اس میں سے خرچ کرتے ہیں

وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ وَمَا تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِکُمْ مِّنْ خَیْرٍ تَجِدُوْہُ عِنْدَاللّٰہِ اِنَّ اللّٰہَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ. (بقرہ: ۱۱۰)

اور قائم کرو نماز کو اور ادا کرو زکوٰۃ کو اور جو کچھ آگے بھیجو گے اپنے لئے بھلائی سے پاؤ گے اس کو نزدیک اللہ کے بے شک اللہ تمہارے اعمال کو دیکھنے والا ہے۔

وَیَسْئَلُوْنَکَ مَاذَا یُنْفِقُوْنَ قُلِ الْعَفْوَ. (بقرہ: ۲۱۹)

اور سوال کرتے ہیں آپ سے کیا خرچ کریں فرما دیجئے، جو تمہاری ضرورت سے زیادہ ہو، (وہ اللہ کے راستے میں خرچ کردو)

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰکُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ یَّاْتِیَ یَوْمٌ لَّا بَیْعٌ فِیْہِ وَلَا خُلَّۃٌ وَّلَا شَفَاعَۃٌ وَالْکٰفِرُوْنَ ھُمُ الظّٰلِمُوْنَ. (بقرہ: ۲۵۴)

اے ایمان والو! خرچ کرو اُن چیزوں سے جو ہم نے تم کو عطا کی ہیں، اس سے پہلے کہ وہ دن (قیامت کا) آئے جس میں نہ خرید وفروخت ہوگی اور نہ دوستی ہوگی اور نہ (اللہ کی اجازت کے بغیر) کوئی سفارش ہوگی اور ظلم تو کافر لوگ کرتے ہیں (تم ایسے نہ بنو)

مَنْ ذَا الَّذِیْ یُقْرِضُ اللّٰہَ قَرْضًا حَسَنًا فَیُضٰعِفَہٗ لَہٗ اَضْعَافًا کَثِیْرَۃً.

(بقرہ: ۲۴۵)

کون شخص ہے جو اللہ کو قرض دے اچھے طور پر قرض دینا پھر اللہ رب العزت اس کا ثواب بڑھا کر کئی گنا کر دے گا

وَاَقْرَضْتُمُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا. (مائدہ: ۱۲)

قرض دو تم اللہ کو اچھے طور پر قرض دینا

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْاَذٰى. (بقرہ: ۲۶۴)

اے ایمان والو! احسان جتلا کر یا تکلیف پہنچا کر اپنی خیرات کو برباد مت کرو۔

مَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِيْ كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ وَاللّٰهُ يُضٰعِفُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ. (بقرہ: ۲۶۱)

مثال اُن لوگوں کی جو اللہ کے راستے میں اپنے مالوں کو خرچ کرتے ہیں جیسے مثال ایک دانہ کی جس سے اُگیں سات بالیں ہر بالی میں سَو دانے ہوں اور اللہ بڑھاتا ہے جس کیلئے چاہتا ہے اور اللہ وسعت والا جاننے والا ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْفِقُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا كَسَبْتُمْ وَمِمَّآ اَخْرَجْنَا لَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ. (بقرہ: ۲۶۷)

اے ایمان والو! خرچ کرو اپنی کمائی میں سے پاکیزہ چیزوں کو اور ان چیزوں میں سے جو ہم نے تمہارے لئے زمین سے پیدا کیں۔

وَاٰتُوْا حَقَّهٗ يَوْمَ حَصَادِهٖ. (انعام: ۱۴۱)

اور دو حق شریعت کا جس دن پیداوار کو زمین سے تم کاٹو۔

لِلْفُقَرَآءِ الَّذِيْنَ اُحْصِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ضَرْبًا فِي الْاَرْضِ يَحْسَبُهُمُ الْجَاهِلُ اَغْنِيَآءَ مِنَ التَّعَفُّفِ تَعْرِفُهُمْ بِسِيْمٰهُمْ لَا

يَسْئَلُوْنَ النَّاسَ اِلْحَافًا وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ.
(بقرہ: ۲۷۳)

(صدقات کے سب سے زیادہ مستحق) وہ لوگ ہیں جو قید کئے گئے اللہ کے راستے میں (یعنی جو لوگ دین کی خدمت واشاعت میں مصروف ہیں) اِسی مصروفیت کی وجہ سے وہ لوگ زمین پر چلنے پھرنے کی ہمت اور فرصت نہیں رکھتے اُن کے سوال نہ کرنے کی وجہ سے ناواقف آدمی اُن کو مال دار گمان کرتا ہے تم اُن کو پہچان سکتے ہو اُن کے چہرے کے فقر وفاقہ کے اثر سے نہیں سوال کرتے لوگوں سے لپٹ کر اور جو مال تم خرچ کرتے ہو اللہ اُس کو جاننے والا ہے

اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَاهُمْ يَحْزَنُوْنَ. (بقرہ: ۲۷۴)

جو لوگ اپنے مالوں کو خرچ کرتے ہیں دن کو اور رات کو، پوشیدہ اور ظاہر اُن کیلئے اجر ہے اُن کے رب کے پاس اور نہ اُن پر خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہونگے

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَيْءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ. (آل عمران: ۹۲)

ہرگز نہ پہنچو گے تم بھلائی کو یہاں تک کہ خرچ کرو تم اپنی محبوب چیز کو اور جو کچھ بھی تم خرچ کرو گے اللہ اس کو جاننے والا ہے

اِنَّ الْمُصَّدِّقِيْنَ وَالْمُصَّدِّقٰتِ وَاَقْرَضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا يُّضٰعَفُ لَهُمْ وَلَهُمْ اَجْرٌ كَرِيْمٌ. (حدید: ۱۸)

بے شک صدقہ دینے والے مرد اور صدقہ دینے والی عورتیں اور جو لوگ قرض دیتے ہیں اللہ کو قرض اچھا وہ صدقہ ان کیلئے بڑھا دیا جائے گا اور اُن کیلئے اجر ہوگا پسندیدہ

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُلْهِكُمْ اَمْوَالُكُمْ وَلَآ اَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ.

(منٰفقون: ۸)

اے ایمان والو! نہ غافل کرے تم کو مال تمہارا اور اولاد تمہاری اللہ کی یاد سے

وَاَنْفِقُوْا مِنْ مَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ فَيَقُوْلَ رَبِّ لَوْلَآ اَخَّرْتَنِيْٓ اِلٰٓى اَجَلٍ قَرِيْبٍ فَاَصَّدَّقَ وَاَكُنْ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ.

(منٰفقون: ۱۰)

اور جو کچھ ہم نے تمہیں دیا ہے اس میں سے خرچ کرو اس سے پہلے کہ تم میں سے کسی کو موت آئے پھر وہ بطور حسرت کے کہے اے میرے رب مجھے کچھ دن اور مہلت دیتا تا کہ میں خیرات کرتا اور نیک لوگوں میں شامل ہوتا

وَاَقْرِضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا وَمَا تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ هُوَ خَيْرًا وَّاَعْظَمَ اَجْرًا. (مزمل: ۲۰)

اور قرض دو اللہ کو قرض اچھا اور جو کچھ آگے بھیجو گے تم اپنی جانوں کیلئے بھلائی سے پاؤ گے تم اس کو نزدیک اللہ کے وہ بہتر اور اجر میں عظیم ہے

وَيُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِيْنًا وَّيَتِيْمًا وَّاَسِيْرًا اِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللّٰهِ لَا نُرِيْدُ مِنْكُمْ جَزَآءً وَّلَا شُكُوْرًا. (دھر: ۸،۹)

اور کھانا کھلاتے ہیں اللہ کی محبت میں مسکین اور یتیم اور قیدی کو (اور کہتے ہیں) ہم تم کو صرف اللہ کی رضامندی کیلئے کھانا کھلاتے ہیں ہم تم سے بدلہ اور شکر کے طلبگار نہیں ہیں

زکوٰۃ احادیث کی روشنی میں

اب ہم احادیث کی روشنی میں زکوٰۃ اور صدقات وخیرات کے فضائل بیان کرتے ہیں

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مُعَاذاً اِلَی الْیَمَنِ فَقَالَ اِنَّکَ تَاْتِیْ قَوْماً اَھْلَ کِتَابٍ فَادْعُھُمْ اِلٰی شَھَادَۃِ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ فَاِنْ ھُمْ اَطَاعُوْا لِذَالِکَ فَاَعْلِمْھُمْ اَنَّ اللّٰہَ قَدْ فَرَضَ عَلَیْھِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِی الْیَوْمِ وَاللَّیْلَۃِ فَاِنْ ھُمْ اَطَاعُوْا لِذٰلِکَ فَاَعْلِمْھُمْ اَنَّ اللّٰہَ قَدْ فَرَضَ عَلَیْھِمْ صَدَقَۃً تُؤْخَذُ مِنْ اَغْنِیَآئِھِمْ فَتُرَدُّ عَلٰی فُقَرَآئِھِمْ فَاِنْ ھُمْ اَطَاعُوْا لِذَالِکَ فَاِیَّاکَ وَکَرَائِمَ اَمْوَالِھِمْ وَاتَّقِ دَعْوَۃَ الْمَظْلُوْمِ فَاِنَّہٗ لَیْسَ بَیْنَھَا وَبَیْنَ اللّٰہِ حِجَابٌ. (متفق علیہ)

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذؓ کو یمن کی طرف بھیجا اور فرمایا تو ایک قوم اہل کتاب کے پاس جارہا ہے ان کو اس بات کی گواہی کی طرف بلا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں اگر انہوں نے اس کو مان لیا تو ان کو خبر دو تحقیق اللہ تعالیٰ نے ان پر رات اور دن میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں اگر وہ اس کو مان لیں تو ان کو خبر دو اللہ تعالیٰ نے ان پر زکوٰۃ فرض کی ہے ان کے مالداروں سے لی جائے اور ان کے فقیروں پر تقسیم کی جائے اگر اس کو مان لیں تو ان کے اچھے مال کو لینے سے بچ اور مظلوم کی بددعا سے ڈرتا رہ اس لئے کہ اس کے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان پردہ نہیں ہوتا۔

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اٰتَاہُ اللّٰہُ مَالاً فَلَمْ یُؤَدِّ زَکٰوتَہٗ مُثِّلَ لَہٗ مَالُہٗ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ شُجَاعًا اَقْرَعَ لَہٗ زَبِیْبَتَانِ یُطَوَّقُہٗ

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ثُمَّ يَاْخُذُ بِلَهْزَمَتَيْهِ يَعْنِىْ شِدْقَيْهِ ثُمَّ يَقُوْلُ اَنَا مَالُكَ اَنَا كَنْزُكَ. (بخاری)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کو اللہ نے مال دیا سو اس نے اس کی زکوٰۃ ادا نہ کی تو اس کا یہ مال اس کے لئے گنجا سانپ بنایا جائے گا جس کی آنکھوں پر دو سیاہ نقطے ہوں گے اور وہ سانپ قیامت کے دن اس کی گردن میں بطور طوق ڈالا جائے گا۔ پھر سانپ اس کے منہ کے دونوں کناروں کو یعنی باچھوں کو پکڑ لے گا پھر کہے گا میں تیرا مال ہوں میں تیرا خزانہ ہوں۔

عَنْ اَبِىْ ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَامِنْ رَجُلٍ يَكُوْنُ لَهٗ اِبِلٌ اَوْ بَقَرٌ اَوْ غَنَمٌ لَا يُؤَدِّىْ حَقَّهَا اِلَّا اُتِىَ بِهَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَعْظَمَ مَايَكُوْنُ وَاَسْمَنَهٗ تَطَاُهٗ بِاَخْفَافِهَا وَتَنْطِحُهٗ بِقُرُوْنِهَا كُلَّمَا جَازَتْ اُخْرٰهَا رُدَّتْ عَلَيْهِ اُوْلٰهَا حَتّٰى يُقْضٰى بَيْنَ النَّاسِ. (متفق علیہ)

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی شخص کے پاس اونٹ، گائے یا بکری ہو جس کا وہ حق ادا نہیں کرتا یعنی زکوٰۃ ادا نہیں کرتا مگر قیامت کے دن وہ اس حال میں لائی جائے گی کہ بہت بڑی اور بہت موٹی ہوگی وہ اس کو اپنے پاؤں سے کچلے گی اور اپنے سینگ سے مارے گی جب پہلی گزر جائے گی آخری لائی جائے گی۔ یہاں تک کہ لوگوں کے درمیان فیصلہ کیا جائے

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَصَابَتْهُ فَاقَةٌ فَاَنْزَلَهَا بِالنَّاسِ لَمْ تُسَدَّ فَاقَتُهٗ وَمَنْ اَنْزَلَهَا بِاللّٰهِ اَوْشَكَ اللّٰهُ لَهٗ بِالْغِنٰى اِمَّا بِمَوْتٍ عَاجِلٍ اَوْغِنًى اٰجِلٍ. (رواہ ابوداؤد والترمذی)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا جس شخص کو فاقہ پہنچے اور وہ لوگوں پر اس کو ظاہر کردے اس کی ضرورت پوری نہ کی جائے گی اور جو اللہ تعالیٰ سے فریاد کرے قریب ہے کہ اللہ اس کو جلد ہی فائدہ پہنچائے یا تو اس کو جلد موت دے کر اپنا مہمان بنالے یا تاخیر سے مال و دولت عطا فرمادے۔

عَنْ ابْنِ الْفَرَاسِيِّ اَنَّ الْفَرَاسِيَّ قَالَ لِرَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْاَلُ يَا رَسُوْلَ اللهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا وَاِنْ كُنْتَ لَابُدَّفَسَلِ الصَّالِحِيْنَ (رواه ابوداؤد والنسائی)

حضرت ابن الفراسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فراسی نے کہا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں کچھ سوال کرنا چاہتا ہوں اپنی ضروریات کیلئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سوال نہ کر اگر سوال کرنے سے چارہ کار نہ ہو تو صالح لوگوں سے سوال کر۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ يَوْمٍ يُصْبِحُ الْعِبَادُ فِيْهِ اِلَّا مَلَكَانِ يَنْزِلَانِ فَيَقُوْلُ اَحَدُهُمَا اَللّٰهُمَّ اَعْطِ مُنْفِقًا خَلَفًا وَيَقُوْلُ الْاٰخَرُ اَللّٰهُمَّ اَعْطِ مُمْسِكًا تَلَفًا. (متفق علیہ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر صبح جب بندے صبح کرتے ہیں دو فرشتے اترتے ہیں ایک کہتا ہے اے اللہ خرچ کرنے والے کو بدل عطا کر دوسرا کہتا ہے اے اللہ بخیل کا مال تلف کر۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللهُ تَعَالٰى اَنْفِقْ يَا ابْنَ اٰدَمَ اُنْفِقْ عَلَيْكَ. (متفق علیہ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے ابن آدم تو خرچ کر میں تجھ پر خرچ کروں گا۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلسَّخِیُّ قَرِیْبٌ مِنَ اللهِ قَرِیْبٌ مِنَ الْجَنَّةِ قَرِیْبٌ مِنَ النَّاسِ بَعِیْدٌ مِنَ النَّارِ وَالْبَخِیْلُ بَعِیْدٌ مِنَ اللهِ بَعِیْدٌ مِنَ الْجَنَّةِ بَعِیْدٌ مِنَ النَّاسِ قَرِیْبٌ مِنَ النَّارِ وَلَجَاهِلٌ سَخِیٌّ اَحَبُّ اِلَی اللهِ مِنْ عَابِدٍ بَخِیْلٍ (رواه الترمذی)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سخی شخص اللہ کے قریب ہے جنت کے قریب ہے لوگوں کے قریب ہے اور دوزخ سے دور ہے اور بخیل شخص اللہ سے دور ہے جنت سے دور ہے لوگوں سے دور ہے اور آگ کے قریب ہے۔ جاہل سخی اللہ تعالیٰ کی طرف بخیل عابد سے زیادہ محبوب ہے۔

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَصْلَتَانِ لَا تَجْتَمِعَانِ فِیْ مُؤْمِنٍ اَلْبُخْلُ وَسُوْءُ الْخُلُقِ. (رواه الترمذی)

حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو خصلتیں مومن شخص میں جمع نہیں ہوسکتیں بخل اور برا اخلاق۔

عَنْ اَبِیْ ذَرٍّؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحْقِرَنَّ مِنَ الْمَعْرُوْفِ شَیْئًا وَلَوْ اَنْ تَلْقٰی اَخَاکَ بِوَجْهٍ طَلِیْقٍ (رواه مسلم)

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو کسی نیکی کو حقیر نہ جان اگرچہ تو اپنے بھائی کے ساتھ خندہ پیشانی سے پیش آئے۔

عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ سَلَامٍؓ قَالَ لَمَّا قَدِمَ النَّبِیُّ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلْمَدِیْنَةَ جِئْتُ فَلَمَّا تَبَیَّنْتُ وَجْهَهٗ عَرَفْتُ اَنَّ وَجْهَهٗ لَیْسَ بِوَجْهِ کَذَّابٍ فَکَانَ اَوَّلُ مَا قَالَ یَاَیُّهَا النَّاسُ اَفْشُوا السَّلَامَ وَاَطْعِمُوْا الطَّعَامَ وَصِلُوا الْاَرْحَامَ وَصَلُّوْا بِاللَّیْلِ وَالنَّاسُ نِیَامٌ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ (رواه الترمذی)

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جس وقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے میں آیا میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک کو دیکھ کر ہی اندازہ لگایا کہ یہ چہرہ کسی جھوٹے شخص کا چہرہ نہیں ہوسکتا سب سے پہلے آپ نے فرمایا اے لوگو سلام خوب پھیلایا کرو۔ کھانا کھلایا کرو اور صلہ رحمی کرو اور رات کو نماز پڑھو جبکہ لوگ سوئے ہوئے ہوں جنت میں سلامتی کے ساتھ داخل ہو جاؤ گے۔

عَنْ اَنَسٍؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الصَّدَقَۃَ لَتُطْفِیُٔ غَضَبَ الرَّبِّ وَتَدْفَعُ مِیْتَۃَ السُّوْءِ. (رواہ الترمذی)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صدقہ خیرات اللہ تعالیٰ کے غضب کو بجھا دیتا ہے اور بری موت کو دور کرتا ہے۔

عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَۃَؓ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ اُمَّ سَعْدٍ مَاتَتْ فَاَیُّ الصَّدَقَۃِ اَفْضَلُ قَالَ الْمَاءُ فَحَفَرَ بِئْرًا وَقَالَ ھٰذِہٖ لِاُمِّ سَعْدٍ (رواہ ابوداؤد)

حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں نے کہا اے اللہ کے رسول ام سعدؓ فوت ہوگئی ہے کون سا صدقہ افضل ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانی حضرت سعدؓ نے ایک کنواں کھدوایا اور کہا یہ ام سعد کیلئے ہے۔

عَنْ اَنَسٍؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمَّا خَلَقَ اللّٰہُ الْاَرْضَ جَعَلَتْ تَمِیْدُ فَخَلَقَ الْجِبَالَ فَقَالَ بِھَا عَلَیْھَا فَاسْتَقَرَّتْ فَعَجِبَتِ الْمَلَائِکَۃُ مِنْ شِدَّۃِ الْجِبَالِ فَقَالُوْا یَا رَبِّ ھَلْ مِنْ خَلْقِکَ شَیْءٌ اَشَدُّ مِنَ الْجِبَالِ قَالَ نَعَمْ اَلْحَدِیْدُ فَقَالُوْا یَا رَبِّ ھَلْ مِنْ خَلْقِکَ شَیْءٌ اَشَدُّ مِنَ الْحَدِیْدِ قَالَ نَعَمْ اَلنَّارُ فَقَالُوْا یَا رَبِّ ھَلْ مِنْ خَلْقِکَ شَیْءٌ اَشَدُّ مِنَ النَّارِ قَالَ نَعَمْ اَلْمَآءُ فَقَالُوْا یَارَبِّ ھَلْ مِنْ خَلْقِکَ شَیْءٌ اَشَدُّ مِنَ الْمَآءِ قَالَ نَعَمْ اَلرِّیْحُ

فَقَالُوْا يَارَبِّ هَلْ مِنْ خَلْقِكَ شَيْءٌ اَشَدُّ مِنَ الرِّيْحِ قَالَ نَعَمْ ابْنُ اٰدَمَ تَصَدَّقَ صَدَقَةً بِيَمِيْنِهٖ يُخْفِيْهَا مِنْ شِمَالِهٖ. (رواه الترمذی)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اللہ نے زمین کو پیدا کیا تو زمین ہلنے لگی۔ اللہ تعالیٰ نے پہاڑ پیدا کئے ان کو زمین پر ٹھہرایا تو وہ ٹھہر گئی۔ فرشتوں نے پہاڑوں کی سختی سے تعجب کیا اور کہا اے ہمارے رب تیری مخلوق میں پہاڑوں سے بھی کوئی چیز سخت ہے فرمایا ہاں لوہا ہے کیونکہ وہ پتھر کو بھی توڑ دیتا ہے فرشتوں نے کہا اے ہمارے رب تیری مخلوق میں کوئی چیز لوہے سے بھی سخت ہے فرمایا ہاں آگ ہے کیونکہ آگ لوہے کو بھی پگھلا دیتی ہے۔ فرشتوں نے کہا اے ہمارے پروردگار آگ سے بھی کوئی سخت چیز تیری مخلوق میں ہے فرمایا ہاں پانی ہے کیونکہ پانی آگ کو بجھا دیتا ہے۔ فرشتوں نے کہا اے ہمارے پروردگار پانی سے بھی کوئی سخت چیز تیری مخلوق میں ہے فرمایا ہاں ہوا ہے کیونکہ ہوا پانی کو خشک کر دیتی ہے۔ فرشتوں نے کہا اے ہمارے پروردگار تیری مخلوق میں ہوا سے بھی کوئی چیز سخت ہے۔ فرمایا ہاں ابن آدم جب وہ صدقہ کرتا ہے اپنے دائیں ہاتھ سے اس کو اپنے بائیں ہاتھ سے چھپا لیتا ہے (کیونکہ ابن آدم کا یہ صدقہ اللہ کے غضب کو اور جہنم کی آگ کو بجھا دیتا ہے)

وآخر دعوانا ان الحمدللہ رب العالمین

فضائل جمعہ

از افادات

شیخ الحدیث حضرت درخواستیؒ کے جانشین
شیخ الحدیث والتفسیر خطیب اسلام

پیر طریقت
حضرت مولانا **حماد اللہ** صاحب **درخواستی** مدظلہ

امین وناشر
علوم درخواستی

مہتمم ۔ مرکزی جامعہ عبداللہ بن مسعود خان پور
مرکزی راہنما ۔ جمعیت علماء اسلام پاکستان
نائب امیر مرکزیہ ۔ مجلس علماء اہلسنت والجماعت پاکستان

ناشر

مکتبہ شیخ درخواستی مرکزی جامعہ عبداللہ بن مسعود خان پور
گرین ٹاؤن ضلع رحیم یار خان پوسٹ بکس نمبر 5
Web: www.shaikhedorkhwasti.org. Mob: 0300-0939448

فضائل جمعہ

جمعہ کی عظمت

لفظ جمعہ میں تین لغتیں مشہور ہیں (۱) میم کے ضمہ کے ساتھ جُمُعَہ، یہ لغت فصیح ہے (۲) میم کے سکون کے ساتھ جُمْعَہ یہ لغت مشہور ہے (۳) میم کی فتحہ کے ساتھ جُمَعَہ یہ لغت کثیر ہے۔

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اللہ رب العزت نے تخلیق آدم کے لئے آدم کے مادہ کو اسی دن جمع کیا تھا اس لئے اس کو جمعہ کہتے ہیں

بعض حضرات نے کہا کہ کعب بن لوی اس دن اپنی قوم کو جمع کر کے وعظ و نصیحت کرتا تھا اس لئے اس دن کو جمعہ کہا جانے لگا۔

بعض حضرات نے کہا جمعہ اسلامی نام ہے کیونکہ اس روز لوگ نماز کے لئے زیادہ جمع ہوتے تھے۔ زمانہ جاہلیت میں اسے عَروبہ کہتے تھے۔

پہلا جمعہ المبارک ۱۲ ربیع الاول سنا ہجری کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبا میں پڑھایا۔

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اسلام میں پہلا جمعہ مدینۃ الرسول میں مسجد نبوی میں قائم کیا گیا (۱ ہجری) اور دوسرا جمعہ مسجد جواثی (مسجد عبدالقیس) بحرین میں ادا کیا گیا (۸ ہجری)

جمعہ کے دن غسل کرنا، صاف ستھرے کپڑے پہننا، خوشبو لگانا مسنون و مستحب ہے۔

افضل الایام، یوم نحر، یوم عرفہ اور یوم جمعہ ہیں۔

جمعہ کی نماز میں دو خطبے درحقیقت دو رکعتوں کے قائم مقام ہیں اس لئے خطبہ کے آداب

بھی نماز والے ہیں کیونکہ جمعہ کی نماز ظہر کے قائم مقام تھی اور ظہر کی چار رکعتیں تھیں
یہود کے لئے محترم دن ہفتہ کا ہے، عیسائیوں کے لئے محترم دن اتوار کا ہے۔
اور مسلمانوں کیلئے محترم دن جمعہ کا ہے۔
ابوداؤد میں حضرت اوسؓ بن اوس ثقفی سے روایت ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے
جمعہ کے دن مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرو
مسند احمد میں حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے
یَوْمُ الْمَوْعُوْد، قیامت کا دن ہے،
یَوْمُ الْمَشْهُوْد، عرفہ کا دن ہے
یَوْمُ الشَّاهِد جمعہ کا دن ہے
ان تینوں ایام کا تذکرہ قرآن مجید میں سورۃ البروج میں ہے۔
ترمذی میں حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے جس دن یہ آیت اتری
اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْناً. (مائدہ: ۳)
اُس دن ہماری دو عیدیں تھیں کیونکہ وہ دن یوم جمعہ بھی تھا اور یومِ عرفہ بھی تھا

جمعہ قرآن کی نظر میں

اللہ رب العزت سورۃ الجمعہ میں نماز جمعہ کی فرضیت و عظمت و اہمیت کو بیان فرماتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں!
يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ

اس میں نماز جمعہ کی فرضیت کا بیان ہے۔

فَاسْعَوْا اِلٰی ذِکْرِ اللّٰہِ پہلا فریضہ مؤمنین

وَذَرُوا الْبَیْعَ دوسرا فریضہ مؤمنین

ذٰلِکُمْ خَیْرٌ لَّکُمْ اِنْ کُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ نتیجہ کا بیان ہے۔

فَاِذَا قُضِیَتِ الصَّلٰوۃُ فَانْتَشِرُوْا فِی الْاَرْضِ وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰہِ

اس میں نماز جمعہ سے فراغت کے بعد تجارت کی مشروعیت کا بیان ہے۔

وَاذْکُرُوا اللّٰہَ کَثِیْرًا التزامِ ذکر کی تاکید ہے۔

لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ نتیجہ کا بیان ہے۔

ترجمہ: اے ایمان والو! جب جمعہ کے دن نمازِ جمعہ کیلئے بلایا جائے تو اللہ کی یاد کی طرف تم دوڑ پڑو، اور خرید وفروخت کو چھوڑ دو (کیونکہ نماز جمعہ کا نفع باقی ہے جبکہ خرید وفروخت کا نفع فانی ہے) یہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم عقل وشعور رکھتے ہو۔

جب نمازِ جمعہ پوری ہو چکے تو اب تمہیں اجازت ہے اللہ کی زمین پر پھیل جاؤ اور اللہ کے فضل کو تلاش کرو لیکن اس حالت میں بھی اللہ کو کثرت سے یاد کرتے رہو تا کہ تمہیں کامیابی نصیب ہو۔

جمعہ احادیث کی نظر میں

ابوداؤد میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے مَنِ اغْتَسَلَ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ جس نے جمعہ کے دن غسل کیا وَلَبِسَ مِنْ اَحْسَنِ ثِیَابِہَا اور اچھے کپڑے پہنے، وَمَسَّ مِنْ طِیْبٍ اِنْ کَانَ عِنْدَہٗ، اور جو اس کے پاس خوشبو موجود ہے وہ لگائے اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں وَمَسَّ مِنْ

طِیْبِ اِمْرَاءَ تِہٖ، اگر اپنی نہ ہو تو بیوی کی خوشبو لگائے اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں
وَیَمَسُّ مِنَ الطِّیْبِ مَاقُدِّرَلَہٗ جو خوشبو اُسے مہیا اور میسر ہو وہ لگائے، تھوڑی یا زیادہ، ادنیٰ یا اعلیٰ اپنی یا بیوی کی۔ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں
فَاِنْ لَّمْ یَجِدْ فَالْمَاءُ طِیْبٌ، اگر اس کے پاس خوشبو نہ ہو تو پانی اس کے لئے خوشبو ہے یعنی اس کو غسل کافی ہے
ایک روایت میں ہے عَلَیْکُمْ بِالسِّوَاکِ جمعہ کے دن مسواک ضرور کرو۔
ثُمَّ اَتَی الْجُمُعَۃَ پھر جمعہ کے لئے جائے
فَلَمْ یَتَخَطَّ اَعْنَاقَ النَّاس
لوگوں کی گردنیں نہ پھلانگے، یعنی صفوں کو چیر کر آگے نہ جائے۔
ثُمَّ صَلّٰی مَا کَتَبَ اللّٰہُ لَہٗ پھر تحیۃ الوضوء، تحیۃ المسجد، سنت، نفل، جو نماز اس کے نصیب میں ہے وہ ادا کرے۔
ثُمَّ اَنْصَتَ اِذَا خَرَجَ اِمَامُہٗ پھر جب امام خطبہ کیلئے منبر پر آئے تو خاموشی اور اطمینان کے ساتھ خطبہ سنے۔
حَتّٰی یَفْرُغَ مِنْ صَلٰوتِہٖ یہاں تک کہ امام نماز اور دیگر تمام امور جمعہ سے فارغ ہو جائے
کَانَتْ کَفَّارَۃً لِمَا بَیْنَھَا وَبَیْنَ جُمُعَتِہِ الَّتِیْ قَبْلَھَا.
تو یہ جمعہ کی نماز گزشتہ جمعہ سے لے کر اس جمعہ تک پورے ہفتہ کے گناہوں اور خطاؤں کا بدلہ اور کفارہ بن جائے گی۔
حضرت عبداللہ بن عمروؓ کی روایت میں ہے وَزِیَادَۃُ ثَلَاثَۃِ اَیَّامٍ کہ مزید تین دن کے گناہ معاف ہوں گے۔ کیونکہ سنت اللہ ہے۔
مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَۃِ فَلَہٗ عَشْرُ اَمْثَالِھَا ایک نیکی کا اجر دس گنا ملے گا۔

ابوداؤد شریف میں حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ سے روایت ہے
حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے وَمَنْ لَغَا وَتَخَطّٰى رِقَابَ النَّاسِ كَانَتْ لَهٗ ظُهْرًا.
جس نے لغو اور بے ہودہ حرکت کی اور لوگوں کی گردنوں کو پھلانگا اور صفوں کو چیرا
تو اس کی ظہر کی نماز ہوگی اور وہ نماز جمعہ کے اجر و ثواب سے محروم رہے گا۔
حضرت اوسؓ بن اوس ثقفی سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے حضور اکرم صلی اللہ
علیہ وسلم سے سنا آپ نے ارشاد فرمایا مَنْ غَسَّلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاغْتَسَلَ جس نے
جمعہ کے دن اپنے وجود کو پانی اور خطمی یا صابن سے صاف کیا ثُمَّ بَكَّرَ وَابْتَكَرَ پھر نماز
جمعہ اور خطبہ جمعہ کے لئے اول وقت میں مسجد چلا گیا، وَمَشٰى وَلَمْ يَرْكَبْ اور پیدل
جائے اور سواری پر سوار نہ ہو، وَدَنَا مِنَ الْإِمَامِ وَاسْمَعَ وَلَمْ يَلْغُ اور امام کے قریب
ہو کر بیٹھے اور پوری توجہ سے خطبہ سنے اور خطبہ کے دوران کسی سے گفتگو نہ کرے اور نہ
ہی کوئی لغو اور بے ہودہ حرکت کرے۔
كَانَ لَهٗ بِكُلِّ خُطْوَةٍ عَمَلُ سَنَةٍ اَجْرُ صِيَامِهَا وَقِيَامِهَا تو اس کو ہر قدم پر ایک
سال کے "صِيَامِ يَوْمٍ" یعنی روزہ، اور ایک سال کے قیام لیل، یعنی تہجد کا ثواب ملے
گا۔ سبحان اللہ۔
ابوداؤد میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
کا فرمان ہے:
مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ غُسْلَ الْجَنَابَةِ جس شخص نے جمعہ کے دن غسل جنابت کیا۔
ثُمَّ رَاحَ فَكَاَنَّمَا قَرَّبَ بَدَنَةً. پھر اول ساعت میں نماز جمعہ کیلئے مسجد چلا گیا
اسے اللہ کے راستے میں ایک اونٹ قربان کرنے کا ثواب ملے گا۔
وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّانِيَةِ فَكَاَنَّمَا قَرَّبَ بَقَرَةً.

اور جو شخص دوسری ساعت میں مسجد گیا اُسے گائے بیل کی قربانی کا ثواب ملے گا،
وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّالِثَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ كَبْشًا أَقْرَنَ اور جو شخص تیسری ساعت میں مسجد گیا اسے سینگ دار مینڈھے اور دنبے کی قربانی کا ثواب ملے گا۔
وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الرَّابِعَةِ ، فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ دَجَاجَةً
اور جو شخص چوتھی ساعت میں مسجد گیا اس نے مُرغی کا صدقہ کیا۔
وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الْخَامِسَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ بَيْضَةً
اور جو شخص پانچویں ساعت میں مسجد گیا اس نے انڈہ صدقہ کیا،
اور نسائی کی روایت میں ہے وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ السَّادِسَةَ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ عُصْفُورًا اور جو شخص چھٹی ساعت میں مسجد گیا اس نے چڑیا کا صدقہ دیا۔
فَإِذَا خَرَجَ الْإِمَامُ حَضَرَتِ الْمَلَائِكَةُ يَسْتَمِعُوْنَ الذِّكْرَ
جب امام خطبہ جمعہ کیلئے آتا ہے تو فرشتے دفتر لپیٹ لیتے ہیں اور خطبہ سننے میں مصروف ہو جاتے ہیں، معلوم ہوا کہ جمعہ کے لئے جن اعزازات کا ذکر اس حدیث میں ہے وہ خطبہ کے شروع ہونے تک ہے۔
جو بعد میں شریک ہوگا اس کی صرف نماز ہوگی اعزاز وانعام سے محروم رہے گا۔
اس روایت میں ساعت کے لفظ سے 'ساعاتِ زمانیہ' یعنی گھنٹے مراد ہیں کیونکہ دن بارہ گھنٹوں کا ہوتا ہے تو اول دن یعنی صبح صادق سے لے کر زوال شمس تک چھ ساعات یعنی چھ گھنٹے اور چھ حصے ہوں گے جن کا تذکرہ اس حدیث میں ہے اور ہر ساعت میں نماز جمعہ کے لئے آنے پر اعزاز وانعام کا اعلان ہے تو گویا کہ ان ساعات کا وقت زوالِ شمس تک ہے اور بعض حضرات کے نزدیک ساعت سے مراد ''لحظاتِ لطیفہ'' ہیں یعنی لحظہ ولمحہ، سیکنڈ ومنٹ، تو اس وقت ساعات کی ابتداء زوالِ شمس سے مانی جائے گی

اور خطبہ کے شروع ہوتے ہی ساعات کا اختتام ہو جائے گا۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ يَوْمٍ طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ يَوْمُ الْجُمُعَةِ فِيهِ خُلِقَ اٰدَمُ وَفِيْهِ اُدْخِلَ الْجَنَّةَ وَفِيْهِ اُخْرِجَ مِنْهَا وَلَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ اِلَّا فِیْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ. (رواه مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہترین دن جس میں سورج نکلا جمعہ کا دن ہے اس میں آدم پیدا ہوئے اس دن جنت میں داخل کئے گئے اور اسی دن جنت سے نکالے گئے اور قیامت قائم نہیں ہوگی مگر جمعہ کے دن۔

ایک روایت میں ہے حضرت آدم کی توبہ کی قبولیت اور وفات بھی جمعہ کے دن ہوئی۔

حضرت آدم کو جنت سے نکالا گیا تو آپ کو 'خلیفۃ اللہ فی الارض' کا اعزاز ملا اور قیامت تک ''اربوں کھربوں کی تعداد میں'' اولادِ آدم کا انعام ملا اور قیامت کا قائم ہونا مومن کے لئے یوں انعام ہے کہ اب ''وصالِ یار'' ہے۔ رب رحمٰن کا دیدار ہے، حور و غلمان اور رب رحمان کا پیار ہے۔ اور ایک روایت میں ہے جن وانس کے علاوہ اللہ کی ساری مخلوق جمعہ کے دن، قیام قیامت، کے ڈر کی وجہ سے خوفزدہ رہتی ہے۔

بخاری اور مسلم میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے۔

اِنَّ فِی الْجُمُعَةِ لَسَاعَةً لَا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ يَسْاَلُ اللهَ فِيْهَا خَيْرًا اِلَّا اَعْطَاهُ اِيَّاهُ .

جمعہ کے دن ایک گھڑی قبولیت کی ہے آدمی رب سے جو مانگتا ہے رب عطا فرما دیتے ہیں۔

امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک یہ وقت عصر اور مغرب کے درمیان کا ہے

اور امام شافعی کے نزدیک دو خطبوں کے درمیان کا وقت ہے

عَنْ اَبِی الْجَعْدِ الضَّمْرِیِّ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ تَرَکَ ثَلَاثَ جُمَعٍ تَھَاوُنًا بِھَا طَبَعَ اللّٰہُ عَلٰی قَلْبِہٖ (رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ.)

حضرت ابوالجعد ضمری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے سستی کی وجہ سے تین جمعہ چھوڑ دیئے اللہ تعالیٰ اس کے دل پر نفاق کی مہر لگا دیتا ہے۔

عَنْ جَابِرٍ ؓ قَالَ لَمَّا اسْتَوٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ عَلَی الْمِنْبَرِ قَالَ اِجْلِسُوْا فَسَمِعَ ذٰلِکَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ فَجَلَسَ عَلٰی بَابِ الْمَسْجِدِ فَرَاٰہُ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ تَعَالَ یَا عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ مَسْعُوْدٍ. (رواہ ابوداؤد)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن منبر پر بیٹھے صحابہؓ کو فرمایا بیٹھ جاؤ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کو مسجد کے دروازے کے پاس سنا وہ وہیں بیٹھ گئے جب ان کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا فرمایا اے عبداللہ بن مسعود آگے آجاؤ۔

نہ پوچھ درد مندوں سے کہاں بیٹھ گئے
تیری محفل میں غنیمت ہے جہاں بیٹھ گئے

بخاری میں حضرت سائبؓ بن یزید سے روایت ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکرؓ، حضرت عمرؓ، کے زمانہ میں جب امام جمعہ کے دن منبر پر بیٹھ جاتا تو اُس کے سامنے اذان دی جاتی تھی پھر امام خطبہ دیتا تھا، پھر دوسری اذان کہی جاتی مراد تکبیر ہے پھر امام نماز جمعہ پڑھاتا لیکن حضرت عثمانؓ کے دور میں جب مسلمانوں کی کثرت

ہوگئی تو 'مقامِ زَوْرَاء' پر تیسری اذان کا اضافہ کیا گیا مراد 'اذان اول' ہے، مقامِ زوراء، مدینہ کے بازار میں خارج مسجد ایک بلند جگہ تھی جس کو، احجارِ زیت، بھی پکارا جاتا تھا جہاں مؤذن کھڑے ہوکر اذان دیا کرتا تھا۔

جمعہ کی تین اذانوں سے مراد پہلی اذان جو اطلاع کے لئے ہوتی ہے

دوسری اذان جو خطبہ سے پہلے ہوتی ہے

تیسری اذان سے مراد تکبیر ہے جو نماز کے لئے ہوتی ہے

مسلم میں حضرت جابرؓ سے روایت ہے، فرماتے ہیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب، خطبہ جمعہ، ارشاد فرماتے تو آپ کی کیفیت ایسے ہوتی اِحْمَرَّتْ عَیْنَاہُ، آپ کی آنکھیں سُرخ ہوجاتیں وَعَلَا صَوْتُہٗ، اور آپ کی آواز بلند ہوجاتی وَاشْتَدَّ غَضَبُہٗ، اور آپ کا غصہ شدید ہوجاتا یوں لگتا تھا جیسے آپ ہمیں کسی حملہ کرنے والے لشکر سے ڈرا رہے ہوں اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ کیفیت غیر اختیاری ہوتی تھی اور آپ کا یہ غصہ اور جلال امت کے پیار اور محبت کی وجہ سے ہوتا تھا تاکہ لوگ اللہ سے ڈریں اور جہنم کا ایندھن بننے سے بچ جائیں۔

مسلم میں حضرت جابرؓ سے روایت ہے، فرماتے ہیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، جمعہ کے دو خطبے ارشاد فرماتے دونوں خطبوں کے درمیان تھوڑی دیر بیٹھتے

فرماتے ہیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز بھی مختصر ہوتی تھی اور خطبہ بھی مختصر ہوتا تھا۔

ابوداؤد میں حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے، فرماتے ہیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، جمعہ کے دونوں خطبے کھڑے ہوکر ارشاد فرماتے تھے۔

ابوداؤد میں حضرت سہلؓ بن سعد سے روایت ہے، فرماتے ہیں، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ میں سبابہ یعنی شہادت کی انگلی سے اشارہ فرماتے تھے، یعنی انگوٹھے اور درمیانی

انگلی کو بند فرماتے تھے اور صرف، سَبَّابہ، سے اشارہ فرماتے تھے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا منبر تھا جس کے تین درجے تھے یہ منبر، عائشہ انصاریہؓ نے اپنے غلام 'میمون' سے بنوایا تھا اور ایک روایت میں حضرت تمیم داریؓ نے بنوایا تھا دونوں روایتیں ابوداؤد کی ہیں

ابوداؤد میں روایت ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم 'عَصَا یا کمان، ہاتھ میں لے کر خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے تھے!

ابوداؤد میں حضرت نعمان بنؓ بشیر سے روایت ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ اور عیدین کی نماز میں سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی پہلی رکعت اور ھَلْ اَتٰکَ حَدِیْثُ الْغَاشِیَۃِ دوسری رکعت میں پڑھتے تھے۔

یعنی آپ اکثر یہ دو سورتیں پڑھا کرتے تھے ویسے دوسری سورتوں کے پڑھنے کا ذکر بھی احادیث میں موجود ہے۔

وآخر دعوانا ان الحمدللہ رب العالمین

فضائل عیدین

از افادات

شیخ الحدیث حضرت درخواستیؒ کے جانشین
شیخ الحدیث والتفسیر خطیب اسلام

پیر طریقت
حضرت مولانا **حماد اللہ** امین **درخواستی** مدظلہ علوم درخواستی
امین وناشر

مہتمم ۔ مرکزی جامعہ عبداللہ بن مسعودؓ خان پور
مرکزی راہنما ۔ جمعیت علماء اسلام پاکستان
نائب امیر مرکزیہ ۔ مجلس علماء اہلسنت والجماعت پاکستان

ناشر

مکتبہ شیخ درخواستی مرکزی جامعہ عبداللہ بن مسعودؓ گرین ٹاؤن ضلع رحیم یار خان پوسٹ بکس نمبر 5

Web: www.shaikhedarkhwasti.org. Mob: 0300-0939446

فضائل عیدین

عیدین کی عظمت

عید عَوْد سے ماخوذ ہے کیونکہ یہ دن ہر سال خوشی اور مُسرت کو لے کر لوٹتا ہے۔
عید الفطر اور عید الاضحیٰ دو دن خوشی کے عطا کئے گئے ہیں۔
اور یہ خوشی تکمیلِ عبادت کی وجہ سے ہے۔
صومِ رمضان کی تکمیل پر عید الفطر کو مشروع کیا گیا
حج بیت اللہ کی تکمیل پر عید الاضحیٰ کو مشروع کیا گیا۔
عید الفطر اور عید الاضحیٰ کی نمازیں بطور شکرانے کے ادا کی جاتی ہیں
کہ رب رحمٰن نے ہمیں ان عبادات کی تکمیل کی توفیق نصیب فرمائی۔

عیدین کی نماز کا وقت

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر کی نماز دیر سے ادا فرماتے جب سورج دو نیزہ کی بلندی پر ہوتا کیونکہ نماز کے بعد فراغت ہوتی کوئی امور شرعیہ متعلق نہ ہوتے
جبکہ عید الاضحیٰ کی نماز جلدی ادا فرماتے جب سورج ایک نیزہ کی بلندی پر ہوتا
کیونکہ نماز کے بعد قربانی اور اس کے متعلقہ اُمور کو سرانجام دینا ہوتا ہے۔

عیدین کا ثبوت قرآن سے

جمہور کے نزدیک سورۃ بقرہ میں اللہ رب العزت کے فرمان وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ، سے عید الفطر کی مشروعیت کا ثبوت ہے۔

اور سورۃ کوثر میں فَصَلِّ لِرَبِّکَ وَانْحَرْ سے عیدالاضحیٰ کی مشروعیت کا ثبوت ہے۔

عیدین کا ثبوت احادیث سے

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَؓ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْعِيْدَيْنِ غَيْرَ مَرَّةٍ وَّلَا مَرَّتَيْنِ بِغَيْرِ اَذَانٍ وَاِقَامَةٍ. (رواه مسلم)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عیدین کی نماز پڑھی نہ ایک بار نہ دوبار بلکہ بہت مرتبہ بغیر اذان اور تکبیر کے۔

عَنْ ابْنِ عُمَرَؓ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْ بَكْرٍؓ وَعُمَرُؓ يُصَلُّوْنَ الْعِيْدَيْنِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ. (صحيح البخارى و صحيح مسلم)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عیدین کی نماز خطبہ سے پہلے پڑھتے تھے۔

عَنْ اَنَسٍؓ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَغْدُوْ يَوْمَ الْفِطْرِ حَتّٰى يَاْكُلَ تَمَرَاتٍ وَيَاْكُلُهُنَّ وِتْرًا. (صحيح البخارى)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عیدالفطر کے دن عیدگاہ کو نہ جاتے یہاں تک کہ کھجوریں کھاتے اور طاق کھجوریں کھاتے

عَنْ جَابِرٍؓ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ يَوْمُ عِيْدٍ خَالَفَ الطَّرِيْقَ. (صحيح البخارى)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب عید کا دن ہوتا عیدگاہ آنے جانے میں دو مختلف راستے اختیار کرتے (اِس عمل سے اسلام اور

مسلمانوں کی شان وشوکت کا اظہار مقصود ہوتا ہے۔)

عَنْ اَنَسٍؓ قَالَ قَدِمَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْمَدِیْنَۃَ وَلَھُمْ یَوْمَانِ یَلْعَبُوْنَ فِیْھِمَا فَقَالَ مَا ھٰذَانِ الْیَوْمَانِ قَالُوا کُنَّا نَلْعَبُ فِیْھِمَا فِی الْجَاھِلِیَّۃِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَدْ اَبْدَلَکُمُ اللّٰہُ بِھِمَا خَیْرًا مِنْھُمَا یَوْمَ الْاَضْحٰی وَیَوْمَ الْفِطْرِ. (رواہ ابوداؤد)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے اوران کے دو دن تھے جن میں وہ کھیلتے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ دو دن کیسے ہیں انہوں نے کہا جاہلیت کے زمانہ میں ہم ان دنوں میں (یعنی نوروز اور مہرجان) میں کھیلا کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ان دونوں کے بدلہ میں تمہیں دو دن بہتر عطا فرمائے ہیں عید قربان کا اور عید الفطر کا۔

عَنْ بُرَیْدَۃَؓ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَخْرُجُ یَوْمَ الْفِطْرِ حَتّٰی یَطْعَمَ وَلَا یَطْعَمُ یَوْمَ الْاَضْحٰی حَتّٰی یُصَلِّیَ. (رواہ الترمذی)

حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر کے دن باہر نہیں نکلتے تھے یہاں تک کہ کھالیتے اور قربانی کے دن نہ کھاتے تھے یہاں تک کہ نماز پڑھ لیتے۔ عید الفطر کے دن نماز سے پہلے کھانے میں مقام عبدیت کا اظہار ہے کہ جس رب کے کہنے پر پورا رمضان دن کو روزہ رکھا تو اسی کی اجازت سے اس کی خوشنودی کے لئے صبح ہی صبح اس کی نعمتوں سے لطف اندوز ہونا ہے

اور عید الاضحیٰ کے دن نماز سے پہلے کچھ نہ کھانے کی حکمت اللہ کی دعوت کو قبول کرنا ہے یعنی قربانی کے گوشت کو سب سے پہلے تناول کرنا ہے۔

صدقہ فطر کے فائدے

صدقہ فطر ادا کرنے سے ایک حکم شرعی کے انجام دینے کا ثواب تو ملتا ہی ہے۔
اس کے ساتھ مزید دو فائدے حاصل ہوتے ہیں۔

پہلا فائدہ

صدقہ فطر روزوں کو پاک صاف کرنے کا ذریعہ ہے۔ روزہ کی حالت میں جو فضول باتیں کیں اور جو خراب اور گندی باتیں زبان سے نکلیں۔ صدقہ فطر کے ذریعہ روزے ان چیزوں سے پاک ہو جاتے ہیں۔

دوسرا فائدہ

عید کے دن ناداروں اور مسکینوں کی خوراک کا انتظام ہو جاتا ہے۔ اور اسی لئے عید کی نماز کو جانے سے پہلے صدقہ فطر ادا کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ دیکھئے کتنا سستا سودا ہے کہ محض دو سیر گندم دینے سے تیس روزوں کی تطہیر ہو جاتی ہے یعنی لایعنی اور گندی باتوں کی روزہ میں جو ملاوٹ ہوگئی اس کے اثرات سے روزے پاک ہو جاتے ہیں۔
اور غریب کی روٹی روزی کا بندوبست ہو جاتا ہے

فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَكٰوةُ الْفِطْرِ طُهْرَةً لِلصِّيَامِ مِنَ اللَّغْوِ وَالرَّفَثِ وَطُعْمَةً لِلْمَسَاكِيْنِ. (رواه ابوداؤد)

عید کی رات کی فضیلت

عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَامَ لَيْلَتَيِ الْعِيْدَيْنِ مُحْتَسِبًا لَمْ يَمُتْ قَلْبُهٗ يَوْمَ تَمُوْتُ الْقُلُوْبُ. (رواه ابن ماجه)

ترجمہ: حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے دونوں عیدوں (یعنی عید الفطر اور عید الاضحیٰ) کی راتوں کو ثواب کا یقین رکھتے ہوئے زندہ رکھا تو اس کا دل اس دن نہ مرے گا جس دن لوگوں کے دل مردہ ہو جائیں گے۔!

پانچ مبارک راتیں

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اَحْیَا اللَّیَالِیَ الْخَمْسَ وَجَبَتْ لَہُ الْجَنَّۃُ لَیْلَۃُ التَّرْوِیَۃِ وَلَیْلَۃُ الْعَرَفَۃِ وَلَیْلَۃُ النَّحْرِ وَلَیْلَۃُ الْفِطْرِ وَلَیْلَۃُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ. (رواہ الاصبھانی)

ترجمہ: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے (ذکر و عبادت کے ذریعہ) پانچ راتیں زندہ رکھیں اس کے لئے جنت واجب ہوگئی (وہ پانچ راتیں یہ ہیں) آٹھ ذی الحجہ کی رات، عرفہ کی رات، بقر عید کی رات، عید الفطر کی رات، اور پندرہویں شعبان کی رات۔

عید کے دن کی فضیلت

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب شب قدر ہوتی ہے تو جبریل علیہ السلام فرشتوں کی ایک جماعت کے ساتھ نازل ہوتے ہیں جو ہر اس بندۂ خدا کے لئے دعا کرتے ہیں جو اللہ عزوجل کا ذکر کر رہا ہو۔ پھر جب عید کا دن ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرشتوں کے سامنے فخر فرماتے ہیں کہ دیکھو ان لوگوں نے ایک ماہ کے روزے رکھے اور حکم مانا، اور فرماتے ہیں کہ اے میرے فرشتو بتاؤ اس مزدور کی کیا جزا ہے جس نے عمل پورا کر دیا ہو؟ وہ عرض کرتے ہیں

ہمارے رب اس کی جزا یہ ہے کہ اس کا بدلہ پورا دے دیا جائے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اے میرے فرشتو! میرے بندوں اور بندیوں نے میرا فریضہ پورا کر دیا جو ان پر لازم تھا اور اب دعا میں گڑگڑانے کے لئے نکلے ہیں قسم ہے میری عزت وجلال اور کرم کی اور میرے علو اور ارتفاع کی میں ضرور ان کی دعا قبول کروں گا۔ پھر (بندوں کو) ارشاد باری تعالیٰ ہوتا ہے کہ میں نے تم کو بخش دیا اور تمہاری برائیوں کو نیکیوں سے بدل دیا۔ لہٰذا اس کے بعد (عیدگاہ سے) بخشے بخشائے واپس ہوتے ہیں۔ (رواہ البیہقی)

احکام عید الفطر

رمضان المبارک کے گزر جانے کے بعد یکم شوال کو شکرانے کے طور پر دو رکعت نماز عید ادا کرنا واجب ہے۔ عید الفطر کے احکام مندرجہ ذیل ہیں۔

☆ عید کے دن غسل کیا جائے، مسواک کی جائے۔ عمدہ کپڑے جو میسر ہوں پہن کر خوشبو لگائی جائے، بالوں میں کنگھی کر کے تیل لگایا جائے۔

☆ صبح سویرے اٹھ کر عیدگاہ جلدی پہنچنے کی کوشش کی جائے اور نماز عید کے لئے عیدگاہ جانے سے پہلے کوئی میٹھی چیز کھالی جائے۔!

☆ عیدگاہ جانے سے پہلے صدقہ فطر ادا کر دیا جائے۔

☆ عید کی نماز پڑھنے کے لئے ایک راستے سے جائے اور نماز کے بعد دوسرے راستے سے واپس آئے عیدگاہ اگر ممکن ہو تو پیدل چل کر جائے۔

☆ راستے میں یہ تکبیریں آہستہ آہستہ پڑھے۔

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ

☆ نماز عید سے پہلے کسی جگہ نفل پڑھنا مکروہ ہے البتہ عید کی نماز کے بعد گھر آ کر نوافل

پڑھ سکتے ہیں۔تاہم عیدگاہ میں نماز کے بعد بھی نوافل پڑھنا مکروہ ہے۔

☆نماز عید بغیر اذان اور اقامت کے ادا کی جائے۔

☆عیدین۔کے خطبوں کی ابتداء تکبیر سے کرنا مستحب ہے۔پہلے خطبہ میں نو مرتبہ اور دوسرے خطبہ میں سات مرتبہ تکبیر پڑھی جائے۔

☆عید کے دونوں خطبوں کے درمیان امام کے لئے تھوڑی دیر بیٹھنا مسنون ہے۔

☆عید کے دن عورتوں، مریضوں اور مسافروں کے لئے بھی نماز عید سے پہلے نوافل پڑھنا مکروہ ہے۔

☆عیدین کی نماز عیدگاہ میں ادا کرنا مسنون ہے۔البتہ معذوروں کے لئے مساجد میں نماز عید ادا کرنا جائز ہے۔

☆نماز عید کے لئے جماعت شرط ہے۔لہٰذا اگر کسی وجہ سے کوئی شخص نمازِ عید کی جماعت میں شریک نہیں ہوسکا تو وہ تنہا نماز عید ادا نہیں کرسکتا۔اسی طرح اگر کسی کی نماز عید کسی وجہ سے فاسد ہوگئی ہو تو اس کی قضا واجب نہیں ہے۔

☆اگر کسی شرعی عذر کی وجہ سے نمازِ عید پہلے دن نہ پڑھی جاسکے تو دوسرے دن نماز عید پڑھ سکتے ہیں۔

☆اگر امام صاحب رکوع سے پہلے زائد تکبیریں کہنا بھول جائیں اور رکوع کی حالت میں انہیں وہ تکبیریں یاد آجائیں تو وہ حالت رکوع ہی میں تکبیریں کہہ لیں، قیام کی طرف نہ لوٹیں۔

☆تاہم اگر غلطی سے امام صاحب کھڑے ہوگئے اور کھڑے ہوکر انہوں نے یہ زائد تکبیریں کہیں تو یہ صورت بھی جائز ہے نماز فاسد نہیں ہوگی۔

☆جمعہ کی عید عوام یا حاکم پر بھاری نہیں ہوتی بلکہ مومن کے لئے ڈبل عید اور ڈبل خوشی

ہو جاتی ہے۔

☆ کفار سے عید ملنا درست نہیں کیونکہ کافر اللہ کا دشمن ہے اور اللہ کے دشمنوں سے دوستی حرام ہے۔

☆ عید کے دن اگر عیدی کو اسلامی عبادت یا سنت نہ سمجھا جائے محض خوشی کے اظہار کے لئے ایسا کیا جائے تو کوئی حرج نہیں ہے۔

☆ آج کے زمانہ میں عید کارڈ بھیجنا ایک رسم بن چکا ہے جو بوجہ اسراف اور فضول خرچی ہونے کے اور دیگر مفاسد اور برائیوں کے ناجائز اور غیر درست ہے۔

☆ عید کے دن اگر کوئی مصافحہ اور معانقہ کو خاص عید کی سنت یا عید کی وجہ سے لازم اور ضروری نہ سمجھے اور پھر عید کے دن اتفاقاً وہ بوقت ملاقات سلام کر کے مصافحہ کر لے تو کوئی مضائقہ نہیں، یا جو عزیز یا رشتہ دار یا دوست عید کے دن سفر سے آئے اور سفر سے آنے کی بنا پر اس سے گلے ملے تو بھی نہ صرف جائز بلکہ سُنت ہے لیکن عید کے دن مُصافحہ اور مُعانقہ کو عید کی سنت سمجھنا، یا واجب جاننا اور خاص عید کی وجہ سے اس کا اہتمام کرنا جیسا کہ عام طور پر رواج ہے تو ایسا مُصافحہ اور معانقہ بلاشبہ ناجائز ہے اور اس کو ترک کرنا چاہئے کیونکہ دلیل شرعی سے اس کا ثبوت نہیں ہے۔

☆ اگر امام تکبیرات سے فارغ ہو چکا ہو، خواہ قرأت شروع کی ہو یا نہ کی ہو، بعد میں آنے والا مقتدی تکبیر تحریمہ کے بعد زائد تکبیریں بھی کہہ لے، اور گر امام رکوع میں جا چکا ہے اور یہ گمان ہو کہ تکبیرات کہہ کر امام کے ساتھ رکوع میں شامل ہو جائے گا تو تکبیر تحریمہ کے بعد کھڑے کھڑے تین تکبیریں کہہ کر رکوع میں جائے اور اگر خیال ہو کہ اتنے عرصہ میں امام رکوع سے اٹھ جائے گا تو تکبیر تحریمہ کہہ کر رکوع میں چلا جائے، اور رکوع میں رکوع کی تسبیحات کے بجائے تکبیرات کہہ لے ہاتھ اٹھائے بغیر، اور اگر

اس کی تکبیریں پوری نہیں ہوئی تھیں۔ امام رکوع سے اٹھ گیا تو تکبیریں چھوڑ دے، امام کی پیروی کرے اور اگر رکعت نکل گئی تو جب امام کے سلام پھیرنے کے بعد اپنی رکعت پوری کرے گا تو پہلے قرأت کرے، پھر تکبیریں کہے اس کے بعد رکوع کی تکبیر کہہ کر رکوع میں جائے۔

عید کی سویاں

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عید کے دن عیدگاہ طاق عدد (یعنی تین، پانچ، سات) چھوہارے کھا کر تشریف لے جاتے تھے۔

(جمع الفوائد)

تشریح: علماء اور فقہاء نے اس حدیث کو اور اس جیسی دیگر احادیث کو سامنے رکھ کر فرمایا ہے کہ عید الفطر کے دن عیدگاہ جانے سے پہلے طاق عدد کھجور یا چھوہارے کھا کر جانا افضل ہے اگر کھجوریں موجود نہ ہوں تو کوئی دوسری میٹھی چیز کھالے، میٹھی چیز بھی نہ ہو تو جو چیز بھی ہو وہی کھالے اور اگر بغیر کچھ کھائے پیئے کوئی شخص نماز عید کے لئے چلا جائے تب بھی کچھ گناہ نہیں۔

لہٰذا خاص سویوں کو عید کی سُنّت قرار دینا یا انہیں عید کے دن پکانے کو ایسا لازمی اور ضروری سمجھنا کہ جو شخص عید کے دن سویاں نہ پکائے اس پر شرعی حیثیت سے نکیر کی جائے ناجائز ہے۔ البتہ جو لوگ ایسا نہ سمجھیں بلکہ محض اپنی سہولت یا پسند کے مطابق اس کو معمول بنائیں تو اس کو بدعت نہیں کہا جائے گا۔

عید الفطر کی نماز پڑھنے کا طریقہ

عید کی نماز پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ قبلہ رخ ہو کر صفیں سیدھی کر کے پہلے اس طرح

نیت کریں:۔

''نیت کرتا ہوں دو رکعت نماز واجب عید الفطر یا عید الاضحیٰ مع چھ واجب تکبیروں کے منہ کعبہ شریف کی طرف پیچھے اس امام کے، پھر امام کی تکبیر کے ساتھ اللہ اکبر کہہ کر نماز شروع کریں، پہلے امام کے ساتھ سُبْحٰنَکَ اللّٰھُمَّ پڑھیں اس کے بعد امام کے ساتھ تین زائد تکبیریں کہیں۔ ہر تکبیر کے ساتھ کانوں تک ہاتھ اٹھائیں۔ پہلی دو تکبیروں کے بعد ہاتھ کھلے چھوڑ دیں اور تیسری تکبیر کے بعد ہاتھ باندھ کر قرأت سنیں اور دوسری نمازوں کی طرح امام کے ساتھ رکعت پوری کریں۔ اور دوسری رکعت میں جب امام صاحب قرأت سے فارغ ہو جائیں تو تین زائد تکبیریں کہیں اور ہر تکبیر کے ساتھ کانوں تک ہاتھ کو اٹھا کر کھلے چھوڑ دیں اور چوتھی تکبیر کہتے ہوئے رکوع میں چلے جائیں، باقی نماز امام کے ساتھ پوری کریں۔ نماز کے بعد خطبہ سننا واجب ہے، خواہ آواز آئے یا نہ آئے۔ عید گاہ سے خطبہ ختم ہونے سے پہلے نہ نکلیں۔

احکام عید الاضحیٰ

☆ عید کے دن غسل کیا جائے، مسواک کی جائے۔ عمدہ کپڑے جو میسر ہوں پہن کر خوشبو لگائی جائے، بالوں میں کنگھی کر کے تیل لگایا جائے۔

☆ صبح سویرے اٹھ کر عید گاہ جلدی پہنچنے کی کوشش کی جائے اور نماز عید کے لئے عید گاہ جانے سے پہلے کوئی چیز نہ کھائی جائے!

☆ عید کی نماز پڑھنے کے لئے ایک راستے سے جائے اور نماز کے بعد دوسرے راستے سے واپس آئے عید گاہ اگر ممکن ہو تو پیدل چل کر جائے۔

راستے میں یہ تکبیریں بلند آواز سے پڑھتا جائے۔

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّااللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ

☆ نماز عید سے پہلے کسی جگہ نفل پڑھنا مکروہ ہے البتہ عید کی نماز کے بعد گھر آ کر نفل پڑھ سکتے ہیں۔ تاہم عید گاہ میں نماز کے بعد بھی نوافل پڑھنا مکروہ ہے۔

☆ نماز عید بغیر اذان اور اقامت کے ادا کی جائے۔

☆ عیدین کے خطبوں کی ابتداء تکبیر سے کرنا مستحب ہے۔ پہلے خطبہ میں نو مرتبہ اور دوسرے خطبہ میں سات مرتبہ تکبیر پڑھی جائے۔

☆ عید کے دونوں خطبوں کے درمیان امام کیلئے تھوڑی دیر بیٹھنا مسنون ہے۔

☆ عید کے دن عورتوں، مریضوں اور مسافروں کے لئے بھی نماز عید سے پہلے نوافل پڑھنا مکروہ ہے۔

☆ عید کی نماز عید گاہ میں ادا کرنا مسنون ہے۔ البتہ معذوروں کے لئے مساجد میں نماز عید ادا کرنا جائز ہے۔

☆ نماز عید کیلئے جماعت شرط ہے۔ لہٰذا اگر کسی وجہ سے کوئی شخص نمازِ عید کی جماعت میں شریک نہیں ہو سکا تو وہ تنہا نمازِ عید ادا نہیں کر سکتا۔ اسی طرح اگر کسی کی نماز عید کسی وجہ سے فاسد ہو گئی ہو تو اس کی قضا واجب نہیں ہے۔

☆ اگر امام صاحب رکوع سے پہلے زائد تکبیریں کہنا بھول جائیں اور رکوع کی حالت میں انہیں وہ تکبیریں یاد آ جائیں تو وہ حالت رکوع ہی میں تکبیریں کہہ لیں، قیام کی طرف نہ لوٹیں۔

☆ تاہم اگر غلطی سے امام صاحب کھڑے ہو گئے اور کھڑے ہو کر انہوں نے یہ زائد تکبیریں کہیں تو یہ صورت بھی جائز ہے نماز فاسد نہیں ہو گی۔

☆ جمعہ کی عید عوام یا حاکم پر بھاری نہیں ہوتی بلکہ مومن کے لئے ڈبل عید اور ڈبل خوشی

ہو جاتی ہے۔

☆ کفار سے عید ملنا درست نہیں کیونکہ کافر اللہ کا دشمن ہے اور اللہ کے دشمنوں سے دوستی حرام ہے۔

☆ عید کے دن اگر عیدی کو اسلامی عبادت یا سنت نہ سمجھا جائے محض خوشی کے اظہار کے لئے ایسا کیا جائے تو کوئی حرج نہیں ہے۔

☆ آج کے زمانہ میں عید کارڈ بھیجنا ایک رسم بن چکا ہے جو بوجہ اسراف اور فضول خرچی ہونے کے اور دیگر مفاسد اور برائیوں کے ناجائز اور غیر درست ہے۔

☆ عید کے دن اگر کوئی مصافحہ اور معانقہ کو خاص عید کی سنت یا عید کی وجہ سے لازم اور ضروری نہ سمجھے اور پھر عید کے دن اتفاقاً وہ بوقت ملاقات سلام کر کے مصافحہ کر لے تو کوئی مضائقہ نہیں، یا جو عزیز یا رشتہ دار یا دوست عید کے دن سفر سے آئے اور سفر سے آنے کی بنا پر اس سے گلے ملے تو بھی نہ صرف جائز بلکہ سُنت ہے لیکن عید کے دن مُصافحہ اور مُعانقہ کو عید کی سنت سمجھنا، یا واجب جاننا اور خاص عید کی وجہ سے اس کا اہتمام کرنا جیسا کہ عام طور پر رواج ہے تو ایسا مُصافحہ اور معانقہ بلاشبہ ناجائز ہے اور اس کو ترک کرنا چاہئے کیونکہ دلیل شرعی سے اس کا ثبوت نہیں ہے۔

☆ اگر امام تکبیرات سے فارغ ہو چکا ہو، خواہ قرأت شروع کی ہو یا نہ کی ہو، بعد میں آنے والا مقتدی تکبیر تحریمہ کے بعد زائد تکبیریں بھی کہہ لے، اور گر امام رکوع میں جا چکا ہے اور یہ گمان ہو کہ تکبیرات کہہ کر امام کے ساتھ رکوع میں شامل ہو جائے گا تو تکبیر تحریمہ کے بعد کھڑے کھڑے تین تکبیریں کہہ کر رکوع میں جائے اور اگر خیال ہو کہ اتنے عرصہ میں امام رکوع سے اٹھ جائے گا تو تکبیر تحریمہ کہہ کر رکوع میں چلا جائے، اور رکوع میں رکوع کی تسبیحات کے بجائے تکبیرات کہہ لے ہاتھ اٹھائے بغیر، اور اگر اس کی تکبیریں پوری نہیں

ہوئی تھیں۔ امام رکوع سے اٹھ گیا تو تکبیریں چھوڑ دے، امام کی پیروی کرے اور اگر رکعت نکل گئی تو جب امام کے سلام پھیرنے کے بعد اپنی رکعت پوری کرے گا تو پہلے قرأت کرے، پھر تکبیریں کہے اس کے بعد رکوع کی تکبیر کہہ کر رکوع میں جائے۔

عیدالاضحیٰ کی نماز پڑھنے کا طریقہ

عید کی نماز پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ قبلہ رخ ہو کر صفیں سیدھی کر کے پہلے اس طرح نیت کریں:۔

''نیت کرتا ہوں دو رکعت نماز واجب عیدالفطر یا عیدالاضحیٰ مع چھ واجب تکبیروں کے منہ کعبہ شریف کی طرف پیچھے اس امام کے، پھر امام کی تکبیر کے ساتھ اللہ اکبر کہہ کر نماز شروع کریں، پہلے امام کے ساتھ سُبْحٰنَکَ اللّٰھُمَّ پڑھیں اس کے بعد امام کے ساتھ تین زائد تکبیریں کہیں۔ ہر تکبیر کے ساتھ کانوں تک ہاتھ اٹھائیں۔ پہلی دو تکبیروں کے بعد ہاتھ کھلے چھوڑ دیں اور تیسری تکبیر کے بعد ہاتھ باندھ کر قرأت سنیں اور دوسری نمازوں کی طرح امام کے ساتھ رکعت پوری کریں۔ اور دوسری رکعت میں جب امام صاحب قرأت سے فارغ ہو جائیں تو تین زائد تکبیریں کہیں اور ہر تکبیر کے ساتھ کانوں تک ہاتھ کو اٹھا کر کھلے چھوڑ دیں اور چوتھی تکبیر کہتے ہوئے رکوع میں چلے جائیں، باقی نماز امام کے ساتھ پوری کریں۔

☆ نماز کے بعد خطبہ سننا واجب ہے، خواہ آواز آئے یا نہ آئے۔ عیدگاہ سے خطبہ ختم ہونے سے پہلے نہ نکلیں۔

☆ جس طرح دوسری نمازوں کے بعد دعا مانگنا مستحب ہے اسی طرح نماز عید کے بعد بھی دعا مانگنا مستحب ہے۔

☆عورتوں کوعیدگاہ میں لانا درست نہیں ہے۔عورتوں کی عبادت گھر میں ہی سب سے زیادہ افضل اور بہتر ہے۔

وَصَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ.

وآخر دعوانا ان الحمدلله رب العالمين

فضائل علم

از افادات

شیخ الاسلام حضرت درخواستی رحمۃ اللہ علیہ کے علمی جانشین

شیخ المحدثین والمفسرین امام العلماء والصلحاء شیخ الحدیث والتفسیر

شیخ طریقت حضرت مولانا شفیق الرحمٰن صاحب درخواستی نور اللہ مرقدہٗ

بانی مرکزی جامعہ عبداللہ بن مسعودؓ خان پور

ناشر

مکتبہ شیخ درخواستی جامعہ عبداللہ بن مسعودؓ

کرین ٹاؤن ضلع رحیم یار خان خان پور پوسٹ بکس نمبر 5

Web: www.shaikhedarkhwasti.org. Mob: 0300-0939418

فضائل علم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ هَدَانَا لِهٰذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِیَ لَوْلَا اَنْ هَدَانَا اللّٰهُ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الرُّسُلِ وَخَاتَمِ الْاَنْبِیَاءِ وَعَلٰی آلِهٖ وَاَصْحَابِهِ الْاَصْفِیَاءِ

..... اما بعد

فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

یَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَالَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ (مجادله رکوع ۲)

عَنْ مُعَاوِیَةَؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ یُّرِدِ اللّٰهُ بِهٖ خَیْرًا یُّفَقِّهْهُ فِی الدِّیْنِ وَاِنَّمَا اَنَا قَاسِمٌ وَاللّٰهُ یُعْطِیْ (متفق علیه)

لَیْسَ الْجَمَالُ بِاَثْوَابٍ تُزَیِّنُنَا　　اِنَّ الْجَمَالَ جَمَالُ الْعِلْمِ وَالْاَدَبُ

لَیْسَ الْیَتِیْمُ الَّذِیْ قَدْ مَاتَ وَالِدُهٗ　　اِنَّ الْیَتِیْمَ یَتِیْمُ الْعِلْمِ وَالْحَسَبُ

میرے ہاتھ میں قلم ہے میرے ذہن میں اجالا
مجھے کیا دبا سکے گا کوئی ظلمتوں کا پالا
مجھے فکر امنِ عالم تجھے اپنی ذات کا ڈر
میں طلوع ہو رہا ہوں تو غروب ہونے والا

محترم سامعین، مکرم بزرگو، عزیز نوجوانو اور میری معزز و موقرہ دینی ماؤ، بہنو، بیٹیو

آج کے خطبہ کا موضوع علم اور اہل علم کے فضائل ہیں

آیت کا مطلب

پہلے تلاوت کردہ آیت و حدیث کا مختصر مفہوم ذہن نشین کر لیں

میں نے یہ آیت سورۃ مجادلہ کے دوسرے رکوع سے پڑھی ہے اس میں علم وعلماء کی فضیلت کا ذکر ہے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے یَرْفَعِ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْکُمْ جو تم میں سے ایمان لائے ہیں اللہ نے ان کا شان بلند کیا ہے مگر وَالَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجَاتٍ جو عالم ہیں ان کے مراتب عام مومنین سے زیادہ ہیں چنانچہ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں عام مؤمنین سے علماء کی فضیلت سات سو درجے زیادہ ہے اور ہر دو درجہ کے درمیان پانچ سو سال کی مسافت ہے

حدیث کا مفہوم

حضرت معاویہؓ سے روایت ہے حضور ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ خیر اور بھلائی کا ارادہ کرتے ہیں اس کو تَفَقُّہٗ فِی الدِّین یعنی دین کی سمجھ عطا فرما دیتے ہیں

پھر فرمایا میں دین کی علم کی دولت تقسیم کرنے والا ہوں اور اللہ عطا فرمانے والے ہیں

اس سے علم اور علماء کی عظمت ظاہر ہوتی ہے مگر یہ بات ذہن نشین کرلیں جس علم کی فضیلت قرآن نے ذکر کی ہے اس علم سے مراد صرف دانستن جاننا نہیں بلکہ علم سے مراد وہ علم ہے جس سے اللہ کی معرفت اور رب کی پہچان حاصل ہو اور حضور ﷺ نے بھی اسی کی تعریف کی ہے کیونکہ تَفَقُّہٗ فِی الدِّین کا مطلب دین کی سمجھ بوجھ حاصل کرنا ہے اور دین کی سمجھ یہ ہے کہ علم سے عمل صالح آجائے یعنی زندگی کے عقائد اعمال اخلاق معاملات درست ہو جائیں نماز روزہ کی پابندی ہو جائے حلال کھانا حرام سے بچنا اس کی فکر آجائے تقویٰ پرہیزگاری آجائے زندگی میں قدم قدم پر پیغمبر کی غلامی کا جذبہ پیدا ہو جائے یہی اللہ کی معرفت ہے جس نے رب کو پہچان لیا اس نے زندگی پیغمبر کی غلامی میں گزار دی

میں جدید تعلیم کا باغی نہیں یہ بھی وقت کی ضرورت ہے پڑھو اس کے ذریعہ دین کا کام کرو مگر یہ بات یاد رکھو سکولوں کالجوں یونیورسٹیوں میں جو دنیا کے علوم پڑھے پڑھائے جاتے ہیں یہ علم نہیں یہ فن ہیں یہ ہنر ہیں علم وہ ہے جس سے اللہ کی پہچان حاصل کرنا مقصود ہو آخرت کی زندگی سنوارنا مقصود ہو اور جس سے معاش کیلئے ڈگری حاصل کرنا اور کھانے پینے کمانے کے طریقے حاصل کرنا مقصود ہو وہ فن اور ہنر اور صنعت و حرفت ہے جیسے انجینئری ڈاکٹری دستکاری وغیرہ ان فنون کے سیکھنے سے آپ اعلیٰ درجے کے انجینئر تو بن جائیں گے بڑے ماہر ڈاکٹر تو بن جائیں گے مستری دستکاری کرنے والے تو بن جائینگے جس کی وجہ سے ہوائی جہاز بنائیں گے ٹیلیفون بنائیں گے دیگر مشینیں بنائیں گے اعلیٰ فرنیچر بنائیں گے اعلیٰ سے اعلیٰ ڈگریاں حاصل کرلیں گے مگر یہ سارے پیٹ کے دھندے ہیں معاش کی فکر کا کام ہے ان سے آپ محدث مفسر بزرگ قطب ابدال اولیاء اللہ نہیں بنیں گے

یہ قرآن وحدیث کا علم ہے جس سے آپ کو اپنے رب کی پہچان حاصل ہوگی تو اس سے آپ اللہ کے ولی بزرگ بن جائیں گے۔

اللہ تعالیٰ کے نزدیک فضیلت کی مدار فن و ہنر نہیں بلکہ علم ہے

حضرت آدم علیہ السلام کو خلافت کا منصب اور ملائکہ پر فضیلت علم کی وجہ سے ہوئی

حضور ﷺ کو تمام انبیاء پر فضیلت علم کی وجہ سے ہوئی

حضرت ابوبکرؓ کو تمام صحابہؓ پر فضیلت علم کی وجہ سے ہوئی

اس لئے علماء طلباء سے کہوں گا دین کے علم کا مقابلہ صدارت وزارت گورنری محل بنگلے کاریں تاج وتخت نہیں کرسکتے یہ بہت بڑی نعمت ہے دنیا ومافیہا اس کا مقابلہ نہیں کرسکتی

آج کل سکول کالجوں کی درسگاہوں کی دیواروں پر فضیلت علم کی آیات قرآنیہ اور احادیث نبویہ اور بزرگوں کے اقوال لکھے ہوئے ہوتے ہیں مگر غور سے سنو یہ بہت بڑی زیادتی ہے قرآن وحدیث میں ان فنون کی فضیلت نہیں ہے نہ بزرگوں نے معاشی پروگرام والے ہنروفن کے لئے فضائل بیان کئے ہیں یہ حق صرف اور صرف قرآن وحدیث ودین کے علم کا ہے جس سے خدا کی پہچان ہوتی ہے اور انسان اپنی زندگی پیغمبر کے طریقوں پر ڈھال لیتا ہے اللہ تعالیٰ ہم سب کو عدل و انصاف عطا فرمائے اور علم دین عطا فرمائے۔

علم واہل علم کے فضائل قرآن کی روشنی میں

اہل علم کی فضیلت پر ایک آیت ذکر ہو چکی ہے اب دیگر آیات قرآنیہ ملاحظہ فرمائیں

(۲) شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًا بِالْقِسْطِ (ال عمران ع ۲) اللہ تعالیٰ نے اپنی توحید پر پہلا گواہ اپنی ذات کو بنایا دوسرا گواہ فرشتوں کو بنایا تیسرا گواہ اہل علم کو بنایا اس سے علم وعلماء کی عظمت کو واضح کیا گیا کہ اللہ کی توحید پر تیسری گواہی علماء کی ہے

(۳) وَقُلْ رَّبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا (طٰہٰ ع ۶) پیغمبر کو رب نے تعلیم دی کہ آپ یہ دعا پڑھتے رہیں اے رب مجھے اپنی معرفت والے علم میں ترقی عطا فرما

معلوم ہوا علم فضیلت والی چیز ہے اس لئے تو اللہ نے پیغمبر کو کہا علم کی زیادتی اپنے رب سے طلب کرتے رہو۔

(۴) قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ (زمر ع ۱)

ہر حکومت آئے دن کوئی نہ کوئی اعلان کرتی ہے مگر جب کسی خاص چیز کا اعلان کرنا ہو تو اس کا طریقہ بھی خاص ہوتا ہے۔ اسی طرح قرآن مجید میں بھی جب کسی خاص اہم چیز کا اعلان کرنا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو قُلْ کے ساتھ بیان کرتے ہیں تو یہ اہم اعلان تھا اس لئے قُلْ کہا پھر علماء نے لکھا ہے کہ ہل استفہام کا حرف ہے معنی نفی کا ہے اور اس میں تنبیہ بھی ہے تو اب اللہ کا اہم اعلان ہوا کہ لَا يَسْتَوِي الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ اے پیغمبر آپ اپنی زبان مبارک سے یہ اہم اعلان کریں کہ عالم اور غیر عالم برابر نہیں ان کو تنبیہ کی گئی جو ان کو برابر سمجھتے ہیں فرمایا خبردار قرآن وحدیث اللہ کی معرفت کا علم رکھنے والے عالم دین کو اس کے برابر مت کہو جو جاہل ہے جس کو اللہ کی پہچان نہیں ہے اور دین کا علم حاصل نہیں کیا یونیورسٹی کا سند یافتہ اور دینی مدرسہ کا فارغ التحصیل برابر نہیں ہیں۔

(۵) اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا (فاطر ع ۴)

جن کے دل میں اللہ کا خوف اور ڈر ہے وہ علماء ہیں

امام غزالیؒ فرماتے ہیں علم اصل میں خشوع وخضوع کا نام ہے جس میں خشوع وخضوع نہیں وہ جاہل ہے اسلئے سب سے بڑا جاہل شیطان ہے کہ اس نے علم پر غرور کیا

جو خشوع خضوع سے خالی ہوگا وہ شیطان کا بھائی ہوگا

تو جن کو اللہ نے اپنی پہچان کا علم دیا ہے ان میں تواضع وخشوع وخضوع ہوتا ہے

تو فضیلت اسی کی ہے جس میں اللہ کا خوف ہے اور یہ اہل علم میں ہے۔

(۶) وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ

(آل عمران آیت: ۷۳، ۷۴) اللہ رب العزت نے دوسرے مقام پر ارشاد فرمایا

(۷) قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ

(یونس ع ۶) اللہ کے علم کے خزانے وسیع اور فراخ ہیں جس کو چاہتا ہے اپنی رحمت عطا فرماتا ہے اللہ بڑا فضل والا ہے تو جس کو اللہ نے علم والی نعمت و فضل عطا کیا وہ اس پر خوش ہو کیونکہ یہ دولت اس دنیا سے بہتر ہے جس کو لوگ صبح شام جمع کرنے میں لگے ہیں تو علم کی نعمت دنیا سے بہتر اور افضل ہے اس لئے علماء طلباء اپنے آپ کو احساس کمتری کا شکار نہ کریں اللہ نے جو دولت علم والی تم کو عطا کی ہے وہ زمین جائیداد سونے چاندی محلات سے بہتر دولت ہے

علم و اہل علم کے فضائل احادیث کی روشنی میں

ایک حدیث پہلے ذکر ہو چکی ہے اب باقی احادیث ملاحظہ فرمائیں

حدیث ۲: **علم کا راستہ جنت کا راستہ:** ابوداؤد شریف میں حضرت ابوالدرداؓ کی فضیلت علم میں جامع روایت ہے حضرت کثیر بن قیس فرماتے ہیں كُنْتُ جَالِساً مَعَ اَبِی الدَّرْدَاءِؓ فِیْ مَسْجِدِ دِمَشْقَ فَجَاءَ رَجُلٌ میں حضرت ابوالدرداءؓ کے ساتھ دمشق کی جامع مسجد میں بیٹھا ہوا تھا اچانک ایک آدمی آیا فَقَالَ يَا اَبَا الدَّرْدَاءِ اِنِّیْ جِئْتُكَ مِنْ مَدِيْنَةِ الرَّسُوْلِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَدِيْثٍ بَلَغَنِیْ اِنَّكَ تُحَدِّثُهٗ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اس نے کہا اے ابوالدرداءؓ میں نے اتنا لمبا سفر کیا ہے مدینہ منورہ سے یہاں پہنچا ہوں صرف ایک حدیث کے لئے جس کے بارے میں مجھے معلوم ہوا کہ آپ بلا واسطہ براہ راست وہ حدیث حضور ﷺ سے بیان کرتے ہیں

حضرت ابوالدرداءؓ نے کہا مَا جِئْتُ لِحَاجَةٍ کسی اور کام کے لئے تو نہیں آئے کہا مَاجِئْتُ لِحَاجَةٍ میرا اور کوئی مقصد نہیں میرا مقصد صرف پیغمبر کی حدیث معلوم کرنا ہے تو حضرت ابوالدرداءؓ نے فرمایا بیٹھ جاؤ آپ نے علم حاصل کرنے کیلئے اتنا طویل سفر کیا ہے تو پہلے مجھ سے فضیلت علم پر حدیث سن لو جس میں طلب علم پر اشاعت علم پر پانچ ثمرات ونتائج ذکر کئے گئے ہیں حضرت ابوالدرداءؓ نے فرمایا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ میں نے حضور ﷺ کی زبان مبارک سے علم کی فضیلت فرماتے ہوئے یہ سنا

پہلا ثمرہ

مَنْ سَلَكَ طَرِيْقًا يَطْلُبُ فِيْهِ عِلْماً سَلَكَ اللّٰهُ بِهٖ طَرِيْقاً مِنْ طُرُقِ الْجَنَّةِ جو دین کے علم حاصل کرنے کے لئے سفر کرتا ہے اللہ اس کو جنت کے راستہ پر چلاتے ہیں اور دوسری روایت میں ہے مَنْ سَلَكَ طَرِيْقًا يَبْتَغِيْ فِيْهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللّٰهُ لَهٗ طَرِيْقاً اِلَى الْجَنَّةِ جو علم کی تلاش میں نکلتا ہے اللہ اس کے لئے جنت کا راستہ آسان کردیتے ہیں وہ ایسے کام کرتا ہے کہ جنت کا حقدار بن جاتا ہے

دوسرا ثمرہ

وَاِنَّ الْمَلٰئِكَةَ لَتَضَعُ اَجْنِحَتَهَا رِضًا لِطَالِبِ الْعِلْمِ جس طرح تم کسی کی تعظیم کے لئے سایہ کا انتظام کرتے ہو یا نیچے نرم نازک بستر بچھاتے ہو تو اسی طرح اللہ تعالیٰ بھی فرشتوں کو حکم دیتے ہیں کہ طالب علم جس نے زندگی قرآن حدیث کے علم کی طلب و اشاعت میں گزار دی تم اپنے پروں کے ساتھ اس علم کی طلب کرنے والے کی تعظیم کے لئے سایہ کردو یا اس کے قدموں کے نیچے اپنے پر بچھادو۔

دوسری روایت میں رِضًا بِمَا يَصْنَعُ ہے کہ طالب علم کے کام پر فرشتے خوش ہوکر

اپنے پروں سے اس پر سایہ کرتے ہیں یا اس کے نیچے اپنے پَر بچھا لیتے ہیں۔

تیسرا ثمرہ

وَاِنَّ الْعَالِمَ لَيَسْتَغْفِرُلَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِيْ الْاَرْضِ وَالْحِيْتَانُ فِيْ جَوْفِ الْمَاءِ اس عالم کے لئے تمام چیزیں جو آسمانوں اور زمینوں میں رہتی ہیں مغفرت اور بخشش کی دعا کرتی ہیں اور مچھلیاں بھی پانی میں اس کے لئے دعا کرتی ہیں اور دوسری روایت میں ہے حَتَّى النَّمْلَةُ فِيْ جُحْرِهَا چیونٹیاں بھی اپنے سوراخوں میں اس کے لئے دعا کرتی ہیں اور تیسری روایت میں ہے وَالطَّيْرُ فِي الْجَوِّ پرندے فضا میں اس کے لئے دعا کرتے ہیں یعنی اللہ نے تمام چیزوں کی ڈیوٹی لگا دی ہے کہ میرا بندہ میری معرفت کے حاصل کرنے میں لگا ہوا ہے تم سب اس کے لئے دعا کرو

چوتھا ثمرہ

وَاِنَّ فَضْلَ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ عَلٰى سَائِرِ الْكَوَاكِبِ عالم کی فضیلت راتوں میں عبادت کرنے والے پر اس طرح ہے جیسے تمام ستاروں پر چودھویں کے چاند کی فضیلت ہے۔ دوسری روایت میں ہے كَفَضْلِيْ عَلٰى اَدْنَاكُمْ پیغمبر نے کہا عالم کی فضیلت عابد پر ایسے ہے جیسے میری فضیلت تم میں سے ادنیٰ آدمی پر ہے اس لئے حدیث میں ہے حضور ﷺ نے فرمایا عُلَمَاءُ اُمَّتِيْ كَاَنْبِيَاءِ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ کہ میری امت کے علماء کی مثال بنی اسرائیل کے انبیاء کی طرح ہے کیونکہ وہ بھی ایک بستی ایک قبیلہ اور قوم کی طرف مبعوث ہوتے تھے تو نبی کی امت کا عالم بھی اپنی اپنی جگہ پر اپنی اپنی قوم و قبیلے میں اصلاح کا کام کرتا ہے۔

پانچواں ثمرہ

اِنَّ الْعُلَمَاءَ وَرَثَةُ الْاَنْبِيَاءِ وَاِنَّ الْاَنْبِيَاءَ لَمْ يُوَرِّثُوْا دِيْنَارًا وَلَادِرْهَمًا اِنَّمَا وَرَّثُوا الْعِلْمَ فَمَنْ اَخَذَهُ اَخَذَ بِحَظٍّ وَافِرٍ علماء انبیاء کے وارثین ہیں اور انبیاء کی وراثت دنانیر دراہم مال دنیا دولت نہیں ہے بلکہ ان کی وراثت علمی ہے علماء کو اسی علم کا وارث بنایا گیا ہے جس نے علم کی دولت حاصل کر لی اس نے دین کا بہت بڑا حصہ بلکہ پورا حصہ حاصل کر لیا

یہی وجہ ہے کہ ایک مرتبہ حضرت ابو ہریرہؓ مدینہ کے بازار میں گئے لوگ دکانوں پر بیٹھے تھے تو فرمایا اَنْتُمْ مُشْتَغِلُوْنَ هٰهُنَا وَمِيْرَاثُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يُقَسَّمُ فِي الْمَسْجِدِ تم دکانوں پر تجارت میں مشغول ہو اور پیغمبر کا ورثہ تو مسجد نبوی میں تقسیم ہو رہا ہے صحابہؓ نے دکانوں کو بند کیا مسجد نبوی میں آئے منظر دیکھا نہ دنانیر نہ دراہم نہ سونا نہ چاندی نہ مال کوئی دولت تقسیم نہیں ہو رہی واپس چلے گئے دکانوں پر بیٹھ گئے حضرت ابوھریرہؓ پھر آئے فرمایا تم واپس آ گئے کہنے لگے ہم نے تو کوئی دنیا کی تقسیم نہیں دیکھی تو حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا تم نے کیا دیکھا کہنے لگے رَاَيْنَا رِجَالًا يَقْرَؤُوْنَ الْقُرْاٰنَ وَيَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ صحابہ قرآن پڑھ رہے تھے ذکر الٰہی کر رہے تھے ابو ہریرہؓ نے فرمایا آپ بھول گئے ہو هٰذَا مِيْرَاثُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ پیغمبر کی وراثت تو یہی تھی اس لئے نبی کا ورثہ قرآن و حدیث کا علم اور اس پر عمل ہے اللہ ہمیں نبی کا صحیح وارث بنائے علم کا ثواب مرنے کے بعد بھی ملتا رہتا ہے۔

حدیث (۳) علم صدقہ جاریہ

ابن ماجہ میں حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے حضور ﷺ نے فرمایا اِنَّ مِمَّا يَلْحَقُ

اَلْمُؤْمِنُ مِنْ عَمَلِهٖ وَحَسَنَاتِهٖ بَعْدَ مَوْتِهٖ عِلْماً عَلَّمَهٗ وَنَشَرَهٗ وَوَلَداً صَالِحاً تَرَكَهٗ اَوْمُصْحَفاً وَرَّثَهٗ اَوْمَسْجِداً بَنَاهُ اَوْبَيْتاً لِابْنِ السَّبِيْلِ بَنَاهُ اَوْنَهْراً اَجْرَاهُ اَوْ صَدَقَةً اَخْرَجَهَا مِنْ مَالِهٖ فِيْ صِحَّتِهٖ وَحَيٰوتِهٖ يَلْحَقُهٗ مِنْ بَعْدِ مَوْتِهٖ سات چیزیں ایسی ہیں کہ مؤمن انسان قبر میں چلا جاتا ہے مگر انکا ثواب اس کو ملتا رہتا ہے ان کی وجہ سے اس کی قبر پر رحمت کی بارش ہوتی رہتی ہے۔

پہلی چیز: علم دین پڑھا پڑھایا اس کی نشر و اشاعت کی مرنے کے بعد بھی اس کو ثواب ملتا رہے گا جن شاگردوں کو پڑھایا وہ دوسروں کو پڑھائیں گے یہ سلسلہ قیامت تک چلتا رہے گا اس کو اجر ملتا رہے گا۔

دوسری چیز: نیک اولاد چھوڑ گیا ان کی تربیت کی وہ نیکی کے کام کرتے رہیں گے باپ کی قبر پر رحمت کی بارش ہوتی رہے گی۔

تیسری چیز: قرآن مجید وارثوں کے لئے چھوڑ گیا وہ دیکھ کر پڑھیں گے اس کو ثواب ملے گا

چوتھی چیز: اپنی زندگی میں مسجد بنوائی نماز پڑھنے والے نماز پڑھیں گے یہاں بیٹھ کر قرآن پڑھیں گے ذکر کریں گے اس کو اس کا اجر ملے گا۔

پانچویں چیز: مسافروں کے لئے مسافر خانہ بنوایا علم دین حاصل کرنے والے مسافر طلبا کے لئے کمرہ بنوایا وہ مسافر طالب اس سے فائدہ اٹھائیں گے بنانے والے کی قبر ٹھنڈی ہوگی

چھٹی چیز: نہر جاری کرائی کنواں کھدوایا نلکا لگوایا اس سے انسان جانور پرندے پانی پئیں گے اس کو ثواب ملتا رہے گا

ساتویں چیز: اپنی زندگی میں تندرستی میں اپنے مال سے کچھ حصہ نکال کر غریب مسکین بیوہ یتیم دین کے غریب طلباء پر صدقہ کرے گا خرچ کرے گا اس کے دفتر میں ہمیشہ کے لئے نیکی لکھی جائے گی

حدیث (۴) عالم کی مثال سخی کی طرح ہے

بیہقی میں حضرت انسؓ سے روایت ہے حضور ﷺ نے صحابہ سے فرمایا هَلْ تَدْرُوْنَ مَنْ اَجْوَدُ جُوْدًا تم جانتے ہو کون زیادہ سخی ہے تو صحابہؓ نے کہا اَللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ تو حضور ﷺ نے فرمایا اَللّٰهُ اَجْوَدُ جُوْدًا سب سے زیادہ سخی اللہ تعالیٰ ہے جس نے مجھے بھی دیا انبیاء ملائکہ کو بھی دیا اور جس نے ساری دنیا کو دنیا دی ہے دنیا و آخرت کے نفع کی چیزیں عطا کی ہیں ثُمَّ اَنَا اَجْوَدُ بَنِیْ آدَمَ پھر حضور ﷺ نے فرمایا اولاد آدم میں سے میں سب سے زیادہ سخی ہوں وَاَجْوَدُهُمْ مِنْ بَعْدِیْ رَجُلٌ عَلِمَ عِلْماً فَنَشَرَهٗ یَأْتِیْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ اَمِیْرًا وَحْدَهٗ حضور ﷺ نے فرمایا میرے بعد سب سے زیادہ سخی وہ شخص ہے جس نے علم دین حاصل کیا پھر اس کی اشاعت کی قیامت کے دن ایسا شخص امیر بن کر آئے گا۔

حدیث (۵) علم کا حاصل کرنا فی سبیل اللہ جہاد کی طرح ہے

ترمذی میں حضرت انسؓ کی روایت ہے حضور ﷺ نے فرمایا مَنْ خَرَجَ فِیْ طَلَبِ الْعِلْمِ فَهُوَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ حَتّٰی یَرْجِعَ جو علم دین کی تلاش میں نکلتا ہے وہ جب تک گھر کو نہ لوٹے مجاہد فی سبیل اللہ کی طرح ہے امام ابوحنیفہؒ و امام مالکؒ کی اس سلسلہ میں بحث ہوئی کہ علم میں زندگی خرچ کرنا افضل ہے یا جہاد میں اتنے بڑے فقیہ و مجتہد و متقی

دونوں نے کہا اگر چہ جہاد کی بھی بڑی فضیلت ہے جیسا کہ حضور ﷺ نے فرمایا مجاہد کا اٹھنا بیٹھنا کھانا پینا چلنا پھرنا یہ سب عبادت ہے یہاں تک کے اس کے گھوڑے کے بول و براز کو بھی قیامت کے دن مجاہد کے اعمال صالحہ میں تولا جائے گا مگر جہاد جزء وقتی عبادت ہے کہ جب کفر مسلمانوں پر حملہ کرے اس وقت مسلمان مقابلہ کے لئے نکلیں لیکن علم دین میں مشغول ہونا یہ ہمیشہ کے لئے ہے اس لئے علم کا حاصل کرنا افضل ہے

حدیث (۶) طلب علم گناہوں کے لئے کفارہ ہے

ترمذی میں حضرت سخبرہ ازدیؓ سے روایت ہے حضور ﷺ نے فرمایا مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ كَانَ كَفَارَةً لِّمَا مَضٰى علم دین حاصل کرنے کی اتنی فضیلت ہے کہ اس سے گزشتہ گناہوں کو معاف کر دیا جاتا ہے۔

حدیث (۷) عالم سے محبت کرو

ترمذی میں حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے حضور ﷺ نے فرمایا: اَلدُّنْيَا مَلْعُوْنَةٌ وَمَلْعُوْنٌ مَا فِيْهَا دنیا اور اس کے اندر کی چیزیں اللہ کے رحمت سے دور ہیں اِلَّا ذِكْرُ اللهِ تَعَالٰى وَمَا وَالَاهُ وَعَالِماً وَمُتَعَلِّماً مگر ذکر الٰہی کرنے والا اور عالم اور متعلم اور ان سے دوستی رکھنے والا وہ اللہ کی رحمت کے حقدار بن جاتے ہیں حضور ﷺ نے فرمایا

كُنْ عَالِماً عالم بنو

اَوْ مُتَعَلِّماً یا علم حاصل کرنے والے بنو

اَوْ مُسْتَمِعاً یا علمی بات سننے والے بنو

اَوْ مُحِبّاً اگر تینوں نہ بن سکو تو کم از کم ان سے محبت رکھنے والے تو بنو

علماء دین علماء حق سے بغض حسد رکھنا قرآن و حدیث سے بغض رکھنا ہے

اس لئے فرمایا وَلَا تَكُنِ الْخَامِسَ فَتُهْلِكَ علم کے سلسلہ میں پانچویں نہ بننا یعنی اہل علم سے عداوت دشمنی کرنے والے نہ بننا ورنہ ہلاک ہو جاؤ گے۔

حدیث (۸) عالم شفاعت کریں گے

ابن ماجہ میں حضرت عثمانؓ کی روایت ہے حضور ﷺ نے فرمایا يَشْفَعُ يَوْمُ الْقِيَامَةِ ثَلَاثَةٌ قیامت کے دن تین کی سفارش قبول ہوگی اَلْاَنْبِيَاءُ ثُمَّ الْعُلَمَاءُ ثُمَّ الشُّهَدَاءُ پہلے انبیاء شفاعت کریں گے پھر علماء شفاعت کریں گے پھر شہداء شفاعت کریں گے مفتاح السعادت میں روایت ہے کہ قیامت کے دن شہداء کا خون اور علماء نے جو دین لکھا اس کی سیاہی کو تولا جائے گا تو علماء کے لکھنے کی سیاہی شہداء کے خون پر بڑھ جائے گی

يُوْزَنُ يَوْمُ الْقِيَامَةِ مِدَادُ الْعُلَمَاءِ بِدَمِ الشُّهَدَاءِ فَتَرَجَّحَ مِدَادُ الْعُلَمَاءِ عَلٰى دَمِ الشُّهَدَاءِ.

علم واہل علم کے فضائل صحابہؓ وتابعینؒ کے آثار سے

علم کی فضیلت پر حضرت علیؓ کا جامع قول کہ علم کو مال پر سات وجہ سے فضیلت ہے

۱۔ علم دین انبیاء کی وراثت ہے اور مال فرعونوں سرکشوں کی میراث ہے

۲۔ مال خرچ کرنے سے ختم ہوتا ہے مگر علم خرچ کرنے سے بڑھتا ہے

۳۔ مال کی انسان نگرانی کرتا ہے اور علم عالم کی نگرانی کرتا ہے

۴۔ انسان مرنے کے بعد مال چھوڑ جاتا ہے اور علم قبر میں بھی عالم کے ساتھ جاتا ہے

۵۔ مال کو مؤمن وکافر دونوں حاصل کر سکتے ہیں اور علم دین صرف مؤمن کو حاصل ہوتا ہے

۶۔ مال کی طرف سب محتاج نہیں لیکن علم کی طرف امیر وغریب سب محتاج ہیں

۷۔ مال والا جب مرجاتا ہے اس کا نام ختم ہوجاتا ہے مگر اہل علم کا نام زندہ رہتا ہے تو مال فانی ہوا اور علم دین باقی ہوا علم والوں کا نام بھی زندہ رہتا ہے اور ان کا کام بھی زندہ رہتا ہے امام غزالیؒ نے احیاء العلوم میں حضرت ابوالدرداءؓ کا قول ذکر کیا ہے کہ علم بڑی عزت و عظمت والی چیز ہے کیونکہ اَلْمُلُوْکُ حُکَّامٌ عَلَی النَّاسِ وَالْعُلَمَاءُ حُکَّامٌ عَلَی الْمُلُوْکِ بادشاہ تو لوگوں پر حکومت کرتے ہیں مگر علماء بادشاہوں پر حکومت کرتے ہیں

عالم کے لئے اخلاص ضروری ہے

ابوداؤد میں حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے حضور ﷺ نے فرمایا مَنْ تَعَلَّمَ عِلْماً مِمَّا یُبْتَغٰی بِهٖ وَجْهُ اللّٰهِ لَا یَتَعَلَّمُهٗ اِلَّا لِیُصِیْبَ بِهٖ عَرَضاً مِنَ الدُّنْیَا لَمْ یَجِدْ عَرْفَ الْجَنَّةِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ جس علم دین سے اللہ کی رضا حاصل کی جاتی ہے جو شخص یہ علم اس لئے حاصل کرتا ہے تاکہ دنیا حاصل کرے فرمایا ایسا انسان جنت کی خوشبو نہ پائے گا بہت بڑی وعید ہے اس لئے اہل علم کو چاہئے علم کے حصول و اشاعت میں اخلاص کو پیش نظر رکھیں تاکہ اللہ راضی ہو اور اسلام زندہ ہو

چنانچہ مسند دارمی میں حضرت حسن بصری سے مرسل روایت ہے حضور ﷺ کا فرمان ہے مَنْ جَاءَهُ الْمَوْتُ وَهُوَ یَطْلُبُ الْعِلْمَ لِیُحْیِیَ بِهِ الْاِسْلَامَ فَبَیْنَهٗ وَبَیْنَ الْاَنْبِیَاءِ دَرَجَةٌ جس کی زندگی علم دین کی طلب میں گزر گئی اور اس کا مقصد اسلام کو بلند کرنا تھا اس حال میں اس کی موت آئی تو اس کے اور انبیاء کے درمیان جنت میں ایک درجہ کا فاصلہ ہوگا

سبحان اللہ علم دین کی کتنی بڑی فضیلت ہے مگر شرط اخلاص ہے

اللہ ہم سب کو یہ دولت نصیب فرمائے

علماء کے اقسام

مسند دارمی میں حضرت حکیمؓ سے روایت ہے سَئَالَ رَجُلٌ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ عَنِ الشَّرِّ کسی نے حضور ﷺ سے شر اور برائی اور فتنوں کے بارے میں سوال کیا تو حضور ﷺ نے فرمایا لَا تَسْأَلُونِیْ عَنِ الشَّرِّ وَسَلُوْنِیْ عَنِ الْخَیْرِ مجھ سے شر و فتنہ کے بارے میں سوال نہ کرو بلکہ خیر و بھلائی کے بارے میں پوچھو پھر فرمایا اَلَا اِنَّ شَرَّ الشَّرِّ شِرَارُ الْعُلَمَاءِ وَاِنَّ خَیْرَ الْخَیْرِ خِیَارُ الْعُلَمَاءِ اس زمین پر تمام شریر لوگوں سے بدترین لوگ شریر علماء ہیں اور تمام اچھے لوگوں سے بہترین لوگ اچھے علماء ہیں

حضور ﷺ کے زمانہ سے لے کر آج تک دونوں قسم کے عالم رہے ہیں

ایک علماء حق علماء خیر جنہوں نے دین اسلام کو صحیح طریق پر پھیلایا ہے۔ حرص طمع لالچ تکبر کتمان حق سے پاک تھے جنہیں دنیا کے حصول کی فکر نہ تھی بلکہ احیاء دین کا جذبہ تھا جن کو کفر مرعوب نہ کر سکا

دوسرے علماء سوء جنہوں نے دنیا کی لالچ میں آ کر کفر سے مرعوب ہو کر دین اسلام میں تحریف کی حق کو چھپایا

حضور ﷺ کے زمانہ میں صحابہ کرامؓ جیسے باغیرت باحیا جن میں طمع حرص نہ تھا انہوں نے دنیا کے کونے کونے میں دین پھیلایا حق کو پہنچایا پھر تابعین سلف صالحین نے یہ کام کیا اسلاف کی زندگیوں پر نگاہ ڈالیں جنہوں نے باطل کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر دین اسلام کا جھنڈا لہرایا حق کو بلند رکھا

علم دین چھپانے پر وعید نبوی

ترمذی میں حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے حضور ﷺ نے فرمایا مَنْ سُئِلَ عَنْ عِلْمٍ ثُمَّ كَتَمَهُ أُلْجِمَ بِلَجَامٍ مِّنَ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ جس نے دنیا کی لالچ سے مرعوب ہو کر حق بات کو چھپایا حق نہ بتایا تو قیامت کے دن ایسے شخص کے منہ میں جہنم کی لگام دی جائے گی۔

بیہقی میں حضرت علیؓ سے روایت ہے حضور ﷺ نے فرمایا ایک وقت آئے گا لَا يَبْقٰى مِنَ الْاِسْلَامِ اِلَّا اِسْمُهٗ اسلام کا صرف نام باقی ہوگا وَلَا يَبْقٰى مِنَ الْقُرْآنِ اِلَّا رَسْمُهٗ اور قرآن کی صرف ظاہری رسم رہ جائے گی پڑھنے پڑھانے والوں سے اصل روح نکل جائے گی مَسَاجِدُهُمْ عَامِرَةٌ وَهِيَ خَرَابٌ مِنَ الْهُدٰى مساجد ظاہری آبادی میں پُر رونق مگر ہدایت سے خالی ہوں گی لڑائی جھگڑے دنیوی باتیں ہونگی عُلَمَآءُهُمْ شَرٌّ تَحْتَ اَدِيْمِ السَّمَآءِ مِنْ عِنْدِهِمْ تَخْرُجُ الْفِتْنَةُ وَ فِيْهِمْ تَعُوْدُ علمائے سوء مخلوق سے بدترین ہونگے انہی میں سے فتنے نکلیں گے اور وہی دین اسلام میں دنیا کیلئے رخنے ڈالیں گے۔

علم کے ساتھ عمل ضروری ہے

آپ نے علم کے فضائل سنے ہیں مگر یہ فضیلت اسی وقت ہے جب انسان علم کے مطابق عمل کرے کیونکہ میرے پیغمبر جہاں معلم بن کر آئے ہیں وہاں تزکیہ وتصفیہ کے لئے بھی آئے ہیں حضور ﷺ نے فرمایا اِنَّمَا بُعِثْتُ مُعَلِّمًا اللہ نے مجھے قرآن و

حدیث کی تعلیم دینے کے لئے بھیجا ہے پھر فرمایا اِنَّمَا بُعِثْتُ لِاُتَمِّمَ مَکَارِمَ الْاَخْلَاقِ اللہ نے مجھے بھیجا ہے تا کہ میں دنیا کو اچھے اخلاق سکھلاؤں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو علم دین حاصل کرنے کی توفیق دے پھر اس کی اشاعت کی توفیق دے پھر اس علم دین پر صحیح طریق پر عمل کرنے کی توفیق دے

عجائباتِ علم

یہ چیز علم کے عجائبات میں سے ہے کہ جس شخص نے علم کو حاصل کیا چاہے وہ عربی ہو یا عجمی ہو، خوبصورت ہو یا بدصورت ہو، امیر ہو یا غریب ہو، بینا ہو یا نابینا ہو، تندرست ہو یا اپاہج ہو علم نے اُسے دنیا کا امام بنادیا عوام وخواص کا محبوب بنادیا اپنوں اور غیروں کا پیارا بنادیا

جس کی مثالیں، تاریخِ عالم، اور تاریخِ اسلام، میں بکھری پڑی ہیں

صرف تین نمونے ملاحظہ فرمائیں

(۱) حضرت عطاءؒ بن ابی رباح ایک عظیم محدث ہیں لیکن شکل وصورت میں انتہائی قبیح تھے رنگ کالا تھا، اعضاء میں تناسب نہ تھا، جب سفید لباس پہن کر درسِ حدیث دیتے تھے تو یوں لگتا تھا جیسے سیاہ کوّا، سفید کپاس، پر بیٹھا ہو، لیکن علم نے شان اتنی بڑھادی کہ امام اعظم ابوحنیفہؒ فرماتے ہیں

مَارَأَیْتُ اَفْضَلَ مِنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِیْ رَبَاحٍ

میں نے عطاء بن ابی رباح سے کوئی افضل آدمی نہیں دیکھا

آپ خصوصیت کے ساتھ، مسائلِ حج، کے، سپیشلسٹ تھے

ایک مرتبہ ایامِ حج، میں آپ بیت اللہ میں موجود تھے لوگوں کا ازدحام اور رش تھا

جو آپ سے مسائلِ حج، پوچھنے میں مصروف تھے اتنے میں وقت کا بادشاہ سلیمان بن عبدالملک اپنے دو شہزادوں کے ساتھ خدمت میں حاضر ہوا کچھ مسائل پوچھے اور چلا گیا حضرت عطاء بن ابی رباح نے خصوصی توجہ نہ دی بلکہ عمومی انداز اپنایا، کسی پروٹوکول اور درباری انداز کو نہ اپنایا

جیسے عوام کی راہنمائی فرما رہے تھے ویسے ہی سلیمان بن عبدالملک کی بھی راہنمائی فرمادی باہر نکل کر سلیمان نے اپنے دونوں بیٹوں کو کہا، میرے بچو، علم حاصل کرو، کیونکہ جو عزت وعظمت وشان عالم کی ہے وہ کسی بادشاہ کی نہیں ہوسکتی

آج اس، عبدِ اسود، کی شانِ بے نیازی کے سامنے ہمارا تاج وتخت بھی شرمندہ اور بے آبرو نظر آتا ہے

محدثین کے نزدیک جو حیثیت مالکؒ عن نافعؒ عن ابن عمرؓ سند کو حاصل ہے

وہی حیثیت ابوحنیفہؒ عن عطاء بن ابیؒ رباح عن ابن عباسؓ سند کو حاصل ہے

محدثین کی اصطلاح میں ان دونوں سندوں کو سلسلۃ الذہب کے نام سے پکارا جاتا ہے

(۲) مأمون الرشید کے دو فرزند فرّاء نحوی سے تعلیم حاصل کرتے تھے!

ایک مرتبہ فرّاء کسی کام کیلئے، مَسندِ تدریس، سے اٹھے تو دونوں شہزادے استاد کی جوتی سیدھی کرنے کیلئے دوڑ پڑے دونوں میں جوتا سیدھا کرنے کے معاملہ پر جھگڑا ہوگیا تو فیصلہ اس بات پر ہوا کہ ایک شہزادے نے ایک جوتا سیدھا کیا اور دوسرے شہزادے نے دوسرا جوتا سیدھا کیا

مأمون الرشید کو واقعے کی خبر ہوگئی اُس نے فرّاء نحوی کو بلا لیا اور اُس سے سوال کیا مجھے بتاؤ، آج دنیا میں سب سے زیادہ معزز ومحترم کون ہے

فرّاء نے جواب دیا، امیر المؤمنین سے زیادہ معزز ومحترم کون ہوسکتا ہے

مأمون نے جواب دیا نہیں بلکہ آج سب سے زیادہ معزز ومحترم وہ شخص ہے جس کے جوتے اٹھانے کیلئے بادشاہ کے دو بیٹے آپس میں جھگڑا کر رہے تھے،
اور کہا استاذ اور باپ کی خدمت ذلت نہیں عزت ہے
اور پھر مأمون الرشید نے دونوں بیٹوں کو سعادت مندی اور قراء کو حسن تعلیم وتربیت کے صلے میں دس دس ہزار درہم بطور انعام کے عطا کئے
(۳) مثل مشہور ہے
لَمْ يَدْرِ اِعْجَازَ الْقُرآن اِلَّا الْاَعْرَجَان
قرآن کے اعجاز کو دو لنگڑوں نے جانا ہے
(۱) علامہ زمخشری　(۲) علامہ جرجانی

علم کی ترقی کے لئے خصوصی وظیفہ

پہلا وظیفہ: ہر نماز کے بعد اَللّٰهُمَّ اَعْطِنِیْ حِفْظَ النَّبِيِّيْنَ وَفَهْمَ الْمُرْسَلِيْنَ وَاِلْهَامَ الْمَلٰئِكَةِ الْمُقَرَّبِيْنَ تین مرتبہ پڑھیں
دوسرا وظیفہ: جو اللہ نے اپنے پیغمبر ﷺ کو بتایا
چلتے پھرتے رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا پڑھیں۔

وآخر دعوانا ان الحمدلله رب العالمين

فضائل قرآن

از افادات

شیخ الاسلام حضرت درخواستی رحمہ اللہ کے علمی جانشین

شیخ المحدثین والمفسرین امام العلماء والصلحاء شیخ الحدیث والتفسیر

شیخ طریقت حضرت مولانا شفیق الرحمن صاحب درخواستی نوراللہ مرقدہ

بانی مرکزی جامعہ عبداللہ بن مسعودؓ خان پور

ناشر

مکتبہ شیخ درخواستی جامعہ عبداللہ بن مسعودؓ خان پور

گرین ٹاؤن ضلع رحیم یار خان پوسٹ بکس نمبر 5

Web: www.shaikhedarkhwasti.org. Mob: 0300-6939448

فضائل قرآن مجید

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَنْزَلَ الْقُرْآن عَلَی النَّبِیِّ آخِرُ الزَّمَان لِھِدَایَۃِ الْاِنْسِ وَالْجَان وَالصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلیٰ سَیِّدِ الرُّسُلِ مَحْبُوْبِ الرَّحْمٰن وَعَلیٰ اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَوْلِیَاءِ الرَّحْمٰن..... امابعد!

کِتٰبٌ اَنْزَلْنٰہُ اِلَیْکَ مُبٰرَکٌ لِّیَدَّبَّرُوْا اٰیٰتِہٖ وَلِیَتَذَکَّرَ اُولُو الْاَلْبَابِ

(ص ع ۳)

عَنْ عُثْمَانَؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَیْرُکُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَہٗ (رواہ البخاری)

صَدَقَ اللّٰہُ مَوْلَانَا الْعَظِیْم وَصَدَقَ رَسُوْلُہُ النَّبِیُّ الْکَرِیْم.

جَمِیْعُ الْعِلْمِ فِی الْقُرْاٰن لٰکِنْ تَقَاصَرَ عَنْہُ اَفْھَامُ الرِّجَال

گر تو میخواہی مسلماں زیستن
نیست ممکن جز بقرآں زیستن
نبی امی ام الکتاب درس دہے
نخواندہ مصحف کشاف رمز اَوی را
یتیم مکہ او کرسی نشین درس بعرش
ز جبرئیل بُردہ سبق غُنڈلی را
گمراہ نہ ملے گا تمہیں شیطان سے بدتر
اور ہادی نہ ملے گا تمہیں قرآن سے بہتر

وہ زمانہ میں معزز تھے مسلماں ہوکر
ہم خوار ہوئے تارکِ قرآں ہوکر
یاالٰہی تو ہمیں عامل قرآں کر دے
پھر نئے سرے سے مسلماں کو مسلماں کر دے
وہ پیمبر جسے سرتاج رسل کہتے ہیں
اس کی امت کو ذرا تابع فرماں کر دے

محترم سامعین مکرم بزرگو، عزیز نوجوانو اور میری معزز ہ وموقرہ دینی ماؤ بہنو بیٹیو
آج کے خطبہ کا موضوع قرآن کی فضیلت واہمیت ہے۔
پہلے تلاوت کردہ آیت وحدیث کا مختصر مفہوم معلوم کرلیں۔

آیت کا مفہوم

میں نے یہ آیت سورۃ ص کے تیسرے رکوع سے پڑھی ہے اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کی فضیلت کو ذکر کیا ہے اہل علم جانتے ہیں کِتابٌ کی تنوین تعظیم کی ہے جس میں قرآن کی عظمت کی طرف اشارہ کیا ہے کہ یہ قرآن عظمت والی کتاب ہے کتاب کا اصلی معنی جمع کرنے کا ہے تو اس عظمت والی کتاب میں آیات اور سورتوں کو جمع کیا گیا ہے اور اسی طرح اس میں تمام علوم وصنائع کو جمع کیا گیا ہے۔ جس طرح ہم آگے چل کر اس کے جامع ہونے پر روشنی ڈالیں گے اور کتاب کا معنی **مکتوب فی اللوح المحفوظ** بھی ہے کہ یہ عظمت والی کتاب لوح محفوظ میں لکھی ہوئی ہے پھر یہ کتاب عظمت والی کیوں ہے اسکی دلیل ہے **انزلناہ الیک** اللہ فرماتے ہیں کہ اس کو

ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اتارا ہے۔ انزلنا میں منزل اتارنے والے کا ذکر ہے کہ وہ رحمٰن ہے ہٗ ضمیر میں منزل کا ذکر ہے کہ جس کو اتارا گیا وہ قرآن ہے الیک میں منزل الیہ کا ذکر ہے جس کی طرف اتارا گیا وہ نبی آخر الزمان ہے یہ قرآن کی صداقت وحقانیت کا ذکر ہوا کہ یہ کتاب سچی ہے کیونکہ اس کے بھیجنے والا اللہ تعالیٰ ہے۔ وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰہِ قِیْلاً اللہ سے اور کون زیادہ سچا ہے مبارکٌ میں قرآن کی فضیلت کا ذکر ہے کہ یہ شان والی کتاب سراپا برکت ہے اس کی طرف جس کی نسبت ہوگئی وہ بھی برکت والی ہوگئی۔

اگر ہاتھ سے اٹھائیں گے تو ہاتھ برکت والے ہو جائیں گے۔

اگر قدم کے ساتھ چل کر قرآن سننے جائیں گے تو قدم برکت والے بن جائیں گے

اگر دل ودماغ سے اس کا مطالعہ کریں گے تو دل ودماغ میں برکت آجائے گی

اگر کان سے سنیں گے تو کانوں میں برکت آجائے گی۔

اگر آنکھ سے دیکھیں گے تو آنکھ برکت والی ہو جائے گی۔

اگر زبان سے اس کو پڑھیں گے تو زبان میں برکت آجائے گی۔

اسی طرح ہر کپڑا ویسے تو عام ہے مگر جو قرآن کا غلاف بن گیا تو وہ برکت والا ہو گیا انسان اس کو بوسہ بھی دیتا ہے اور آنکھوں سے بھی لگاتا ہے۔

اسی طرح ہر لکڑی عام ہے مگر جو قرآن کے رکھنے کے لئے رحل بن گئی وہ لکڑی بھی برکت والی بن گئی۔

اسی طرح ہر کاغذ عام ہے مگر جس کاغذ کی نسبت قرآن سے ہوگئی جس پر قرآن لکھا گیا وہ کاغذ بھی برکت والا بن گیا انسان اس کو آنکھوں سے لگاتا ہے اور چومتا ہے۔

اسی طرح ہر گتہ عام ہے مگر جو قرآن سے مل گیا جس سے قرآن کی جلد بنائی گئی وہ گتہ بھی برکت والا بن گیا۔

اسی طرح جس سینہ میں قرآن کے الفاظ یا معانی ومطالب آ گئے وہ سینہ بھی برکت والا بن گیا۔

جب قرآن پڑھنے پڑھانے والے برکت والے ہو گئے تو جس جگہ قرآن کا مشغلہ ہے وہ جگہ بھی برکت والی بن جاتی ہے جیسا کہ حدیث میں ہے کہ جس جگہ قرآن پڑھا' پڑھایا جا رہا ہے وہ جگہ دن میں فرشتوں کو ایسی چمکتی نظر آتی ہے جیسے رات کو تمہیں آسمان پر ستارے چمکتے نظر آتے ہیں۔

لِيَدَّبَّرُوْا اٰيٰتِهٖ قرآن کے اتارنے کی غرض ہے کہ قرآن مجید اس لئے بھیجا ہے تا کہ انسان ساری زندگی اس کی آیات میں تدبر غور وفکر کرتے رہیں قرآن سہل بھی ہے کہ اس کا پڑھنا آسان ہے اور مشکل بھی ہے کہ اس میں غور وفکر کر کے مسائل کا نکالنا مشکل ہے جیسے ائمہ مجتہدین نے کیا وَلِيَتَذَكَّرَ اُولُو الْاَلْبَاب یہ دوسری غرض ہے قرآن اس لئے اتارا تا کہ عقل والے اس سے نصیحت حاصل کریں یعنی جو عقائد و اعمال واخلاق قرآن نے بتلائے ہیں ان پر عمل کریں عقلمند وہی کہلائے گا جو لیل ونہار' شب وروز دن ورات کے لمحات واوقات میں اللہ کی کلام پڑھتا پڑھاتا رہے اور اس کو سنتا سناتا رہے اور اس پر عمل کرتا رہے۔

قرآن میں ہو غوطہ زن اے مردِ مسلماں
اللہ کرے تجھ کو عطا جدتِ کردار

حدیث کا مفہوم

حضرت عثمانؓ سے روایت ہے حضور ﷺ نے فرمایا تم میں سب سے افضل واعلیٰ اور بہتر وہ شخص ہے جو قرآن مجید کو سیکھے اور پھر ساری زندگی دوسروں کو سکھائے خواہ الفاظ سیکھے سکھائے یا معانی ومطالب سیکھے سکھائے اب آپ غور کریں کہ پیغمبر کا ارشاد کیا ہے کہ تم میں سب سے بہترین وہ نہیں جس کے پاس سامان' مکان' دولت' مال' زمین رقبے جائیداد بہت ہے بلکہ بہترین وہ ہے جس نے قرآن سے دل لگالیا۔

فضائل قرآن آیات قرآنیہ کی روشنی میں

(۱) يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَتْكُمْ مَّوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَشِفَاءٌ لِّمَا فِي الصُّدُوْرِ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ قُلْ بِفَضْلِ اللهِ وَبِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ (یونس ع ۶)

اس میں اللہ نے قرآن کی پانچ فضیلتیں ذکر کی ہیں۔

پہلی فضیلت: اے لوگو! قرآن تمہارے رب کی طرف سے تم سب کے لئے وعظ ونصیحت ہے اسلئے نصیحت کو قبول کرو۔

دوسری فضیلت: قرآن تمہارے سینہ کی تمام جسمانی وروحانی بیماریوں کے لئے شفاء ہے لہذا اس سے شفاء حاصل کرو۔

تیسری فضیلت: یہ کتاب تمہیں گمراہی سے ہدایت دینے والی ہے لہٰذا اس سے ہدایت حاصل کرو۔

چوتھی فضیلت: یہ کتاب مؤمنین کے لئے رحمت ہے لہٰذا اس رحمت کو حاصل کرو

پانچویں فضیلت: یہ کتاب دنیا سے بہتر ہے جس کو لوگ جمع کرتے ہیں کیونکہ دنیا کی دولت فانی ہے اور قرآن کی دولت باقی ہے جو دنیا و قبر و حشر میں کام آئے گی اس لئے ترغیب دی کہ اللہ کے اس فضل و رحمت کیساتھ خوش ہو جاؤ اور اس کو حاصل کرو جن کو اللہ نے قرآن جیسی عظیم نعمت دی وہ دنیا کی طرف للچائی نگاہ سے نہ دیکھیں ورنہ ناشکرے شمار ہوں گے۔

(۲) يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَكُمْ بُرْهَانٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَأَنْزَلْنَا إِلَيْكُمْ نُوراً مُّبِيناً فَأَمَّا الَّذِيْنَ آمَنُوْا بِاللهِ وَاعْتَصَمُوْا بِهِ فَسَيُدْخِلُهُمْ فِيْ رَحْمَةٍ مِّنْهُ وَفَضْلٍ وَّيَهْدِيْهِمْ إِلَيْهِ صِرَاطاً مُّسْتَقِيْماً. (نساء ع ۲۴)

اس میں قرآن کی دو فضیلتیں ذکر کی گئی ہیں۔

پہلی فضیلت: اے لوگو! تمہارے پاس اللہ کی طرف سے برہان آچکا ہے یعنی واضح اور کھلی دلیل اس کے بعد تمہیں کسی کتاب کی ضرورت نہیں۔

دوسری فضیلت: اللہ نے تمہاری طرف نور مبین کو اتارا ہے جو کھلا نور ہے اس کے بعد تمہیں اور کسی نور کی ضرورت نہیں اللہ نے چاند کو صرف نور کہا مگر قرآن کو نور مبین کہا' اشارہ کیا کہ چاند کی روشنی صرف رات کو ہوتی ہے مگر قرآن کی روشنی نہ دن کو ختم ہوتی ہے اور نہ رات کو ختم ہوتی ہے۔ قرآن کا فیض دن و رات جاری ہے اور

فیض یاب ہونے والے اس سے فیضیاب ہو رہے ہیں پھر جو فیض یاب ہوئے ان کے دو نتیجے ذکر کر دیئے۔

پہلا نتیجہ: جو اللہ پر ایمان لایا اور قرآن کے ساتھ اعتصام کیا ان کو اللہ اپنی رحمت و فضل میں داخل کریں گے۔

دوسرا نتیجہ: اللہ ان کو صراط مستقیم سیدھے راستہ کی طرف ہدایت دے گا اور ہمیشہ اس پر چلائے گا۔

(۳) الٓمّٓ ذٰلِکَ الْکِتَابُ لَا رَیْبَ فِیْهِ (بقرہ ع۱) اس میں قرآن کی فضیلت ذکر کی گئی ہے کہ یہ شان والی کتاب سچی ہے۔ اس میں کوئی شک وشبہ نہیں ہے علماء لکھتے ہیں کہ ریب نکرہ ہے اور لا نفی کے تحت ہے اور جو نکرہ نفی کے بعد ہو وہ عموم کا فائدہ دیتا ہے یعنی نہ اتارنے والے میں شک ہے جو اللہ ہے اور اللہ سچا ہے اور نہ لانے والے میں شک ہے وہ جبرائیل ہے اور جبرائیل امین ہے اور سچا ہے اور نہ اس میں شک ہے جس پر یہ کتاب اتاری گئی وہ حضرت محمد ﷺ ہیں اور پیغمبر سچا ہے اور نہ اس کتاب میں شک ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے تین مرتبہ کفار اور منکرین کو چیلنج کیا۔

پہلی مرتبہ: قُلْ لَّئِنِ اجْتَمَعَتِ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلٰٓی اَنْ یَّاْتُوْا بِمِثْلِ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لَا یَاْتُوْنَ بِمِثْلِهٖ وَلَوْ کَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِیْرًا. (بنی اسرائیل ع۱۰) یہ چیلنج پوری کتاب کے مثل لانے کا تھا جس سے وہ عاجز آ گئے پھر فرمایا اگر تمام انسان وجن جمع ہو جائیں اور ایک دوسرے کی مدد کریں تب بھی قرآن کی مثل نہیں لا سکتے

دوسری مرتبہ: اَمْ یَقُوْلُوْنَ افْتَرٰہُ قُلْ فَاْتُوْا بِعَشْرِ سُوَرٍ مِّثْلِہٖ مُفْتَرَیٰتٍ (ھود ع ۲)

پھر دوسری مرتبہ یہ چیلنج تھا کہ اگر پورے قرآن کی مثال نہیں لا سکتے تو اس جیسی دس سورتوں کی مثال لے آؤ اس سے بھی وہ عاجز آ گئے۔

تیسری مرتبہ: وَاِنْ کُنْتُمْ فِیْ رَیْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰی عَبْدِنَا فَاْتُوْا بِسُوْرَۃٍ مِّنْ مِّثْلِہٖ وَادْعُوْا شُھَدَآئَکُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰہِ اِنْ کُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ (بقرہ ع ۳)

پھر یہ چیلنج تھا کہ دس سورتیں اس جیسی نہیں لا سکتے تو اس جیسی ایک سورت کی مثال لے آؤ تو وہ اس سے بھی عاجز آ گئے جس سے واضح ہو گیا کہ یہ کتاب لاریب ہے اس کے زیر زبر پیش شد مد جزم میں شک نہیں۔ اس کے کسی حرف میں شک نہیں۔ حروف مل کر کسی کلمہ میں شک نہیں کلمات مل کر کسی جملہ میں شک نہیں۔ جملے مل کر کسی آیت میں شک نہیں۔ آیات مل کر کسی رکوع میں شک نہیں۔ رکوع مل کر کسی ربع میں شک نہیں ربع مل کر کسی پارے وسورۃ میں شک نہیں۔ پارے وسورتیں مل کر کسی منزل میں شک نہیں۔ ساری منزلیں ساری سورتیں سارے پارے مل کر مکمل قرآن میں شک نہیں جو شک کرے گا وہ کافر ہوگا اس کی نجات نہ ہوگی۔ قرآن سارے کا سارا محفوظ ہے اس میں شک کیسے ہو۔ جب اللہ کا اعلان ہے اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّکْرَ وَاِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوْنَ (الحجر ع ۱) ہم نے قرآن کو اتارا ہے اور اس کی حفاظت بھی ہم کریں گے۔ جس کا محافظ اللہ ہو اس میں نہ شک ہو سکتا ہے اور نہ تحریف ہو سکتی ہے۔ وہ لوگ جھوٹے ہیں جو کہتے ہیں کہ قرآن کی تو سترہ ہزار آیات تھیں، یہ روافض جھوٹے ہیں، جو

کہتے ہیں کہ اصل قرآن غار میں امام مہدی کے پاس ہے۔ یہ صحابہ ﷺ کے دشمن جھوٹے ہیں جو کہتے ہیں کہ اصل قرآن کے چالیس پارے تھے۔ دس پارے اہل بیت کے شان میں تھے جن کو نبی کے صحابہ نے چھپا دیا کبھی کہتے ہیں دس پارے بکری کھا گئی کبھی کہتے ہیں یہ قرآن محرف ہے حالانکہ قرآن کے علاوہ دوسری کتابوں میں توراۃ' زبور' انجیل میں تحریف ہو چکی تغیر تبدل ہو چکا لیکن قرآن کل بھی محفوظ تھا اور آج بھی قرآن محفوظ ہے۔

آپ عیسائیوں کی بائبل کو دیکھیں مختلف ملکوں میں ایک نہ ہوگی بلکہ ہر ملک میں آپ کو بدلی ہوئی نظر آئے گی۔ مگر قرآن مجید الحمد سے لے کر والناس تک پوری دنیا میں آپ کو ایک ہی ملے گا' نہ ملکوں میں مختلف چھپا ہوا ہوگا' نہ سینوں میں مختلف ہوگا بلکہ جو قرآن پاکستان میں آپ کو نظر آ رہا ہے۔ یہی ہندوستان میں ہے' یہی سعودیہ میں ہے' یہی امریکہ' افریقہ' برطانیہ' فرانس' متحدہ عرب امارات' شام' دمشق' بصرہ' کوفہ' بغداد سب میں ایک جیسا لکھا ہوا ہے۔ جو قرآن بچے کے سینہ میں ہے وہی نوجوان کے سینہ میں' وہی بوڑھے کے سینہ میں۔ جو عربی کے سینہ میں وہی پاکستانی' ہندوستانی' افریقی' امریکی' فرانسیسی' بصری' کوفی' بغدادی' پٹھان' بلوچ' پنجابی' سرائیکی' بنگالی' برمی وغیرہ کے سینہ میں ہے ایک حرف کا فرق نہیں ہے۔ سات سال کے بچے کے سینہ میں پورا قرآن محفوظ ہے۔ قرآن نبی کا معجزہ ہے۔ پیغمبر کی نبوت دائمی اور ہمیشہ کیلئے ہے۔ تو آپ کا یہ معجزہ قرآن بھی دائمی ہے اور ہمیشہ کیلئے ہے قیامت تک کوئی نیا نبی نہیں آئے گا تو قیامت تک دنیا کی ہدایت کے لئے اب نئی کتاب نہیں آئے گی۔ اس لئے اللہ نے اس کتاب کو محفوظ کر دیا۔ دیگر انبیاء کے معجزے عارضی تھے وہ صرف ان کے دور

تک محدود رہے لیکن قرآن ہمیشہ کیلئے رہے گا۔

اس لئے قرآن مجید میں واضح اعلان کر دیا گیا وَاِنَّهٗ لَكِتٰبٌ عَزِيْزٌ لَّا يَاْتِيْهِ الْبَاطِلُ مِنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهٖ تَنْزِيْلٌ مِّنْ حَكِيْمٍ حَمِيْدٍ. یہ کتاب عزت والی ہے باطل نہ اس کے آگے آسکتا ہے اور نہ اس کے پیچھے یہ کتاب اس ذات کی طرف سے ہے جو حکیم بھی ہے علیم بھی ہے۔ یہ کتاب اس کی حکمت و علم کا نمونہ ہے لہذا قرآن میں تحریف یا شک کی بات کرنے والے کے ایمان میں اور اس کے مذہب میں شک ہے وہ مؤمن نہیں ہوسکتا جو قرآن کو محرف کہے یا مشکوک کہے۔ قرآن محفوظ رکھا گیا چنانچہ قرآن مجید کے اجزاء سورت و آیات و کلمات و حروف کی تعداد کو بھی محفوظ رکھا گیا چنانچہ قرآن کی منزلیں سات ہیں اور صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم و تابعینؒ کا معمول تھا کہ وہ ہفتہ میں سات احزاب کی تلاوت کر کے قرآن ختم کرتے تھے قرآن کے پارے تیس ہیں قرآن کی سورتیں ایک سو چودہ ہیں۔

قرآن جواب دیتا ہے

قرآن مجید زندہ آسمانی کتاب ہے یہ اپنے متعلق ہر سوال کا جواب دیتی ہے اس سے پوچھیں تیرے اتارنے والا کون ہے۔

جواب دیتی ہے۔ تَنْزِيْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعَالَمِيْنَ مجھے رب العالمین نے اتارا ہے۔

اس سے پوچھیں تجھے کون لایا۔

جواب دیتی ہے نَزَلَ بِهِ الرُّوْحُ الْاَمِيْنُ جبرئیل امین لایا ہے۔

اس سے پوچھیں تجھے کس پر اتارا گیا

جواب دیتی ہے۔ نُزِّلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ مجھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر اتارا گیا۔

روافض کی تردید ہوگئی جو کہتے ہیں کہ جبرائیل نے خیانت کی وحی تولائی تھی علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر مگر وہ لایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر۔

اس سے پوچھیں تجھے کیوں اتارا گیا۔

جواب دیتی ہے لِتَكُوْنَ مِنَ الْمُنْذِرِيْنَ تاکہ آپ لوگوں کو ڈرائیں کہ اگر اس کتاب کو نہ مانو گے تو تمہارے لئے عذاب ہوگا۔

اگر آپ اس سے پوچھیں تجھے کس لغت میں اتارا گیا

تو جواب دیتی ہے بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُّبِيْنٍ مجھے عربی زبان میں اتارا گیا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اَحِبُّوا الْعَرَبَ لِثَلَاثٍ لِاَنِّیْ عَرَبِیٌّ وَالْقُرْآنُ عَرَبِیٌّ وَكَلَامُ اَهْلِ الْجَنَّةِ فِی الْجَنَّةِ عَرَبِیٌّ عرب سے محبت رکھنا کیونکہ میں محمد عربی ہوں اور قرآن بھی عربی ہے اور جنتیوں کی بولی جنت میں عربی ہوگی۔

اگر آپ اس سے پوچھیں تجھے کس مرکز میں بھیجا گیا قرآن جواب دیتا ہے۔ اِنَّ اَوَّلَ بَيْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِیْ بِبَكَّةَ مُبٰرَكًا وَّهُدًى لِّلْعٰلَمِيْنَ میرا پہلا مرکز بیت اللہ ہے جو مکہ میں ہے اور جو برکت والا مقام ہے اور تمام انسانیت کیلئے ہدایت ہے۔

اگر آپ اس سے پوچھیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر اترنے سے پہلے تیرا مقام تیری جگہ کونسی تھی

تو قرآن جواب دیتا ہے۔ فِیْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ میں لوح محفوظ میں تھا

اگر آپ اس سے پوچھیں تیری تاثیر کیا ہے

جواب دیتا ہے۔ وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ میں ظاہری، باطنی جسمانی، روحانی تمام بیماریوں کے لئے شفاء ہوں اور مومنین کے لئے اللہ کی خصوصی رحمت ہوں۔

اگر آپ اس سے پوچھیں تجھے کس مہینہ میں اتارا گیا۔
تو جواب ملتا ہے شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ رمضان المبارک کے مہینہ میں مجھے اتارا گیا۔
اگر آپ اس سے پوچھیں تجھے کس رات میں اتارا گیا
تو جواب ملتا ہے اِنَّا اَنْزَلْنٰهُ فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ اس کلام کو اللہ نے لیلۃ القدر میں نازل فرمایا۔
اگر آپ اس سے پوچھیں تو کیسی کتاب ہے تو جواب دیتی ہے وَهُوَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ یہ کلام اللہ کی طرف سے حق ہے اور سچی کلام ہے۔
اس لئے حافظ ابن کثیر نے خلاصہ بیان کرتے ہوئے کلام اللہ کی عظمت ذکر کی ہے
قَدْ اَنْزَلَ اللّٰهُ اَشْرَفَ الْكُتُبِ عَلٰى اَشْرَفِ الرُّسُلِ بِوَاسِطَةِ اَشْرَفِ الْمَلَآئِكَةِ فِیْ اَشْرَفِ بُقَاعِ الْاَرْضِ فِیْ اَشْرَفِ شُهُوْرِ السَّنَةِ فِیْ اَشْرَفِ اللَّیَالِیْ فَكَمَّلَ الْقُرْآنُ مِنْ جَمِیْعِ الْوُجُوْهِ اللہ نے افضل کتاب یعنی قرآن کو افضل پیغمبر یعنی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر افضل فرشتہ یعنی جبرئیل امین کے واسطہ سے افضل جگہ یعنی مکہ مکرمہ میں افضل مہینہ یعنی رمضان کے اندر افضل رات یعنی لیلۃ القدر میں اتارا تو قرآن تمام وجوہ سے کامل مکمل ہوگیا۔ لہٰذا لَا رَیْبَ فِیْهِ وَلَا شَكَّ فِیْهِ۔

فضائل قرآن ارشادات نبویہ کے آئینہ میں

حدیث (۱) قرآن بلندی کا ذریعہ ہے
مسلم میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اِنَّ اللّٰهَ یَرْفَعُ بِهٰذَا الْكِتَابِ اَقْوَاماً وَیَضَعُ بِهٖ اٰخَرِیْنَ جو قرآن کے الفاظ یا معانی ومطالب کو پڑھتے پڑھاتے ہیں سیکھتے سکھاتے ہیں۔ ساری زندگی اس پر عمل کرتے

ہیں ان کو اللہ تعالیٰ اس کتاب کے ذریعہ بلند کرتے ہیں۔
جو اس کتاب سے اعراض کرتے ہیں ان کو اللہ ذلیل و پست کرتے ہیں۔
حدیث (۲) قرآن شفاعت کر کے انسان کو جنت میں لے جائے گا
مسلم میں حضرت ابو امامۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اِقْرَؤُا الْقُرْاٰنَ فَاِنَّهٗ يَاْتِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَفِيْعًا لِاَصْحَابِهٖ قرآن مجید کی تلاوت کرو قیامت کے دن یہ کتاب اپنے پڑھنے والوں کیلئے شفاعت کرے گی
قرآن سفارش کرے گا رحمان جنت کا داخلہ عطاء فرمائے گا۔
حدیث (۳) قرآن کی چار برکتیں
مسلم میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ فِيْ بَيْتٍ مِنْ بُيُوْتِ اللّٰهِ يَتْلُوْنَ كِتَابَ اللّٰهِ وَيَتَدَارَسُوْنَهٗ بَيْنَهُمْ اِلَّا نَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِيْنَةُ وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَحَفَّتْهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَذَكَرَهُمُ اللّٰهُ فِيْمَنْ عِنْدَهٗ جب چند لوگ اللہ کے گھر میں بیٹھ کر اللہ کی کلام پڑھتے پڑھاتے ہیں ان پر چار نتائج مرتب ہوتے ہیں
(۱) ان پر سکون و اطمینان نازل ہوتا ہے تو قرآن سکون حاصل کرنے کا ذریعہ ہوا۔
(۲) ان کو اللہ کی رحمت ڈھانپ لیتی ہے تو قرآن رحمت خداوندی کے حاصل کرنے کا ذریعہ ہوا۔
(۳) زمین سے لے کر آسمان تک فرشتے ان کو ڈھانپ لیتے ہیں تو قرآن فرشتوں کی نگرانی کرنے کا ذریعہ ہوا۔
(۴) اللہ ان کا ذکر اس جماعت میں کرتے ہیں جو اس کے پاس ہے
یعنی اللہ فرماتے ہیں تم فرش پر میری کلام پڑھو میں عرش پر فرشتوں میں تمہارا تذکرہ کروں گا

کہ میرے بندے کیسے ہیں جو ہر وقت میری کتاب سے دل لگائے ہوئے ہیں۔

حدیث (۴) قرآن دل کی آبادی کا سبب ہے

ترمذی میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمان اِنَّ الَّذِیْ لَیْسَ فِیْ جَوْفِہٖ شَیْئٌ مِّنَ الْقُرْاٰنِ کَالْبَیْتِ الْخَرِبِ جس سینہ میں قرآن نہیں وہ سینہ ویران مکان کی طرح ہے

انسان کے سینہ کی آبادی قرآن سے ہے

گھر کی آبادی قرآن سے۔

بستی کی آبادی قرآن سے۔

شہر کی آبادی قرآن سے۔

پوری دنیا کی آبادی قرآن سے۔

یہ انقلابی کتاب ہے اس کے آنے سے

جو دل کفر و جہالت کی وجہ سے غیر آباد تھے وہ آباد ہو گئے۔

جو بت پرست تھے وہ خدا پرست بن گئے۔

جو جاہل تھے وہ عالم بن گئے۔

جو غیر متمدن تھے وہ متمدن بن گئے۔

جو غیر مہذب تھے وہ مہذب بن گئے۔

جو غافل تھے وہ اللہ کے نام لینے والے بن گئے۔

جو جہنم کے کنارہ پر کھڑے تھے وہ جنت کے حقدار ہو گئے۔

اس لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: زَیِّنُوْا مَنَازِلَکُمْ بِالصَّلٰوۃِ وَتِلَاوَتِ الْقُرْآنِ اگر اپنے گھروں کو مزین کرنا ہے تو نماز اور قرآن کی تلاوت سے مزین کرو۔

گھر کے اہل و عیال نماز پڑھتے قرآن پڑھتے نظر آئیں آج گھروں میں بربادی' گناہوں کی لعنت سے ہو رہی ہے اللہ تعالیٰ ہم سب کو نیکی سے اپنے گھروں کو آباد کرنے کی توفیق نصیب فرمائے۔

حدیث (۵) قرآن کے ایک حرف پر دس نیکیاں ملتی ہیں

ترمذی میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مَنْ قَرَأَ حَرْفاً مِنْ كِتَابِ اللهِ فَلَهُ بِهِ حَسَنَةٌ وَالْحَسَنَةُ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا لَا اَقُوْلُ الٓمٓ حَرْفٌ وَلٰكِنْ اَلِفٌ حَرْفٌ وَلَامٌ حَرْفٌ وَمِيْمٌ حَرْفٌ کہ قرآن کے ایک حرف پر دس گنا ثواب ملتا ہے۔ الٓمٓ ایک حرف نہیں بلکہ یہ تین حرف ہیں ہر حرف پر دس نیکیاں ملتی ہیں تو الٓمٓ پر تیس نیکیاں ملیں گی۔

حدیث (۶) قرآن قابل رشک چیز ہے

بخاری و مسلم میں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے لَا حَسَدَ اِلَّا عَلٰى اِثْنَيْنِ کسی انسان پر رشک نہ کرو کسی کی زمین و جائیداد و مال و سامان دیکھ کر یہ رشک نہ کرو مجھے بھی یہ مل جائے میں بھی ایسا بن جاؤں اگر رشک کرنا ہے تو دو پر رشک کرو

رَجُلٌ اٰتَاهُ اللهُ الْقُرْآنَ فَهُوَ يَقُوْمُ بِهٖ اٰنَاءَ الَّيْلِ وَاٰنَاءَ النَّهَارِ

ایک وہ شخص جس کو اللہ نے قرآن کی دولت دی ہے اور وہ رات دن اس کے پڑھنے میں مشغول رہتا ہے نوافل میں کھڑے ہو کر پڑھتا ہے تو تم رب سے دعا کرو کہ یا اللہ مجھے بھی ایسا بنا دے۔ وَرَجُلٌ اٰتَاهُ اللهُ مَالًا فَهُوَ يُنْفِقُهٗ اٰنَاءَ الَّيْلِ وَاٰنَاءَ النَّهَارِ.

دوسرا وہ شخص جس کو اللہ نے مال کی نعمت دی ہے اور وہ اسے رات دن کے اوقات میں یتیموں' مسکینوں' بیواؤں' غریبوں محتاجوں' دینی کاموں' مساجد' مدارس کے بنانے پر

خرچ کرتا ہے تو تم اللہ سے دعاء کرو کہ یا اللہ مجھے بھی ایسا بنادے۔

حدیث (۷) قیامت کے دن قرآن پڑھنے والے کا مقام بہت اونچا ہوگا

ابوداؤد میں حضرت عبداللہ بن عمروؓ ابن العاص سے روایت ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یُقَالُ لِصَاحِبِ الْقُرْاٰنِ اِقْرَأْ وَارْتَقِ وَرَتِّلْ كَمَا كُنْتَ تُرَتِّلُ فِي الدُّنْيَا فَاِنَّ مَنْزِلَتَكَ عِنْدَ اٰخِرِ اٰيَةٍ تَقْرَؤُهَا اے قرآن کو اپنا مشغلہ بنانے والے آج قرآن پڑھتے جاؤ اور جنت کی سیڑھیوں پر چڑھتے جاؤ اور جس طرح دنیا میں ترتیل سے درست کر کے قرآن پڑھتا تھا آج بھی ایسے پڑھتا جا

جہاں قرآن کی آخری آیت ہوگی وہی جنت میں تیرا مقام ہوگا۔

حدیث (۸) قرآن پڑھنے اور اس پر عمل کرنیوالے کے والدین کا اکرام

مسند احمد اور ابوداؤد میں حضرت معاذؓ جہنی سے راویت ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ وَعَمِلَ بِمَا فِيْهِ اُلْبِسَ وَالِدَاهُ تَاجاً يَوْمَ الْقِيَامَةِ جس نے قرآن پڑھا اور اس پر عمل کیا تو اس کے ماں باپ کو اس محنت کے صلہ میں قیامت کے دن ایک نورانی تاج پہنایا جائے گا وہ تاج کیسا ہوگا فرمایا ضَوْءُهُ اَحْسَنُ مِنْ ضَوْءِ الشَّمْسِ لَوْ كَانَتْ فِيْ بُيُوْتِ دُنْيَاكُمْ اس تاج کی روشنی اس سورج کی روشنی سے بھی زیادہ عمدہ ہوگی اگر یہ سورج تیرے گھر کے اندر آجائے یہ تو والدین کا شان ہے تو فرمایا فَمَا ظَنُّكُمْ بِالَّذِيْ قَرَأَ وَعَمِلَ بِهٖ

پھر اس کا کیا مقام ہوگا جس نے قرآن پڑھا اور اس پر عمل کیا۔

حدیث (۹) قرآن کی دو آیتوں کا پڑھنا دو اونٹوں کی دولت سے بہتر دولت ہے

مسلم میں حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ اصحاب صفہ سے کہا اَيُّكُمْ يُحِبُّ اَنْ يَّغْدُوَ كُلَّ يَوْمٍ اِلٰى بُطْحَانَ

اَوِ الْعَقِيْقِ فَيَأْتِيَ مِنْهُ بِنَاقَتَيْنِ كُوْمَا وَيْنِ فِيْ غَيْرِ اِثْمٍ وَلَا قَطْعِ رِحْمٍ تم میں سے کون اس کو دوست رکھتا ہے کہ صبح کو وادی بطحان یا عقیق کی طرف جائے اور اس کو بغیر ڈاکہ و قطع رحم کے دو اونٹنیاں عمدہ اعلیٰ قیمتی اونچی کوہان والی مل جائیں تو صحابہ نے کہا كُلُّنَا نُحِبُّ ذٰلِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اے اللہ کے رسول ہم میں سے ہر شخص اس کو پسند کرتا ہے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اَفَلَا يَغْدُوْا اَحَدُكُمْ اِلَى الْمَسْجِدِ فَيَعْلَمُ اَوْ يَقْرَأُ آيَتَيْنِ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ خَيْرٌ لَّهُ مِنْ نَاقَتَيْنِ فرمایا کہ صبح تم مسجد یعنی اللہ کے گھر جاؤ دو آیتیں سیکھ لو ان کا معنیٰ مطلب تفسیر تشریح تفصیل سمجھ لو تو یہ دو آیت کی دولت دو اونٹ کی دولت سے بہتر ہے۔ تین آیات تین اونٹ سے چار آیات چار اونٹ سے اسی طرح آیات کا عدد اونٹوں کے عدد سے بہتر ہے کیونکہ دنیا کی دولت بے وفا ہے قرآن کی دولت باوفا ہے۔

یہ دنیا میں، قبر میں، حشر میں کام آئے گی۔

حدیث (۱۰) قرآن وہ شان والی کتاب جس کی تلاوت خود رب العالمین نے کی ہے دارمی میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے تمام مخلوق کے پیدا کرنے سے ایک ہزار سال پہلے فرشتوں کے سامنے سورۃ طٰہٰ اور یٰسین کو پڑھا جب فرشتوں نے اللہ کی شان کے مناسب اللہ سے اس کے کلام کو سنا تو تین جملے کہے

پہلا جملہ: طُوْبٰى لِاُمَّةٍ يَنْزِلُ هٰذَا عَلَيْهَا وہ امت بڑی برکت والی ہوگی جس کے حصہ میں تیس پارے قرآن کی دولت آئے گی۔

دوسرا جملہ: طُوْبٰى لِاَجْوَافٍ تَحْمِلُ هٰذَا وہ سینے بھی مبارک ہوں گے جو قرآن کے خزینے بنیں گے۔

تیسرا جملہ: طُوبیٰ لِاَلْسِنَةٍ تَتَكَلَّمُ بِهٰذَا وہ زبانیں بھی مبارک ہوں گی جو اللہ کی کلام کا ورد کریں گی۔ کیسی شان والی کتاب ہے جس کو اہل اللہ نے پڑھا اور اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھا اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھا اور خود شان والے اللہ نے پڑھا۔

حدیث (۱۱) قرآن تمام کلاموں کا بادشاہ ہے

كَلَامُ الْمُلُوْكِ مُلُوْكُ الْكَلَامِ بادشاہوں کا کلام تمام کلاموں کا بادشاہ ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کا بادشاہ ہے تو اس کی کلام بھی سب کی بادشاہ ہے جیسا کہ ترمذی میں حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فَضْلُ كَلَامِ اللهِ عَلٰى سَآئِرِ الْكَلَامِ كَفَضْلِ اللهِ عَلٰى خَلْقِهٖ جس طرح اللہ کو تمام مخلوق پر فضیلت ہے اسی طرح قرآن کو بھی تمام کلاموں پر فضیلت ہے اس لئے حدیث قدسی ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ مَنْ شَغَلَهُ الْقُرْآنُ عَنْ ذِكْرِیْ وَمَسْئَلَتِیْ اَعْطَيْتُهٗ اَفْضَلَ مَا اُعْطِیَ السَّائِلِيْنَ جس نے قرآن کو اپنا مشغلہ بنالیا اس کو دوسرے ذکر کی فرصت نہیں اور اس کو کسی دوسری چیز کے مانگنے کی فرصت نہیں تو اللہ فرماتے ہیں میں اس کو مانگنے والوں سے بھی افضل عطاء فرماؤں گا۔ اکثر نہیں کہا کہ بہت دوں گا بلکہ افضل کہا ہے اور وہ افضل اللہ تعالیٰ کا دیدار ہے یعنی رب فرماتے ہیں ایسے شخص کو میں اپنا دیدار کراؤں گا

حدیث (۱۲) اپنی اولاد کو تلاوت قرآن کا ادب سکھلاؤ

کنز العمال ج ۶ میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اَدِّبُوْا اَوْلَادَكُمْ عَلٰى ثَلَاثَةِ خِصَالٍ اپنی اولاد کو تین چیزوں کا ادب سکھلاؤ۔ (۱) حُبَّ نَبِيِّكُمْ اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت (۲) وَحُبَّ اَهْلِ

بیتہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اہلبیت کی محبت (۳) وَقِرَاءَةِ الْقُرْآنِ تلاوت قرآن کا ذوق فَاِنَّ حَمَلَةَ الْقُرْآنِ فِی ظِلِّ اللهِ یَوْمٌ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّهٗ مَعَ اَنْبِیَائِهٖ وَاَصْفِیَائِهٖ حاملین قرآن قیامت کے دن انبیاء واصفیاء کے ساتھ عرش کے سائے میں ہونگے۔

حدیث (۱۳) تلاوت قرآن کے فوائد

کنزل العمال ج ۱ میں حضرت عفیفہ بن الحارث سے روایت ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اِنْ اَرَدْتَّ عَیْشَ السُّعَدَآءِ اگر تم سعادت مندوں والی زندگی چاہتے ہو وَمِیْتَةَ الشُّهَدَاءِ اور شہیدوں والی موت چاہتے ہو وَالنَّجَاةَ یَوْمَ الْحَشْرِ اور قیامت کے دن نجات وَالْاَمْنَ یَوْمَ الْخَوْفِ اور خوف والے دن امن وَالنُّوْرَ یَوْمَ الظُّلُمَاتِ اور اندھیروں والے دن روشنی وَالظِّلَّ یَوْمَ الْحَرُوْرِ اور گرمی والے دن سایہ وَالرِّیَّ یَوْمَ الْعَطَشِ اور پیاس والے دن سیرابی وَالْوَزْنَ یَوْمَ الْخَفِیَّةِ اور ہلکا پن کی جگہ وزن اعمال کا بھاری ہونا وَالْهُدٰی یَوْمَ الضَّلَالَةِ اور گمراہی سے ہدایت چاہتے ہو تو فَادْرِسِ الْقُرْاٰنَ قرآن کو پڑھتے رہو کیونکہ فَاِنَّهٗ ذِکْرُ الرَّحْمٰنِ یہ اللہ کا ذکر ہے۔ وَحِرْزٌ مِّنَ الشَّیْطَانِ شیطان سے حفاظت کا ذریعہ ہے وَرَجْحَانٌ فِی الْمِیْزَانِ اور حساب وکتاب کے ترازو میں اعمال صالحہ کے وزن کے غالب ہونے کا ذریعہ ہے۔

حدیث (۱۴) طبرانی میں حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ سے روایت ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے اَلصِّیَامُ وَالْقُرْآنُ یَشْفَعَانِ لِلْعَبْدِ کل قیامت کے دن رمضان اور قرآن مومن بندے کیلئے سفارش کریں گے۔

دائیں رمضان آئے گا بائیں قرآن آئے گا سامنے پیارا نبی آخر الزمان آئے گا تینوں سفارش کریں گے اور رب رحمٰن مومن بندے کو جنت کا داخلہ اور ٹکٹ عطا فرمادیں گے

قرآن مجید کی تاثیرات

اللہ کی کلام میں بڑا اثر ہے جس نے اخلاص سے توجہ سے سنا وہ گرویدہ ہو گیا اس پر چند واقعات پیش خدمت ہیں۔

پہلا واقعہ

جنات کے متاثر ہونے کا ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے پہلے جنات آسمانوں پر جاتے تھے اور آسمانوں کی خبریں معلوم کر کے لاتے تھے۔ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت ہوئی اور وحی آنی شروع ہوئی تو جنات کو آسمانوں پر جانے وہاں کی خبر لانے سے روک دیا گیا اگر یہ اوپر جاتے تو آسمان سے شہاب کے ذریعہ ان کو مارا جاتا تو جنات نے سمجھا کوئی نئی چیز پیش آئی ہے جس کی وجہ سے ہمیں روک دیا گیا اور آسمانوں پر پہرے لگا دیئے گئے تو جنات نے اپنی مختلف جماعتوں کو مغرب، مشرق، شمال، جنوب کے اطراف میں بھیج دیا۔ تو جنات کی ایک جماعت وادی بطن نخلہ سے گزری جہاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے ساتھ فجر کی نماز ادا کر رہے تھے جب جنات نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے قرآن کو سنا تو ان کے دلوں میں انقلاب آ گیا کیونکہ قرآن ویسے ہی پر اثر کتاب ہے مگر جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پر کشش آواز سے سنا تو متاثر ہوئے اور ایمان لے آئے اور واپسی میں اپنی قوم سے آ کر کہا ہم نے عجیب شان والی کتاب، شان والے نبی سے سنی ہے اور یہی چیز ہے جس کی وجہ سے ہمیں آسمانی خبروں کے چرانے سے روک دیا گیا ہے تو اس پر سورۃ جن نازل ہوئی

قُلْ اُوْحِیَ اِلَیَّ اَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوْا اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا یَّهْدِیْ اِلَی الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِهٖ.

دوسرا واقعہ

بخاری شریف جلد اول میں ہے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے گھر کے صحن میں جائے نماز بنا رکھی تھی جہاں نوافل بھی پڑھتے اور قرآن مجید کی تلاوت بھی کرتے جب آپ قرآن کی تلاوت کرتے تو آپ بہت روتے مکہ کے مرد، عورتیں، بچے آپ کی یہ کیفیت دیکھ کر جمع ہوتے ابوبکر خود بھی روتے دوسروں کو بھی رُلاتے لکھا گیا ہے کہ آپ کی اس پرسوز تلاوت کو سن کر تیرہ مَردوں نے اسلام قبول کیا

تیسرا واقعہ

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بہن نے جب ان کے سامنے سورۃ طٰہٰ پڑھی تو فاروق اعظم پر اس کا اثر ہوا تو فاروق اعظم نے کہا یہ کتاب مجھے دکھلا تو بہن نے کہا لَا یَمَسُّهٗۤ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ قرآن مجید کو پاک لوگ ہاتھ لگا سکتے ہیں پہلے وضو غسل کر کے پاک ہو کر آؤ پھر ہاتھ لگانے دوں گی جب فاروق اعظم نے اللہ کی کلام کو سنا اور دیکھا تو بہن سے کہا مجھے اس پیغمبر کی طرف لے جا جس پر یہ عظمت والی کتاب اتری ہے تو بہن کی اس تلاوت سے فاروق اعظم کے دل میں انقلاب آیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جا کر اسلام قبول کیا۔

چوتھا واقعہ

طفیل بن عمرو دوسی جو قبیلہ دوس کا امیر کبیر سرمایہ دار آدمی تھا اور بڑا شاعر تھا ابوجہل نے اس کو دعوت دی جب طفیل اپنی جماعت کے ساتھ دعوت کیلئے آیا تو ابوجہل نے حرم سے باہر نکل کر اس کا بڑا استقبال کیا اور ابوجہل نے طفیل کیلئے دعوت کا بڑا اہتمام کیا رات کو کھلایا پلایا پھر ابوجہل طفیل کو علیحدہ لے گیا اور کہا تم ہمارے مہمان ہو میں میزبان ہوں میں آپ سے ایک بات کہتا ہوں کہ مکہ میں ایک شخص ہے جس نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے اور وہ ہمارے معبودوں کی توہین کرتا ہے اس کا مشن ایک خدا کی دعوت دینا ہے وہ کہتا ہے صرف ایک اللہ ہے جو معبود ہے' مسجود ہے' حیات وموت' عزت وذلت' نفع ونقصان' تندرستی وبیماری' شفاء کا مالک ہے' بیٹا' بیٹی دینے والا ہے' نذر ومنت کا مستحق ہے۔ ابوجہل سے طفیل نے کہا وہ کون ہے؟ کہا وہ ہمارا غیر نہیں اپنا ہے میرا بھتیجا ہے۔ جس کا نام محمد ہے مگر اس نے نئی بات کر ڈالی ہے اس لئے اس کے قریب نہ جانا طفیل نے کہا اس کی وجہ کیا ہے کہا جو اس سے ملتا ہے وہ اس کا ہو کر رہ جاتا ہے کیونکہ وہ حسین اتنا ہے کہ چاند اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا اور اخلاق اس کے ایسے ہیں کہ جو اس کی بات کو سن لیتا ہے اس کے دل میں انقلاب آجاتا ہے' آواز اس کی ایسی پیاری ہے کہ جو اس سے قرآن سن لیتا ہے وہ اس کے جال میں پھنس جاتا ہے یہاں تک کہ باپ بیٹے سے جدا ہو جاتا ہے اور بیٹا باپ سے جدا ہو جاتا ہے۔ خاوند بیوی سے اور بیوی خاوند سے الگ ہو جاتی ہے۔ رشتہ دار اپنے رشتہ دار سے علیحدہ ہو جاتا ہے ابوجہل نے کہا یہ کپاس کے دو پنبہ ہیں ان کو کانوں میں رکھ دو تا کہ اس کی آواز آپ کے کانوں تک نہ پہنچے۔ طفیل سو گیا صبح کو اٹھا تو کپاس کا پنبہ کان سے نکل گیا اور یہ سیر کرتے کرتے بیت اللہ کے دروازے سے گزرا تو اندر سے ایک پُرکشش پُرسوز آواز سنائی دی بس اس میٹھی آواز میں مست ہو گیا دل پر اثر ہوا آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے اور رونگٹے کھڑے ہو

گئے کہنے لگا جا کر دیکھوں تو سہی کون ہے جب دیکھا تو اب پیغمبر کے چہرہ پر آنکھیں بھی فدا ہو گئیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہو کر نکلے تو طفیل جو پیغمبر کی محبت میں جکڑا جا چکا تھا ساتھ ساتھ جا رہا تھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے گھر کا دروازہ کھولا پیغمبر کے سامنے ادب سے بیٹھ گیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کون ہو؟ کہا طفیل قبیلہ دوس سے' کہا کیسے آئے طفیل کی چیخ نکلی زار و قطار رونے لگا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا مجھے تو روکا گیا' ٹوکا گیا مگر اللہ کی رحمت نے آپ تک پہنچا دیا اب کلمہ پڑھائیں توحید کا سبق سکھائیں آپ نے سر پر شفقت والا ہاتھ پھیرا کلمہ پڑھایا یہ اسلام میں داخل ہوئے پھر اللہ نے ان کے ذریعہ اسی افراد کو کلمہ نصیب کیا محمد کا غلام بنایا یہ سارا انقلاب قرآن کی برکت سے آیا۔

پانچواں واقعہ

ایک مرتبہ دہلی میں چوک کے اندر ایک پادری نے چیلنج دے دیا کہ مسلمانو! اگر تمہاری کتاب سچی ہے تو تم اپنی کتاب قرآن لاؤ میں اپنی کتاب انجیل لاتا ہوں سامنے آگ کا چیچہ جلایا اور کہا تم بھی اپنی کتاب آگ میں ڈالو میں بھی اپنی کتاب آگ میں ڈالتا ہوں جس کی کتاب بچ گئی اس کا مذہب سچا اور جس کی جل گئی اس کا مذہب جھوٹا تو ایک آدمی نے حضرت شاہ عبدالعزیزؒ کو آ کر اطلاع دی کہ اس طرح پادری نے چیلنج دے دیا ہے۔ مسلمان پریشان ہیں آگ کا چیچہ سامنے جل رہا ہے حضرت شاہ عبدالعزیزؒ تشریف لے گئے آپ نے نور بصیرت سے سمجھ لیا کہ اس نے اپنی کتاب کو مصالحہ لگایا ہوا ہے تو آپ نے فرمایا اس طرح قرآن کو آگ میں ڈال دینا تو بے ادبی ہے تم اس طرح کرو تم اپنی کتاب اپنے سینہ سے لگاؤ میں بھی اپنی کتاب اپنے سینہ سے لگاتا ہوں

پھر تم اپنی کتاب کے ساتھ آگ میں چھلانگ لگاؤ میں بھی اپنی کتاب کے ساتھ آگ میں چھلانگ لگاتا ہوں ہم میں سے جو اپنی کتاب کے ساتھ بچ جائے گا اس کا مذہب سچا ہوگا اور جو جل جائے گا وہ جھوٹا ہوگا

اب پادری بھاگنے لگا لوگوں نے کہا کیوں بھاگتا ہے کہنے لگا میں نے انجیل کو مصالحہ لگایا ہوا تھا جس کی وجہ سے وہ نہ جلتی اور میں نے اپنے بدن پر تو مصالحہ نہیں لگایا۔

یہ قرآن کی تاثیر ہے جس نے قرآن والے کے دل کو مضبوط کر دیا۔ حضرت شاہ عبدالعزیزؒ فرماتے ہیں اللہ کی قسم میں اس آگ کے چیخہ سے جنت کی خوشبو سونگھ رہا تھا اور میرے دل میں یہ بات ڈال دی گئی کہ اے عبدالعزیز! اگر ابراہیمؑ پر نمرود کی آگ گلزار ہوسکتی ہے تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام پر بھی قرآن کی تاثیر سے یہ آگ گلزار ہوسکتی ہے

مومن کا یہ کردار ہے مومن کی یہ پہچان
اخلاص میں ہو روح تو اخلاق میں ہو جان
ایمان کی بجلی ہو تڑپتے ہوئے دل میں
ایک ہاتھ میں تلوار ہو ایک ہاتھ میں قرآن

قرآن مجید کا سلف صالحینؒ میں ذوق

کسی کی رات زنا میں، شراب میں، چوری ڈکیتی میں، لڑائی جھگڑے میں، غلط کاموں میں گزرتی ہے مگر اللہ والوں کی راتیں نماز اور قرآن پڑھنے میں گزرتی ہیں کسی کی موت دکان، سامان، مکان، جائیداد، مال حاصل کرنے کی فکر میں آتی ہے

مگر اللہ والوں کی موت نماز پڑھتے قرآن پڑھتے ہوئے آتی ہے۔
حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت فجر کی نماز میں قرآن پڑھتے ہوئے آئی
حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک رکعت میں کبھی دو رکعت میں پورا قرآن ختم کرتے تھے یہاں تک کہ جب شہادت آئی تو قرآن پڑھتے ہوئے
اس لئے آپ کو شہید قرآن کہا گیا
حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت میدان کربلا میں قرآن پڑھتے آئی
امام اعظم ابوحنیفہؒ رمضان میں اکسٹھ قرآن کے ختم کرتے ایک ختم دن کو ایک ختم رات کو ایک ختم تراویح میں
حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ رمضان میں قرآن کے ساٹھ ختم کرتے تھے اور نماز تہجد میں پندرہ پارے پڑھتے تھے۔
بی بی رابعہ بصریہؒ کے متعلق لکھا ہے کہ وہ بھی دو رکعت میں پورا قرآن ختم کرتی تھیں

قرآن سے جواب دینے والی عورت

حضرت عبداللہ بن مبارکؒ نے ایک عورت کا واقعہ نقل کیا ہے جس کے دل میں قرآنی ذوق تھا اور اس کی زبان اس کے ذوق کی ترجمانی کرتی تھی۔ ابن مبارکؒ فرماتے ہیں میں اس پر حیران رہ گیا جب اس عورت نے ہر بات کا جواب قرآن پڑھ کر دیا۔
فرماتے ہیں میں ایک مرتبہ جنگل بیابان ویران سنسان بے آباد جگہ میں پہنچا
ایک عورت برقعہ اوڑھے ہوئے پردہ میں بیٹھی تھی
میں نے کہا السلام علیکم!
جواب دیا سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ الرَّحِيْم.
میں نے کہا کہاں سے آرہی ہے اور کدھر جارہی ہے۔

جواب دیا سُبْحٰنَ الَّذِیْ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلاً مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصٰی.

حج کرنے گئی تھی اب بیت المقدس جارہی ہوں۔

میں نے کہا اس جگہ کیسے آ گئی کہنے لگی۔

مَنْ یُّضْلِلِ اللّٰہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ. میں راستہ بھول گئی۔

میں نے کہا اس جگہ کوئی مکان دوکان انسان نظر نہیں آتا

تیرے لئے کھانے پینے کا انتظام کیسے ہوتا ہے۔

جواب دیا ھُوَ یُطْعِمُنِیْ وَیَسْقِیْنِ. جو خدا پوری کائنات کی غذا کا انتظام کر رہا ہے وہ میری بھی غذا کا انتظام کر رہا ہے۔

پھر میں نے کہا اس جگہ پانی نہیں ہے تو وضو کس طرح کرتی ہے۔

جواب دیا فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَیَمَّمُوْا صَعِیْداً طَیِّباً

پانی نہیں مگر مٹی سے تیمم کر کے نماز ادا کر لیتی ہوں۔

میں نے کہا تیرے پاس روٹی پانی نہیں ہے میرے پاس روٹی پانی ہے اگر تجھے ضرورت ہو تو دے سکتا ہوں۔

جواب دیا اِنِّیْ نَذَرْتُ لِلرَّحْمٰنِ صَوْماً اے عبداللہ بن مبارک جنگل میں بیٹھی ہوں مگر تعلق رب سے جوڑے ہوئے ہوں میں روزہ کے حال میں ہوں مجھے کھانے پینے کی ضرورت نہیں ہے۔

میں نے کہا تیرے پاس سواری نہیں اگر تجھے قافلہ تک پہنچنے کیلئے ضرورت ہو تو پیش کر سکتا ہوں۔ جواب دیا وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَیْرٍ فَاِنَّ اللّٰہَ بِہٖ عَلِیْمٌ۔

اگر تو نیکی کا کام کرے گا تو اللہ تجھ کو بدلہ دے گا۔

میں نے سواری کو بٹھایا سوار ہونے لگی کپڑا پالان میں آ کر پھٹ گیا تو قرآن پڑھ کر کہتی ہے مَآ اَصَابَكُمْ مِنْ مُصِيْبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ اَيْدِيْكُمْ
جو مجھے تکلیف پہنچی یہ میرے اعمال کا نتیجہ ہے۔
میں نے سواری کے زانو کو باندھا اور پھر بٹھایا تو سوار ہونے لگی دایاں قدم رکھا کہتی ہے بِسْمِ اللّٰهِ پھر بایاں قدم رکھا کہتی ہے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ پھر سوار ہو کر بیٹھی کہتی ہے سُبْحَانَ الَّذِيْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ وَاِنَّا اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ یا اللہ ہماری تو طاقت نہ تھی یہ تیری مہربانی ہے کہ ایسے قد آور طاقتور جانور کو بھی ہمارے لئے مسخر کر دیا کہ بچہ بھی مہار پکڑ کر جا رہا ہے آواز آتی ہے۔

یہ کھیتیاں سرسبز ہیں تیری غذا کے واسطے
جانور پیدا کر دیئے تیری بقا کے واسطے
چاند سورج اور ستارے ہیں تیری ضیا کے واسطے
یہ سارا جہاں تیرے لئے مگر بندہ تو ہے خدا کے واسطے

اب سوار ہو کر بیٹھی میرے ہاتھ میں مہار ہے اچانک میری نگاہ اوپر اٹھی تو قرآن پڑھ کر کہتی ہے۔ قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ اے مؤمنین جب کسی شارع عام گلی کوچے سڑک سے تمہارا گزر ہو تو اپنی آنکھوں کو نیچے کر لو کہیں اجنبیہ پر غلط نگاہ پڑنے سے تیری آنکھ جہنم کا ایندھن نہ بن جائے۔
تو ابن مبارک فرماتے ہیں میں نے نگاہ نیچے کر لی اور حُدی خوانی یعنی اشعار پڑھنے لگا تو مجھے کہتی ہے فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْآنِ اشعار کا دلدادہ نہ بن اللہ کا قرآن پڑھتا جا میں نے قرآن پڑھنا شروع کر دیا۔
جب قافلہ کے قریب پہنچا تو میں نے کہا اگر یہ تیرے تعلق دار رشتہ دار ہوں تو یہ تیری

منزل ہے۔

کہنے لگی اَلْمَالُ وَالْبَنُوْنَ یہی میرا مال بھی اور عیال بھی ہے تو اس جگہ وہ اتر گئی تو اس نے بنون جمع کا صیغہ کہا تو میں نے سمجھ لیا اس کی اولاد ایک سے زیادہ ہے تو میں نے کہا اگر تیرے بیٹے ہیں تو ان کا نام کیا ہے۔

کہنے لگی وَاتَّخَذَاللّٰہُ اِبْرَاھِیْمَ خَلِیْلاًاور کَلَّمَ اللّٰہُ مُوْسٰی تَکْلِیْماً.

اشارہ کیا کہ میرے بیٹوں کے نام ابراہیم اور موسیٰ ہیں۔

تو میں نے کہا ہر بات کا جواب قرآن سے دیتی ہے اس کی وجہ کیا ہے؟ کہنے لگی مَا یَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَیْہِ رَقِیْبٌ عَتِیْدٌ انسان جو بھی کہتا ہے فرشتے کراماً کاتبین اس کی بات لکھ رہے ہیں اس لئے میری تمنا یہ ہے کہ میرے دفتر میں قرآن کے علاوہ کچھ بھی نہ لکھا جائے۔ تو میں نے کہا تو نے ہر بات کا جواب قرآن سے دے کر مجھے حیرت میں ڈال دیا میں تیرا قصہ بیان کر کے قرآنی ذوق کی دعوت دوں گا اس لئے تو اپنا نام تو بتا قرآن پڑھ کر جواب دیتی ہے مریم! کہ میں مریم نامی عورت ہوں بھول کر سنسان جگہ میں پہنچی تو نے احسان کیا مجھے اپنی منزل تک پہنچا دیا پھر میں نے ان کے لڑکوں سے کہا تمہاری ماں عجیب ہے جس کا سینہ قرآن کا خزینہ ہے ہر بات کا جواب قرآن سے دیتی ہے۔

انہوں نے کہا یہ ایک ماہ ایک سال کی مدت نہیں بلکہ چالیس سال ہو گئے ہماری ماں قرآن کے بغیر جواب بھی نہیں دیتی۔

پہلے زمانہ میں عورتوں میں بھی کلام الٰہی کا شوق تھا۔ اللہ تعالیٰ آج بھی مردوں میں عورتوں میں اپنی کلام کا ذوق نصیب فرمائے۔

قرآن مجید جامع کتاب

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ (سورۃ نحل ع ۱۴)
اے پیغمبر ہم نے آپ پر اپنی کتاب اتاری ہے جو ہر چیز کو بیان کرتی ہے
حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں جو کوئی علم سیکھنا چاہتا ہے وہ قرآن کو پڑھے کیونکہ اس میں اولین و آخرین کی خبر ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ مَا فَرَّطْنَا فِي الْكِتَابِ مِنْ شَيْءٍ ہم نے اس کتاب میں کسی چیز کو نہیں چھوڑا چنانچہ بعض علماء نے کہا قرآن مجید میں اٹھارہ ہزار علوم ہیں حضرت ابن عربی فرماتے ہیں قرآن میں ستر ہزار علوم ہیں بعض علماء نے کہا قرآن میں اصول و جزئیات و صنائع کا ذکر ہے بعض نے اس کی تفصیل بھی ذکر کی ہے۔
مفسرین نے علم التفسیر وَأَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ سے لیا ہے
اور پہلے مفسر قرآن حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔
محدثین نے علم الحدیث وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ سے لیا ہے
حکمۃ سے مراد سنت ہے۔
اسی طرح قراء نے علم القراۃ کو۔
متکلمین نے علم الکلام کو۔
اہل اصول نے اصول فقہ کو۔
فقہاء نے علم فقہ کو۔
نحویوں نے علم النحو کو۔
صرفیوں نے علم الصرف کو۔

اہل میراث نے علم المیراث کو۔
اہل تاریخ نے علم التاریخ کو۔
اہل تعبیر نے علم الرؤیا کو۔
واعظوں نے علم الوعظ کو۔
اہل معانی نے علم المعانی۔علم البیان،علم البدیع کو
اہل تصوف نے علم السلوک کو۔
اہل ہیئت نے علم الہندسہ جغرافیہ وسائنس کو قرآن سے لیا ہے۔
اسی طرح صنعت وحرفت کے امور بھی قرآن سے لئے گئے ہیں
جیسے آٹا گوندھنا' روٹی پکانا اس کا ذکر وَاَحْمِلُ فَوْقَ رَاْسِیْ میں ہے۔
سالن بنانا باورچی کا کام اس کا ذکر اَنْ جَآءَ بِعِجْلٍ حَنِیْذٍ میں ہے
قصابی کے کام کا ذکر اِلَّا مَاذَکَّیْتُمْ میں ہے
درزی کا کام اس کا ذکر وَطَفِقَا یَخْصِفَانِ میں ہے
لوہار کا کام کرنا اس کا ذکر اٰتُوْنِیْ زُبَرَ الْحَدِیْدِ اور وَاَلَنَّا لَهُ الْحَدِیْدَ میں ہے
تعمیر کا کام کرنا اس کا ذکر وَاصْنَعِ الْفُلْکَ بِاَعْیُنِنَا میں ہے
سوت کاتنا اس کا ذکر وَلَا تَکُوْنُوْا کَالَّتِیْ نَقَضَتْ غَزْلَهَا میں ہے۔
جولاہے کا کام کرنا اس کا ذکر کَمَثَلِ الْعَنْکَبُوْتِ اتَّخَذَتْ بَیْتًا میں ہے
کھیتی باڑی کا کام کرنا اس کا ذکر اَفَرَاَءَ یْتُمْ مَّا تَحْرُثُوْنَ میں ہے
سنیار کا کام کرنا اس کا ذکر وَاتَّخَذَ قَوْمُ مُوْسٰی مِنْ بَعْدِهٖ مِنْ حُلِیِّهِمْ عِجْلاً جَسَداً میں ہے
شیشہ بنانے کے کام کا ذکر صَرْحٌ مُّمَرَّدٌ مِّنْ قَوَارِیْرَ میں ہے

اینٹ پختہ کرنے کا کام اس کا ذکر فَاَوْقِدْلِیْ یَاھَامَانُ عَلَی الطِّیْنِ میں ہے
کتابت کا کام اس کا ذکر عَلَّمَ بِالْقَلَمِ میں ہے
کپڑے دھونے کا کام اس کا ذکر قَالَ الْحَوَارِیُّوْن اور فَثِیَابَکَ فَطَهِّرْ میں ہے
ملاحی کا کام اس کا ذکر اَمَّا السَّفِیْنَةُ فَکَانَتْ لِمَسَاکِیْنَ یَعْمَلُوْنَ فِی الْبَحْرِ میں ہے۔
غوطہ لگانا اس کا ذکر کُلَّ بَنَّاءٍ وَّغَوَّاصٍ میں ہے
شکار کرنے کا ذکر وَاُحِلَّ لَکُمْ صَیْدُ الْبَحْرِ میں ہے
رنگریزی کا کام اس کا ذکر صِبْغَةَ اللّٰہِ اور بِیْضٌ وَّحُمْرٌ میں ہے
پتھر تراشنے کا کام اس کا ذکر وَتَنْحِتُوْنَ مِنَ الْجِبَالِ بُیُوْتًا میں ہے
بیع کا ذکر وَاَحَلَّ اللّٰہُ الْبَیْعَ میں ہے
کیل اور وزن کا ذکر وَاِذَا کَالُوْهُمْ اَوْ وَّزَنُوْهُمْ میں ہے
تیر اندازی یعنی تیر مارنا اس کا ذکر وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ میں ہے
لشکر کے انتظام کا ذکر وَاَجْلِبْ عَلَیْهِمْ بِخَیْلِکَ وَرَجِلِکَ میں ہے
کھانے پینے کا ذکر کُلُوْا وَاشْرَبُوْا میں ہے
غرضیکہ آپ غور و فکر کریں تو قرآن مجید آپ کو تمام علوم و صنائع کا مخزن و مرکز معلوم ہوگا

قرآن مجید کے پڑھنے کے آداب

قرآن مجید چونکہ شان والی کتاب ہے اس لئے اس کو ادب سے پڑھے باوضو ہو کر پڑھے قبلہ رو ہو کر بیٹھے۔ پاک جگہ پر پڑھے۔
پہلے تعوذ یعنی اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ
پھر تسمیہ یعنی بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھے

تلاوت قرآن کے وقت توجہ سے پڑھے نہ ادھر ادھر دیکھے نہ ہاتھ پاؤں سے کھیلے نہ کسی سے گفتگو کرے قرآن کو دیکھ کر پڑھے یہ افضل ہے

تدبر فی الآیات کر کے پڑھے جب تلاوت کرے تو خوف خدا سے روتے ہوئے پڑھے رونا نہ آئے تو رونے کی کیفیت بنائے۔

جب قرآن مجید ختم کرے تو اس دن روزہ رکھے قرآن کے ختم کرنے پر انتہائی عاجزی انکساری سے اللہ سے دعا کرے جب قرآن ختم کرلیا تو پھر شروع کردے کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خَیْرُ الْحَالِ اَلْمُرْتَحِل اچھا ختم کرنے والا وہ ہے جو پھر شروع کردے کہ یا اللہ! تیری شان والی کتاب کو ہم نہ چھوڑیں گے اس لئے پھر ابتداء کر رہا ہوں یہ عظمت والی کتاب بھی رہے گی اور اس کے پڑھنے پڑھانے والے اس کی اشاعت کرنے والے بھی رہیں گے مٹانے والے مٹتے رہے اور مٹتے رہیں گے قرآن بھی رہے گا نبی کا فرمان بھی رہے گا ان کی خدمت کرنے والا مسلمان بھی رہے گا۔

نہ گھبراؤ مسلمانو خدا کی شان باقی ہے
ابھی اسلام زندہ ہے ابھی قرآن باقی ہے

اللہ تعالیٰ ہم سب کو قرآن کی عزت کرنے اس کی تلاوت کرنے اس پر عمل کرنے کی توفیق نصیب فرمائے۔

پانچ مقبول نگاہیں

حدیث شریف میں آتا ہے پانچ نگاہیں ایسی ہیں بندہ نظر ڈالتا ہے، رب سے جو مانگتا ہے رب عطا فرما دیتا ہے۔

اَلنَّظْرُ اِلٰی کَلَامِ اللہ ، اَلنَّظْرُ اِلٰی بَیْتِ اللہ، اَلنَّظْرُ اِلٰی زَمْ زَمْ،

اَلنَّظَرُ اِلٰی وَجْہِ الْوَالِدَیْن، اَلنَّظَرُ اِلٰی وَجْہِ الْعَالِم

اللہ کے کلام پر نظر ڈالو،

اللہ کے گھر پر نظر ڈالو،

زم زم کے پانی پر نظر ڈالو،

ماں باپ کے چہرے پر نظر ڈالو،

عالم کے چہرے پر نظر ڈالو،

رب سے جو مانگو گے عطا ہوگا۔

قرآن عظیم الشان معجزہ

اللہ رب العزت نے ہر نبی کو معجزات عطا فرمائے تا کہ نبی اور غیر نبی میں فرق واضح ہو سکے اور ہر نبی کو زمانے کے اعتبار سے معجزہ عطا فرمایا۔ جس زمانے میں جس چیز کی اہمیت، عظمت، مقبولیت اور شہرہ تھا نبی کو ویسا ہی معجزہ نصیب فرمایا تا کہ دنیا مقابلے سے عاجز آجائے اور نبی کا اللہ کی جانب سے مقرر ہونا واضح ہو جائے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانے میں سحر و جادو کا زور تھا بڑے بڑے ساحر و جادوگر بڑے بڑے مناصب پر فائز تھے اور ماحول میں عظیم الشان حیثیت کے مالک تھے۔ ایسے وقت میں اللہ رب العزت نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو عصا اور یدِ بیضا کا معجزہ عطا فرمایا جس کے مقابلہ سے ساحر و جادوگر عاجز آ گئے؟ اور حضرت موسیٰ پر ایمان لانے پر مجبور ہو گئے؟ کیونکہ وہ اپنے فن میں کامل تھے اور سمجھتے تھے کہ سحر و جادو سے شیئ کی حقیقت تبدیل نہیں ہوتی صرف نظر بندی اور نظر کا دھوکا ہوتا ہے اور بس جب کہ معجزہ میں شیئ کی حقیقت ہی تبدیل ہو جاتی ہے اسی وجہ سے معجزہ درحقیقت اللہ کا فعل اور اللہ کی قدرت ہوتا ہے جو نبی کے ہاتھ پر ظاہر ہوتا ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دور میں حکمت اور طب کا شہرہ تھا بڑے بڑے حکیم اور طبیب اُسی دور کی پیداوار ہیں۔

ایسے زمانے میں اللہ رب العزت نے حضرت عیسیٰ کو ایسے معجزات عطا فرمائے کہ بڑے بڑے حکیم اور طبیب مقابلے سے عاجز آ گئے؟ اور حضرت عیسیٰ کے کارناموں کو من جانب اللہ تسلیم کرنے پر مجبور ہو گئے؟ حضرت عیسیٰ کے معجزات میں مُردوں کو زندہ کر دینا اندھوں کو بینا کر دینا، برص کی بیماری والے کو تندرست کر دینا اور مٹی کے پرندے بنا کر اُنہیں اللہ کے حکم سے اُڑا دینا جیسے عجیب وغریب اُمور شامل تھے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ شعر وشاعری، فصاحت و بلاغت، نظم ونثر کا زمانہ تھا۔ بڑے بڑے شعراء، فصحاء، بلغاء اس زمانے میں موجود تھے اور ایک دوسرے کو چیلنج کرتے تھے اور اپنے قصیدے خانہ کعبہ کی دیواروں پر آویزاں کرتے تھے اور اعلان کرتے تھے کوئی ہے جو ہمارے مقابلے میں کلام لا سکے۔

ایسے زمانے میں اللہ رب العزت نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو قرآن مجید جیسا عظیم الشان، ناقابل فراموش، فصیح و بلیغ علمی معجزہ عطا فرمایا جس نے قومِ عرب چیلنج دینے والی قوم کو چیلنج دیا کہ میرے جیسی کلام بنا کر دکھاؤ، سب لوگ عاجز آ گئے اور کہنے پر مجبور ہو گئے؟

وَاللّٰہِ مَا ھٰذَا کَلَامُ الْبَشَر، اللہ کی قسم یہ کسی انسان کا نہیں خود رب رحمٰن کا کلام نظر آتا ہے اس لئے میں کہتا ہوں۔

آج کوئی یہودی، عیسائی، انجیل کے ماننے والا دعویٰ نہیں کر سکتا کہ اُن کا مذہب اور اُن کی کتاب سچی ہے کیونکہ ان کی کتابوں میں تغیر تبدل ہو چکا اور اُن کے پاس اپنے مذہب کے بقا کی کوئی دلیل موجود نہیں ہے۔ لیکن مسلمان کل بھی دعویٰ کرتا تھا آج بھی

دعویٰ کرتا ہے، اور قیامت تک دعویٰ کرسکتا ہے میرا مذہب سچا، میری کتاب سچی کیونکہ قرآن مجید تغیر وتبدل سے محفوظ ہے۔ اور یہی قرآن مجید قیامت تک مذہب اسلام کے بقا کی دلیل ہے۔

قرآن اللہ کا خط انسانیت کے نام

قرآن اللہ کا خط اور پیغام ہے جو انسانیت کے نام ہے یہ خط تیس پاروں اور ایک سو چودہ سورتوں پر مشتمل ہے اگر انسانیت کو اللہ سے پیار اور محبت ہو تو یہ خط اٹھا کر ہر مسجد و مدرسہ میں جائیں۔ ہر شیخ الحدیث اور شیخ التفسیر کے قدموں میں بیٹھیں اور درخواست کریں، جناب میرے نام میرے اللہ کا خط آیا ہے، مضمون عربی میں ہے ذرا یہ خط پڑھ کے سنا تو دو کہ میرے رب رحمان نے مجھے لکھا کیا ہے۔

در سخن مخفی منم چوں بوئے گل در برگ گل
ہر کہ دیدن میل دارد در سخن بیند مرا

قرآن اور حفاظت خداوندی

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ.

اللہ رب العزت ارشاد فرماتے ہیں قرآن کو اتارا بھی ہم نے ہے اور قیامت تک اس قرآن کے محافظ، نگران اور نگہبان بھی ہم خود رب رحمٰن ہیں

حفاظت قرآن کا انداز ملاحظہ فرمائیں۔

قرآن کے الفاظ کی حفاظت چھوٹے چھوٹے اور ننھے ننھے بچوں سے کرائی۔

قرآن کے معنی کی حفاظت علماء کرام سے کرائی

قرآن کی تشریح وتفسیر کی حفاظت مفسرین ومحدثین سے کرائی۔

قرآن کے تصوف وسلوک کے فضائل ومسائل کی حفاظت صوفیاو پیرانِ طریقت سے کرائی۔
قرآن کے لب ولہجہ اور طرزِ ادا کی حفاظت قاریوں سے کرائی۔

قرآن کا پیغام

اس لئے قرآن نے اعلان کردیا، برسرعام کردیا، کہا، اے انسان آ
میرے الفاظ کو یاد کر تجھے حافظ بنادوں گا
میرے معنی کو یاد کر تجھے عالم بنادوں گا۔
میری تشریح وتفسیر کو یاد کر تجھے مفسرین ومحدثین کی صف میں کھڑا کردوں گا۔
میرے تصوف وسلوک کے فضائل ومسائل کو یاد کر
تجھے صُوفیاو پیران طریقت کی صف میں کھڑا کردوں گا۔
مجھے لب ولہجہ اور طرزِ ادا سے پڑھ تجھے قاریوں کی صف میں کھڑا کردوں گا
قرآن نے کہا، اے انسان تو آ، میرے ساتھ تعلق جوڑ، میرے ساتھ یاری لگا
دن کے اُجالوں اور رات کی تاریکیوں میں تو میری تلاوت کر
تجھے اولیاء اللہ کی صف میں کھڑا کردوں گا!

خواجہ قطب الدینؒ بختیار کاکی

خواجہ قطب الدین کے بچپن کا واقعہ ہے والدہ نے ہاتھ سے پکڑا اور قاری صاحب کے حوالے کر آئیں کہ میرے بیٹے کو قرآن مجید پڑھادیں، قاری صاحب نے کہا بیٹا، پڑھو، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اور خواجہ صاحب نے کھڑے ہوکر پوری سورۃ بقرہ سنادی، اب قاری صاحب حیران، پریشان ہوکر بچے کو دیکھے جارہے ہیں اور کہہ رہے ہیں بیٹا! تیری ماں تو کہہ رہی تھی تجھے قرآن پڑھاؤں لیکن لگتا ہے تو قرآن پڑھنے نہیں

پڑھانے آیا ہے سننے نہیں سنانے آیا ہے۔ سیکھنے نہیں سکھانے آیا ہے خواجہ صاحب نے کہا، حافظ صاحب، قاری صاحب آپ کو خبر ہے، میری ماں قرآن کی حافظہ اور دین کی عالمہ ہے میری ماں نے کبھی بغیر وضو کے مجھے دودھ نہیں پلایا اور میری ماں نے جب مجھے دودھ پلایا تو قرآن سنایا جب مجھے لوری دی تو قرآن سنایا مجھے نیند آئی تو قرآن سنتے ہوئے، مجھے جاگ آئی تو قرآن سنتے ہوئے حافظ صاحب، قاری صاحب، میں نے قرآن کے پندرہ پارے اپنی ماں کی گود میں یاد کر لئے ہیں!

قول شیخ الہندؒ

حضرت شیخ الہندؒ فرمایا کرتے تھے مالٹا کی جیل میں، چار سال کی قید میں نہایت سوچ بچار کے بعد مسلمانوں کے زوال کی دو وجوہ سمجھ میں آئیں۔

(۱) آپس میں اتفاق واتحاد کا نہ ہونا

(۲) قرآن مجید سے دوری۔

قول انور شاہ کشمیریؒ

حضرت علامہ انور شاہ کشمیریؒ فرمایا کرتے تھے۔

قرآن عرب میں نازل ہوا،

استنبول میں لکھا گیا،

مصر میں پڑھا گیا،

برصغیر پاک وہند میں سمجھا گیا،

سب کہو سبحان اللہ

قرآن مجید کی آیات اور سورتوں کے فضائل

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تَجْعَلُوْا بُیُوْتَکُمْ مَّقَابِرَ اِنَّ الشَّیْطٰنَ یَنْفِرُ مِنَ الْبَیْتِ الَّذِیْ یُقْرَأُ فِیْهِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ. (رواہ مسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ جس گھر میں سورۂ بقرہ پڑھی جاتی ہے اس سے شیطان بھاگ جاتا ہے۔

عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَؓ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِقْرَءُوا الْقُرْآنَ فَاِنَّهٗ یَأْتِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ شَفِیْعًا لِاَصْحَابِهٖ اِقْرَءُوا الزَّهْرَاوَیْنِ الْبَقَرَةَ وَاٰلِ عِمْرَانَ فَاِنَّهُمَا تَاْتِیَانِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ کَاَنَّهُمَا غَمَامَتَانِ اَوْ غَیَابَتَانِ اَوْ فِرْقَانِ مِنْ طَیْرٍ صَوَآفَّ تُحَآجَّانِ عَنْ اَصْحَابِهِمَا اقْرَأُوْا سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ فَاِنَّ اَخْذَهَا بَرَکَةٌ وَّتَرْکَهَا حَسْرَةٌ وَلَا یَسْتَطِیْعُهَا الْبَطَلَةُ. (رواہ مسلم)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ قرآن پڑھو وہ قیامت کے دن اپنے پڑھنے والوں کے لئے شفاعت کرنے والا ہوگا۔ چمکتی ہوئی دو سورتیں پڑھو سورہ بقرہ اور آل عمران۔ یہ دونوں قیامت کے دن بادل ہوں گی یا دونوں سایہ کرنے والی چیزیں ہوں گی۔ پرندوں کی طرح صف باندھے ہوئے دو ٹکڑیاں ہوں گی جو اپنے پڑھنے والے کی طرف سے جھگڑا کریں گی۔ سورہ بقرہ پڑھو۔ اس پر عمل کرنا برکت ہے اور اس کو چھوڑنا حسرت ہے اور باطل لوگ اس پر عمل کرنے کی طاقت نہیں رکھتے۔

عَنْ اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا اَبَا الْمُنْذِرِ اَتَدْرِیْ اَیُّ اٰیَۃٍ مِّنْ کِتَابِ اللّٰہِ تَعَالٰی مَعَکَ اَعْظَمُ قُلْتُ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ قَالَ یَا اَبَا الْمُنْذِرِ اَتَدْرِیْ اَیُّ اٰیَۃٍ مِّنْ کِتَابِ اللّٰہِ مَعَکَ اَعْظَمُ قُلْتُ "اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ" قَالَ فَضَرَبَ فِیْ صَدْرِیْ وَقَالَ لِیَھْنِکَ الْعِلْمُ یَا اَبَا الْمُنْذِرِ. (رواہ مسلم)

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابو المنذر، کیا تجھ کو معلوم ہے کہ اللہ کی کتاب میں کونسی آیت بڑی ہے میں نے کہا اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتا ہے فرمایا اے ابا المنذر، تو جانتا ہے کونسی آیت اللہ کی کتاب میں بڑی ہے میں نے کہا "اللہ لا الہ الا ھو الحی القیوم"

حضرت ابی بن کعبؓ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ میرے سینہ پر مارا اور فرمایا اے ابا المنذر تجھ کو تیرا علم مبارک ہو۔

عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْاٰیَتَانِ مِنْ اٰخِرِ سُوْرَۃِ الْبَقَرَۃِ مَنْ قَرَأَ بِھِمَا فِیْ لَیْلَۃٍ کَفَتَاہُ. (متفق علیہ)

حضرت ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سورہ بقرہ کی آخری دو آیتیں جو ان کو رات کو پڑھے گا وہ اس کو کفایت کریں گی۔

عَنْ اَبِی الدَّرْدَآءِؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ حَفِظَ عَشْرَ اٰیَاتٍ مِنْ اَوَّلِ سُوْرَۃِ الْکَھْفِ عُصِمَ مِنَ الدَّجَّالِ. (رواہ مسلم)

حضرت ابو الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص سورہ کہف کی پہلی دس آیتیں یاد کرے گا وہ دجال کے شر سے بچایا جائے گا۔

عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیَعْجِزُ

اَحَدُكُمْ اَنْ يَّقْرَآ فِيْ لَيْلَةٍ ثُلُثَ الْقُرْآنِ قَالُوْا وَكَيْفَ يَقْرَأُ ثُلُثَ الْقُرْآنِ قَالَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ تَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْآنِ. (رواه مسلم)

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا ایک تمہارا عاجز ہے اس بات سے کہ ایک رات میں قرآن کی تہائی پڑھے صحابہ نے عرض کیا کس طرح قرآن کی تہائی پڑھ سکتا ہے آپ نے فرمایا۔ قل هو الله احد قرآن کی تہائی کے برابر ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اَوٰى اِلٰى فِرَاشِهٖ كُلَّ لَيْلَةٍ جَمَعَ كَفَّيْهِ ثُمَّ نَفَثَ فِيْهِمَا فَقَرَأَ فِيْهِمَا قُلْ هُوَاللّٰهُ اَحَدٌ وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ثُمَّ يَمْسَحُ بِهِمَا مَااسْتَطَاعَ مِنْ جَسَدِهٖ يَبْدَأُ بِهِمَا عَلٰى رَأْسِهٖ وَوَجْهِهٖ وَمَا اَقْبَلَ مِنْ جَسَدِهٖ يَفْعَلُ ذٰالِكَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ. (متفق علیه)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت رات کو اپنے بستر پر لیٹتے اپنے دونوں ہاتھوں کو ملاتے اور قل هو الله احد اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پڑھ کر ہاتھوں میں پھونکتے پھر ان ہاتھوں کو اپنے جسم پر جہاں تک ممکن ہوسکتا پھیرتے، سر اور چہرے سے شروع کرتے اور بدن کی اگلی جانب ہاتھ پھیرتے ایسا تین بار کرتے۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ سُوْرَةً فِي الْقُرْاٰنِ ثَلَاثُوْنَ اٰيَةً شَفَعَتْ لِرَجُلٍ حَتّٰى غُفِرَلَهٗ وَهِيَ تَبَارَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ. (رواه احمد والترمذی)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا قرآن میں ایک تیس آیتوں کی سورۃ ہے اس نے ایک شخص کی شفاعت کی یہاں تک کہ اس کیلئے بخشش کی گئی اور وہ سورہ تبارک الذی بیدہ الملک ہے۔

عَنْ جَابِرٍؓ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ لَایَنَامُ حَتّٰی یَقْرَاَ الٓمٓ تَنْزِیْلُ وَتَبَارَکَ الَّذِی بِیَدِہِ الْمُلْکُ .

حضرت جابرؓ سے روایت ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سونے سے پہلے الٓمٓ تنزیل اور تبارک الذی بیدہ الملک پڑھتے تھے

اور یاد رہے دونوں سورتوں کی تیس تیس آیات ہیں۔

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍؓ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَرَاَ سُوْرَۃَ الْکَھْفِ فِیْ یَوْمِ الْجُمُعَۃِ اَضَآءَ لَہُ النُّوْرُ مَا بَیْنَ الْجُمُعَتَیْنِ (رواہ البیھقی)

حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص سورہ کہف جمعہ کے دن پڑھے۔ دو جمعوں کے درمیان اس کے لئے نور روشن ہو جاتا ہے۔

عَنْ مَعْقَلِ بْنِ یَسَارِ الْمُزَنِیِّ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَرَاَ یٰسٓ اِبْتِغَآءَ وَجْہِ اللّٰہِ تَعَالٰی غُفِرَ لَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ فَاقْرَاُوْھَا عِنْدَ مَوْتَاکُمْ. (رواہ البیھقی)

حضرت معقل بن یسار مزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ کی رضامندی حاصل کرنے کی خاطر سورہ یٰسین پڑھے اس کے پہلے تمام گناہ بخش دیئے جاتے ہیں یٰسین کو اپنے مُردوں کے پاس پڑھو

عَنْ ابْنِ مَسْعُوْدٍؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَاَ سُوْرَۃَ الْوَاقِعَۃِ فِیْ کُلِّ لَیْلَۃٍ لَمْ تُصِبْہُ فَاقَۃٌ اَبَدًا وَکَانَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ یَاْمُرُ بَنَاتِہٖ یَقْرَاْنَ بِھَا فِیْ کُلِّ لَیْلَۃٍ.

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص سورہ واقعہ ہر رات کو پڑھے گا اس کو کبھی فاقہ نہیں آئے گا

ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی بیٹیوں کو ہر رات سورہ واقعہ پڑھنے کو فرماتے تھے۔

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ زَیِّنُوا الْقُرْاٰنَ بِاَصْوَاتِکُمْ. (رواہ احمد وابوداؤد)

ترجمہ: حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنی آوازوں کے ساتھ قرآن کو مزین کرو۔

عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَۃَؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ اِمْرَءٍ یَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ ثُمَّ یَنْسَاہُ اِلَّا لَقِیَ اللّٰہَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ اَجْذَمَ (رواہ ابوداؤد)

ترجمہ: حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی ایسا شخص نہیں جو قرآن کو پڑھتا ہے پھر اس کو بھول جائے مگر وہ قیامت کے دن کٹے ہوئے ہاتھ کے ساتھ اللہ سے ملاقات کرے گا۔

عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عَمْرٍوؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمْ یَفْقَہْ مَنْ قَرَأَ الْقُرْاٰنَ فِیْ اَقَلَّ مِنْ ثَلَاثٍ. (رواہ الترمذی)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے قرآن کو تین دن رات سے کم میں پڑھا اس نے قرآن کو سمجھ کے ساتھ نہیں پڑھا۔

ترمذی میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے سورۃ فاتحہ کی مثل، نہ تورات، نہ زبور، نہ انجیل اور نہ قرآن میں موجود ہے، سورۃ فاتحہ سبع مثانی ہے، یعنی سات آیات ہیں جو بار بار پڑھی جاتی ہیں اور سورہ

فاتحہ قرآن عظیم ہے، جو مجھے عطا کیا گیا۔

دارمی میں حضرت عبدالملک بن عُمیر سے مرسلا روایت ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے سورہ فاتحہ شِفَاءٌ مِّنْ كُلِّ دَاءٍ، ہر بیماری کیلئے شفا ہے

ترمذی میں حضرت ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے۔

مَنْ قَرَأَ ثَلَاثَ آيَاتٍ مِنْ أَوَّلِ الْكَهْفِ عُصِمَ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ

جو شخص سورہ کہف کی ابتدائی تین آیات پڑھے گا وہ فتنہ دجال سے محفوظ کر دیا جائے گا

دارمی میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے اِنَّ لِكُلِّ شَيْئٍ قَلْبًا وَقَلْبُ الْقُرآنِ يسٓ ہر چیز کا دل ہوتا ہے اور قرآن کا دل سُورہ یٰسین ہے۔

وَاِنَّ لِكُلِّ شَيْئٍ لُبَابًا وَاِنَّ لُبَابَ الْقُرآنِ الْمُفَصَّلُ

اور ہر چیز کا خلاصہ ہوتا ہے اور قرآن کا خلاصہ مُفَصَّلٰت سورتیں ہیں۔

مشکوٰۃ میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے لِكُلِّ شَيْئٍ عَرُوْسٌ وَعَرُوْسُ الْقُرآنِ اَلرَّحْمٰنُ

ہر چیز کی زینت ہوتی ہے اور قرآن کی زینت سُورہ رحمٰن ہے۔

بیہقی میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے سُوْرَہ اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ، ہزار آیات کے برابر ہے۔

ترمذی میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن مالک سے روایت ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے سورہ اِذَا زُلْزِلَتْ آدھے قرآن کے برابر ہے۔ اور قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ تہائی قرآن کے برابر ہے

اور قُلْ یَاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ چوتھائی قرآن کے برابر ہے

اب ان سورتوں کا یہ اعزاز بعض علماء کے نزدیک، مضامینِ قرآن، کے اعتبار سے ہے اور بعض حضرات کے نزدیک، ثوابِ قرآن، کے اعتبار سے ہے۔

دارمی میں حضرت عطاء بن ابی رَباح سے مُرسلا روایت ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے مَنْ قَرَاَ یٰسٓ فِیْ صَدْرِ النَّھَارِ قُضِیَتْ حَوَائِجُہٗ جو شخص سورہ یٰسین ابتداء دن میں پڑھے گا اُس کی تمام حاجتیں پوری کی جائیں گی۔

دارمی میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں، اِنَّ لِکُلِّ شَیْئٍ سَنَامًا وَاِنَّ سَنَامَ الْقُرْآنِ سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃِ، ہر چیز کی کوہان ہوتی ہے اور قرآن کی کوہان سورہ بقرہ ہے۔

مشکوۃ میں حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جو شخص رات کو سورہ آل عمران کی اختتامی آیات پڑھے گا یعنی، اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ سے لے کر آخر سورت تک، اس کے لئے شب بھر کا قیام لکھ دیا جائے گا۔

و آخر دعوانا ان الحمدللہ رب العالمین

فضائل قربانی

از افادات

شیخ الاسلام حضرت درخواستی قدس سرہ کے علمی جانشین

شیخ الحدیث والمفسرین امام العلماء والصلحاء شیخ الحدیث والتفسیر

شیخ طریقت حضرت مولانا شفیق الرحمن صاحب درخواستی نور اللہ مرقدہ

بانی مرکزی جامعہ عبداللہ بن مسعود خان پور

ناشر

مکتبہ شیخ درخواستی مرکزی جامعہ عبداللہ بن مسعود خان پور

گرین ٹاؤن ضلع رحیم یار خان پوسٹ بکس نمبر 5

Web: www.shaikhedarkhwasti.org Mob: 0300-0939448

فضائل قربانی

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اَنْعَمَ عَلَیْنَا بِاِنْزَالِ الْقُرآنِ وَاِرْسَالِ النَّبِیِّ آخِرُ الزَّمَانِ سَیِّدُنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَ بِالْاِسْلَامِ سَیِّدُ الْاَدْیَانِ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَزْوَاجِہِ الطَّیِّبِیْنَ الَّذِیْنَ رَضِیَ عَنْھُمُ الرَّحْمٰنِ

..... اَمَّا بعد

فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اِنَّا اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَرَ فَصَلِّ لِرَبِّکَ وَانْحَرْ اِنَّ شَانِئَکَ ھُوَ الْاَبْتَرُ

(سورۃ الکوثر)

عَنِ الْبَرَاءِؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلٰوۃِ فَاِنَّمَا یَذْبَحُ لِنَفْسِہٖ وَمَنْ ذَبَحَ بَعْدَ الصَّلٰوۃِ فَقَدْ تَمَّ نُسُکُہٗ وَاَصَابَ سُنَّۃَ الْمُسْلِمِیْنَ (متفق علیہ)

محترم سامعین! مکرم بزرگو، عزیز نوجوانو اور میری معزز موقرہ دینی ماؤ بہنو بیٹیو

آج کے خطبہ کا موضوع ہے قربانی کے فضائل اور قربانی کی ابتداء کہاں سے ہوئی اور قربانی کس کی یادگار ہے

پہلے جو مختصر سورۃ کوثر تلاوت کی ہے اور ایک حدیث اس کا مفہوم سمجھ لیں۔

سورہ کوثر کی تشریح سورہ کوثر کے تین حصے ہیں

پہلا حصہ: اِنَّا اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَرَ اس میں پیغمبر کا شان اور مقام ہے۔

دوسرا حصہ: فَصَلِّ لِرَبِّکَ وَانْحَر اس میں پیغمبر کا اور آپ کی امت کا پروگرام ہے
تیسرا حصہ: اِنَّ شَانِئَکَ هُوَ الْاَبْتَر اس میں پیغمبر کی عداوت اور دشمنی کا انجام ہے

اللہ نے فرمایا اِنَّا اَعْطَیْنَاکَ الْکَوْثَر اے پیغمبر ہم نے آپ کی شان بڑھائی کہ آپ کو حوض کوثر کی نعمت عطا فرمائی وہ حوض کوثر کیسا ہوگا۔ حضور ﷺ نے فرمایا حَوْضِیْ مَسِیْرَۃُ شَهْرٍ میرا حوض اتنا لمبا ہوگا جتنا ایک ماہ کی مسافت آدمی سفر کرے زَوَایَاهُ سَوَاءٌ اتنے لمبے ہونے کے باوجود اس کے کونے برابر ہوں گے ان میں کوئی کجی اور ٹیڑھا پن نہ ہوگا۔ کِیْزَانُهٗ کَعَدَدِ نُجُوْمِ السَّمَآءِ اس کے برتن اتنے بے شمار ہوں گے جیسے آسمان پر ستارے مَاءُهٗ اَبْیَضُ مِنَ اللَّبَنِ اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید ہوگا۔ اَحْلٰی مِنَ الْعَسَلِ شہد سے زیادہ میٹھا ہوگا اَطْیَبُ مِنَ الْمِسْکِ مشک سے زیادہ خوشبودار ہوگا۔ مَنْ مَرَّ عَلَیَّ شَرِبَ وَمَنْ شَرِبَ لَمْ یَظْمَاء اَبَداً جو مومن میرے قریب آئے گا وہ حوض کوثر کا پانی پیئے گا اور جس نے ایک گھونٹ پی لیا پھر اس کو کبھی پیاس نہ لگے گی۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کوثر سے مراد خیر کثیر ہے اللہ نے کہا اے محبوب ہم نے آپ کو بہت بڑی بھلائی عطا فرمائی قرآن عطا کیا خیر کثیر ہے قیامت کے دن حوض کوثر ملے گا یہ بھی خیر کثیر ہے آپ شفاعت کبریٰ کریں گے یہ بھی خیر کثیر ہے۔

اِنَّا میں عظمت خداوندی کا ذکر ہے
اَعْطَیْنَا میں مُعطی دینے والے کا ذکر ہے
کَ میں مُعطٰی لہ جس کو دیا گیا اس کا ذکر ہے
الْکَوْثَر میں معطیٰ بہ جو چیز دی گئی اس کا ذکر ہے

عطا کرنے والا رحمٰن ہے جس کو عطا کیا گیا وہ نبی آخر الزمان ہے
اور جو چیز عطا کی گئی وہ حوض کوثر عالی شان ہے۔
یہ پیغمبر کا شان ذکر کیا فرمایا جب شان بڑھتا ہے۔ تو کام بھی بڑھتا ہے
اور جو کام آپ کا ہے وہی آپ کی امت کا ہے
فَصَلِّ لِرَبِّکَ وَانْحَر تین فرائض ذکر کئے۔
پہلا فریضہ: فَصَلِّ نماز پڑھو پانچ وقتی نماز کا اہتمام جس سے اللہ کا قرب حاصل ہوتا ہے۔
دوسرا فریضہ: لِرَبِّکَ اخلاص کا التزام ہے کہ محض اپنے رب کی رضا کیلئے پڑھو ہر نیکی کا کام انسان اس لئے کرے تا کہ میرا اللہ راضی ہو جائے نماز پڑھے روزہ رکھے حج کرے زکوٰۃ دے قرآن پڑھے ذکر کرے درود پڑھے صدقہ خیرات کرے قربانی کرے مسجد مدرسہ بنوائے جو بھی اچھا کام کرے رب کے راضی کرنے اور اس کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے۔
تیسرا فریضہ: وَانْحَر قربانی کریں یہ اللہ کا حکم ہے جس طرح نماز ضروری ہے اسی طرح صاحب نصاب پر قربانی بھی ضروری ہے
جب پروگرام ذکر کر دیا تو اب پیغمبر کی دشمنی کا انجام ذکر کیا
اِنَّ شَانِئَکَ هُوَ الْاَبْتَر اے محبوب پیغمبر تیرا دشمن ابتر مقطوع النسل خائب وخاسر بے نام ونشان ہوگا۔ تیرا نام بھی رہے گا اور تیرا کام بھی رہے گا
ایک روایت میں ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم باب بنی سہم سے بیت اللہ میں داخل ہوئے قریش اندر بیٹھے تھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان سے گزر گئے انہوں نے نہ دیکھا پھر آپ باب صفا سے باہر نکلے اس وقت قریش کی نگاہ آپ کی پشت پر پڑی اور اس وقت باب صفا سے عاص بن وائل بھی بیت اللہ میں داخل ہوا تو قریش نے ان سے پوچھا

کہ یہ کون تھا تو اس نے کہا ابتر تھا عرب والے جس کی نرینہ اولاد باقی نہ رہتی اس کو ابتر کہتے تھے کیونکہ اس وقت آپ کا صاحبزادہ عبداللہ فوت ہو گیا تھا تو اللہ نے یہ سورۃ اتاری آپ غمگین نہ ہوں آپ کا شان بڑھایا پروگرام بتلایا دشمن ناکام ہوں گے آپ اپنا پروگرام جاری رکھیں

حدیث کا مختصر مفہوم

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کرنے کا وقت ذکر کر دیا اور قربانی کرنے میں اللہ کی رضا کو سامنے رکھنے کی ترغیب بھی دے دی رب کی رضا ہو گی تو قربانی مقبول ہو گی اگر محض گوشت کھانے کا ارادہ ہو گا تو قربانی بھی مقبول نہ ہو گی۔

حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے نماز عید سے پہلے قربانی کی تو وہ اپنے لئے کی ہے اللہ کیلئے نہ ہو گی اور جس شخص نے نماز عید کے بعد قربانی کی ہے اس کی قربانی بھی مکمل ہو گئی اور اس نے مسلمانوں کے طریقہ کو بھی اپنا لیا خوش نصیب ہیں وہ لوگ جو قربانی کرتے ہیں اور اسلامی شعار کو بلند کرتے ہیں بدنصیب ہیں وہ لوگ جو اسلامی شعار کا مذاق اڑاتے ہیں اور قربانی کرنے پر طرح طرح کے اعتراضات کرتے ہیں کہتے ہیں یہ جانوروں پر ظلم ہوتا ہے وقت کو ضائع کیا جاتا ہے۔ رقمیں برباد کی جاتی ہیں۔ حالانکہ قربانی کا اللہ نے قرآن میں حکم دیا ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے احادیث میں حکم دیا ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کرنے کا عمل کیا ہے اور صحابہ نے بھی قربانی کر کے ہمیں سبق دیا ہے کہ قربانی پیغمبر کی سنت ہے صحابہ کی سنت ہے تمام مسلمانوں کی سنت ہے جو اس طریقہ پر چلے گا وہ مسلمان ہے جو

اسلام کے اس رکن پر اعتراض کرے گا وہ کافر ہے نبی کے دین کا دشمن ہے اسلام کے دشمن مٹ جائیں گے قربانی اسلامی شعار ہے اس کو مسلمان قیامت تک زندہ کرتے رہیں گے۔

یہ ذوالحجہ کا شان والا مہینہ ہے۔ جس میں جانوروں کی قربانی کی جاتی ہے اور اصل میں یہ قربانی یادگار ہے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قربانی کی اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس سنت کے زندہ کرنے کی توفیق عطائے فرمائے۔

ذوالحجہ کے مہینہ کی فضیلت

حج بیت اللہ کی وجہ سے بھی ہے اور قربانی کی وجہ سے بھی اور یہ چیزیں ذوالحجہ کے پہلے دس دنوں میں اور ایام تشریق میں ہیں اس لئے ان دنوں کی بھی فضیلت ہے۔ ترمذی شریف میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مَامِنْ اَیَّامٍ اَحَبُّ اِلَی اللّٰہِ اَنْ یُّتَعَبَّدَ لَہٗ فِیْھَا مِنْ عَشْرِ ذِی الْحَجَّۃ اللہ کے نزدیک ذوالحجہ کے دنوں سے کوئی دن زیادہ محبوب نہیں جس میں اللہ کی عبادت کی جائے کیونکہ یَعْدِلُ صِیَامُ کُلِّ یَوْمٍ مِنْھَا بِصِیَامِ سَنَۃٍ وَقِیَامُ کُلِّ لَیْلَۃٍ مِنْھَا بِقِیَامِ لَیْلَۃِ الْقَدْرِ ان دس دنوں میں سے ہر دن کے روزہ کا ثواب سال بھر کے روزوں کے برابر ہوتا ہے اور ان دس راتوں میں ہر رات کی عبادت کا ثواب لیلۃ القدر کے ثواب کے برابر ہوتا ہے اس لئے قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے سورہ فجر میں ارشاد فرمایا وَالْفَجْرِ وَلَیَالٍ عَشْرٍ وَّالشَّفْعِ وَالْوَتْرِ وَالَّیْلِ اِذَا یَسْرِ ھَلْ فِیْ ذٰلِکَ قَسَمٌ لِّذِیْ حِجْرٍ۔

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں فَجْر سے مراد نماز فجر ہے اور لَیَالٍ عَشْر سے مراد

ذوالحجہ کی دس راتیں ہیں شَفْع سے مراد مخلوق ہے وَتْر سے مراد اللہ ہے وَالَّيْلِ اِذَا يَسْرِ سے مراد گزری ہوئی رات ہے۔

حضرت مجاہد فرماتے ہیں وَالْفَجْرِ سے مراد دسویں ذوالحجہ کی فجر ہے پھر اللہ نے کہا هَلْ فِيْ ذٰلِكَ قَسَمٌ لِّذِيْ حِجْرٍ یعنی یہ قسمیں عظمت والی ہیں عقل والوں کیلئے معلوم ہوا کہ دسویں تاریخ کی صبح اور ذوالحجہ کی دس راتیں عظمت والی ہیں اور یوم عرفہ یعنی ۹ ذوالحجہ کا روزہ سال گزشتہ اور سال آئندہ کیلئے کفارہ ہے

اسی طرح ایام تشریق بھی عظمت والے دن ہیں جیسا کہ اللہ کا ارشاد ہے وَاذْكُرُوا اللّٰهَ فِيْ اَيَّامٍ مَّعْدُوْدٰتٍ ان دنوں میں اللہ کا ذکر کرو۔

امام ابوحنیفہؒ بھی فرماتے ہیں کہ ذوالحجہ کی نویں تاریخ کی صبح کی نماز سے تیرھویں ذوالحج کی عصر تک ہر نماز کے بعد اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ ایک مرتبہ بلند آواز سے کہیں حجاج کو بھی ایام منیٰ میں ان تکبیرات کا حکم ہے جب انسان اللہ کی شان کی بلندی بیان کرے گا تو اللہ بھی اس کو بلند کریں گے اور اس کے گناہ معاف کریں گے۔

قربانی کا ذکر کتاب اللہ میں

قرآن مجید کی آیات سے قربانی کرنا ثابت ہے

پہلی آیت: سورۃ کوثر میں آچکی ہے جس میں وَانْحَرْ کا لفظ ہے یہ لفظ اگرچہ لغوی معنی کے لحاظ سے عام ہے ہر قسم کی قربانی کو شامل ہے جان کی قربانی اولاد کی قربانی مال کی قربانی جانور کی قربانی مگر اس کا حقیقی معنی اور عرب کے عرف میں اس کا معنی جانور کی قربانی ہے جیسا کہ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں وَانْحَرْ کا معنی جانور اللہ کی رضا

کیلئے ذبح کرو اور عرب میں اکثر اونٹ تھے اس لئے نحر سے مراد وہ اونٹ کا ذبح کرنا مراد لیتے ہیں تو یہ اللہ کا حکم ہوا جو اس کو نہ مانے گا وہ اللہ اور اس کے رسول کا باغی ہوگا۔

دوسری آیت: سورۃ انعام کی ہے قُلْ اِنَّ صَلٰوتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ اے پیغمبر کہہ دو کہ میری نماز اور میری قربانی اور میری زندگی اور میری موت ایک اللہ کے لئے ہے جو سارے جہان کے پالنے والا ہے اس آیت میں نُسُکِیْ کا لفظ ہے اگرچہ بعض نے اس کا معنی عبادت کیا ہے مگر نسک اصل میں قربانی کو کہتے ہیں اور اگر عبادت کا معنی لیں تو بھی قربانی اس میں داخل ہوگی کیونکہ قربانی مسلمانوں کیلئے عبادت ہے

تیسری آیت: سورہ حج میں ہے لَنْ یَّنَالَ اللّٰہَ لُحُوْمُھَا وَلَادِمَائُھَا وَلٰکِنْ یَّنَالُہُ التَّقْوٰی مِنْکُمْ اللہ تک نہ جانوروں کا گوشت پہنچتا ہے نہ خون بلکہ اللہ تک تمہاری پرہیزگاری اور تقویٰ پہنچتا ہے اس لیے قربانی سے مقصود صرف اور صرف اللہ کی رضا ہونی چاہیے۔

چوتھی آیت: سورہ آل عمران میں ہے لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَیْءٍ فَاِنَّ اللّٰہَ بِہٖ عَلِیْمٌ اس آیت میں اللہ رب العزت نے محبوبات نفس کو قربان کرنے کا حکم دیا ہے اور محبوبات نفس میں تین چیزیں مقدم ہیں جان، مال، اولاد تو تینوں چیزیں اللہ کی رضا کیلئے اللہ کے راستے میں قربان کر دینے کا جذبہ موجود ہونا چاہیے

قربانی کا ذکر احادیث رسول اللہ ﷺ میں

قربانی کی فضیلت

طبرانی میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مَاعَمِلَ ابْنُ اٰدَمَ مِنْ عَمَلٍ يَوْمَ النَّحْرِ اَحَبُّ اِلَى اللهِ مِنْ اِهْرَاقِ الدَّمِ قربانی کے دن جانور کے خون بہانے سے کوئی عمل اللہ کو زیادہ پسندیدہ نہیں ہے (یعنی قربانی کرنا اللہ کے ہاں محبوب عمل ہے۔ وَاِنَّهٗ لَيَاتِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِقُرُوْنِهَا وَاَشْعَارِهَا وَاَظْلَافِهَا قیامت کے دن قربانی کا جانور اپنے سینگوں اور بالوں اور کھروں کے ساتھ آئے گا اور ان کو تولا جائے گا اور ان کے برابر ثواب ملے گا اور یہ قربانی کرنے والے کیلئے پل صراط پر سواری بن جائے گا۔ وَاِنَّ الدَّمَ لَيَقَعُ مِنَ اللهِ بِمَكَانٍ قَبْلَ اَنْ يَّقَعَ بِالْاَرْضِ فَطِيْبُوْا بِهَا نَفْسًا اور قربانی کے جانور کا خون ابھی زمین پر نہیں گرتا کہ اس سے پہلے اللہ کے ہاں قبول ہو جاتا ہے لہذا قربانی کرو اور اس سے اپنے دلوں کو خوش کرو تو پیغمبر نے قربانی کا حکم دیا ہے۔

ابن ماجہ میں حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا مَاهٰذِهِ الْاَضَاحِيُّ يَارَسُوْلَ اللهِ اے اللہ کے رسول یہ قربانیاں کیا ہیں تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سُنَّةُ اَبِيْكُمْ اِبْرَاهِيْمَ یہ تمہارے باپ حضرت ابراہیم کی سنت ہے فَقَالُوْا فَمَا لَنَا فِيْهَا يَارَسُوْلَ اللهِ اے اللہ کے رسول ہمیں اس قربانی کرنے سے کیا فائدہ ہوگا ہم کو کیا ملے گا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بِكُلِّ شَعْرَةٍ حَسَنَةٌ ہر جانور کے ہر بال

کے بدلہ نیکی ملے گی قَالُوْا فَالصُّوْفُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اے اللہ کے محبوب پیغمبر بھیڑ دنبہ کے بدن پر اون زیادہ ہوتی ہے کیا ان میں بھی ثواب اسی طرح ہوگا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بِکُلِّ شَعْرَۃٍ مِنَ الصُّوْفِ حَسَنَۃٌ اللہ کے خزانے میں کوئی کمی نہیں ہے وہ اون کے ہر بال کے بدلہ میں نیکی عطاء فرمائیں گے

قربانی کرنے میں پیغمبر کا ہمیشہ والا عمل

ترمذی شریف میں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے اَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِیْنَۃِ عَشْرَ سِنِیْنَ یُضَحِّیْ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں دس سال رہے اور ہر سال قربانی کرتے تھے پیغمبر کا عمل بتاتا ہے کہ قربانی ضروری ہے اور اسلامی شعار ہے اس لئے آپ نے ہمیشہ قربانی کی۔

قربانی کرنے میں پیغمبر کا اپنے رحمت والے ہاتھ سے ذبح کرنے کا عمل

مسلم شریف میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِکَبْشٍ اَقْرَنَ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ایسا دنبہ لاؤ جو سینگ والا ہو یَطَاءُ فِیْ سَوَادٍ جو چلتا سیاہی میں ہو یعنی اس کے پاؤں سیاہ ہوں وَیَبْرُکُ فِیْ سَوَادٍ اور بیٹھتا سیاہی میں ہو یعنی اس کا پیٹ پہلو سیاہ ہوں وَیَنْظُرُ فِیْ سَوَادٍ اور دیکھتا سیاہی میں ہو یعنی اس کی آنکھیں سیاہ ہوں فَاُتِیَ بِہٖ لِیُضَحِّیَ بِہٖ ایسا دنبہ لایا گیا تا کہ آپ اس کی قربانی کریں حضرت عائشہ فرماتی ہیں مجھے حضور ﷺ نے فرمایا: یَا عَائِشَۃُ ھَلُمِّی الْمُدْیَۃَ ثُمَّ قَالَ اِشْحَذِیْھَا بِحَجَرٍ

فَفَعَلَتْ اے عائشہ چھری لاؤ پھر اس کو پتھر پر تیز کرو تو میں چھری تیز کر کے لائی ثُمَّ اَخَذَهَا وَاَخَذَ الْكَبْشَ فَاَضْجَعَهٗ ثُمَّ ذَبَحَهٗ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے چھری لی اور دنبہ کو پکڑ الٹایا اور اپنے برکت رحمت عظمت والے ہاتھ سے ذبح کیا اور ذبح کرتے وقت یہ پڑھا بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنْ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَمِنْ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ یا اللہ تیرا نام لے کر ذبح کرتا ہوں میری طرف سے اور میری آل کی طرف سے اور میری امت کی طرف سے قبول فرما حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ عمل ہمیں پانچ چیزوں کا سبق دیتا ہے۔

۱۔ عمدہ جانور قربان کرو جیسے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عمدہ دنبہ تلاش کرایا۔

۲۔ اگر آدمی خود ذبح کرنا جانتا ہے تو خود اپنے ہاتھ سے قربانی کا جانور ذبح کرے۔

۳۔ چھری کو تیز کرے تا کہ جانور کو تکلیف نہ ہو۔

۴۔ جب ذبح کرے تو اللہ کا نام لے کر ذبح کرے۔

۵۔ دوسرے کی طرف سے بھی قربانی کی جاسکتی ہے جیسے پیغمبر نے امت کی طرف سے نیت کی۔

قربانی کرتے وقت خصوصی دعا پڑھنے میں پیغمبر ﷺ کا عمل

ابوداؤد میں حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے ذَبَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الذِّبْحِ كَبْشَيْنِ اَقْرَنَيْنِ اَمْلَحَيْنِ مَوْجُوْئَيْنِ پیغمبر نے اپنے رحمت والے ہاتھ سے قربانی کے دن دو دنبے ذبح کئے جو سینگوں والے تھے اور ابلق تھے یعنی سیاہی و سفیدی ملی ہوئی تھی اور خصی تھے اور خصی موٹا ہوتا ہے جیسے دوسری روایت میں سَمِيْنَيْن کا لفظ ہے کہ وہ موٹے تازے تھے جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو ذبح کرنے کیلئے لٹایا تو یہ دعا پڑھی

اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ اِنَّ صَلٰوتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَبِذٰلِکَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ.

پھر کہا اَللّٰھُمَّ مِنْکَ وَلَکَ عَنْ مُحَمَّدٍ وَاُمَّۃِ مُحَمَّدٍ بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ.

دوسروں کی طرف سے قربانی کرنے میں پیغمبر کا عمل

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے صَلَّیْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ عِیْدَ الْاَضْحٰی میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بقر عید کی نماز پڑھی فَلَمَّا انْصَرَفَ اُتِیَ بِکَبْشٍ فَذَبَحَہٗ ایک مینڈھا لایا گیا جس کو آپ نے اپنے رحمت والے ہاتھ سے ذبح کیا اور پھر فرمایا بِسْمِ اللّٰہِ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰھُمَّ ھٰذَا عَنِّیْ وَعَمَّنْ لَّمْ یُضَحِّ مِنْ اُمَّتِیْ۔ تیرے نام سے ذبح کرتا ہوں یہ قربانی میری طرف سے ہے اور قیامت تک جو بھی میری امت کے غریب ہوں گے اور قربانی کی طاقت نہ رکھیں گے ان کی طرف سے ہے میرے پیغمبر نے قربانی میں اپنی امت کے غریبوں کو نہیں بھلایا تو غریبو تم بھی نبی کی غلامی کو نہ بھلاؤ تم کو مبارک ہو اگر قربانی کرنے کی تم میں طاقت نہیں تو نبی نے تم کو اپنی قربانی میں شریک کر کے قربانی کے ثواب میں قیامت تک آنے والوں کو شریک کر دیا ہے۔

قربانی کے بارے میں صحابہؓ کرام کا عمل

پہلی حدیث: بخاری میں ہے حضرت یحیٰی بن سعید فرماتے ہیں میں نے حضرت ابوامامہؓ بن سہیل سے سنا وہ فرماتے ہیں کُنَّا نُسَمِّنُ الْاُضْحِیَۃَ بِالْمَدِیْنَۃِ وَکَانَ الْمُسْلِمُوْنَ یُسَمِّنُوْنَ ہم مدینہ میں قربانی کے جانوروں کو خوب موٹا کرتے تھے اور تمام

مسلمانوں کا یہی طریقہ تھا۔

ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا کہ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا عمل قربانی کرنا تھا۔

دوسری حدیث: بخاری میں ہے حضرت ابوعبید مولیٰ ابن الزبیر فرماتے ہیں کہ میں نے بقرعید کی نماز حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ پڑھی آپ نے پہلے نماز پڑھائی پھر خطبہ دیا۔ پھر فرمایا۔ اَیُّھَا النَّاسُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَدْ نَھَاکُمْ عَنْ صِیَامِ ھٰذَیْنِ الْعِیْدَیْنِ اَمَّا اَحَدُھُمَا فَیَوْمُ فِطْرِکُمْ مِنْ صِیَامِکُمْ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَیَوْمٌ تَاْکُلُوْنَ مِنْ نُسُکِکُمْ۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دو عید والے دنوں میں روزہ رکھنے سے روکا ہے ایک عید الفطر کا دن یہ اللہ کی طرف سے افطار کھانے پینے کا دن ہے دوسرا عید قربانی کا دن یہ اللہ کی طرف سے گوشت کھانے کا دن ہے

حضرت ابوعبید نے بتایا کہ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا عمل قربانی کرنے کا تھا۔

تیسری حدیث: بخاری میں حضرت انسؓ کا عمل ہے جنہوں نے دس سال لگاتار پیغمبر کی خدمت کی یہ پیغمبر کے خادم فرماتے ہیں کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُضَحِّیْ بِکَبْشَیْنِ وَاَنَا اُضَحِّیْ بِکَبْشَیْنِ کہ حضور قربانی کرتے تھے تو میں بھی نبی کی اتباع میں قربانی کرتا ہوں بلکہ ان کی محبت و عشق یہ تھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم دو دنبے قربانی کرتے تھے تو حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں بھی دو دنبے قربانی کرتا ہوں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عمل بتا رہا ہے کہ صحابہؓ کا عمل قربانی کرنے کا تھا

حضرت ابراہیم کے امتحانات

حضرت ابراہیم پر اہم چار امتحانات آئے اور حضرت ابراہیم چاروں میں کامیاب ہوئے۔ ان امتحانات سے مقصد آپ کو ان درجات و مراتب تک پہنچانا تھا جن سے آپ کو خلیل کا مقام حاصل ہوا اس لئے ان امتحانات سے گزر کر آپ خلیل اللہ بنے

پہلا امتحان: جب پوری قوم بت پرستی میں مبتلا تھی آپؑ نے ان کو توحید کی تبلیغ کی پھر ان کے بتوں کے خلاف جہاد کیا تو نمرود بادشاہ اور اس کی قوم نے آپؑ کو آگ میں جلانے کا فیصلہ کر لیا اور آگ کا چیچہ تیار کیا وہ آگ آسمان کی بلندی سے باتیں کر رہی تھی انہوں نے اللہ کی توحید کی دعوت دینے والے پیغمبرؑ کو آتش نمرود میں ڈالا تو اللہ نے کہا ابراہیمؑ آگ میں چھلانگ لگا دو تو حضرت ابراہیمؑ آگ میں چلے گئے تو جب اللہ نے ابراہیمؑ کو اس امتحان میں کامیاب پایا تو آگ کو حکم دیا یٰنَارُ کُونِیْ بَرْدًا وَّسَلَامًا عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ تو نمرود کی نار ابراہیم پر گلزار ہو گئی۔

دوسرا امتحان: جب آپ اپنی قوم سے مایوس ہو گئے آپؑ پر ایمان لانے والے صرف آپ کے بھتیجے حضرت لوط اور آپ کی چچازاد بہن حضرت سارہ تھیں تو آپ نے قوم سے کہا اِنِّیْ ذَاھِبٌ اِلٰی رَبِّیْ سَیَھْدِیْنِ جہاں مجھے رب حکم دے گا وہاں جاؤں گا تو اللہ نے حکم دیا کہ اپنے اصلی وطن و قوم کو خیر باد کہہ کر شام کی طرف ہجرت کر جائیں تو آپ نے اللہ کی رضا پر قوم وطن کو چھوڑا اور حضرت سارہ و لوط علیہ السلام کے ساتھ ہجرت کر کے شام کو چلے اور کہا

اے اللہ سب کچھ تجھ پر تیری رضا کیلئے قربان

اس امتحان میں بھی آپ کامیاب ہوئے۔

تیسرا امتحان: اپنی بیوی ہاجرہ اور شیر خوار بیٹے اسماعیل کو وادی غیر ذی زرع سنسان ریگستان چٹیل میدان میں چھوڑ کر آؤ بس دل صرف مجھے دو اہل وعیال کو جنگل میں چھوڑ آؤ حضرت ابراہیمؑ نے تعمیل حکم کی اور اس امتحان میں کامیاب ہوئے اور ابراہیمؑ نے دعا کی سورہ ابراہیم میں ہے رَبَّنَا اِنِّیۡۤ اَسۡکَنۡتُ مِنۡ ذُرِّیَّتِیۡ بِوَادٍ غَیۡرِ ذِیۡ زَرۡعٍ عِنۡدَ بَیۡتِکَ الۡمُحَرَّمِ رَبَّنَا لِیُقِیۡمُوا الصَّلٰوۃَ فَاجۡعَلۡ اَفۡئِدَۃً مِّنَ النَّاسِ تَہۡوِیۡۤ اِلَیۡہِمۡ وَارۡزُقۡہُمۡ مِّنَ الثَّمَرٰتِ لَعَلَّہُمۡ یَشۡکُرُوۡنَ تو اللہ نے یہ دعا قبول کی وہاں بیت اللہ کی تعمیر ہوئی اور مکہ مکرمہ کی بستی آباد ہوئی۔

آج وہاں بیت اللہ صفا و مروہ و مقام ابراہیم کے آثار ہیں پوری دنیا وہاں کھنچی چلی جاتی ہے۔

چوتھا امتحان: حضرت ابراہیمؑ کو اللہ نے کہا جو اکلوتا بیٹا تو نے بڑھاپے میں مانگا تھا اس کو اپنے ہاتھ سے میری رضا کیلئے ذبح کر دو اس میں بھی حضرت ابراہیمؑ کامیاب ہوئے۔ بعض روایات میں ہے حضرت ابراہیمؑ نے کہا بَذَلۡتُ نَفۡسِیۡ لِلنِّیۡرَانِ وَوَلَدِیۡ لِلۡقُرۡبَانِ وَقَلۡبِیۡ لِلرَّحۡمٰنِ وَمَالِیۡ لِلضَّیۡفَانِ فَهَا اَنَا خَلِیۡلُ الرَّحۡمَانِ کہ میں نے اللہ کے حکم پر آگ میں چھلانگ لگا دی اور اپنے بیٹے کو قربان کر دیا اور اپنے دل کو صرف اللہ کے لئے خالص کر دیا اور اپنا مال مہمانوں کیلئے وقف کر دیا تب جا کر خلیل اللہ بنا۔

قربانی نہ کرنے پر وعید نبوی

ابن ماجہ میں حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مَنْ وَّجَدَ سَعَةً فَلَمْ يُضَحِّ فَلَا يَقْرَبَنَّ مُصَلَّنَا جس شخص کو قربانی کرنے کی استطاعت ہے پھر بھی وہ قربانی نہیں کرتا تو وہ ہماری عید گاہ کے قریب نہ آئے عید گاہ آنے کا نماز عید پڑھنے کا اسی کو حق ہے جو اسلامی شعار قربانی کرے قربانی کا منکر عید گاہ آنے کے قابل نہیں اسے چاہیے اپنے قول و فعل سے توبہ کرے پھر مسلمانوں کی صف میں عید گاہ کے اندر کھڑا ہو سکتا ہے اس لئے ہر مسلمان قربانی کے اسلامی شعار کو اپنائے قربانی کرنے کا حکم اللہ نے دیا ہے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اصحاب رسول اللہ نے عمل کر کے دکھایا ہے اس لئے قربانی کا انکار قرآن کا انکار ہے نبی کے فرمان کا انکار ہے نبی کا امتی وہی ہے جو پیغمبر کی سنت کو زندہ کرتا ہے۔

قربانی کی ابتدا

قربانی کی ابتدا کب ہوئی اور یہ قربانی کس کی قربانی کی یادگار ہے

اس کا ذکر سورہ صافات کے تیسرے رکوع میں ہے۔

رَبِّ هَبْ لِيْ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ فَبَشَّرْنٰهُ بِغُلٰمٍ حَلِيْمٍ فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعْيَ قَالَ يٰبُنَيَّ اِنِّيْ اَرٰى فِي الْمَنَامِ اَنِّيْ اَذْبَحُكَ فَانْظُرْ مَاذَا تَرٰى قَالَ يٰٓاَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ سَتَجِدُنِيْٓ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰبِرِيْنَ فَلَمَّآ اَسْلَمَا وَتَلَّهٗ لِلْجَبِيْنِ وَنَادَيْنٰهُ اَنْ يّٰٓاِبْرٰهِيْمُ قَدْ صَدَّقْتَ الرُّءْيَا اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْبَلٰٓؤُا الْمُبِيْنُ وَفَدَيْنٰهُ بِذِبْحٍ عَظِيْمٍ.

ان آیات میں حضرت ابراہیمؑ کی دعا اور قبولیت دعا کا ذکر ہے اور حضرت ابراہیمؑ کا اللہ کے لئے حضرت اسماعیلؑ کی قربانی دینا اور اللہ کا قربانی قبول کر کے اس کے بدلہ جنتی دنبہ بھیجنا اس عظیم الشان تاریخی قصہ کا ذکر ہے۔

حضرت ابراہیم کی کوئی اولاد نہ تھی تو حضرت ابراہیمؑ نے اللہ سے دعا مانگی رَبِّ هَبْ لِیْ مِنَ الصّٰلِحِیْنَ اے اللہ مجھے نیک فرزند عطا فرما تو اللہ نے دعا قبول کی اور فرمایا فَبَشَّرْنٰهُ بِغُلٰمٍ حَلِیْمٍ ہم نے ابراہیم کو حلیم المزاج لڑکے کی خوشخبری دے دی ابراہیم نے مانگا اے رب صالح بیٹا عطا فرما اور رب نے کہا ہم نے حلیم دیا اس کی وجہ مفسرین نے یہ ذکر کی ہے کہ حضرت اسماعیلؑ نے امتحانات سے گزرنا تھا اس لئے فرمایا ایسا فرزند ہوگا جو صالح بھی ہوگا اور جوان مشکلات پر صبر بھی کرے گا بردبار بھی ہوگا۔

حضرت ابراہیمؑ نے یہ دعا مانگ کر عقیدہ توحید کا درس دیا کہ اولاد دینے کے خزانے بیٹا بیٹی دینے کا محکمہ ایک اللہ کے پاس ہے اس لئے جدّ الانبیاء حضرت ابراہیمؑ نے بیٹا اللہ سے مانگا تم بھی اولاد مانگو تو ایک رب العالمین سے مانگو فقیریں ڈتہ پیریں ڈتہ غوث بخش مدار بخش فرید بخش غلط نام نہ رکھو اولاد دینے والا بخشنے والا اللہ ہے۔

اللہ ڈتہ اللہ بخش نام رکھو خدا سب کو صحیح عقیدہ نصیب فرمائے۔ آمین۔

پہلا امتحان: اللہ نے حضرت ابراہیمؑ کو حسین وجمیل شان والا بیٹا حضرت اسماعیلؑ عطا فرمایا۔ اللہ نے بچہ دے کر ایک امتحان تو حضرت اسماعیل کے بچپن میں لیا کہ ابراہیمؑ ہاجرہ اور اسماعیل کو جنگل میں چھوڑ کر آ گئے۔

دوسرا امتحان: اس وقت لیا جب حضرت اسماعیل کی عمر تیرہ سال کی ہوئی جس کا ذکر ان آیات میں ہے۔ فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعْیَ قَالَ یٰبُنَیَّ اِنِّیْ اَرٰی فِی الْمَنَامِ اَنِّیْ اَذْبَحُكَ جب حضرت اسماعیلؑ جوان ہوئے باپ کے ساتھ دوڑنے لگے تو حضرت

ابراہیمؑ نے کہا بیٹا میں نے مسلسل تین رات خواب دیکھا ہے کہ میں تجھ کو اللہ کیلئے ذبح کر رہا ہوں۔ فَانْظُرْ مَاذَا تَرٰی اب تو بتلا تیری رائے تیرا مشورہ کیا ہے

حضرت ابراہیمؑ اسماعیلؑ کا امتحان لینا چاہتے تھے۔ حضرت اسماعیل سمجھ گئے کہ یہ اللہ کا حکم ہے کیونکہ نبی کا خواب وحی ہے۔ قَالَ یٰٓاَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ فرمایا جو اللہ کا حکم ہے وہ آپ کر گزریں آپ میری طرف سے مطمئن رہیں۔ سَتَجِدُنِیْٓ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ مِنَ الصّٰبِرِیْنَ آپ ان شاء اللہ مجھے صبر کرنے والوں سے پائیں گے حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسماعیلؑ دونوں روانہ ہوئے مگر شیطان کو یہ کب برداشت تھا وہ بھی ساتھ ہو گیا جب حضرت ابراہیمؑ منیٰ کے میدان میں پہنچے تو تین مقامات پر شیطان نے وار کیا اور کہا اے ابراہیمؑ ذرا سوچ تو سہی کیا باپ بیٹے کو ذبح کرتا ہے تو تینوں جگہ حضرت ابراہیمؑ نے اس کو سات سات کنکریاں مار کر بھگایا اور کہا تو مجھے اللہ کے حکم کی تعمیل سے روکنا چاہتا ہے تو ہمارا دشمن ہے۔ منیٰ کے میدان میں آج بھی وہ تین جمرات موجود ہیں جو حضرت ابراہیمؑ کی استقامت کی نشانی ہیں جب شیطان ناکام ہو کر لوٹا تو فَلَمَّآ اَسْلَمَا وَتَلَّهٗ لِلْجَبِیْنِ ابراہیمؑ و اسماعیلؑ دونوں اللہ کے حکم کی تعمیل کیلئے جھک گئے حضرت ابراہیمؑ ذبح کرنے کے لئے اور اسماعیلؑ ذبح ہونے کیلئے پورے تیار ہو گئے تو ابراہیمؑ نے اسماعیلؑ کو زمین پر پیشانی کے بل لٹا دیا مؤرخین نے لکھا ہے کہ جب حضرت ابراہیمؑ اسماعیلؑ کو لٹانے لگے تو حضرت اسماعیلؑ نے کہا میرے ہاتھ پاؤں مضبوطی سے باندھ دیں تا کہ میں نہ زیادہ تڑپوں نہ میرے ہاتھ پاؤں زیادہ حرکت کریں اور اپنے کپڑوں کو میرے خون لگنے سے بچانا کہیں آپ کے کپڑوں پر خون کے چھینٹے آنے سے میرا ثواب کم نہ ہو جائے اور اگر والدہ نے خون والے کپڑے دیکھ لئے تو وہ غمگین ہو گی پھر چھری کو تیز کر لیں اور میرے حلق پر جلدی جلدی پھیرنا

تا کہ میری جان آسانی سے نکل جائے قربان جاؤں حضرت ابراہیمؑ و اسماعیلؑ کی استقامت پر جب اسماعیلؑ نے یہ الفاظ کہے تو ابراہیمؑ نے اسماعیلؑ کو سیدھا لٹایا مگر چھری بار بار چلانے کے باوجود بھی اسماعیلؑ کا گلا نہیں کاٹ رہی تھی تو اسماعیلؑ نے کہا اے ابا مجھے اوندھا لٹا دو ایک تو اس وجہ سے کہ چھری نظر آنے سے مجھے گھبراہٹ ہوتی ہے دوسرا اس وجہ سے کہ جب آپ کو میرا چہرہ نظر آئے اور شفقت پدری جوش مارے تو کہیں اللہ کے حکم کی تعمیل میں تاخیر نہ ہو جائے اور دیر نہ لگ جائے بعض روایات میں آتا ہے کہ حضرت ابراہیمؑ نے جوش میں آ کر چھری سے کہا کیا بات ہے اگر میں تجھے درخت پر چلاتا ہوں تو اس کو کاٹ دیتی ہے اور اگر کسی جانور پر چلاتا ہوں تو اس کو ذبح کر دیتی ہے' لکڑی' ہڈی' گوشت کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیتی ہے مگر اس معصوم بچے کے گلے پر چھڑے پر کیوں نہیں چلتی تو چھری کو اللہ نے بولنے کی طاقت دی اور کہا کہ ابراہیمؑ خلیل تو چاہتا ہے کہ چھری چل جائے اسماعیلؑ کی گردن کٹ جائے رب جلیل کہتا ہے چھری خیال کرنا اسی کی نسل سے میں نے آخری پیغمبر محمد رسول اللہ ﷺ کو بھیجنا ہے اس کے ایک بال کو بھی نقصان نہیں پہنچانا اب بتا کہ میں خلیل کا کہا مانوں یا جلیل کا کہا مانوں۔

بعض روایات میں ہے جب حضرت ابراہیمؑ نے چھری چلائی تو فرشتوں نے کہا اللہ اکبر اللہ اکبر تعجب ہے کہ باپ بیٹے کو ذبح کر رہا ہے تو حضرت ابراہیمؑ نے کہا لا الـہ الا اللہ واللہ اکبر اے ملائکہ تعجب نہ کرو خلیل اپنے رب جلیل کے حکم کی تابعداری کر رہا ہے تو حضرت اسماعیلؑ نے کہا اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ اے ابا تو چھری چلا میں صبر کروں گا اور اللہ کی بڑائی اور اس کی تعریف کروں گا جس نے مجھے صبر کی توفیق دے دی۔

تو یہ جملے اللہ کو بڑے پسند آئے اس لئے اللہ نے اپنے پیغمبر کو حکم دیا کہ اپنی امت کو کہو

ذوالحجہ کی نویں کو فجر سے تیرہویں کی عصر تک ہر نماز کے بعد یہ جملے ایک مرتبہ بلند آواز سے کہیں' تا کہ جیسے نبیوں نے اللہ کی بڑائی بیان کی ہے اسی طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی امت بھی اپنے رب کی بڑائی بیان کرتی رہے۔

حضرت ابراہیمؑ واسماعیلؑ کے اس عمل میں عقیدہ توحید کا درس ملتا ہے کہ صرف اللہ تعالیٰ مختار کل ہے سب اختیارات اسی کے پاس ہیں وہ فَعَّالٌ لِّمَا یُرِیْد ہے وہی ہوتا ہے جو رب چاہتا ہے توجہ کریں ذبح کرنے والا چھری چلانے والا نبی ہے اور گردن پیش کرنے والا بھی نبی ہے۔

ابراہیمؑ چاہتے ہیں کہ گردن کٹ جائے چھری چل جائے اور اسماعیلؑ بھی چاہتے ہیں کہ میری گردن کٹ جائے' ابراہیمؑ زور لگاتے ہیں یہ نبوت کا زور ہے۔ اسماعیلؑ پوری خواہش کرتے ہیں کہ میں ذبح ہو جاؤں، ایک نبی کا ارادہ چھری چلے۔ دوسرے نبی کا ارادہ ہے کہ میری گردن کٹ جائے مگر رب ذوالجلال کا ارادہ ہے کہ اسماعیلؑ کا ایک بال بھی نہ کٹے۔

اب بتاؤ کہ ارادہ کس کا پورا ہوا اللہ کا ارادہ غالب ہوا اور مسئلہ واضح ہوا کہ تمام اختیارات اللہ کے پاس ہیں اسی کی مشیت پوری ہوتی ہے حضرت ابراہیمؑ اپنی کوشش میں تھے کہ آسمان سے ندا آئی وَنَادَیْنٰهُ اَنْ یّٰۤاِبْرٰهِیْمُ قَدْ صَدَّقْتَ الرُّءْیَا اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْبَلٰٓؤُا الْمُبِیْنُ۔ اے ابراہیمؑ آپ نے خواب سچا کر دکھایا مقصد اسماعیل کو ذبح کرانا نہ تھا مقصد آپ کی آزمائش وامتحان تھا جس میں آپ کامیاب ہو گئے اور ہم حکم کی تعمیل کرنے والوں کو دنیا و آخرت میں اچھا بدلہ دیتے ہیں۔ آخرت میں آپ کو ثواب ملے گا مگر دنیا میں ہم نے آپ کو اب اس تکلیف سے بچالیا وَفَدَیْنٰهُ بِذِبْحٍ عَظِیْمٍ اسماعیلؑ کے بدلہ میں ہم نے ایک

بڑا ذبیحہ دے دیا ہے اس کو ذبح کرو آپ نے اوپر نگاہ اٹھائی تو جبرائیل امین جنتی دنبہ لے کر کھڑے تھے کہا جاتا ہے یہ وہ دنبہ تھا جو حضرت آدمؑ کے صاحبزادہ ہابیل نے اللہ کی رضا کیلئے بطور قربانی پیش کیا تھا حضرت ابراہیمؑ نے اس جنتی مینڈھے کی قربانی کی آج کی قربانی حضرت ابراہیمؑ کی اس قربانی کی یادگار ہے

اس لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سُنَّةُ اَبِیْکُمْ اِبْرَاهِیْم کہ یہ قربانی تمہارے باپ حضرت ابراہیمؑ کا طریقہ ہے تو قربانی کی ابتداء حضرت ابراہیمؑ کی قربانی کرنے سے ہوئی۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ابراہیم خلیل اللہؑ اسماعیل ذبیح اللہؑ اور پیغمبر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والا جذبہ قربانی عطا فرمائے۔ (آمین)

و آخر دعوانا ان الحمدلله رب العالمین

فضائل درود شریف

از افادات

شیخ الحدیث حضرت درخواستیؒ کے جانشین
شیخ الحدیث والتفسیر خطیب اسلام

پیر طریقت
حضرت مولانا
حماد اللہ درخواستی مدظلہ
امین وناشر
علوم درخواستی

مہتمم ۔ مرکزی جامعہ عبداللہ بن مسعودؓ خان پور
مرکزی راہنما ۔ جمعیت علماء اسلام پاکستان
نائب امیر مرکزیہ ۔ مجلس علماء اہلسنت والجماعت پاکستان

ناشر

مکتبہ شیخ درخواستیؒ مرکزی جامعہ عبداللہ بن مسعودؓ
گرین ٹاؤن ضلع رحیم یار خان
خان پور پوسٹ بکس نمبر 5
Web: www.shaikhedarkhwasti.org. Mob: 0300-0939448

فضائل درود شریف

درود شریف کی فضیلت قرآن میں

اللہ رب العزت نے سورۃ الاحزاب میں درود وسلام کی اہمیت وعظمت وفضیلت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ

اس میں فضیلت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا بیان ہے کہ بے شک اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں نبیؐ پر۔

اللہ کا درود بھیجنا تو حضورؐ پر رحمت کا بھیجنا ہے یعنی اپنی رحمتِ خاصہ کا نزول فرمانا ہے۔ جو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شانِ عالی کے لائق اور مناسب ہے مثلاً دنیا کے انعامات میں، ختم نبوت، دین اسلام، غلبۂ اسلام، رمضان، قرآن، جماعتِ صحابہؓ و اہل بیت، نامِ خدا کے ساتھ نام محمدؐ کا تذکرہ، اور قیامت تک کے لئے دین محمدیؐ کے قیام ودوام جیسے عظیم الشان انعامات شامل ہیں۔

اور آخرت کے انعامات میں حوضِ کوثر، شفاعتِ کبریٰ اور مقام محمود جیسے عظیم الشان اور منفرد انعامات شامل ہیں اور فرشتوں کا درود بھیجنا، ایک تو حضورؐ پر درود وسلام کا پڑھنا ہے اور دوسرا حضورؐ کیلئے، رحمتِ خاصہ اور انعاماتِ خاصہ کی دعا کرنا ہے جس کا وعدہ اللہ رب العزت نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم سے کر رکھا ہے!

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا.

اس میں فریضۂ مؤمنین کا بیان ہے۔

اے ایمان والو تم بھی اپنے نبیؐ پر خوب درود وسلام بھیجا کرو اور مؤمنین کا درود بھیجنا، ایک تو درود وسلام کا پڑھنا ہے اور دوسرا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اللہ رب العزت سے ان انعامات واکرامات کیلئے دعا کرنا ہے۔ جن کا وعدہ اللہ رب العزت نے اپنے نبیؐ سے کر رکھا ہے۔ اور مؤمنین اپنے اس عمل سے خود بھی بہت فائدہ اور نفع اٹھائیں گے اور دنیا و آخرت میں اجر وثواب کے مستحق ہوں گے۔

درود شریف کی فضیلت احادیث میں

ابن ماجہ میں حضرت ابو درداءؓ سے روایت ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے

اِنَّ اللّٰہَ حَرَّمَ عَلَی الْاَرْضِ اَنْ تَأْکُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِیَاءِ فَنَبِیُّ اللّٰہِ حَیٌّ یُرْزَقُ.

بے شک اللہ نے زمین پر حرام کیا ہے کہ وہ انبیاء کے جسموں کو کھائے، اللہ کے نبی قبروں میں زندہ ہیں۔ اور انہیں رزق دیا جاتا ہے۔

بخاری اور مسلم میں حضرت عبدالرحمٰن ابن ابی لیلیٰ سے روایت ہے فرماتے ہیں

فَقُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ کَیْفَ الصَّلٰوۃُ عَلَیْکُمْ اَھْلَ الْبَیْتِ فَاِنَّ اللّٰہَ قَدْ عَلَّمَنَا کَیْفَ نُسَلِّمُ عَلَیْکَ قَالَ قُوْلُوْا اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرٰھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرٰھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرٰھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ. (متفق علیہ)

کہا ہم نے اے اللہ کے رسول کس طرح درود بھیجیں ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر نبوت کے اہل بیت پر تحقیق اللہ تعالیٰ نے سکھائی کیفیت سلام بھیجنے کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر فرمایا کہو اے اللہ رحمت بھیج محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر جیسے

کہ تو نے رحمت بھیجی ابراہیمؑ پر اور ان کی آل پر تحقیق تو تعریف کیا گیا بزرگ ہے
اے اللہ برکت نازل فرما محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جیسے کہ تو
نے برکت بھیجی ابراہیمؑ اور آل ابراہیمؑ پر تحقیق تو تعریف کیا گیا بزرگ ہے۔

عَنْ اَنَسٍؓ بْنِ مَالِکٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلَاۃً وَّاحِدَۃً صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ عَشْرَ صَلَوٰاتٍ وَحُطَّتْ عَنْہُ عَشْرَ خَطِیْأَتٍ وَرُفِعَتْ لَہٗ عَشْرَ دَرَجَاتٍ. (رواہ النسائی)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا جو ایک بار مجھ پر درود بھیجے گا تو اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں بھیجے گا اس کے
دس گناہ بخشے جائیں گے اور اس کے دس درجے بلند کئے جائیں گے۔

عَنْ اِبْنِ مَسْعُوْدٍؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَوْلَی النَّاسِ بِیْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ اَکْثَرُھُمْ عَلَیَّ صَلَاۃً. (رواہ الترمذی)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا لوگوں میں سے بہت قریب میرے قیامت کے دن وہ لوگ ہوں گے جو کثرت
سے مجھ پر درود پڑھنے والے ہوں گے۔

دارمی میں حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے
اِنَّ لِلّٰہِ مَلَائِکَۃً سَیَّاحِیْنَ فِی الْاَرْضِ یُبَلِّغُوْنِیْ مِنْ اُمَّتِیَ السَّلَامَ.
تحقیق اللہ تعالیٰ کیلئے فرشتے ہیں پھرنے والے زمین پر
پہنچاتے ہیں مجھ پر میری امت کی طرف سے سلام۔

ترمذی میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے۔

رَغِمَ اَنْفُ رَجُلٍ ذُکِرْتُ عِنْدَهٗ فَلَمْ یُصَلِّ عَلَیَّ وَرَغِمَ اَنْفُ رَجُلٍ دَخَلَ عَلَیْهِ رَمَضَانُ ثُمَّ انْسَلَخَ قَبْلَ اَنْ یُغْفَرَلَهٗ وَرَغِمَ اَنْفُ رَجُلٍ اَدْرَکَ عِنْدَهٗ اَبَوَاهُ الْکِبَرَ اَوْاَحَدُهُمَا فَلَمْ یُدْخِلَاهُ الْجَنَّةَ.

اس شخص کی ناک خاک آلود ہو کہ میرا نام لیا گیا اس کے پاس پس مجھ پر درود نہ بھیجا اور اس شخص کی ناک خاک آلود ہو کہ اس پر رمضان آیا پھر گزر گیا پہلے اس کے کہ اس کی بخشش کی جائے اور اس شخص کی ناک خاک آلود ہو کہ اس کے پاس اس کے والدین نے بڑھاپے کو پایا اور نہ داخل کیا انہوں نے اس کو بہشت میں

عَنْ اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍؓ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ اُکْثِرُ الصَّلَاةَ عَلَیْکَ فَکَمْ اَجْعَلُ لَکَ مِنْ صَلَاتِیْ فَقَالَ مَاشِئْتَ قُلْتُ الرُّبُعَ قَالَ مَاشِئْتَ فَاِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَیْرٌ لَکَ قُلْتُ النِّصْفَ قَالَ مَاشِئْتَ فَاِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَیْرٌ لَکَ قُلْتُ فَالثُّلُثَیْنِ قَالَ مَاشِئْتَ فَاِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَیْرٌ لَکَ قُلْتُ اَجْعَلُ لَکَ صَلَاتِیْ کُلَّهَا قَالَ اِذاً تُکْفٰی هَمَّکَ وَیُکَفَّرُ لَکَ ذَنْبَکَ.

(رواه الترمذی)

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے کہا اللہ کے رسول میں بہت درود بھیجتا ہوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر پس کتنا وقت مقرر کروں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس قدر چاہے میں نے کہا چوتھائی فرمایا جس قدر چاہے اگر زیادہ کرے تو تیرے لئے وہ بہتر ہے میں نے کہا آدھا مقرر کروں فرمایا جس قدر تو چاہے اگر زیادہ کرے گا تو تیرے لئے وہ بہتر ہے میں نے کہا دو تہائی فرمایا جتنا وقت تو چاہے اگر تو زیادہ کرے گا تو تیرے لئے بہتر ہے میں نے کہا مقرر کیا میں نے اپنا سارا وقت دعا کا آپ پر درود کے لئے فرمایا اب کفایت کیا جائے گا تو اپنے غموں سے اور

جھاڑے جائیں گے تیرے لئے تیرے گناہ

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍؓ قَالَ كُنْتُ اُصَلِّی وَالنَّبِیُّ صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاضِرٌ وَاَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ مَعَهُ فَلَمَّا جَلَسْتُ بَدَأْتُ بِالثَّنَاءِ عَلَى اللهِ تَعَالٰى ثُمَّ الصَّلَاةُ عَلَى النَّبِیِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ دَعَوْتُ لِنَفْسِیْ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَلْ تُعْطَهْ سَلْ تُعْطَهْ. (رواه الترمذی)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نماز پڑھتا تھا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف رکھتے تھے اور ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کے ساتھ موجود تھے پس جب بیٹھا میں شروع کی میں نے تعریف اللہ کی پھر درود بھیجا نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر پھر دعا کی میں نے اپنے لئے

پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مانگ دیا جائے گا۔ مانگ دیا جائے گا۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يَّكْتَالَ بِالْمِكْيَالِ الْاَوْفٰى اِذَا صَلّٰى عَلَيْنَا اَهْلَ الْبَيْتِ فَلْيَقُلْ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ ِالنَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَاَزْوَاجِهٖ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَذُرِّيَّتِهٖ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ. (رواه ابوداؤد)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ شخص کہ اچھا لگے اس کو یہ کہ دیا جائے ثواب پورے پیمانہ سے جس وقت کہ بھیجے درود ہم پر کہ اہل بیت نبوت کے ہیں پس چاہئے کہ کہے اے اللہ رحمت بھیج محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر کہ نبی امی ہیں اور ان کی بیبیوں پر کہ مومنوں کی مائیں ہیں اور ان کی اولاد پر اور ان کے اہل بیتؓ پر جیسے تو نے رحمت بھیجی آل ابراہیمؑ پر تحقیق تو تعریف کیا گیا بزرگ ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ

عِنْدَ قَبْرِیْ سَمِعْتُهٗ وَمَنْ صَلّٰی عَلَیَّ نَائِیًا اُبْلِغْتُهٗ

(رَوَاهُ الْبَیْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی میری قبر پر درود بھیجے میں اس کو سنتا ہوں اور جو دور سے درود بھیجے وہ مجھ تک پہنچایا جاتا ہے۔

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِؓ قَالَ اِنَّ الدُّعَاءَ مَوْقُوْفٌ بَیْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ لَا یَصْعَدُ مِنْهُ شَیْئٌ حَتّٰی تُصَلِّیَ عَلٰی نَبِیِّکَ. (رواه الترمذی)

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہا تحقیق دعا ٹھہری رہتی ہے۔ درمیان آسمان اور زمین کے نہیں چڑھتی اس میں سے کچھ بھی یہاں تک کہ درود بھیجے تو اوپر اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے۔

وآخر دعوانا ان الحمدللہ رب العالمین

فضائل شب براۃ

از افادات

شیخ الاسلام حضرت درخواستی رحمۃ اللہ علیہ کے علمی جانشین

شیخ المحدثین والمفسرین امام العلماء والصلحاء شیخ الحدیث والتفسیر

شیخ طریقت حضرت مولانا شفیق الرحمن صاحب درخواستی نور اللہ مرقدہٗ

بانی مرکزی جامعہ عبداللہ بن مسعود خان پور

ناشر

مکتبہ شیخ درخواستی مرکزی جامعہ عبداللہ بن مسعود خان پور

گرین ٹاؤن خان پور ضلع رحیم یار خان پوسٹ بکس نمبر 5

Web: www.shaikhedarkhwasti.org. Mob: 0300-0939448

فضائل شب برأت

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَحْدَهٗ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنْ لَّا نَبِیَّ بَعْدَهٗ وَعَلٰی آلِهٖ وَاَصْحَابِهِ الَّذِیْنَ اَوْفُوْا عَهْدَهٗ ..... اما بعد

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ. بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

حٰمٓ وَالْكِتٰبِ الْمُبِیْنِ اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِیْ لَیْلَةٍ مُّبٰرَكَةٍ اِنَّا كُنَّا مُنْذِرِیْنَ فِیْهَا یُفْرَقُ كُلُّ اَمْرٍ حَكِیْمٍ اَمْرًا مِّنْ عِنْدِنَا اِنَّا كُنَّا مُرْسِلِیْنَ رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ (دخان: ع ۱)

عَنْ عَلِیٍّ رضی اللہ عنہ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا كَانَتْ لَیْلَةُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ فَقُوْمُوْا لَیْلَهَا وَصُوْمُوْا یَوْمَهَا فَاِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی یَنْزِلُ فِیْهَا بِغُرُوْبِ الشَّمْسِ اِلَی السَّمَآءِ الدُّنْیَا فَیَقُوْلُ اَلَا مِنْ مُسْتَغْفِرٍ فَاغْفِرْلَهٗ اَلَا مِنْ مُسْتَرْزِقٍ فَاَرْزُقْ لَهٗ اَلَا مِنْ مُبْتَلٰی فَاُعَافِیْهِ اَلَا كَذَا اَلَا كَذَا حَتّٰی یَطْلُعَ الْفَجْرُ (رواہ ابن ماجہ)

ذوق رکھ سنت گرامی سے
ہے شرف میرے محمد ﷺ کی غلامی سے
جو کوئی تابع رسول نہیں
لاکھ طاعت کرے قابل قبول نہیں

محترم سامعین! مکرم بزرگو، عزیز نوجوانو اور میری معزز و موقرہ دینی ماؤ بہنو بیٹیو
آج کے خطبہ کا موضوع شب برأت کے فضائل ہیں
پہلے تلاوت کردہ آیت اور حدیث کا مختصر مفہوم سمجھ لیں۔

آیت کا مفہوم

میں نے سورۃ دخان سے پہلے رکوع کی چھ آیات تلاوت کی ہیں

پہلی آیت: حروف مقطعات کہلاتے ہیں جن کی مراد صرف اللہ ہی جانتا ہے

دوسری آیت: وَالْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ہے۔

تیسری آیت: اِنَّا اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةٍ مُّبٰرَكَةٍ اِنَّا كُنَّا مُنْذِرِيْنَ ہے

وَالْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ قسم ہے۔

اِنَّا اَنْزَلْنٰهُ جواب قسم ہے۔ یعنی قسم ہے اس واضح اور کھلی کتاب کی ہم نے برکت والی رات میں لوح محفوظ سے آسمان دنیا پر قرآن کو اتارا۔

جس کا مقصد یہ تھا کہ ہم بندوں کو خیر وشر سے مطلع کریں ان کاموں سے اللہ راضی ہوتا ہے اور ان سے ناراض ہوتا ہے ان دونوں آیتوں میں لیلۃ مبارکہ کی فضیلت بھی ہے کہ قرآن اس میں اتارا اور اس میں قرآن اتارنے کی حکمت بھی ہے یعنی خیر و شر سے مطلع کرنا۔

چوتھی آیت: فِيْهَا يُفْرَقُ كُلُّ اَمْرٍ حَكِيْمٍ ہے

پانچویں آیت: کا ایک حصہ اَمْرًا مِّنْ عِنْدِنَا ہے ان دونوں میں لیلہ مبارکہ کی دوسری فضیلت ہے کہ اس رات میں ہر حکمت والا کام اور محکم کام ہماری طرف سے فیصلہ کر کے فرشتوں میں تقسیم کیا جاتا ہے اور ان فرشتوں کو ہم ہی بھیجتے ہیں۔ یعنی تمام سال کے فیصلے اللہ کے حکم سے صادر کر کے فرشتوں کے حوالے کئے جاتے ہیں۔

پانچویں آیت کا دوسرا حصہ اِنَّا كُنَّا مُرْسِلِيْنَ ہے

چھٹی آیت: رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ہے۔

ان میں حضور ﷺ کی رسالت کا ذکر ہے اور نزول قرآن کی دوسری حکمت بھی ہے کہ آپ کو پیغمبر بنا کر بھیجا یہ آپ کے رب کی رحمت سے ہے اس لئے رسول بنایا تا کہ اس قرآن کے ذریعہ سے آپ لوگوں کو ایمان واطاعت پر خوشخبری سنائیں اور نافرمانی پر ڈرائیں۔

اب قرآن کا نزول ہوا نبی کو رسول بنا کر بھیجا تو جو لوگ ان کے ماننے والے یا نہ ماننے والے اور ان کے مطابق عمل کرنے والے یا نہ کرنے والے اللہ ان سب کے اقوال کو سننے والا اور اعمال کو جاننے والا ہے اس کے مطابق جزاء وسزا دے گا۔

فائدہ: اکثر مفسرین نے لیلہ مبارکہ سے مراد لیلۃ القدر لی ہے۔ جو رمضان کے آخری عشرہ میں ہے مگر بعض مفسرین نے لیلہ مبارکہ سے مراد شعبان کی پندرھویں رات شب برأت مراد لی ہے تو اس قول پر اس آیت میں شب برأت کی فضیلت ہوگی مگر اس پر دو اشکال ہیں۔

پہلا اشکال: آیات قرآنیہ واحادیث صحیحہ سے صراحتہ یہ ثابت ہے کہ نزول قرآن رمضان میں ہوا اور لیلۃ القدر میں ہوا جیسے شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ اور اِنَّاۤ اَنْزَلْنٰهُ فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ اور حضرت واثلہ رضی اللہ عنہ کی روایت کہ قرآن مجید اور کتب سماویہ رمضان میں نازل ہوئیں تو پھر یہ کیسے صحیح ہوگا کہ لیلہ مبارکہ سے مراد شب برأت ہے کیونکہ شب برأت میں تو نزول قرآن نہیں ہوا تو پھر اِنَّاۤ اَنْزَلْنٰهُ فِیْ لَیْلَةٍ مُّبٰرَكَةٍ کیسے ہوگا؟

دوسرا اشکال: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ وقتادہ ومجاہد وحسن سے روایت ہے حضور ﷺ نے فرمایا آئندہ سال کے تمام فیصلے لیلۃ القدر میں ہوتے ہیں تو پھر یہاں شب برأت مراد لینا کیسے صحیح ہے؟

جواب: شب برأت کے متعلق آجال وارزاق کی روایات مرسل وغیر معتمد ہیں۔ راجح قول لیلۃ القدر کا ہے اور شب برأت کا قول صحیح مان لیں تو پھر یہ توجیہ ہوگی کہ اجمالی فیصلے شب برأت میں ہوتے ہیں اور ان کی تفاصیل لیلۃ القدر میں لکھائی جاتی ہیں تطبیق یوں ہوگی کہ شب برأت میں یہ فیصلے لکھے جاتے ہیں اور لیلۃ القدر میں فرشتوں کے حوالے کئے جاتے ہیں۔

بہر حال لیلہ مبارکہ سے مراد شب برأت لینا غیر محقق قول ہے البتہ شب برأت کے فضائل میں ضعیف روایت پر عمل کی گنجائش ہے کیونکہ اعمال کے لئے مشائخ وسلف صالحین نے ضعیف روایات پر عمل کیا ہے تو بعض مفسرین کے قول پر اس آیت کو ذکر کر دیا ہے۔

حدیث کا مفہوم

ابن ماجہ میں حضرت علیؓ سے روایت ہے حضور ﷺ نے فرمایا شعبان کی پندرہویں رات عظمت والی رات ہے جب یہ آئے تو رات کو قیام کرو اللہ کی عبادت کرو قرآن کی تلاوت کرو اور دن کو روزہ رکھو کیونکہ جب پندرہویں کی رات آتی ہے اور چودھویں کا سورج غروب ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی تجلی وانوارات کا آسمان دنیا پر نزول ہوتا ہے اور اللہ کی طرف سے نداء آتی ہے کوئی اپنے گناہوں سے معافی مانگنے والا ہے کہ میں اس کے گناہ معاف کر دوں اور کوئی روزی مانگنے والا ہے کہ میں اس کو رزق عطا کروں اور کوئی مصائب تکالیف میں مبتلا ہے جو مجھ سے مانگے میں اس کی مصیبت تکلیف دور کر دوں اسی طرح صبح صادق تک اللہ کی رحمت کے دروازے کھلے رہتے ہیں مانگنے والے جو مانگتے ہیں رب عطا فرماتے ہیں۔

دو عوامی راتیں

شب برات اور شب قدر دو عوامی راتیں ہیں جن میں اللہ رب العزت کی طرف سے تمام انسانوں کیلئے عام روحانی دعوت اور گناہوں کی مغفرت کا اعلان ہوتا ہے جس سے امیر و غریب شہری و دیہاتی عربی و عجمی نیک و بد ہر ایک فائدہ و نفع اٹھا سکتا ہے اور اپنی روح کو صاف کر کے اور اپنے گناہوں کو معاف کرا کے جنت کا داخلہ اور ٹکٹ حاصل کر سکتا ہے جبکہ تہجد کی نماز خواص کیلئے ہے جس سے عوام الناس اپنی سستی و کاہلی اور نیند میں مست ہونے کی وجہ سے محروم رہتے ہیں اور اولیاء اللہ نیک لوگ ہر رات کو نماز تہجد ادا کر کے روحانی لطف اور مزہ حاصل کرتے ہیں اسی وجہ سے کسی نے کہا

ہر شب شب قدر گر قدر میدانی

اللہ والوں کیلئے تو ہر رات شب قدر ہے کیونکہ وہ رات کے آخری تہائی حصہ میں بیدار ہوتے ہیں نیند کو خود سے دور بھگاتے ہیں اور نماز تہجد ادا کر کے اپنے رب رحمان کے قریب ہو جاتے ہیں اور اپنے لیے بلند و بالا درجات حاصل کر لیتے ہیں۔

عمومی اور خصوصی دعوت

اب معلوم ہوا کہ تہجد خصوصی دعوت ہے جس سے خواص اللہ کے نیک بندے ہی فائدہ اور نفع اٹھاتے ہیں کیونکہ یہ دعوت رات کے آخری تہائی حصہ میں ہوتی ہے جس سے ہر آدمی فائدہ اور نفع نہیں اٹھا سکتا جیسا کہ ابوداؤد میں حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے حضور ﷺ کا فرمان ہے۔

يَنْزِلُ رَبُّنَا عزوجل كُلَّ لَيْلَةٍ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا حِيْنَ يَبْقَىٰ ثُلُثُ اللَّيْلِ الْآخِرِ فَيَقُوْلُ مَنْ يَّدْعُوْنِيْ فَأَسْتَجِيْبَ لَهُ مَنْ يَّسْأَلُنِيْ فَأُعْطِيَهُ مَنْ يَّسْتَغْفِرُنِيْ فَأَغْفِرَ لَهُ

اللہ کی ذات ہر رات آخری تہائی حصہ میں آسمان دنیا یعنی پہلے آسمان پر نزول فرماتی ہے اور اللہ ارشاد فرماتے ہیں جو مجھ سے دعا کرے گا میں قبول کروں گا جو مجھ سے سوال کرے گا میں عطا کروں گا جو مجھ سے بخشش طلب کرے گا میں اس کو معاف کردوں گا جبکہ شب برات اور شب قدر عمومی اور عوامی دعوت ہے جو شب بھر ہوتی ہے اور ہر ایک کیلئے ہوتی ہے اِدھر دنیا کا سورج غروب ہوتا ہے اُدھر رب کی رحمت کا سورج طلوع ہوتا ہے اور شب بھر غروب شمس سے لے کر طلوع فجر، صبح صادق تک یہی صدا اور ندا آتی ہے انسان تیرے آنے میں دیر ہے ہاتھ اٹھانے میں دیر ہے، دامن پھیلانے میں دیر ہے، آنکھ سے آنسو بہانے میں دیر ہے، رو رو کے مجھ رب رحمان سے مانگنے میں دیر ہے، میری عطا اور بخشش میں کوئی دیر نہیں ہے گناہگارو دوڑو سیاہ کارو دوڑو، بھوک اور بیماری میں مبتلا لوگو دوڑو آج رب کی رحمت خود بلا رہی ہے، سال بھر ہم رب کی رحمت کی تلاش میں، آج رب کی رحمت ہماری تلاش میں جو چاہو گے ملے گا، جو مانگو گے عطا ہوگا، آج رب کی رحمت جوش میں ہے جو آج کی شب بھی غافل اور محروم رہا اس جیسا بد بخت و بدنصیب تو کوئی نہ ہوا۔

فرشتوں کی عید

مسلمانوں کی عید دو دن یعنی عید الفطر اور عید الاضحیٰ ہیں اور فرشتوں کی عید دو راتیں یعنی شب برأت اور شب قدر ہیں۔ اور اس میں حکمت یہ ہے کہ انسانوں کو نیند آتی ہے اس لئے ان کی عید دن کو رکھی اور فرشتے نیند سے پاک ہیں اس لئے ان کی عید رات کو رکھی۔

ماہ شعبان کی فضیلت

شعبان کا مہینہ بھی عظمت والا ہے جیسا کہ بخاری میں حضرت عائشہؓ سے

روایت ہے لَمْ یَکُنِ النَّبِیُّ ﷺ یَصُوْمُ مِنْ اَکْثَرِ مِنْ شَعْبَانَ فَاِنَّهٗ کَانَ یَصُوْمُ شَعْبَانَ کُلَّهٗ آپ کبھی شعبان کے مہینہ کے پورے روزے رکھتے تھے اور کبھی پورے مہینہ کے نہ رکھتے تھے دوسرے مہینوں کی نسبت شعبان میں زیادہ روزے رکھتے آپ کو شعبان کے روزے زیادہ محبوب تھے۔

حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ بن زید نے کہا یا رسول اللہ ﷺ میں نے آپ کو دیکھا کہ آپ رمضان کے علاوہ دوسرے مہینوں میں اتنے روزے نہیں رکھتے جتنے شعبان میں روزے رکھتے ہیں۔ اس کی کیا وجہ ہے تو حضور ﷺ نے فرمایا هُوَ شَهْرٌ تَرْفَعُ فِیْهِ الْاَعْمَالُ اِلٰی رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَاَحَبُّ اَنْ یُّرْفَعَ عَمَلِیْ وَاِنِّیْ صَائِمٌ۔ اس مہینہ میں لوگوں کے اعمال اللہ کے ہاں پیش کئے جاتے ہیں اور میں دوست رکھتا ہوں کہ میرے اعمال اللہ کے ہاں اس حال میں پیش ہوں کہ میں روزہ کے حال میں ہوں۔

شیخ عبدالقادر جیلانیؒ نے غنیۃ الطالبین میں لکھا ہے کہ شعبان کے پانچ حرف ہیں۔

ش..... سے اشارہ شرف کی طرف ہے اگر شرافت حاصل کرنی ہے تو اس ماہ میں روزے رکھو۔ عبادت کرو۔

ع..... سے اشارہ علو کی طرف ہے اس مہینہ میں عبادت سے بلندی حاصل ہوتی ہے۔

ب..... سے اشارہ بر کی طرف ہے کہ یہ مہینہ احسان اور بھلائی کرنے کا مہینہ ہے۔

الف..... سے اشارہ الفت کی طرف ہے یہ مہینہ الفت محبت کرنے کا ہے۔

ن..... سے اشارہ نور کی طرف ہے اس مہینہ میں عبادت کرنا خصوصی نور کا ذریعہ بن جاتا ہے۔

کیونکہ اس مہینہ میں نیکیوں کے دروازے کھل جاتے ہیں گناہوں سے معافی کا اعلان ہو جاتا ہے۔ بندہ عبادت کر کے روزے رکھ کر اللہ کا مقرب بنتا ہے شعبان شعب سے جس کا معنی کثرت کا ہے تو اس مہینہ میں بے شمار نیکیاں تقسیم کی جاتی ہیں اس لئے اس کو شعبان کہتے ہیں۔

شب برأت کے فضائل

اس رات کے مختلف نام ہیں

(۱)لیلۃ البرأۃ: کیونکہ اس میں بہت سے لوگوں کو جہنم سے بری کیا جاتا ہے۔

(۲)لیلۃ المغفرۃ: کیونکہ اس رات میں بہت سے گناہ گاروں کے گناہ معاف کئے جاتے ہیں۔

(۳)لیلۃ الرضوان: کیونکہ یہ رات اللہ کی رضا حاصل کرنے کا ذریعہ ہے۔

(۴)لیلۃ البرکۃ: لیلۃ مبارکہ کیونکہ یہ برکت والی مبارک رات ہوتی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے پانی کو مبارک کہا ہے وَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَاءً مُبٰرَکًا ہم نے آسمان سے برکت والا پانی اتارا جس سے پاکیزگی حاصل ہوتی ہے اور مردہ زمین زندہ ہوتی ہے اور کھیتیاں سرسبز وشاداب ہوتی ہیں جس سے ہر چیز میں زندگی آجاتی ہے جیسا کہ اللہ نے فرمایا وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَاءِ کُلَّ شَیْءٍ حَیٍّ تمام چیزوں کو پانی سے زندگی دی ہے۔ اسی طرح اللہ نے زیتون کے درخت کو مبارک کہا ہے شَجَرَۃٍ مُّبٰرَکَۃٍ زَیْتُوْنَۃٍ زیتون کا درخت برکت والا ہے جو غذا کا فائدہ بھی دیتا ہے اور روشنی کے حاصل کرنے کا فائدہ بھی دیتا ہے۔

اسی طرح اللہ نے کعبہ کو بھی مبارک کہا ہے اِنَّ اَوَّلَ بَیْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِیْ بِبَکَّۃَ مُبٰرَکًا کعبہ برکت والا گھر ہے جو اس میں آگیا وہ گناہوں سے دھل کر مبارک ہوگیا وہ امن میں آگیا۔

اسی طرح اللہ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بھی مبارک کہا ہے جس کو حضرت عیسیٰ نے بیان کیا وَ جَعَلَنِیْ مُبَارَکاً کہ اللہ نے مجھے برکت والا بنایا یہ حضرت عیسیٰ کی برکت تھی کہ حضرت مریم کیلئے اللہ نے خشک کھجور کے درخت کو پھل دینے والا بنا دیا اور اس کے نیچے پانی کا چشمہ جاری کر دیا اور اللہ نے کہا اے مریم غم نہ کر قَدْ جَعَلَ رَبُّکِ تَحْتَکِ سَرِیًّا تیرے رب نے تیرے نیچے چشمہ پانی کا جاری کر دیا۔ وَهُزِّیْ اِلَیْکِ بِجِذْعِ النَّخْلَةِ تُسَاقِطْ عَلَیْکِ رُطَباً جَنِیًّا اور کھجور کے تنے کو ہلا تیرے اوپر تر کھجور گرے گی فَکُلِیْ وَاشْرَبِیْ وَقَرِّیْ عَیْناً اب کھاتی پیتی رہ اور بچہ کا دیدار کر کے اپنی آنکھوں کو ٹھنڈا کرتی رہ۔

اسی طرح اللہ نے شب برأت کو لیلۃ مبارکہ کہا جو اس رات میں عبادت میں مشغول ہوگا وہ گناہوں سے پاک ہوگا اس کے دل کو روحانی زندگی اور تازگی ملے گی اس کو روحانی غذا میسر ہوگی اس کو ایمانی اخلاص والی روشنی حاصل ہوگی وہ گناہوں سے دھل جائے گا اس کو امن حاصل ہوگا اس کے لئے ظاہری رزق روزی میں فراخی ہوگی اللہ اس کو اپنا بنا لے گا۔

۵۔ لیلۃ القضاء: کیونکہ اس رات میں سارے سال کے فیصلے ہوتے ہیں جو بچے پیدا ہونے والے جو مرنے والے ان کے نام لکھے جاتے ہیں مخلوق کیلئے رزق کی تقسیم لکھی جاتی ہے سب فیصلے ہوتے ہیں۔

۶۔ لیلۃ الرافع: کیونکہ اس رات میں سب کے اعمال افعال آسمانوں کی طرف اٹھائے جاتے ہیں۔

شب برأت میں حضور ﷺ کا پہلا عمل

شب بھر عبادت

(۱) بیہقی میں حضرت عائشہ کی روایت ہے قَامَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلّٰى مَاطَالَ السُّجُوْدُ حَتّٰى ظَنَنْتُ اِنَّهٗ قَدْ قُبِضَ رات میں حضور ﷺ نے ساری رات عبادت میں گزار دی کبھی قیام میں کبھی رکوع میں کبھی سجدہ میں پھر آپ نے اتنا بہت لمبا سجدہ کیا کہ میں نے گمان کیا آپ کا انتقال ہو گیا تو میں نے آپ کے قدم کے انگوٹھے کو حرکت دی تو آپ نے حرکت کی تو مجھے معلوم ہوا کہ آپ زندہ ہیں میں نے کان لگایا پیغمبر کی زبان فیض ترجمان پر دعاء کے یہ کلمات تھے

آپ دعا مانگ رہے تھے۔

اَعُوْذُ بِعَفْوِکَ مِنْ عُقُوْبَتِکَ اللہ میں تیری معافی کے ذریعہ تیرے عذاب سے پناہ مانگتا ہوں۔

وَاَعُوْذُ بِرَحْمَتِکَ مِنْ نَقْمَتِکَ اور تیری رحمت کے ذریعہ تیری سزا سے پناہ چاہتا ہوں۔

وَاَعُوْذُ بِرِضَاکَ مِنْ سَخَطِکَ اور تیری رضا کے ذریعہ تیری ناراضگی سے پناہ مانگتا ہوں۔

وَاَعُوْذُبِکَ مِنْکَ اور میں تجھ ہی سے تیرے عذاب سے پناہ مانگتا ہوں۔

جَلَّ ثَنَائُکَ تو بڑی بزرگی والا ہے

لَا اُحْصِی ثَنَاءً عَلَیْکَ اَنْتَ کَمَا اَثْنَیْتَ عَلٰی نَفْسِکَ

میں تیری شایان شان تیری حمد و ثنا نہیں کر سکتا تو ہی اپنی ثنا بیان کر سکتا ہے اور اپنی تعریفیں تو ہی جانتا ہے تو ایسا ہی ہے جیسے تو نے اپنی حمد و ثنا کی ہے

شب برأت میں حضور ﷺ کا دوسرا عمل

جنت البقیع میں حاضری

ترمذی میں حضرت عائشہؓ کی روایت ہے فَفَقَدْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ لَیْلَۃً میں نے ایک رات حضور ﷺ بستر پر موجود نہ پایا فَخَرَجْتُ تو میں آپ کی تلاش میں نکلی فَاِذَا ھُوَ بِالْبَقِیْعِ تو آپ کو جنت البقیع میں موجود پایا۔

جب حضور ﷺ نے میری پریشانی اور کیفیت کو دیکھا تو ارشاد فرمایا اے عائشہؓ کیا تم یہ گمان کرتی ہو کہ اللہ اور اس کا رسول اللہ تم پر زیادتی کریں گے حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں میں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ مجھے خیال ہوا شاید آپ کسی دوسری بیوی کے پاس تشریف لے گئے ہیں اس لیے میں آپ کی تلاش میں نکل کھڑی ہوئی تو آپ نے ارشاد فرمایا اِنَّ اللّٰہَ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی یَنْزِلُ لَیْلَۃَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ اِلَی السَّمَاءِ الدُّنْیَا فَیَغْفِرُ اَکْثَرَ مِنْ عَدَدِ شَعْرِ غَنَمِ بَنُوْ کَلْبٍ ۱۵ شعبان کی رات کو اللہ کی ذات آسمان دنیا پر نزول فرماتی ہے اور قبیلہ بنو کلب کی بکریوں کے بالوں کی تعداد سے بھی زیادہ لوگوں کی مغفرت اور بخشش کرتی ہے اور آج ۱۵ شعبان کی رات ہے اس لیے میں بھی جنت البقیع میں مدفون لوگوں کی ملاقات اور دعا مغفرت کیلئے یہاں آیا ہوں اور یاد رہے کہ عرب قبائل میں سے قبیلہ بنو کلب کے پاس سب سے زیادہ بکریوں کی تعداد موجود تھی اس لیے ان کا تذکرہ کیا۔

غافل انسان کا عمل

پیغمبر ﷺ نے شب برأت اللہ کی عبادت میں گزار دی، مگر نام نہاد عاشق رسول نے یہ رات آتش بازی میں گزار دی، رات تو دین دنیا کی سرفرازی کی تھی اس

نے آتشبازی کی بنالی، حکمران امیر غریب بڑا چھوٹا تاجر غیر تاجر پڑھا لکھا ان پڑھ سب نے اپنے گھر میں محلہ میں شہر میں پورے ملک میں اس بربادی کی رسم پر لاکھوں کروڑوں روپے خرچ کر دیئے کاش یہ رقم غریبوں' مسکینوں محتاجوں' بیواؤں' یتیموں' مساجد دینی مدارس دینی کاموں' رفاہی کاموں پر خرچ ہوتی مگر۔

دل کے پھپھولے جل اُٹھے سینہ کے داغ سے
اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

اس آتشبازی میں دنیا کا نقصان ہے کئی گھر آگ سے جل کر ویران ہو گئے ملک وملت کے خون پسینہ کی کمائی آگ کا دھواں بن گئی اور اس آتشبازی میں دین کا نقصان ہے کیونکہ اس میں ناراضگی رب رحمٰن ہے اللہ کا ارشاد ہے لَاتُسْرِفُوْا اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ الْمُسْرِفِیْنَ فضول خرچی نہ کرو اللہ اسراف کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔ دوسری جگہ فرمایا اِنَّ الْمُبَذِّرِیْنَ کَانُوْآ اِخْوَانَ الشَّیَاطِیْنِ فضول خرچی کرنے والے شیاطین کے بھائی اور دوست ہیں۔

آسمانوں سے خدا کی رحمت کا نزول ہوتا ہے یہ نیچے سے پٹاخے چلا رہے ہیں آگ جلا رہے ہیں کہ یہ آگ اوپر جائے ہم خدا کی رحمت کی توجہ نہیں چاہتے افسوس نور کی رات کو نار سے بھر دیا شیطان کو خوش کر دیا کہ تجھے نار سے پیدا کیا گیا ہم بھی ناری بنتے ہیں اللہ تعالیٰ ہر ایک کو اس رسم بد سے محفوظ فرمائے۔

پیغمبر ﷺ نے کہا عائشہ یہ رات اللہ کے انوارات کے نزول کی ہے رات تو تھی جلوے کی مگر سامریوں نے یہ رات حلوے کی بنا دی اور من گھڑت حدیث بھی بنا دی کہ غزوہ احد میں حضور ﷺ کے دانت ٹوٹ گئے تھے تب آپ کھانا نہیں کھا سکتے تھے تو آپ کے لئے اس دن رات کو حلوہ بنایا گیا اور تکلیف بھی ختم ہو گئی اب جاہل

واعظوں نے ترغیب دینی شروع کی کہ اس دن رات خوب حلوے پکاؤ کھاؤ کھلاؤ یہ بھی شیطان نے سبق پڑھادیا کہ دن رات حلوے کھاؤ تمہارے معدہ پر ثقیل غذا کا بوجھ ہوگا پھر دن رات سوئے رہیں خدا کی رحمتوں سے محروم رہیں۔

پیغمبر ﷺ نے اس رات اللہ کا سجدہ کیا اس سے امت کو سبق ملا کہ صرف اللہ کا سجدہ کرو

پیغمبر ﷺ نے اس رات کو اللہ کو پکارا رب سے مانگا اس سے امت کو سبق ملا کہ صرف اللہ کو پکارو اور اسی سے مانگو۔

پیغمبر ﷺ نے اس رات قبرستان والوں کے لئے اللہ سے دعا کی اس سے امت کو سبق ملا کہ قبرستان جاؤ مگر نہ ان کا سجدہ نہ ان کو پکارنا نہ ان کی نذر نیاز بلکہ ان کے لئے اللہ سے دعا مغفرت کرو۔

پیغمبر ﷺ نے اس رات لمبا سجدہ کیا اس سے امت کو سبق ملا کہ تم بھی اس رات اللہ کو راضی کرنے کے لئے لمبے لمبے سجدے کرو ناراض رب راضی ہو جائے گا۔

پیغمبر ﷺ نے اپنی امت کو بتایا کہ یہ رات رحمت مغفرت برکت عنایت کی ہے تم اپنے دامنوں کو رحمتِ خداوندی سے بھرلو۔

پیغمبر ﷺ اس رات بہت روئے اس سے امت کو سبق ملا کہ اس رات میں رونا تمہارا کام ہے، تمہارے گناہوں کو دھونا رب کا کام ہے

حدیث میں آتا ہے جب بچہ روئے تو ماں کے پستان میں دودھ جوش مارتا ہے اور باہر اترتا ہے اسی طرح جب گناہگار روتا ہے تو اللہ کی رحمت جوش مارتی ہے اور اترتی ہے تو اس رحمت سے بندہ کے گناہ بخشے جاتے ہیں۔

حضرت عائشہؓ کی عظمت

حضرت عائشہؓ نے شب برأت میں پیغمبر کا عبادت والا عمل امت کو بتایا حضرت عائشہؓ نے دن کو پیغمبر کا روزہ رکھنا امت کو بتایا حضرت عائشہؓ نے پیغمبر کا طویل سجدہ کرنا امت کو بتایا حضرت عائشہؓ نے شب برأت میں پیغمبر ﷺ کی دعا کے کلمات امت کو بتائے حضرت عائشہؓ نے شب برأت کے فضائل امت کو بتائے۔ حضرت عائشہؓ نے نبی کے جنت البقیع میں جانے کا معمول امت کو بتایا۔ حضرت عائشہؓ نے نبی کا اہل قبرستان کے لئے دعا کرنے کا معمول امت کو بتایا۔ قربان جاؤں عائشہ تیری عظمت پر کہ تو شب برأت میں پیغمبر ﷺ کے احوال وافعال واعمال کی گواہ بنی۔

نبی بھی شان والا نبی کی بیوی بھی شان والی اور شب برأت بھی شان والی۔

شب برأت میں سات غلط کاروں کی بخشش نہ ہوگی

(۱) مشرک کی بخشش نہ ہوگی بیہقی میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اِنَّ اللّٰہَ لَا یَنْظُرُ اِلیٰ مُشْرِکٍ اللہ تعالیٰ مشرک کی طرف نظر رحمت نہ فرمائیں گے۔

ابن ماجہ کے الفاظ ہیں فَیَغْفِرُ لِجَمِیْعِ خَلْقِہٖ اِلَّا لِمُشْرِکٍ اللہ اپنی تمام مخلوق کو بخش دے گا مگر مشرک کو نہ بخشے گا شرک یہی ہے کہ اللہ کے حقوق بندوں کو دیئے جائیں زندگی دینا اللہ کا حق ہے، نفع نقصان دینا اللہ کا حق ہے، بیٹا بیٹی دینا اللہ کا حق ہے، نذر و نیاز صرف اللہ کا حق ہے۔ عزت ذلت دینا اللہ کا حق ہے۔ جو انسان دوسرے کو زندگی و موت کا مالک سمجھے دوسرے کی نذر منت دے وہ مشرک ہے اس کے لئے مغفرت بخشش نہ ہوگی شرک سب سے بڑی گندی نجاست ہے۔ اور مشرک نجس ہے ارشاد

فرمایا: اِنَّمَا الْمُشْرِکُوْنَ نَجَسٌ مشرک پلید ہے شرک بہت بڑا ظلم ہے ارشاد فرمایا اِنَّ الشِّرْکَ لَظُلْمٌ عَظِیْمٌ شرک بڑا ظلم و بے انصافی ہے مشرک کو خدا نہ بخشے گا ارشاد فرمایا اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ بِہٖ وَیَغْفِرُ مَادُوْنَ ذٰلِکَ لِمَنْ یَّشَآءُ مشرک کے لئے اللہ نے جنت کو حرام کر دیا ارشاد فرمایا وَمَنْ یُّشْرِکْ بِاللّٰہِ فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰہُ عَلَیْہِ الْجَنَّۃَ شرک سے تمام نیکیاں برباد ہو جاتی ہیں ارشاد فرمایا لَئِنْ اَشْرَکْتَ لَیَحْبَطَنَّ عَمَلُکَ علی سبیل الفرض والمحال اگر آپ سے یعنی حضور ﷺ سے شرک کا صدور ہو تو آپ کے عمل ضائع ہو جائیں گے تو دوسروں کا کیا حال ہوگا۔

حدیث میں آتا ہے حضور ﷺ نے فرمایا قیامت کے دن میں شفاعت کروں گا مگر ھِیَ اِنِّیْ سَائِلٌ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ لِمَنْ لَّا یُشْرِکُ بِاللّٰہِ شَیْئًا یہ سفارش اس کے لئے ہوگی جو اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرے گا اس لئے اس رحمت برکت مغفرت والی رات میں مشرک جیسے پلید کی بخشش نہ ہوگی۔

(۲) وَلَا اِلٰی مُشَاحِنٍ: بدعتی کی بخشش نہ ہوگی۔ جو بدعات رسومات پھیلا کر اسلام کی بنیادیں گراتا ہے اور بدعات کو رواج دیتا ہے۔

(۳) وَلَا اِلٰی حَاسِدٍ: مومن سے حسد کرنے والے کینہ بغض رکھنے والے پر بھی اللہ نظر رحمت نہیں کرتے اس کی مغفرت نہیں ہوتی۔ جب تک دل کو حسد سے پاک نہ کرے۔

(۴) وَلَا اِلٰی قَاطِعِ رَحِمٍ: قطع رحمی کرنے والا اپنے اقرباء ورشتہ داروں سے غلط سلوک کرنے والا اس کی طرف بھی اللہ رحمت کی نظر نہیں کرتے اور نہ اس کی مغفرت ہوتی ہے جب تک اپنی اس عادت سے باز نہ آئے۔

(۵) وَلَا اِلٰی مُسْبِلٍ مُتَکَبِّرٍ: جو تکبر سے اپنا پاجامہ اپنی چادر ٹخنوں سے نیچے کرتا

ہے اس کی طرف بھی اللہ رحمت کی نظر نہیں کرتے جب تک اس سے توبہ نہ کرے۔

(۶)وَلَا اِلیٰ عَاقِ وَالِدَیْہِ: جو والدین کا نافرمان ہے اس کی بخشش بھی نہ ہوگی حضور ﷺ نے فرمایا هُمَا جَنَّتُکَ وَنَارُکَ ماں باپ کی رضا میں جنت ہے ان کی ناراضگی میں جہنم اور فرمایا رَضَی اللّٰہُ فِیْ رَضَی الْوَالِدَیْنِ وَسَخَطَ اللّٰہُ فِیْ سَخَطِ الْوَالِدَیْنِ والدین راضی تو اللہ بھی راضی ہوگا والدین کو ناراض کیا تو اللہ بھی ناراض ہوگا۔

والدین کی نافرمانی نہ کرو بلکہ اس رات میں بھی ان کے لئے دعا کرو۔ رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِيْ صَغِيْرًا یا اللہ جنہوں نے مجھے بچپن میں پالا ان پر خصوصی رحمت فرما رَبِّ اغْفِرْلِیْ وَلِوَالِدَیَّ یا اللہ مجھے بھی بخش میرے ماں باپ کو بھی بخش۔

(۷)وَلَا اِلیٰ مُدْمِنِ خَمْرٍ: جو شراب کا عادی ہے وہ بھی اس رات خدا کی رحمت سے محروم ہوتا ہے اس کی بخشش بھی نہیں ہوتی جب تک توبہ نہ کرے۔

شب برأت کا خصوصی وظیفہ

صلوٰۃ التسبیح

صلوٰۃ التسبیح کا اہتمام کریں۔ ابوداؤد میں حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے یہ چار رکعت کی نماز ہے ہر رکعت میں پچھتر مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَر پڑھنا ہے۔ چاروں رکعت میں تین سو مرتبہ ہو جائے گا اس طرح پڑھنا ہے کہ ہر رکعت میں فاتحہ و سورۃ کے بعد پندرہ مرتبہ پھر رکوع میں سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ کے بعد دس مرتبہ پھر رکوع سے سر اُٹھا کر سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ کہہ کر دس مرتبہ پھر پہلے سجدے میں سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی کے بعد

دس مرتبہ پھر سجدے سے سر اُٹھا کر بیٹھ کر دس مرتبہ پھر دوسرے سجدے میں دس مرتبہ پھر دوسرے سجدے سے سر اٹھا کر بیٹھ کر دس مرتبہ پڑھے یہ ایک رکعت میں ۷۵ مرتبہ ہو گیا پھر دوسری رکعت میں اسی طرح کریں جس رکعت میں قعدہ میں التحیات پڑھیں گے تو پہلے دس مرتبہ یہ کلمہ پڑھیں پھر التحیات پڑھیں جب سلام پھیریں تو آنکھوں سے آنسو بہا کر رب سے معافی مانگیں وہ ستار ہے وہ غفار ہے ضرور ہم کو گناہوں سے پاک کر دے گا۔

اور یاد رہے امام اعظم ابوحنیفہؒ کے نزدیک نفل نماز کا انفرادی طور پر ادا کرنا اور گھر میں ادا کرنا ہی افضل ہے سوائے ان نفل نمازوں کے جن کا باجماعت ادا کرنا حضور ﷺ سے ثابت ہے۔

وآخر دعوانا ان الحمدللہ رب العالمین

فضائل شب قدر
و
اعتکاف

از افادات

شیخ الاسلام حضرت درخواستی کے علمی جانشین

شیخ المحدثین والمفسرین امام العلماء والصلحاء شیخ الحدیث والتفسیر

شیخ طریقت حضرت مولانا **شفیق الرحمٰن صاحب درخواستی** نور اللہ مرقدہٗ

بانی مرکزی جامعہ عبداللہ بن مسعودؓ خان پور

ناشر

مکتبہ شیخ درخواستی جامعہ عبداللہ بن مسعودؓ مرکزی

گرین ٹاؤن ضلع رحیم یار خان خان پور پوسٹ بکس نمبر 5

Web: www.shaikhedarkhwasti.org, Mob: 0300-6939448

فضائل شب قدر واعتکاف

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الرُّسُلِ خَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ ھُدَاۃُ الدِّیْنَ..... اما بعد

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ. بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ.

اِنَّآ اَنْزَلْنٰہُ فِیْ لَیْلَۃِ الْقَدْرِ وَمَآ اَدْرٰکَ مَا لَیْلَۃُ الْقَدْرِ لَیْلَۃُ الْقَدْرِ خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَھْرٍ تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِکَۃُ وَالرُّوْحُ فِیْھَا بِاِذْنِ رَبِّھِمْ مِّنْ کُلِّ اَمْرٍ سَلٰمٌ ھِیَ حَتّٰی مَطْلَعِ الْفَجْرِ (سورۃ القدر)

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ قَامَ لَیْلَۃَ الْقَدْرِ اِیْمَاناً وَّاحْتِسَاباً غُفِرَلَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ (متفق علیہ)

اگر جنت میں جانے کا ارادہ ہو تمامی کا
تو گلے میں ڈال لو طوق محمد کی غلامی کا
عمل سے جنت بھی بنتی ہے جہنم بھی
یہ خاکی اپنی فطرت میں نہ نوری ہے نہ ناری

محترم سامعین مکرم بزرگو، عزیز نوجوانو اور میری معزز موقرہ دینی ماؤ بہنو بیٹیو آج کے خطبہ کا موضوع لیلۃ القدر کے فضائل ہیں۔

سورۃ القدر کی تشریح

پہلے سورۃ القدر اور حدیث کا مختصر مفہوم سمجھیں پھر لیلۃ القدر کے فضائل کا تفصیلی ذکر ہوگا تلاوت کردہ سورۃ کے چار حصے ہیں پہلے تین حصوں میں لیلۃ القدر کے تین فضائل

ہیں اور چوتھے حصہ میں لیلۃ القدر کی انتہا کا ذکر ہے۔

پہلا حصہ: اِنَّا اَنْزَلْنٰهُ فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ اس میں لیلۃ القدر کی پہلی فضیلت ہے کہ یہ شان والی رات ہے کیونکہ اللہ فرماتے ہیں اس میں ہم نے قرآن کو اتارا ہے۔

دوسرا حصہ: وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا لَیْلَةُ الْقَدْرِ لَیْلَةُ الْقَدْرِ خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ اس میں دوسری فضیلت ہے اللہ فرماتے ہیں اے محبوب محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو کیا معلوم ہے کہ لیلۃ القدر کتنی عظمت والی رات ہے۔ یہ لیلۃ القدر تو ہزار مہینہ سے بہتر ہے ہزار مہینہ کی عبادت ایک طرف اس رات کی عبادت ایک طرف قرآن مجید میں جہاں وَمَآ اَدْرٰىكَ ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ نے اس شئی کی خبر اپنے پیغمبر کو دے دی ہوتی ہے اور جہاں وَمَا یُدْرِیْكَ ہو اللہ نے اس کی اطلاع اپنے پیغمبر کو نہیں دی ہوتی جیسے فرمایا وَمَا یُدْرِیْكَ لَعَلَّ السَّاعَةَ قَرِیْبٌ۔ تو آپ کو اللہ نے قیامت کی اطلاع نہیں دی کہ قیامت کب آئے گی اور یہاں فرمایا وَمَآ اَدْرٰىكَ تو اللہ نے آپ کو لیلۃ القدر کی اطلاع دی تھی۔

تیسرا حصہ: تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ فِیْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ مِّنْ كُلِّ اَمْرٍ سَلٰمٌ اس میں تیسری فضیلت ہے کہ یہ رات ایسی شان والی ہے کہ اس میں جبرائیل امین اور فرشتے اللہ کے حکم سے زمین پر اترتے ہیں اور سلامتی اور بھلائی کی دعائیں کرتے رہتے ہیں۔

چوتھا حصہ: هِیَ حَتّٰی مَطْلَعِ الْفَجْرِ۔ اس میں لیلۃ القدر کی انتہا ذکر کی کہ یہ رات طلوع فجر تک رہتی ہے اور طلوع فجر تک فرشتے مسلمانوں پر سلام سلام کی دعائیں کرتے رہتے ہیں۔ اختلاف مطالع کے لحاظ سے جس جگہ بھی جو لیلۃ القدر قرار پائے گی وہی برکات و فضائل ہوں گے۔

حدیث کا مختصر مفہوم

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مسلمان لیلۃ القدر کی رات ایمان اور ثواب کی نیت سے عبادت کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے گناہ معاف فرماتے ہیں اس لئے یہ خصوصی رات سلامتی حاصل کرنے کی رات ہے اور گناہوں کے بخشوانے کی رات ہے اس لئے اس رات کی عظمت کے پیش نظر اس رات کو غنیمت سمجھو اور اس میں تلاوت قرآن' عبادت خداوندی' ذکر الٰہی' درود شریف پڑھنے اور دعائیں کرنے کا اہتمام کرو۔

لیلۃ القدر کی معنوی فضیلت

اس کے معنی میں مفسرین کے تین قول ہیں۔

(۱) بعض نے کہا قدر کا معنی عظمت کا ہے اور یہ رات بھی عظمت والی ہے کیونکہ اس میں عبادت کرنے والوں پر فرشتے سلام کہتے ہیں اور اس میں قرآن بھی نازل ہوا یا اس کی وجہ یہ ہے کہ انسان لیلۃ القدر کے آنے سے پہلے اپنی بدعملی کی وجہ سے بے قدر بے قیمت تھا مگر جب اس رات میں توبہ و استغفار کی تو قدر و قیمت شرف و عظمت والا بن گیا

(۲) بعض نے کہا قدر کا معنی تقدیر اور فیصلہ کا ہے اور اس رات میں بھی آنے والے سال کے تمام تفصیلی فیصلے ہوتے ہیں کتنے لوگ پیدا ہوں گے' کتنے مریں گے' کن کو نفع ہوگا' کن کو نقصان ہوگا' کون تندرست' کون بیمار ہوں گے' کون خوشی میں' کون غم میں ہوں گے' کس کا خاتمہ ایمان پر ہوگا کس کا انجام برا ہوگا کس کے لئے سرداری ہوگی کس کے لئے دربدر کی رسوائی ہوگی یہ سب فیصلے ہوتے ہیں کس کی عمر کتنی ہوگی کس کی روزی

کتنی ہوگی کس کو کتنے حج وعمرہ نصیب ہوں گے اور یہ فیصلے فرشتوں کے حوالے کر دیئے جاتے ہیں۔

(۳) بعض نے کہا قدر کا معنی تنگی کا ہے اور اس رات میں فرشتے اتنی کثیر تعداد میں اترتے ہیں کہ زمین بھی تنگ ہو جاتی ہے۔

فضائل لیلۃ القدر

حضور ﷺ کے دیگر ارشادات کی روشنی میں اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کی امت کو ہر چیز منتخب کر کے اور چن کے دی ہے قرآن مجید عظمت والی کتاب عطا فرمائی جو سید الکتب تمام آسمانی کتابوں کی سردار ہے اور پیغمبر شان والا عطا فرمایا جو سید الانبیاء تمام نبیوں کا سردار ہے اور رمضان المبارک کا مہینہ عطا فرمایا جو سید الشہور تمام مہینوں کا سردار ہے اور جمعہ کا دن عطا فرمایا جو سید الایام تمام ہفتہ کے دنوں کا سردار ہے اور لیلۃ القدر ایسی رات عطا فرمائی جو سید اللیالی تمام راتوں کی سردار ہے اس لئے پیغمبر کی زبان مبارک سے اس رات کے بہت فضائل منقول ہیں۔

سورہ قدر کا شان نزول

تفسیر ابن جریر میں حضرت مجاہد سے روایت ہے حضور ﷺ نے بنی اسرائیل کے ایک عابد مجاہد شخص کا صحابہ کے سامنے ذکر کیا کہ جس نے ایک ہزار مہینہ یعنی ۸۳ سال چار مہینے مسلسل رات کو عبادت میں گزارے اور دن کو جہاد میں مشغول رہا ہر وقت ہتھیار سے رہتا کسی وقت ہتھیار نہیں اتارے اور کسی وقت عبادت سے غافل نہ ہوا تو اس پر صحابہؓ کو تعجب ہوا تو اللہ تعالیٰ نے سورۃ قدر نازل فرمائی کہ امت

محمدیہ کی یہ خصوصیت ہے کہ اس کی ایک رات کی عبادت اس عابد کی ہزار مہینہ کی عبادت سے بہتر ہے۔

لیلۃ القدر کو آخری عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کرو

بخاری میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے حضور ﷺ نے فرمایا تَحَرَّوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْوِتْرِ مِنَ الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَان رمضان کی آخری دس راتوں میں سے طاق راتوں میں لیلۃ القدر کو تلاش کرو اکیس، تیئیس، پچیس، ستائیس، انتیس پھر جس صحابی رضی اللہ عنہ نے ان میں سے جس رات میں لیلۃ القدر کو پایا اس نے اس کا ذکر کر دیا حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے اکیس کی رات ذکر کی ہے حضرت عبداللہ بن انیسؓ نے تیئیس کی رات ذکر کی ہے۔ حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے پچیس کی رات ذکر کی ہے حضرت عائشہ صدیقہؓ نے انتیس کی رات ذکر کی ہے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ستائیس کی رات ذکر کی ہے زیادہ مشہور ستائیسویں شب ہے۔

جیسا کہ مسلم میں حضرت زر بن حبیش کی روایت ہے میں نے حضرت ابی بن کعبؓ سے کہا اِنَّ اَخَاكَ اِبْنُ مَسْعُوْدٍ يَقُوْلُ مَنْ يُّقِمِ الْحَوْلَ يُصِبْ لَيْلَةَ الْقَدْرِ آپ کے بھائی حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جو شخص پورا سال ہر رات عبادت کرتا رہے گا وہ لیلۃ القدر کو پالے گا یعنی لیلۃ القدر پورے سال میں کوئی نہ کوئی رات ہوگی تو حضرت ابی بن کعب نے فرمایا

رَحِمَهُ اللهُ اَرَادَ اَنْ لَّا يَتَّكِلَ النَّاسُ اِنَّهُ قَدْ عَلِمَ اِنَّهَا فِيْ رَمَضَانَ وَاِنَّهَا فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ وَاِنَّهَا لَيْلَةُ سَبْعٍ وَّعِشْرِيْنَ حضرت ابن مسعود پر اللہ رحم کرے ان کا مقصد یہ تھا کہ لوگ صرف ایک رات پر اکتفا نہ کر لیں ورنہ وہ جانتے تھے کہ لیلۃ

القدر رمضان میں ہے پھر رمضان کے آخری عشرہ میں ہے پھر وہ ستائیس کی رات ہے پھر حضرت ابی بن کعب نے قسم کھا کر یقینی طور پر کہا کہ لیلۃ القدر ستائیسویں شب ہے۔ تو میں نے کہا اے ابوالمنذر یہ ان کی کنیت تھی آپ نے قطعی طور سے کہا کہ یہ ستائیس کی رات ہوتی ہے تو حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے کہا اس علامت اور نشانی کی وجہ سے جو حضور ﷺ نے ہمیں بتائی تھی وہ نشانی یہ تھی کہ اِنَّهَا تَطْلُعُ يَوْمَئِذٍ لَا شُعَاعَ لَهَا کہ لیلۃ القدر کی صبح کو جب سورج طلوع ہوگا تو اس میں روشنی بہت کم ہوگی مگر حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے ستائیسویں رات کا ذکر اس نشانی کی وجہ سے کیا جس کو آپ نے اس رات میں پایا ورنہ حضور ﷺ سے انہوں نے ستائیسویں رات کی تعیین نہیں سنی بلکہ حضور ﷺ نے فرمایا آخری عشرہ کی طاق راتوں میں اس کو تلاش کرو حضور ﷺ کو لیلۃ القدر کی تعیین کا علم دینا اور پھر اٹھا لینا اس کا سبب اور اس کی حکمت بخاری میں حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ بن صامت کی روایت ہے۔

خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ لِيُخْبِرَنَا بِلَيْلَةِ الْقَدْرِ فَتَلَاحَىٰ رَجُلَانِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ حضور ﷺ کو لیلۃ القدر کا علم دیا گیا تھا آپ اپنے گھر سے باہر نکلے تا کہ ہمیں شب قدر کی خبر دیں ادھر راستہ میں دو آدمی جھگڑ رہے تھے۔ فَقَالَ خَرَجْتُ لِأُخْبِرَكُمْ فَتَلَاحَىٰ فُلَانٌ وَفُلَانٌ فَرُفِعَتْ.

تو حضور ﷺ نے فرمایا میں گھر سے اس لئے نکلا کہ تمہیں شب قدر کی خبر دوں مگر دو مسلمانوں کے جھگڑے کی نحوست کی وجہ سے اس کی تعیین کا علم مجھ سے اٹھا لیا گیا لہٰذا اس کو طاق راتوں میں تلاش کرو معلوم ہوا جھگڑا نحوست ہے جو سبب بنا شب قدر کے علم کے اٹھ جانے کا اور تعیین کا علم اٹھانے کی حکمت یہ تھی کہ اگر خاص رات بتادی جاتی تو لوگ صرف اس کا اہتمام کرتے لیکن اس رات کو مبہم رکھا تا کہ باقی راتوں میں لوگ اللہ کی عبادت میں مشغول رہیں اور ان تمام راتوں میں عبادت کا اہتمام کریں

آخری عشرہ میں پیغمبر کا عبادت کیلئے اہتمام

اسی لیلۃ القدر کی تلاش کے لئے رمضان کے آخری عشرہ میں حضور ﷺ خود بھی عبادت میں مشغول ہوتے اور گھر والوں کو بھی ترغیب دیتے ان راتوں میں مشقت اس لئے کرتے تا کہ لیلۃ القدر کے انوارات فیوضات کو حاصل کریں۔

جیسا کہ مسلم میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَجْتَهِدُ فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مَالَا يَجْتَهِدُ فِيْ غَيْرِهٖ رمضان کے آخری دس دن اور راتوں میں حضور ﷺ عبادت میں زیادہ کوشش کرتے جو دوسرے دنوں راتوں میں نہ کرتے تھے اسی طرح بخاری میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ شَدَّ مِئْزَرَهٗ وَاَحْيٰ لَيْلَهٗ وَاَيْقَظَ اَهْلَهٗ جب رمضان کا آخری عشرہ ہوتا حضور ﷺ کمر کس لیتے خود بھی راتوں میں بیدار ہوتے اور اپنے گھر والوں کو بھی بیدار کرتے۔

لیلۃ القدر کی رات فرشتے رحمت کی دعائیں کرتے ہیں

بیہقی میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے حضور ﷺ نے فرمایا: اِذَا كَانَ لَيْلَةُ الْقَدْرِ نَزَلَ جِبْرَئِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِيْ كَبْكَبَةٍ مِّنَ الْمَلٰئِكَةِ يُصَلُّوْنَ عَلٰى كُلِّ عَبْدٍ قَائِمٍ اَوْ قَاعِدٍ يَذْكُرُ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ

جب لیلۃ القدر کی رات آتی ہے تو جبرائیل فرشتوں کی جماعت کے ساتھ اترتے ہیں اور ہر اس بندے کے لئے رحمت کی دعائیں کرتے ہیں۔ جو کھڑے ہوئے یا بیٹھے ہوئے اللہ کے ذکر میں عبادت میں مصروف ہوتے ہیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ جبرائیلؑ اترتے ہیں تو ان

کے ساتھ سدرۃ المنتہیٰ سے ستر ہزار فرشتے بھی اترتے ہیں اور ان کے ساتھ نورانی جھنڈے ہوتے ہیں اور وہ اپنے جھنڈے چار مقامات پر گاڑتے ہیں۔ ایک خانہ کعبہ کے ساتھ دوسرا حضور ﷺ کے روضہ مبارک کے ساتھ۔ تیسرا بیت المقدس کے ساتھ چوتھا طور سینا کی مسجد کے ساتھ۔ پھر جبرئیل فرشتوں کو کہتے ہیں تمام زمین میں پھیل جاؤ اور جہاں جہاں اللہ کے بندے خواہ مرد ہیں یا عورتیں عبادت الٰہی' تلاوت قرآن' ذکر الٰہی میں مشغول ہیں ان کیلئے رحمت اور بخشش کی دعائیں کرو۔

لیلۃ القدر کی خصوصی دعاء اور خصوصی وظیفہ

ترمذی میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے میں نے حضور ﷺ سے سوال کیا اَرَئَیْتَ اِنْ عَلِمْتُ اَیُّ لَیْلَۃٍ لَیْلَۃَالْقَدْرِ مَا اَقُوْلُ فِیْھَا اگر مجھے علم ہو جائے کہ یہ لیلۃ القدر ہے تو میں اس میں کیا دعا مانگوں۔ تو حضور ﷺ نے فرمایا قُوْلِیْ اے عائشہ یہ دعا پڑھنا اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ

یا اللہ تو غلطیوں کو معاف کرنے والا ہے۔ گناہوں سے درگزر کرنے والا ہے مجھے بھی معاف فرمادے۔

اس لئے ہر مسلمان رمضان المبارک میں عموماً اور آخری عشرہ میں خصوصاً اس دعا کا اہتمام کرے کیونکہ نبوی وظیفہ باقی وظائف سے زیادہ عظمت والا ہے۔

رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف کی فضیلت

یہ اعتکاف بھی اصل میں لیلۃ القدر کے تلاش کے لئے ہے اور اسکے پالینے کے لئے ہے۔ اعتکاف بیٹھو اور انوارات الٰہیہ کو حاصل کرو۔ بخاری میں حضرت عائشہ رضی اللہ

عنہا سے روایت ہے اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَعْتَکِفُ الْعَشْرَ الْاَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ حَتّٰی تَوَفّٰہُ اللّٰہُ حضور ﷺ ہمیشہ رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف بیٹھتے تھے۔ یہاں تک کہ اللہ نے آپ کو وفات دی۔ پیغمبر کا یہ اہتمام اعتکاف کی عظمت جتلاتا ہے کیونکہ معتکف اپنا گھر یا مکان دکان اہل وعیال سے الگ تھلگ ہو کر خدا کے گھر بیٹھ جاتا ہے اور یہ ارادہ لے کر آتا ہے یا اللہ تیرے گھر در پر آیا ہوں اتنے تک نہ جاؤں گا جب تک گناہوں کی معافی نہ ہوگی۔ تو اللہ اس کے گناہ معاف فرماتے ہیں۔

جیسا کہ ابن ماجہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اَلْمُعْتَکِفُ یَعْتَکِفُ الذُّنُوْبُ اعتکاف بیٹھنے والا گناہوں سے رک جاتا ہے اس کے ہاتھ ظلم سے محفوظ ہو گئے۔ اس کے پاؤں گندی مجلس میں جانے سے محفوظ ہو گئے۔ اس کی زبان بری باتوں سے محفوظ ہو گئی۔ زبان پر اللہ کا قرآن ہے ذکر ہے درود ہے۔ اس کی آنکھ بدنظری سے محفوظ ہو گئی۔ اس کے سامنے کتاب اللہ ہے خدا کا گھر مسجد ہے۔ دینی کتاب ہے۔ اس کے کان راگ باجے گانے ترانے سننے سے محفوظ ہو گئے۔ اس میں قرآن اور اللہ کے نام اور پیغمبر پر درود پڑھنے کی آواز ہے۔ اس کا دل و دماغ محفوظ ہو گیا کہ ان میں اب خدا کے گھر میں عبادت تلاوت انابت کی فکر و سوچ پیدا ہو گئی اور پھر فرمایا وَ یُجْرِیْ لَہٗ مِنَ الْحَسَنَاتِ کَعَامِلِ الْحَسَنَاتِ کُلِّہَا معتکف کو اعتکاف میں نیکیوں کا ثواب ملتا ہے۔ جیسے نیکی کرنے والوں کو ثواب ملتا ہے۔ یعنی جن کاموں سے یہ اعتکاف کی وجہ سے رک گیا ہے ان کا اس کو ثواب ملتا ہے جیسے یہ مریض کی عیادت کرنے سے رکا ہوا ہے کسی بیوہ یتیم محتاج کے پاس جا کر تعاون کرنے سے رکا ہوا ہے۔ باہر جا کر تبلیغ کرنے سے رکا ہوا ہے۔ ان سب کا اس کو ثواب ملتا ہے۔

حضرت عائشہؓ کے امت پر احسانات

لیلۃ القدر رمضان میں ہوتی ہے۔ یہ بات حضرت عائشہؓ نے پیغمبر ﷺ سے سن کر بتائی۔ لیلۃ القدر کو آخری عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کرو۔ یہ بات حضرت عائشہؓ نے پیغمبر ﷺ سے سن کر بتائی۔

رمضان کے آخری عشرہ میں پیغمبر اللہ کی عبادت میں بیداری میں بہت جدوجہد کرتے اور اپنے اہل کو بھی عبادت کیلئے بیدار کرتے۔
پیغمبر کی اس عبادت کا انداز حضرت عائشہؓ نے پیغمبر ﷺ کو دیکھ کر بتایا۔

رمضان کے آخری عشرہ میں پیغمبر کا اعتکاف بیٹھنا۔ یہ حضرت عائشہؓ نے دیکھ کر بتایا۔ جس سے ہمیں معلوم ہوا کہ اعتکاف پیغمبر ﷺ کی سنت ہے۔ یہ تیری میری روحانی امی عائشہؓ کے احسانات ہیں امت قیامت تک انکا بدلہ نہیں چکا سکتی۔

لیلۃ القدر کی علامات

جو روایات میں ذکر کی گئی ہیں کہ لیلۃ القدر کی رات صبح کو جب سورج طلوع ہوگا۔ اس میں شعاع نہ ہوگی یعنی روشنی کم ہوگی وہ رات معتدل ہوگی۔ نہ زیادہ سردی ہوگی نہ زیادہ گرمی ہوگی۔ اس رات میں کتوں کی بھونک نہ ہوگی۔

اس رات میں فرشتے شب بیدار سے مصافحہ کرتے ہیں۔ جس کی علامت یہ ہے کہ اس کو عبادت میں سکون آتا ہے۔ دل میں نرمی آتی ہے۔ آنکھوں سے آنسو بہتے ہیں۔ بدن کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہر ایک کو لیلۃ القدر کے پا لینے کی توفیق نصیب فرمائے اور اس رات کے انوارات سے فیض یاب فرمائے اور اس کی قدردانی کی توفیق دے اور ہر ایک کو اعتکاف کی دولت کا ذوق عطا فرمائے ہر ایک کے گناہ معاف فرمائے۔ آمین

وآخر دعوانا ان الحمدللہ رب العالمین

فضائل ذکر اللہ

از افادات

شیخ الحدیث حضرت درخواستیؒ کے جانشین
شیخ الحدیث والتفسیر خطیب اسلام

پیر طریقت
حضرت مولانا **حماد اللہ** صاحب **درخواستی** مدظلہ

امین وناشر
علوم درخواستی

مہتمم ۔ مرکزی جامعہ عبداللہ بن مسعودؓ خان پور
مرکزی راہنما ۔ جمعیت علماء اسلام پاکستان
نائب امیر مرکزیہ ۔ مجلس علماء اہلسنت والجماعت پاکستان

ناشر

مکتبہ شیخ درخواستی جامعہ عبداللہ بن مسعودؓ خان پور

Web: www.shaikhedarkhwasti.org. Mob: 0300-0939448

فضائل ذکر اللہ

ذکر اللہ پر آیات قرآنیہ واحادیث نبویہ پیش کی جاتی ہیں
جس سے ذکر کرنے کی فضیلت واہمیت معلوم ہوتی ہے

آیاتِ قرآنیہ

(۱) فَاذْكُرُوْنِيْٓ اَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوْا لِيْ وَلَا تَكْفُرُوْنِ

(پ ۲ ع ۲ آیت ۱۵۲ بقرہ)

پس تم میرا ذکر کرو میں تمہیں یاد رکھوں گا اور تم میرا شکر کرتے رہو اور ناشکری نہ کرو۔

(۲) وَاذْكُرْ رَّبَّكَ كَثِيْرًا وَّسَبِّحْ بِالْعَشِيِّ وَالْاِبْكَارِ

(پ ۳ ع ۱۲ آیت ۴۱ ال عمران)

اور اپنے رب کو کثرت سے یاد کریں اور صبح وشام تسبیح کیجئے۔

(۳) اَلَّذِيْنَ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِيٰمًا وَّ قُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِهِمْ .

(پ ۴ ع ۱۱ آیت ۱۹۱ ال عمران)

عقل مند وہ لوگ ہیں جو اللہ کو یاد کرتے ہیں کھڑے ہوئے، بیٹھے ہوئے اور لیٹے ہوئے۔

(۴) وَاذْكُرْ رَّبَّكَ فِيْ نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَّخِيْفَةً وَّدُوْنَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ وَلَا تَكُنْ مِّنَ الْغٰفِلِيْنَ . (پ ۹ آیت ۲۰۵ اعراف)

اور اپنے رب کو دل میں یاد کرو اور ذرا دھیمی آواز سے بھی اس حالت میں کہ عاجزی بھی ہو اور اللہ کا خوف بھی ہو صبح کو اور شام کو یاد کرو اور غافلین سے نہ ہو

(۵) اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَاِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ اٰيٰتُهٗ زَادَتْهُمْ اِيْمَانًا وَّعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ . (پ ۹ آیت ۲ انفال)

ایمان والے وہی لوگ ہیں کہ جب ان کے سامنے اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے تو ان کے دل ڈر جاتے ہیں اور جب ان پر اللہ کی آیات پڑھی جاتی ہیں تو ان کے ایمان کو بڑھا دیتی ہیں اور وہ اپنے رب پر توکل کرتے ہیں۔

(۶) وَيَهْدِيْ اِلَيْهِ مَنْ اَنَابَ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَتَطْمَئِنُّ قُلُوْبُهُمْ بِذِكْرِ اللّٰهِ (پ ۱۳ آیت ۲۷ رعد)

جو اللہ کی طرف متوجہ ہوتا ہے اس کو اللہ ہدایت دیتا ہے وہ ایسے لوگ ہیں جو اللہ پر ایمان لائے اور اللہ کے ذکر سے ان کے دلوں کو اطمینان نصیب ہوتا ہے۔

(۷) اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ (پ ۱۳ آیت ۲۸ رعد)

خبردار! اللہ کے ذکر سے دلوں کو اطمینان حاصل ہوتا ہے۔

(۸) وَ لَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ (پارہ ۲۱ آیت ۴۵ عنکبوت)

اور اللہ کا ذکر بہت بڑی چیز ہے۔

(۹) وَالذّٰكِرِيْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّالذّٰكِرٰتِ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا. (پ ۲۲ آیت ۳۵ احزاب)

اور اللہ کا کثرت سے ذکر کرنے والے مرد اور عورتیں ان کے لئے اللہ نے مغفرت اور اجرِ عظیم تیار کر رکھا ہے۔

(۱۰) يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيْرًا . وَّسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا (پ ۲۲ آیت ۴۱، ۴۲ احزاب)

اے ایمان والو تم اللہ کا کثرت سے ذکر کیا کرو اور صبح و شام اس کی تسبیح کرتے رہو۔

(۱۱) يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُلْهِكُمْ اَمْوَالُكُمْ وَلَاۤ اَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ (پارہ ۲۸ آیت ۹ منافقون)

اے ایمان والو! تم کو تمہارے مال اور اولاد اللہ کے ذکر سے غافل نہ کر دیں اور جو لوگ ایسا کریں گے وہ خسارہ میں پڑنے والے ہیں۔

(۱۲) رِجَالٌ لَّا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ

(پارہ ۱۸ آیت ۳۷ نور)

یعنی ایمان والے ایسے لوگ ہیں کہ ان کو اللہ کے ذکر کرنے سے خرید و فروخت غفلت میں نہیں ڈالتی۔

(۱۳) قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰى.

(پ ۳۰ آیت ۱۴، ۱۵ اعلیٰ)

بے شک کامیاب ہو گیا وہ شخص جو بُرے اخلاق سے پاک ہوا اور اپنے رب کا ذکر کرتا رہا اور نماز پڑھتا رہا۔

(۱۴) وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ وَتَبَتَّلْ اِلَيْهِ تَبْتِيْلًا (پارہ ۲۹ آیت ۸ مزمل)

اپنے رب کا نام لیتے رہیں اور اپنے رب کی طرف متوجہ ہوں۔

(۱۵) وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا. (پ ۲۹ آیت ۲۵ دھر)

اور اپنے رب کا نام صبح و شام لیجئے

احادیث نبویہ

(۱) عن ابی موسیٰؓ قَالَ قَالَ النبیّ صلّی اللہ علیہ وسلّم.

مَثَلُ الَّذِیْ یَذْکُرُ رَبَّهٗ وَالَّذِیْ لَا یَذْکُرُ مَثَلُ الْحَیِّ وَالْمَیِّتِ. (رواہ البخاری)

حضرت ابو موسیٰؓ سے روایت ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ کا ذکر کرتا ہے اور جو اللہ کا ذکر نہیں کرتا ان کی مثال زندہ اور مردہ کی طرح ہے

ذکر کرنے والا زندہ ہے اور ذکر نہ کرنے والا مردہ ہے۔

(۲) عن معاذؓ بن جبل قال قال رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم مَا عَمِلَ الْعَبدُ عَمَلاً اَنجٰی لہٗ مِنْ عَذاب اللہِ مِنْ ذِکراللہِ. (رواہ الترمذی)

حضرت معاذ بن جبلؓ سے روایت ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عذاب قبر سے نجات دلانے والا کوئی عمل ذکر سے بڑھ کر نہیں ہے۔

(۳) عن ابی سعید الخدریؓ ان رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم قال اکثر واذکر اللہ حتی یَقُوْلُوْا مَجْنُوْنٌ. (رواہ احمد)

حضرت ابوسعید الخدریؓ سے روایت ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کا ذکر اتنی کثرت سے کرو کہ لوگ تمہیں مجنون کہنے لگیں۔

(۴) عن ابی ہریرۃؓ قال سمعت رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم یقول الدُنیا ملعونَۃٌ وَملعونٌ ما فیھا الاذکراللہ وَمَا وَالاہُ وعالما ومتعلما (رواہ الترمذی)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا جو کچھ دنیا میں ہے سب ملعون ہے یعنی اللہ کی رحمت سے دور مگر اللہ کا ذکر اور وہ چیز جو اس کے قریب ہو یعنی اس میں معاون ہو اور عالم اور طالب علم۔

(۵) عن عبداللہ بن عمرؓ عن النبی صلّی اللہ علیہ وسلّم اَنّہ کان یقول لکُل شیء صَقَالَۃٌ وصَقَالَۃُ القلوبِ ذکر اللہ (رواہ البیھقی)

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر چیز کے لئے صفائی ہوتی ہے اور دلوں کی صفائی ذکرِ الٰہی کے ساتھ ہوتی ہے۔

(۶) عن ابن عباسؓ قال قال رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم الشَّیطَانُ

جاثِمٌ عَلٰی قَلْبِ ابن اٰدَمَ فَاِذا ذَکَرَ اللّٰہَ تعالٰی خَنَسَ وَاِذَا غَفَلَ وَسْوَسَ (رواہ البخاری)

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شیطان، آدمی کے دل پر جما ہوا ہے جب آدمی اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے تو وہ پیچھے ہٹ جاتا ہے اور جب غافل ہوتا ہے تو وسوسہ ڈالتا ہے۔

(۷) عن عبداللہ بن بسرؓ اَنَّ رجلاً قَالَ یا رسُوْلَ اللّٰہ اِنَّ شرائعَ الاسلام قَدْ کَثُرتْ عَلَیَّ فَاَخْبِرْنِیْ بشیءٍ اتشبّثُ بہٖ قال لَا یَزَالُ لِسَانُکَ رَطْبًا مِن ذکر اللّٰہ. (رواہ ابن ماجہ)

حضرت عبداللہ بن بسرؓ سے روایت ہے ایک شخص نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا اسلام کے احکام تو بہت ہیں مجھے تو ایسی چیز کی خبر دیں جس کے ساتھ چمٹ جاؤں تو آپ نے فرمایا تیری زبان ہمیشہ ذکرِ الٰہی کے ساتھ تر رہے۔

(۸) عن ابی ھریرۃؓ قال قال رسول اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم مَنْ قَعَدَ مَقْعَدًا لم یذکر اللّٰہ فیہ کانت علیہ من اللّٰہ تِرَۃً ومن اضطجع مضجعًا لایذکر اللّٰہ فیہ کانت علیہ مِنَ اللّٰہِ تِرَۃً (رواہ ابوداؤد)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ایک مجلس میں بیٹھے اور اس میں اللہ کو یاد نہ کرے تو اس پر یہ بیٹھنا اللہ کی طرف سے افسوس و نقصان ہوگا اور جو شخص اپنے سونے کی جگہ میں اس طرح لیٹے کہ اللہ کو یاد نہ کرے تو اس پر بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے نقصان ہوگا۔

(۹) عَنْ عبداللّٰہ بن بُسرؓ سُئلَ رسُول اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم ای الاعمال افضل فقال اَنْ تُفارِقَ الدنیا وَلِسَانُکَ رَطْبٌ بِذِکرِ اللّٰہ. (رواہ الترمذی)

حضرت عبداللہ بن بسرؓ سے روایت ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے پوچھا کہ اعمال میں سے کون سا عمل افضل ہے آپ نے فرمایا تجھے موت آئے اور تیری زبان اللہ کے ذکر سے تر ہو۔

(۱۰) عن ابی هريرةؓ قال قال رسولُ الله صلّى الله عليه وسلّم سبق المُفَرِّدُوْنَ قالوا وما المفردون ..... يا رسُول الله قال الذاكرون الله كثيرًا والذاكرات (رواه مسلم)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مفردون یعنی آگے جانے والے سبقت لے گئے تو صحابہؓ نے کہا مفردون کون ہیں؟ فرمایا وہ مَرد وعورتیں جو اللہ کا ذکر کثرت سے کرتے ہیں۔

(۱۱) عَنْ اَنَسٍؓ قَالَ قَالَ رسُول الله صلّى الله عليه وسلّم لا تقوم الساعة حتّى لا يقال فى الارض اَللّٰه اَللّٰه. (رواه مسلم)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قیامت نہیں آئے گی جب تک زمین ایسی نہ ہو جائے کہ اس میں اللہ اللہ نہ کہا جائے۔

(۱۲) عن ابی هريرةؓ قال قال رسول الله صلّى الله عليه وسلّم يقول الله يا ابن ادم انک اذا ذكرتَنِىْ شكرتنى واذا نسيتَنى كفرتَنى.

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ فرماتا ہے اے اولادِ آدم! جب تو میرا ذکر کرتا ہے تو میری نعمت کا شکر کرتا ہے اور جب تو مجھے بھلا دیتا ہے تو میری نعمت کی ناشکری کرتا ہے۔

(۱۳) عن ابن عباسؓ قال قال رجلٌ يا رسُول الله مَنَ اولياء اللهِ قَال الذين اِذا رُؤُوْذُكِرَ الله.

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے ایک شخص نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ اولیاء اللہ کون ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب ان کو دیکھا جائے تو اللہ یاد آجائے۔

(۱۴) عن جابرؓ قال قال رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم افضل الذکر لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ وافضل الدُّعاء اَلْحَمْدُ للہ (رواہ الترمذی)

حضرت جابرؓ سے روایت ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، سب سے بہتر ذکر لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ ہے اور سب سے بہتر دعا الحَمْدُ للہ ہے۔

(۱۵) عن ابی ھریرۃؓ قال قال رسُوْل اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم اِنَّ اللہ یقولُ اَنَامَعَ عَبْدِیْ اِذَا ذَکَرَنِیْ وتحرَّکَتْ بِیْ شَفَتَاہُ. (رواہ البخاری)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں اپنے بندے کے ساتھ ہوتا ہوں جس وقت مجھ کو یاد کرتا ہے اور ذکر کے ساتھ اپنے دونوں ہونٹ ہلاتا ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی مدد اور توفیق شامل حال ہوتی ہے اس کے لئے جو زبان و دل سے اللہ کو یاد کرتا ہے

اللہ کے نام کی عظمت

حدیث شریف میں آتا ہے کہ قیامت کے دن ایک شخص اللہ کے دربار میں پیش کیا جائے گا جس کے گناہوں کے ننانوے دفتر ہوں گے جو ترازو میں رکھے جائیں گے اور نیکیوں والا پلڑا خالی ہوگا۔ تو اللہ فرمائیں گے اے فرشتو میرے پاس اس کا ایک نیک عمل ہے جو اس کے ترازو میں رکھ دیا جائے۔ وہ بندہ کہے گا یارب ما ھٰذہ البطاقہ، اے میرے رب یہ چھوٹی سی پرچی مجھے کیا بچائے گی؟

لیکن وہ پرچی جس پر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا ہوگا وہ ترازو کو جھکا دے گی اور بندے کو جنت کا وارث بنا دے گی۔

توحید تو یہ ہے کہ خدا حشر میں کہہ دے
یہ بندہ دو عالم سے خفا میرے لئے ہے

اللہ اور بندے کی دوستی

اللہ بندے کو خود یاری اور دوستی کی دعوت دیتے ہیں۔

اللہ ارشاد فرماتے ہیں، فَاذْكُرُونِي أَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوا لِي وَلَا تَكْفُرُونِ، (البقرہ: ۱۵۳)

اے بندہ تو میرا بن، میں تیرا بن جاؤں گا،
تو میرے گیت گا میں تیرے گیت گاؤں گا،
تو مجھے یاد کر، میں تجھے یاد کروں گا،
تو مجھے دل میں یاد کر، میں تجھے دل میں یاد کروں گا،
تو مجھے تنہائی میں یاد کر، میں تجھے تنہائی میں یاد کروں گا،
تو مجھے محفل میں یاد کر، میں تجھے محفل میں یاد کروں گا
تیری محفل میں انسان ہوں گے، میری محفل میں فرشتے ہوں گے
تیری محفل فرش پر ہوگی، میری محفل عرش پر ہوگی۔
زمین پر تو مجھے یاد کرے گا، عرش بریں پر میں تجھے یاد کروں گا۔

اللہ فرماتے ہیں۔

اے بندہ تو میرا فرماں بردار بن، میں مخلوق کو تیرا فرماں بردار بناؤں گا۔

تو اپنے دل میں میری محبت پیدا کر، میں مخلوق کے دل میں تیری محبت پیدا کروں گا۔
تو میرا دیوانہ بن، میں زمین آسمان والوں کو تیرا دیوانہ بناؤں گا۔
اور رب اعلان فرماتے ہیں۔
اے میرے بندے تو میری طرف ایک قدم بڑھائے گا۔
میں تیری طرف دو قدم بڑھاؤں گا۔
تو ایک بالشت بڑھے گا، میں دو بالشت بڑھوں گا۔
تو میری طرف ایک گز بڑھے گا، میں دو گز بڑھوں گا۔
تو چل کے آئے گا، میں دوڑ کے آؤں گا۔
تو زمین بھر کے گناہ لائے گا، میں زمین بھر کے مغفرت لاؤں گا۔
میرے بندے، تیرے آنے میں دیر ہے،
رحمت کے دریا میں غوطہ دے کر گناہوں کی معافی اور بخشش میں کوئی دیر نہیں۔
غیب سے صدا اور ندا آرہی ہے، ہر لحہ اور ہر آن آرہی ہے۔
انسان، تیرے آنے میں دیر ہے
ہاتھ اٹھانے میں دیر ہے،
دامن پھیلانے میں دیر ہے۔
آنکھ سے آنسو بہانے میں دیر ہے
رُو رُو کے مجھ رب رحمان سے مانگنے میں دیر ہے
میری عطا اور بخشش میں کوئی دیر نہیں ہے۔

کس کی آہٹ ہوئی دِل کے دریچے کے قریب
کون یادوں میں دبے پاؤں چلا آتا ہے

آج دنیا کہتی ہے جناب مسجد میں نہ جانا، مدرسہ میں نہ جانا، خانقاہ میں نہ جانا، تبلیغی مرکز میں نہ جانا۔ اللہ والوں کے قدموں میں نہ بیٹھنا۔

میں نے پوچھا کیا ہوگا، کہتے ہیں وقت ضائع ہوگا، دنیا کی دوڑ میں پیچھے رہ جاؤ گے، ترقی کی رفتار کا ساتھ نہ دے پاؤ گے، دنیا کے قدم سے قدم ملا کر، کندھے سے کندھا ملا کر چل نہیں پاؤ گے،

میں نے کہا، جو مال و دولت، اللہ کے نام سے، اللہ والوں کے قدموں میں، ذکر اللہ کی محفل میں حاصل ہوتا ہے وہ بادشاہوں کے خزینے سے بھی حاصل نہیں ہوتا۔

لَا اِلٰہ گوئی بگو از روئے جاں
لَا اِلٰہ ضرب است و ضرب کاری است

ہم نے یہ نکتہ سنا اک مرد حق آگاہ سے
پھر گیا اس سے زمانہ جو پھرا اللہ سے

ذکر اللہ پر چار انعام

حدیث شریف میں آتا ہے جو آدمی ایک مرتبہ اللہ کا نام لیتا ہے اللہ رب العزت اُسے چار انعام عطا فرماتے ہیں۔ اگر آپ عمر بھر کمائیں، نسلیں کمائیں، صدیاں گزر جائیں بڑھ کے کہتا ہوں، اگر وقت کے مالدار اور شہنشاہ بھی دینے پر آئیں تو اتنا مال اور دولت نہیں دے سکتے۔ جتنا میرا رب رحمان صرف ایک منٹ میں صرف ایک مرتبہ اپنا نام لینے پر عطا فرما دیتے ہیں۔

صرف ایک مرتبہ، سبحان اللہ، الحمدللہ، لاالٰہ الااللہ اور اللہ اکبر کہنے پر پروردگار چار انعام عطا فرماتے ہیں۔

پہلا انعام

جنت میں ایک محل تیار کر دیا جاتا ہے جو زمین و آسمان سے زیادہ وسیع ہوتا ہے جس کی ایک اینٹ سونے کی ایک اینٹ چاندی کی ہوتی ہے گارا مشک، عنبر اور کافور کا ہوتا ہے!

دوسرا انعام

جنت میں ایک وسیع و عریض درخت لگا دیا جاتا ہے، جس کی وسعت ایک مہینہ کی مسافت سے زیادہ ہوگی اگر کوئی شاہ سوار اپنے گھوڑے پر سوار ہو اور گھوڑے کو ایڑ لگائے، اور ایک مہینہ کی مسافت گھوڑے کو دوڑائے، تو گھوڑا تھک جائے گا، شاہ سوار رک جائے گا مہینہ ختم ہو جائے گا لیکن اُس درخت کا سایہ اور چھاؤں ختم ہونے میں نہیں آئے گا۔

تیسرا انعام

زمین و آسمان کی لامحدود فضاؤں اور وسعتوں کو رب رحمان ثواب سے بھر دیتے ہیں۔

چوتھا انعام

میزان عدل میں ثواب والا پلڑا بھاری ہو کر نیچے جھک جاتا ہے اور گناہوں والا پلڑا ہلکا ہو کر اوپر اٹھ جاتا ہے۔ اور انسان اپنے رب رحمان کی جنت کا وارث اور مالک بن جاتا ہے۔

اسی لئے میرے نانا جان بڑے حضرت درخواستی رحمہ اللہ علیہ گلی گلی نگر نگر یہی صدا لگاتے پھرتے تھے سب کہو سبحان اللہ

اور حضرت والد صاحب رحمتہ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے لوگو، تمہارے حلوے اور مٹھائی

میں وہ لطف اور مزہ نہیں جو میرے اللہ کے نام میں لُطف اور مزہ ہے۔

دو عالم سے کرتی ہے بیگانہ دل کو
عجب چیز ہے لذتِ آشنائی

مجلس ذکر پر چھ انعام

حدیث شریف میں آتا ہے جو لوگ ذکر اللہ کے لئے مجلس سجاتے ہیں اور مل کر بیٹھتے ہیں تو اللہ کی طرف سے انہیں چھ اعزاز وانعام ملتے ہیں۔

(۱) حَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ، زمین سے لے کر آسمان تک فرشتے انہیں گھیر لیتے ہیں۔

(۲) غَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ، اللہ کی رحمت انہیں ڈھانپ لیتی ہے۔

(۳) نَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِيْنَةُ، اطمینان، وقار اور سکینت، ان پر نازل ہوتی ہے۔

(۴) ذَكَرَهُمُ اللهُ فِيْ مَنْ عِنْدَهُ، اللہ ان کا تذکرہ ملائکہ مقربین میں کرتے ہیں۔

(۵) يُبَاهِيْ بِهِمُ الْمَلَائِكَةُ، اللہ ان کی وجہ سے ملائکہ مقربین پر فخر فرماتے ہیں۔

(۶) هُمُ الْجُلَسَاءُ لَا يُشْقٰى جَلِيْسُهُمْ، وہ ایسے لوگ ہیں جن کا ہمنشین بھی خیر سے محروم نہیں رہتا۔

رشک کرتا ہے فلک ایسی زمیں پر اسد
جس پر دو چار گھڑی ذکرِ خُدا ہوتا ہے

دنیا ذکر اللہ کی وجہ سے قائم ہے

آج دنیا کا ہر طبقہ دعویدار ہے کہ دنیا ہماری وجہ سے قائم ہے
کاشتکار دعویٰ کرتا ہے دنیا میری وجہ سے قائم ہے، کیونکہ میں اناج اور غلہ اُگاتا ہوں اگر میں اپنا عملی کام چھوڑ دوں تو دنیا بھوکی مر جائے۔

تاجر دعویٰ کرتا ہے دنیا میری وجہ سے قائم ہے۔ کیونکہ اگر میں اناج و غلہ، فروٹ و سبزی، کپڑا و برتن و دیگر سامان علاقوں اور شہروں منڈیوں اور بازاروں تک نہ پہنچاؤں تو دنیا تباہ و برباد ہو جائے۔

سیاستدان اور حکمران دعویدار ہیں کہ دنیا ہمارے دم قدم سے قائم ہے کیونکہ امن و امان، اور ریاست کے تمام اداروں کو ہم نے سنبھال رکھا ہے اگر ہم نظام کو نہ سنبھالیں تو یہ دنیا قائم نہیں رہ سکتی۔

اسی طرح دنیا کے دوسرے طبقات بھی دعویدار ہیں۔ کہ دنیا کے نظام کو ہم نے قائم رکھا ہوا ہے۔ لیکن آیئے جس نے دنیا کو پیدا کیا۔ اس سے پوچھتے ہیں کہ دنیا کس وجہ سے قائم ہے۔ تو حدیث شریف میں آتا ہے۔

لَا تَقُوم السَّاعَةُ حَتّٰی لَایُقَالَ فِی الْاَرْضِ اللہ اللہ (رواہ مسلم عن انسؓ)

قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہو سکتی جب تک دنیا میں اللہ کا نام اور اللہ کی یاد باقی ہے۔

خَیَالُکَ فِیْ عَیْنِیْ وَذِکْرُکَ فِیْ فَمِیْ
وَمَثْوَاکَ فِیْ قَلْبِیْ فَاَیْنَ تَغِیْبُ

تیری صورت میری نگاہوں میں سمائی ہے اور تیرا ذکر میری زبان پر جاری ہے
تیرا ٹھکانہ میرے دل میں ہے اب تو کہاں غائب ہو سکتا ہے

شام ہوتے ہی چراغوں کو بجھا دیتا ہوں
اِک دل ہی کافی ہے تیری یاد میں جلنے کے لئے

دنیا کی ہر چیز ذکر اللہ میں مصروف ہے

ذکر اللہ بہت ہی قیمتی اور اعلیٰ چیز ہے اور اعمال میں سب سے زیادہ افضل ہے

نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، تمام اعمال کی روح ذکر اللہ ہے اور اسی وجہ سے اعمال مقبول ہوتے ہیں اور اللہ کی یاد کے سوا نہ کوئی عمل مقبول ہوتا ہے اور نہ ہی اُس کی کوئی قدر و قیمت ہوتی ہے!

دنیا کی ایک ایک جُو میں ذکر اللہ سے زندگی اور بقا ہے اور اگر ذکر اللہ سے غفلت ہو تو پھر موت اور فنا ہے!

حدیث میں فرمایا گیا کہ چلتا ہوا پانی اللہ کا ذکر کرتا ہے اسی وجہ سے اُس میں حُسن اور خوبصورتی ہوتی ہے، دلکشی اور دلفریبی ہوتی ہے، ساز اور نغمگی ہوتی ہے، طہارت اور پاکیزگی ہوتی ہے جہاں ذکر اللہ سے غفلت ہوتی ہے وہاں پانی رُک جاتا ہے اور ایک جوہڑ بن جاتا ہے، نجاست اور گندگی کی وجہ سے بدبودار ہو جاتا ہے اور لوگوں کی نفرت اور دُوری کا سبب بن جاتا ہے!

حدیث میں آتا ہے سرسبز و شاداب درخت اور کھیت ذکر اللہ میں مصروف رہتے ہیں جہاں یادِ الٰہی سے غافل ہوتے ہیں خشک ہو جاتے ہیں، کاٹ دیئے جاتے ہیں اور ایندھن کے طور پر جلا دیئے جاتے ہیں۔ پھر اُن کی راکھ بھی ہواؤں اور فضاؤں میں گم ہو جاتی ہے۔

حدیث میں آتا ہے نیا اور صاف ستھرا کپڑا بھی اللہ کی تسبیح کرتا ہے جب ذکر اللہ سے غافل ہوتا ہے تو اس پر میل کچیل غالب آجاتا ہے، پہننے کے قابل نہیں رہتا، وجود سے اتارا جاتا ہے، دور کہیں پھینکا جاتا ہے۔ پھر دھوبی کے حوالے کیا جاتا ہے وہ اُسے دھوبی پٹڑا مارتا ہے پھینٹی لگاتا ہے، اس کے میل کچیل کو ختم کر کے پاک صاف کرتا ہے، اور اگر دھوبی گنگوہ یا تھانہ بھون کا یا دین پور اور مسکین پور کا ہو اللہ والوں کی محفل میں بیٹھا ہو تو ساتھ میں الا اللہ کی ضرب بھی لگاتا ہے اور کپڑے کے ظاہر و باطن کو

صاف کر کے اس کا ذکر اللہ پھر سے جاری کر دیتا ہے۔

مولانا ابوالحسن علی ندویؒ نے لکھا جب وہ خان پور، دین پور تشریف لائے حضرت خلیفہ غلام محمد صاحب دین پوریؒ کے بیعت ہوئے کہ میں نے دین پور میں یہ منظر دیکھا کہ دروازے پر آنے والا بھی الا اللہ کی ضرب لگاتا تھا اور جواب دینے والا بھی الا اللہ کی ضرب لگاتا تھا اور پوری بستی الا اللہ کی ضرب سے گونجتی رہتی تھی اسی طرح انسان کی بھی ظاہری و باطنی، جسمانی و روحانی، پاکیزگی وصفائی ذکراللہ سے قائم ہے جہاں ذکراللہ سے غافل ہوا ظاہر و باطن میلا ہوا، دل پر غبار اور اندھیرا چھانے لگا، رب کی رحمت سے دور جانے لگا، اپنی دنیا اور آخرت برباد کرنے لگا تو معلوم ہوا کہ ہر چیز کی زندگی ذکراللہ اور یادِ الٰہی سے ہے اور ذکراللہ سے غفلت موت ہے۔

اسی لئے ہر انسان کو ہر وقت ذکراللہ میں مصروف رہنا چاہئے

زبان ذکراللہ میں مصروف رہے اور دل یادالٰہی میں مشغول رہے۔

بجھی عشق کی آگ اندھیر ہے
مسلمان نہیں راکھ کا ڈھیر ہے

دنیا کی سب سے لذیذ چیز

دنیا کی سب سے لذیذ چیز اللہ کی ذات کی معرفت اور پہچان ہے۔

حضرت مالک بن دینارؒ فرمایا کرتے تھے دنیا والے دنیا کی زندگی گزار کر آخرت کے سفر پر روانہ ہو جاتے ہیں لیکن افسوس دنیا کی سب سے لذیذ چیز کے مزے سے محروم رہ جاتے ہیں پوچھا گیا وہ کیا چیز ہے؟ جواب دیا، اللہ کی معرفت، اللہ کی یاد، اللہ کی پہچان۔ دنیا میں چکن، مٹن، بریانی، حلوہ، مٹھائی، سیر و سیاحت، ہر چیز کے مزے لئے

لیکن معرفتِ الٰہی کا مزہ نہ لیا تو سمجھو کچھ بھی مزہ نہ لیا۔

دل ڈھونڈتا ہے پھر وہی فرصت کے رات دن
بیٹھے رہیں تصورِ جاناں کیے ہوئے

زندگی آمد برائے بندگی
زندگی بے بندگی شرمندگی

آخرت کی سب سے لذیذ چیز

حدیث شریف میں آتا ہے جب سارے مؤمن لوگ جنت میں پہنچ جائیں گے اور ہزاروں سال جنت کا لطف اور مزہ اٹھالیں گے تب رب رحمان ارشاد فرمائیں گے تُرِيْدُوْنَ شَيْئًا اَزِيْدُكُمْ، جنتیو مجھے بتاؤ؟ مزید کسی چیز کی طلب اور تڑپ باقی ہو میں رب رحمان عطا کرنے کو تیار بیٹھا ہوں کیونکہ میں میزبان ہوں، تم مہمان ہو جنت کا دسترخوان ہے۔ یہاں ہر آرزو اور خواہش پوری ہوگی کوئی خواہش ادھوری نہیں رہے گی۔ جنتی کہیں گے،

پروردگار، سب کچھ ملا، بن مانگے ملا، سوچ سے بڑھ کر ملا، وہم وگمان سے بالاتر ملا اب مانگیں تو کیا مانگیں، سوچیں تو کیا سوچیں، بولیں تو کیا بولیں۔ اور بعض روایات میں ہے کہ جنتی علماء سے مشورہ کریں گے تو علماء بتائیں گے جنت کی سب سے حسین اور عظیم نعمت کا حاصل ہونا ابھی باقی ہے جس کا وعدہ خود رب رحمٰن نے کیا ہے اور وہ دیدارِ خداوندی ہے۔

تب رب رحمان، اپنی ذات کا دیدار کرائیں گے
اور پھر جنتی جنت کی بھی ساری نعمتیں بھول جائیں گے۔

اور جنتی کہیں گے، ربّا، اب تو بس یہی آرزو اور خواہش ہے کہ ہر وقت تیری ذات کا دیدار کرتے رہیں۔

قرآن بھی کہتا ہے، لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوا الْحُسْنٰى وَزِيَادَةٌ (یونس:۲۶)

یہاں حُسنٰی سے مراد جنت ہے اور زِیَادَۃٌ سے مراد دیدارِ خداوندی ہے

اور ہم جنت کے اسی لئے طلب گار ہیں کہ ہمیں وہاں ذاتِ حق کا دیدار نصیب ہوگا۔ اور پھر رب رحمٰن اعلان فرمادیں گے جنتیو میں تم سے راضی ہو چکا اب میں کبھی ناراض نہیں ہوں گا۔

اسی لئے میں کہتا ہوں

میرے رب کے حُسن سے بڑھ کر کسی کا حُسن نہیں
میرے رب کے جمال سے بڑھ کر کسی کا جمال نہیں
میرے رب کے کمال سے بڑھ کر کسی کا کمال نہیں
میرے رب کے پیار سے بڑھ کر کسی کا پیار نہیں
میرے رب کے دیدار کی لذت سے بڑھ کر کوئی لذتِ دیدار نہیں

آیئے، اُسی رب رحمان کے عاشق صادق بنیں اور اُسی کے دیدار کے طالب بنیں

یا رب تو کریمی و رسول تو کریم
صد شکر کہ ہستم میانِ دو کریم

عاشقاں را رُوز محشر باقیامت کار نیست
کارِ عاشق جز تماشائے یار نیست

دل کو پتھر نہ بنا

بارش، پتھر اور مٹی دونوں پر برابر پڑتی ہے، لیکن پتھر کو اُس سے کچھ بھی حاصل نہیں ہوتا، اور مٹی سے قسم قسم کے پھل پھول، سبزی اور فروٹ پیدا ہوتے ہیں

اس لئے اپنے دل کو پتھر کا نہ بنائیں کہ اُس پر وعظ و نصیحت کی بارش کا اثر ہی نہ ہو اور ثمرات و نتائج حاصل نہ ہوں بلکہ اپنے دل کو مٹی کا بنائیں کہ اس پر وعظ و نصیحت کی بارش کا اثر ہو اور ثمرات و نتائج مرتب ہوں اور روٹھا رب راضی ہو جائے

کامل　رہبر،　قاتل　رہزن
دل سا دوست نہ دل سا دشمن

چل دیئے سوئے حرم کوئے بُتاں سے مومن
جب دیا رنج بتوں نے خدا یاد آیا

نہ کہیں جہاں میں اماں ملی
جو اماں ملی تو کہاں ملی
مرے جرم خانہ خراب کو
تیرے عفو بندہ نواز میں

سید اسماعیل شہیدؒ کا واقعہ

سید اسماعیل شہیدؒ نے دہلی کی جامع مسجد میں اڑھائی تین گھنٹے وعظ کیا فارغ ہوئے تو ایک آدمی نے جو دور دراز سے لمبا سفر کر کے دیر سے پہنچا تھا، مولانا سے پوچھا وعظ ہو گیا تو آپ نے جواب دیا ہو گیا، وہ بے چارہ مایوس ہو کر واپس پلٹنے لگا تو مولانا نے

اُسے روک لیا اور دوبارہ اڑھائی تین گھنٹے کا وعظ جو مجمع عام میں کیا تھا اُسی جوش وجذبہ اور تفصیل کے ساتھ ایک آدمی کو سنا دیا

کسی نے کہا ایک آدمی کو پورا وعظ سنا دیا، جواب دیا، پہلے بھی ایک کیلئے سنایا تھا اب بھی ایک کیلئے سنایا ہے

یعنی پہلے بھی اللہ کی رضا کے لئے سب کو سنایا تھا

اب بھی اللہ کی رضا کے لئے ایک کو سنایا ہے

ترا در ہو، مرا سر ہو، مرا دل ہو تیرا گھر ہو
تمنا مختصر سی ہے، مگر تمہید طولانی

حضرت بشر حافیؒ کا واقعہ

ایک اللہ والا بشرِ حافی، جارہا تھا، زمین پر کاغذ کا ایک ٹکڑا پڑا تھا، اٹھا کر دیکھا تو اُس پر لفظ "اللہ" لکھا تھا

اللہ کے ساتھ اُسے پیار جو تھا، محبت جو تھی، وفا کا رشتہ جو تھا کاغذ کو اُٹھایا، آنکھوں سے لگایا، ہونٹوں سے لگایا، سینے سے لگایا، اور خوشبو سے معطر کر کے بلند جگہ پر رکھ دیا،

غیب سے صدا اور ندا آئی،

اے اللہ والے، آج تو نے میرے نام کا احترام کیا میرے نام کو بلند کیا، میرے نام کو بلند جگہ پر رکھا، میرے نام کو پاؤں سے لے کر سر تک بلند کیا،

دیکھ لینا، میں تیرے نام کو فرش سے لے کر عرش تک بلند و بالا کر دوں گا

اے اللہ والے، آج تو نے میرے نام کو خوشبو سے معطر و مطہر کیا

دیکھ لینا میں تیرے نام کی خوشبو مشرق و مغرب، شمال و جنوب، عرب و عجم، کل کائنات

میں پھیلا دوں گا

اے اللہ والے، آج تو نے میرے نام اور میری ذات کی محبت کو اپنے دل میں جگہ دی دیکھ لینا، میں تیرے نام اور تیری ذات کی محبت زمین آسمان والوں کے دلوں میں بھر دوں گا

دل کی تھیں جن سے بستیاں آباد
اب کہاں ہیں وہ ہستیاں آباد

اللہ ہُو کے بڑے مزے

حضرت خلیفہ غلام محمد صاحب دین پوری رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے

اللہ ہُو، کے بڑے مزے، جو چاہے چکھ لے

یعنی اللہ ہُو پڑھ لے اور مزے چکھ لے

اللہ ھُو، اللہ ھُو، اللہ ھُو

سب کہو سبحان اللہ

حافظ الحدیث حضرت درخواستی رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے اور گلی گلی نگر نگر یہی صدا لگایا کرتے تھے، سب کہو سبحان اللہ

سُبحان اللہ، سُبحان اللہ، سُبحان اللہ

اللہ کا میٹھا نام

حضرت والد صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے

لوگو، تمہارے حلوے اور مٹھائی میں وہ لطف اور مزہ نہیں

جو میرے اللہ کے نام میں لطف اور مزہ ہے

اللہ، اللہ، اللہ

اللہ کا ذکر

ہم اللہ کا ذکر ایسے کریں

جب ہم اللہ کا ذکر کریں تو ہمارا پورا وجود زبان بن جائے

جب ہم اللہ کا ذکر سنیں تو ہمارا پورا وجود کان بن جائے

جب ہم اللہ کو یاد کریں تو ہمارا پورا وجود دل بن جائے

یاد رکھو تو دل کے پاس ہیں ہم
بھول جاؤ تو فاصلے ہیں بہت

عالَم کی تسبیح

عالَم چار ہیں۔

(۱) عالم ناسوت۔ یہ انسانوں کا عالم ہے۔ جب تک انسان دنیا میں کھانے پینے اور دیگر شہوات بشریہ میں پھنسا ہوا ہے۔ تو وہ عالم ناسوت میں ہے۔ اس لئے لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللہ کی تسبیح عالم ناسوت کی تسبیح ہے کیونکہ عالم ناسوت میں دنیوی تعلقات موجود ہیں اس لئے سالک ذکر کے وقت لَا اِلٰہَ میں غیر اللہ کی نفی اور اِلَّا اللہ میں اللہ تعالیٰ کی ذات کے اثبات کا تصور کرے گا۔

(۲) عالم ملکوت۔ یہ فرشتوں کا عالم ہے اور فرشتے ہوائے نفسانی، خواہشات انسانی اور وساوس شیطانی سے پاک ہیں۔ اس لئے اِلَّا اللہ کی تسبیح عالم ملکوت کی تسبیح ہے۔ کیونکہ عالم ملکوت میں دنیوی تعلقات موجود نہیں ہیں۔ اس لیئے سالک ذکر کے وقت لَا اِلٰہَ

کی تسبیح یعنی غیر اللہ کی نفی کی بجائے صرف اِلَّا اللہ کی تسبیح پڑھے گا یعنی صرف اللہ کی ذات کے اثبات کا تصور کرے گا۔

(۳) عالم جبروت۔ یہ اللہ کی صفات کا عالم ہے اور اللہ کی ذات مستجمع لجمیع صفات الکمال ہے۔ اس لئے اللہ کی تسبیح عالم جبروت کی تسبیح ہے اور سالک ذکر کے وقت اللہ کی صفات کمال میں مستغرق ہو جاتا ہے۔

(۴) عالم لاہوت۔ یہ اللہ کی ذات کا عالم ہے۔ لاہوت اصل میں لَاهُوَ، اِلَّا هُوَ ہے۔ اس لئے ہُوْ، عالم لاہوت کی تسبیح ہے کیونکہ ہُوْ، ضمیر نہیں ہے بلکہ اسمِ ذات ہے اور جب سالک اس مقام پر پہنچتا ہے تو اسم ورسم سے مبرا ہو جاتا ہے۔ وہم وخیال سے منزہ ہو جاتا ہے اور اللہ کی ذات میں گم ہو جاتا ہے۔

بعض حضرات کے نزدیک یہ کیفیت ''آنی'' ہے۔ یعنی ایک آن کے لئے آتی ہے اور پھر چلی جاتی ہے اور بعض حضرات کے نزدیک یہ کیفیت ''زمانی'' ہے یعنی کچھ دیر باقی رہتی ہے۔

شعلہ بن کر پھونک دے خاشاکِ غیر اللہ کو
فکرِ باطل کیا ہے، غارت گرِ باطل بھی تو

اللہ رب العزت ہم سب کو ہر وقت اپنے ذکر اور اپنی یاد کی توفیق نصیب فرمائیں۔ آمین۔

وآخر دعوانا ان الحمدللہ رب العالمین

فضائل اہل اللہ

از افادات

شیخ الحدیث حضرت درخواستیؒ کے جانشین
شیخ الحدیث والتفسیر خطیب اسلام

پیر طریقت
حضرت مولانا **حماد اللہ صاحب درخواستی** مدظلہ
علوم درخواستی
امین وناشر

مہتمم ۔ مرکزی جامعہ عبداللہ بن مسعود خان پور
مرکزی راہنما ۔ جمعیت علماء اسلام پاکستان
نائب امیر مرکزیہ ۔ مجلس علماء اہلسنت والجماعت پاکستان

ناشر

مکتبہ شیخ درخواستی مرکزی جامعہ عبداللہ بن مسعود خان پور
گرین ٹاؤن ضلع رحیم یار خان
پوسٹ بکس نمبر 5
Web: www.shaikhedarkhwasti.org. Mob: 0300-0939448

فضائل اہل اللہ

اہل اللہ کی شان

اللہ رب العزت سورہ یونس میں ارشاد فرماتے ہیں

اَلَا اِنَّ اَوْلِیَاءَ اللّٰہِ لَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ.

یہ اولیاء کی شان ہے

اَلَّذِیْنَ آمَنُوْا وَکَانُوْا یَتَّقُوْنَ

یہ اولیاء کی پہچان ہے

لَھُمُ الْبُشْرٰی فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَفِی الْاٰخِرَۃِ

یہ اولیاء کا انعام ہے

لَا تَبْدِیْلَ لِکَلِمَاتِ اللّٰہِ

یہ سنت اللہ کا اعلان ہے

ذٰلِکَ ھُوَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ

یہ نتیجہ کا بیان ہے

ترجمہ: خبردار ہو جاؤ بے شک اللہ کے دوست نہ ان پر خوف ہوتا ہے اور نہ وہ غمگین ہوتے ہیں (کیونکہ وہ اللہ کی رضا پر راضی ہوتے ہیں) جو لوگ ایمان لائے اور پرہیزگاری اختیار کی ان کے لئے خوش خبری ہے دنیا کی زندگی میں اور آخرت میں اللہ کی باتوں میں یعنی وعدوں میں کوئی تبدیلی نہیں ہو سکتی
یہ بڑی کامیابی ہے (جو اولیاء کو حاصل ہوئی)

ترمذی میں حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے۔ اللہ رب العزت ارشاد فرماتے ہیں۔

وَجَبَتْ مَحَبَّتِیْ ایسے لوگوں کے لئے میری محبت واجب ہوگئی
لِلْمُتَحَابِّیْنَ فِیَّ جو ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں میری رضا کی خاطر
وَالْمُتَجَالِسِیْنَ فِیَّ ایک دوسرے کے ساتھ مل بیٹھتے ہیں میری رضا کی خاطر
وَالْمُتَزَاوِرِیْنَ فِیَّ ایک دوسرے کی زیارت کرتے ہیں میری رضا کی خاطر
وَالْمُتَبَاذِلِیْنَ فِیَّ ایک دوسرے پر خرچ کرتے ہیں میری رضا کی خاطر

اُحِبُّ الصَّالِحِیْنَ وَلَسْتُ مِنْهُمْ
لَعَلَّ اللّٰهَ یَرْزُقُنِیْ صَلَاحًا
اُولٰئِکَ آبَائِیْ فَجِئْنِیْ بِمِثْلِهِمْ
اِذَا جَمَعَتْنَا یَا جَرِیْرُ الْمَجَامِعُ

تمنا دردِ دل کی ہو تو کر خدمت فقیروں کی
نہیں ملتا یہ گوہر بادشاہوں کے خزینوں میں
نہ پوچھ ان خرقہ پوشوں کی ارادت ہو تو دیکھ ان کو
یدبیضا لئے بیٹھے ہیں آستینوں میں
نہ تخت و تاج میں نہ لشکرِ سپاہ میں ہے
جو بات مردِ قلندر کی بارگاہ میں ہے
حالات کے قدموں پہ قلندر نہیں گرتا
ٹوٹے بھی جو تارا تو زمیں پہ نہیں گرتا
گرتے ہیں بڑے شوق سے سمندر میں دریا
لیکن کسی دریا میں سمندر نہیں گرتا

پانی پانی کرگئی مجھ کو قلندر کی یہ بات
تو جھکا جب غیر کے آگے نہ من تیرا نہ تن
خدا کی یاد میں دنیائے دُوں سے جو منہ موڑے ہیں
وہی لوگ اچھے ہیں مگر افسوس تھوڑے ہیں

اہل اللہ کی صحبت

اہل اللہ کی محفل، مجلس و ماحول کا دلوں پر اثر ہوتا ہے
اہل اللہ کی ملاقات، دیدار و زیارت کا دلوں پر اثر ہوتا ہے
اہل اللہ کی گفتگو، بیان و کلام کا دلوں پر اثر ہوتا ہے
اہل اللہ کے ظاہر، لباس، چال، ڈھال کا دلوں پر اثر ہوتا ہے
اہل اللہ کے باطن، قلب و جگر، دل و دماغ کا دلوں پر اثر ہوتا ہے
اہل اللہ کی صُحبت سے، اخلاق کے رنگ اور زندگی کے ڈھنگ تبدیل ہو جاتے ہیں
اہل اللہ کی صُحبت کی مثال ایسے ہے جیسے لوہے کو آگ میں ڈالا جاتا ہے
لوہا، جب اُس پر میل کچیل چڑھ جاتی ہے، زنگ آلود ہو جاتا ہے
اُس میں کجی اور ٹیڑھا پن، پیدا ہو جاتا ہے تو پھر لوہے کو آگ کی صحبت میں رکھا جاتا ہے!
آگ کی گرمی، حرارت اور تپش سے اولاً لوہے کی میل کچیل ختم ہوتی ہے اور زنگ اُترتا ہے
دوسرے نمبر پر لوہے کی کجی اور ٹیڑھا پن ختم ہوتا ہے
تیسرے نمبر پر آگ کا رنگ لوہے پر غالب آجاتا ہے اور لوہا بھی سرخ نظر آنے لگتا ہے!
اور پھر لوہا بھی آگ کے رنگ میں رنگا جاتا ہے
اسی طرح جب گناہوں کی میل کچیل سے دل خاک آلود، زنگ آلود ہو جائے

اور غلط آرزوؤں اور خواہشوں سے دل میں کجی اور ٹیڑھا پن پیدا ہو جائے
تو اللہ والوں کی صحبت اختیار کرنی چاہئے
کیونکہ اللہ والوں کے دلوں میں عشق کی آگ جل رہی ہے
اس آگ کی گرمی، حرارت اور تپش سے
اولاً دلوں کا میل کچیل ختم ہوگا اور زنگ اترے گا،
دوسرے نمبر پر دلوں کی کجی اور ٹیڑھا پن ختم ہوگا،
تیسرے نمبر پر دل بھی، صبغۃ اللہ، کے رنگ میں رنگا جائے گا،
اور اس پر اللہ والوں کے عشق کی آگ غالب آجائے گی اور بات بن جائے گی

جو آگ کی خاصیت وہی عشق کی خاصیت
اک خانہ بہ خانہ، اک سینہ بہ سینہ

کسی کا سوز میرے دل کو نرم کیوں نہ کرے
میں نے آگ سے لوہا پگھلتے دیکھا ہے

اک لفظ محبت کا ادنیٰ یہ فسانہ ہے
سمٹے تو دلِ عاشق پھیلے تو زمانہ ہے

اللہ تک پہنچنے کے راستے

آج دنیا پوچھتی ہے ہمیں ہمارا خدا کیسے ملے گا؟
اُس کا پیار کیسے ملے گا، اُس کا قُرب کیسے ملے گا؟
اُس کی محبت کیسے حاصل ہوگی؟

میں نے کہا، خدا تک پہنچنے کے چند راستے اور طریقے ہیں

(۱) پہلے خودی کو مٹا، پھر خود کو مٹا، پھر تجھے تیرا خدا مل جائے گا

جب تک خودی باقی ہے، جب تک خود پر نظر باقی ہے، تب تک خدا نہیں ملے گا

(۲) رمضان کو راضی کر تجھے تیرا خدا مل جائے گا

(۳) قرآن کو راضی کر تجھے تیرا خدا مل جائے گا

(۴) نبی آخر الزمان کو راضی کر تجھے تیرا خدا مل جائے گا

(۵) وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ وَتَبَتَّلْ إِلَيْهِ تَبْتِيلاً. (مزمل : ۸)

رب کو ایسے یاد کرو، کہ پہلے خود کو مخلوق سے جدا کرو پھر خود کو خود سے بھی جدا کر دو

تب تمہارا رب تمہیں نظر آ جائے گا

(۶) حقوق اللہ اور حقوق العباد ادا کرو

تمہارا اللہ تم کو مل جائے گا

(۷) اللہ کے انعاموں پر شکر کرو اور امتحانوں پر صبر کرو

تمہارا خدا تمہیں مل جائے گا

(۸) مَنْ عَرَفَ نَفْسَهُ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهُ

جس نے اپنے آپ کو فنا کے ساتھ پہچان لیا اُس نے اپنے رب کو بقا کے ساتھ پہچان لیا۔

(۹) کثرت ذکر اللہ، چلتے پھرتے اللہ کا نام ورد زبان رہے، رب مل جائے گا

(۱۰) صحبت اہل اللہ، اللہ والوں کی محفل و مجلس میں شریک ہو، رب مل جائے گا

(۱۱) تفکر فی خلق اللہ، اللہ کی تخلیق میں غور و فکر کرو، رب مل جائے گا

وَيَتَفَكَّرُوْنَ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ، رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلاً

(آل عمران: ۱۹۱)

قول بایزید بسطامیؒ۔ فرماتے ہیں، پہلے یہ حال تھا خدا کو تلاش کرتا تھا اور قدم قدم پر خود کو پاتا تھا اور اب یہ حال ہے خود کو تلاش کرتا ہوں اور قدم قدم پر خدا کو پاتا ہوں۔

نہ سلیقہ مجھ میں کلیم کا، نہ قرینہ تجھ میں خلیل کا
میں ہلاک جادوئے سامری تو قتیل شیوۂ آزری
مَیں نوائے سوختہ در گلو، تو پریدہ رنگ رمیدہ بُو
میں حکایت غمِ آرزو، تو حدیث ماتم دلبری
مرا عیش غم، میرا شہد سَم، میری بُود، ہم نفس عدم
تیرا دل حرم، گردِ عجم، تیرا دیں، خریدۂ کافری
دَمِ زندگی، رَمِ زندگی، غمِ زندگی، سَمِ زندگی
غمِ رَم نہ کر، سَمِ غم نہ کھا، کہ یہی ہے شانِ قلندری

شریعت کا ادب

حضرت بایزید بسطامیؒ سے پوچھا گیا آپ کو یہ مقام اور درجہ کیسے ملا
تو فرمایا میں اپنی ہدایت ورہنمائی کیلئے کسی ولی کی تلاش میں تھا مجھے بتایا گیا کہ فلاں شہر میں ایک اللہ والا رہتا ہے میں اس کی تلاش میں اس کے شہر تک پہنچ گیا
جب میں اس کی زیارت کے لئے اس کی مسجد میں پہنچا تو وہ اپنے گھر سے جو مسجد کے سامنے تھا باہر نکلا اور مسجد کی طرف قبلہ رُخ تھوک دیا اور احترامِ قبلہ کو مدنظر نہ رکھا تو میں نے دل میں سوچا،
جسے شریعت کا ادب نہیں وہ اللہ کا ولی کیسے ہوسکتا ہے؟
یہی سوچ کر میں واپس پلٹ آیا اس سے ملاقات نہیں کی

اسی رات مجھے خواب میں حضور ﷺ کی زیارت ہوئی
آپ نے ارشاد فرمایا، اے بایزید،
تجھے شریعت کے ادب کی برکتیں نصیب ہوگئیں
فرماتے ہیں دوسرے دن اٹھا تو اُس مقام پر پہنچ گیا جس پر آج تم مجھے دیکھ رہے ہو۔

تم میرے پاس ہوتے ہو گویا
جب کوئی دوسرا نہیں ہوتا

اللہ کا گھر

شیخ ابوسعیدؒ کی مجلس مسجد میں سجی تھی ایک بڑا آدمی ولایت کا دعویدار ملاقات کیلئے حاضر ہوا اور مسجد میں پہلے بایاں پاؤں رکھ کر داخل ہوا تو شیخ ابوسعیدؒ نے کہا اسے ہماری محفل سے باہر نکال دو
جسے اللہ کے گھر میں قدم رکھنا نہ آیا اللہ بھی اس کے دل میں قدم نہ رکھے گا۔

ادب پہلا قرینہ ہے محبت کے قرینوں میں
از خدا جوئیم توفیقِ ادب
بے ادب محروم گشت از فضلِ رب

مدارِ نجات اللہ کا فضل ہے

علامہ جلال الدینؒ سیوطی نے بنی اسرائیل کے ایک عابد کا واقعہ ذکر کیا ہے جس نے رہبانیت کی زندگی اختیار کی اور پہاڑ کی غار میں پانچ سو برس تک اللہ کی عبادت میں مصروف رہا،
اللہ نے پہاڑ میں انار کا درخت اُگا دیا اور پانی کا چشمہ جاری کر دیا، یہ عابد زاہد ہر روز

ایک انار کھاتا اور ایک کٹورہ پانی پیتا اور چوبیس گھنٹے اللہ کی عبادت میں مصروف رہتا پانچ سو برس کی عبادت کے بعد حالت سجدہ میں اس کا انتقال ہوا جب اس کی رُوح کو فرشتوں نے اللہ کی دربار میں پیش کیا تو اللہ نے ارشاد فرمایا اے میرے بندے میں نے تجھے محض اپنے فضل وکرم سے بخش دیا اور جنت کا داخلہ عطا کیا، تو اس عابد کے دل میں کھٹکا اور وسوسہ پیدا ہوا کہ میری بخشش اگر صرف اللہ کے فضل وکرم سے ہے تو میری پانچ سو سال کی محنت ومشقت اور عبادت کا صلہ کیا ہوا؟ اللہ تو دلوں کے حال جانتے ہیں اس لئے فرشتوں کو حکم دیا کہ میرے اس بندے کو جنت کی بجائے جہنم کی طرف لے جاؤ اور جہنم سے پانچ سو برس کی دُوری کے فاصلے پر کھڑا کردو عابد کو اس مقام پر پہنچا دیا گیا، وہاں جہنم کا ایک جھونکا اور لپٹ آئی اور اس عابد کی روح خشک ہوگئی اور عابد گرمی کی حدت اور شدت میں پیاس پیاس چلانے لگا، اچانک غیب سے ایک ہاتھ نمودار ہوا جس میں ٹھنڈے پانی کا ایک کٹورا موجود تھا، عابد بھاگتا ہوا وہاں پہنچا اور پانی کا طلب گار ہوا اور کہا خدا کے لئے میری بے بسی و بے کسی پر رحم کر اور مجھے پانی پلاؤ، جواب ملا۔ اس پانی کی ایک قیمت ہے پوچھا کیا قیمت ہے، جواب ملا، پانچ سو برس کی خالص عبادت، اگر قیمت ادا کردی جائے تو ایک کٹورہ پانی مل سکتا ہے وگرنہ نہیں عابد نے کہا میرے پاس اس کی قیمت موجود ہے۔ میرے پاس پانچ سو سال کی خالص عبادت موجود ہے وہ تم لے لو اور یہ پانی مجھے دے دو، سودا ہوگیا، عابد نے کٹورا لے کر پانی پی لیا اب جان میں جان آئی، اب دم میں دم آیا اب اللہ نے فرشتوں کو حکم دیا کہ اس عابد کو لاؤ اور میرے سامنے دوبارہ پیش کرو، اب یہ عابد سر جھکائے پانچ سو برس کی عبادت گنوائے، شرمندہ شرمندہ اللہ کے حضور پیش ہوا اور نگاہیں جھکا کر کھڑا ہوگیا اب اللہ نے کہا اے بندے تیری پانچ سو برس کی عبادت وریاضت تو ایک

کٹورے پانی کے بدلے ختم ہوگئی، حساب برابر ہوگیا اب ذرا ہمارے اُن لاکھوں اناروں اور پانی کے کٹوروں کا حساب دے جو تو نے کھائے اور پیئے! اور دیگر ہزاروں، لاکھوں، احسانات وانعامات کا حساب دے تو اب عابد خوف سے کانپ گیا اور کہنے لگا اے میرے رب مجھے معاف کردے۔ اے میرے رب مجھے بات سمجھ میں آگئی۔ میرا دنیا میں عبادت کرنا بھی تیرا فضل وکرم تھا اور آج میرا جنت میں داخل ہونا بھی تیرا فضل وکرم ہے۔

توبہ کی توفیق بھی، اُسی در سے ملتی ہے
یہ آخری بخشش بھی، اُسی گھر سے ملتی ہے

حضرت اویسؒ قرنی کا واقعہ

حضرت اویسؒ قرنی، یمن کے رہنے والے تھے، والدہ کی خدمت کی وجہ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نہ کرسکے، ہواؤں، فضاؤں، قافلوں کو پیغام دیتے کہ حضورؐ تک میرا اسلام پہنچادینا میرے نبی نے کہا تھا اویس کیا ہوا اگر دنیا میں تم سے ملاقات نہ ہوسکی، کل قیامت کے دن جنت میں ملاقات ہوجائے گی۔ پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا کہ اویس سے عمرؓ اور علیؓ کی ملاقات ہوگی آپ نے حضرت عمرؓ اور حضرت علیؓ کو اپنا خرقہ مبارک دیا اور ارشاد فرمایا جب تمہاری اویس سے ملاقات ہو تو یہ خرقہ اُسے بطور ہدیہ کے پیش کرنا اور میری امت کی بخشش کے لئے اویس سے دعا کرانا، حضرت عمرؓ کے دور خلافت میں حضرت عمرؓ اور حضرت علیؓ کا کوفہ جانا ہوا اہل نجد سے معلومات حاصل کرکے اویس سے ملاقات کی خرقہ مبارک پیش کیا اور امت کے لئے دعا کی درخواست کی حضرت اویس قرنی نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا

خرقہ مبارک زیب تن کیا اور امت محمدیہ کی بخشش کے لئے خصوصی دعا فرمائی!

حضرت اویس قرنی تین تین دن ورات مسلسل بغیر کھائے، پیئے، سوئے

اللہ کی عبادت میں مصروف رہتے

غزوہ اُحد میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا دانت مبارک شہید ہوا تو آپ نے اپنے تمام دانت توڑ دیئے کہ نہ جانے میرے محبوب کا کونسا دانت شہید ہوا ہے

یہ ادب ومحبت کا اعلیٰ مقام تھا!

شام ہونے کو ہے، جلنے کو ہے شمع محفل
سانس لینے کی بھی فرصت نہیں پروانے کو

حضرت حسن بصریؒ کا واقعہ

حضرت حسن بصریؒ نے ایک سو تیس صحابہ کرام کی زیارت فرمائی جن میں سے ستر بدری صحابہ تھے، آپ حسنؓ بن علی کے شاگرد تھے آپ نے ستر سال تک علم ومعرفت کی مجلس سجائے رکھی آپ ہفتہ میں ایک مرتبہ وعظ ارشاد فرماتے اور اگر حضرت رابعہ بصریہؒ موجود نہ ہوتیں تو وعظ نہ کرتے اور ارشاد فرماتے

ہاتھیوں کی غذا چیونٹیوں کو نہیں دی جاسکتی۔

قیس جنگل میں اکیلا ہے مجھے جانے دو
خوب گزرے گی جو مل بیٹھیں گے دیوانے دو

حضرت مالکؒ بن دینار کا واقعہ

حضرت مالکؒ بن دینار حضرت حسن بصریؒ کے رفیق تھے ایک مرتبہ حضرت مالکؒ کا ایک دہریہ سے مناظرہ ہوگیا ہر ایک اپنے دلائل دے رہا تھا، فیصلہ نہ ہو پا رہا تھا تو

مالک بن دینار نے کہا اب فیصلہ یوں ہوگا کہ ہم دونوں آگ میں ہاتھ ڈالتے ہیں جس کا ہاتھ جل گیا اس کا مذہب جھوٹا اور جس کا ہاتھ نہ جلا اُس کا مذہب سچا۔ اب دہریہ پس وپیش کرنے لگا تو حضرت مالک بن دینار نے اس کا ہاتھ پکڑا اور اپنا اور اس کا ہاتھ آگ میں ڈال دیا، اب حیرت انگیز طور پر کسی کا ہاتھ نہ جلا لوگوں میں شور مچ گیا، حضرت مالک بن دینار بھی اس معاملے پر حیران رہ گئے، تو غیب سے آواز آئی اے میرے بندے! جس کا ہاتھ تیرے ہاتھ میں آجائے اُسے میری آگ کیسے جلا سکتی ہے۔ ہاں اگر اس دہریہ نے اپنا ہاتھ الگ آگ میں ڈالا ہوتا تو آگ ضرور اسے جلا کر راکھ کر دیتی!

عشق کی چوٹ تو پڑتی ہے دلوں پر یکساں
ظرف کے فرق سے آواز بدل جاتی ہے

حضرت رابعہ بصریہؒ کا واقعہ

حضرت رابعہ بصریہؒ نے ایک جوان کو سر پر پٹی باندھے ہوئے دیکھا تو پوچھا بیٹا کیا بات ہے؟ سر پر پٹی کیوں باندھ رکھی ہے؟

جواب دیا میرے سر میں درد ہے۔

رابعہ نے پوچھا بیٹا تیری عمر کیا ہے؟

جواب دیا تیس سال۔

پوچھا پہلے کبھی سر کا درد ہوا۔

جواب دیا نہیں۔

تو رابعہ بصریہ نے کہا، بیٹا، تیس سال تجھے سر میں درد نہ ہوا تو نے شکر کی پٹی نہ باندھی

لیکن ایک دن سر میں درد ہوا تو شکایت کی پٹی باندھ کر دنیا کو دکھاتا پھرتا ہے۔

آج ہیں خاموش وہ دشت جنوں پرور جہاں
رقص میں لیلیٰ رہی لیلیٰ کے دیوانے رہے

قیس پیدا ہوں تیری محفل میں یہ ممکن نہیں
تنگ ہے صحرا تیرا محمل ہے بے لیلیٰ تیرا

حضرت فضیلؒ بن عیاض کا واقعہ

حضرت فضیلؒ بن عیاض ڈاکوؤں کے سردار تھے ایک رات کسی قافلے کو لوٹنے کے ارادے سے حملہ آور ہوئے تو ایک آدمی قافلے میں یہ آیت تلاوت کر رہا تھا۔

اَلَمْ یَأْنِ لِلَّذِیْنَ آمَنُوْا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِكْرِ اللهِ. (حدید: ۱۶)

کیا ابھی ایمان والوں کیلئے وقت نہیں آیا کہ ان کے دل اللہ کی یاد میں جھک جائیں۔

آیت سنی، چوٹ دل پر لگی، فوراً توبہ کر لی، اور قافلوں کو لوٹنے کی بجائے دلوں پر ڈاکے ڈالنے لگے۔ اور اولیاء اللہ کی صف میں شامل ہو گئے۔

اے دل تمام نفع ہے سودائے عشق میں
اِک جاں کا زیاں ہے سو ایسا زیاں نہیں

ہارون الرشید کا واقعہ

ایک اللہ والے نے ہارون رشید سے پوچھا اگر تم جنگل میں راستہ بھٹک جاؤ، گرمی اور پیاس کی شدت میں موت سامنے نظر آنے لگے تب کوئی ایک گلاس ٹھنڈے پانی کی بولی لگائے تو اسے انعام میں کیا دو گے کہا، آدھی سلطنت،

پھر پوچھا کہ وہی پانی مثانے میں رک جائے، پیشاب بن کے باہر نہ آئے، موت سامنے نظر آنے لگے ایسے میں کوئی حکیم علاج کرے، پیشاب کا اخراج کرائے، جان بچائے کیا انعام دو گے کہا، آدھی سلطنت

اللہ والے نے کہا تیری ساری سلطنت اور اللہ کی ادنیٰ نعمت ایک گلاس پانی ایک برابر، ایسی سلطنت پر کیا ناز کرنا۔

جلال بادشاہی ہو یا جمہوری تماشہ ہو
جدا ہو دیں سیاست سے تو رہ جاتی ہے چنگیزی

صبح کے تخت نشین، شام کے مجرم ٹھہرے
ہم نے پل بھر میں، نصیبوں کو بدلتے دیکھا ہے

جو اللہ کی مرضی

کسی نے ایک اللہ والے سے پوچھا، آپ کا کیا حال ہے؟ تو اللہ والے نے جواب دیا اس شخص کا کیا حال پوچھتے ہو۔ جس کی مرضی پر دونوں جہانوں کا نظام اور کارخانے چل رہے ہیں۔ اس نے پوچھا کیا آپ واقعی اس درجے کے انسان ہیں

تو اللہ والے نے کہا، ہاں میں اس درجے کا بندہ ہوں

اور کہا بات یہ ہے کہ دونوں جہان اللہ کی مرضی سے چل رہے ہیں اور میں نے اپنی مرضی کو اللہ کی مرضی میں فنا کر دیا ہے جو اللہ کی مرضی وہی میری مرضی، تو اس لئے میں نے کہا دونوں جہان میری مرضی سے چل رہے ہیں۔

دو عالم سے کرتی ہے بیگانہ دل کو
عجب چیز ہے لذتِ آشنائی

جدھر مولیٰ اُدھر شاہ دولہ

انڈیا میں جمنا کنارے عبداللہ پور گاؤں میں شاہ دولہ نامی ایک مجذوب بزرگ رہتے تھے ایک دفعہ برسات میں جمنا کا پانی چڑھا اور گاؤں کی حفاظتی دیوار کے گرنے کا خدشہ پیدا ہو گیا تو لوگ دعا کے لئے شاہ دولہ کے پاس گئے کہ حضرت پانی چڑھ رہا ہے حفاظتی بند اور دیوار کے گرنے اور بستی کے ڈوبنے کا خطرہ ہے آپ دعا فرمادیں تا کہ پانی اُتر جائے اور ہم محفوظ ہو جائیں تو شاہ دولہ نے پوچھا کیا واقعی پانی چڑھ رہا ہے اور بستی کے ڈوبنے کا خطرہ ہے جواب ملا بالکل ایسا ہی ہے۔

تو مجذوب نے نعرہ لگا دیا، جدھر مولیٰ اُدھر شاہ دولہ،

اور کہا اگر اللہ کی مرضی یہی ہے تو میری مرضی بھی یہی ہے کہ ہم سب اور بستی ڈوب جائے۔ کیونکہ ہم اللہ کی ہر ہر ادا و قضا پر راضی ہیں۔

یہ تو اللہ والوں کا عمل ہے۔ جبکہ عام لوگوں کی یہ حالت ہے کہ اگر کوئی اچانک حادثہ پیش آجائے تو بعض بے وقوف لوگ کہتے ہیں یہ حادثہ بے وقت ہوا، یا کسی آدمی کا اچانک یا جوانی میں انتقال ہو جائے تو کہتے ہیں بے وقت موت آئی یا بعض لوگ کہتے ہیں فلاں بے موت مارا گیا، یہ سب غلط اور فضول باتیں ہیں اللہ کے ہاں کوئی چیز، بے وقت، بے محل، اور بے موقع نہیں ہوتی بلکہ ہر چیز، بروقت، برمحل اور برموقع ہوتی ہے اللہ کی رضا اور حکم سے ہوتی ہے۔

ترکِ جاں و ترکِ مال و ترکِ سر
در طریق عشق، اول منزل است
نہ من تنہا دریں میخانہ مستم
جنید و شبلی و عطار ہم مست

اللہ والوں کی حکومت

بادشاہوں کی حکومت جسموں پر اور اللہ والوں کی حکومت دلوں پر ہوتی ہے
اللہ والے برسرزمین ہوں تب دلوں کے بادشاہ اور اگر اللہ والے زیرزمین چلے جائیں تب بھی دلوں کے بادشاہ ہوتے ہیں۔
ایک عیسائی نے انڈیا کا مطالعاتی دورہ کیا اور واپس جا کر اُس نے اسلام اور مسلمانوں پر کتاب لکھی اور اس نے کہا میں نے ہندوستان میں ایک عجیب منظر دیکھا کہ ایک آدمی قبر میں لیٹا ہوا ہے اور پورے ہندوستان پر حکمرانی کر رہا ہے۔
اور اُسے کہا بھی سلطان الہند جاتا ہے۔
اس نے خواجہ معین الدین چشتی اجمیری کو مراد لیا۔
جن کے ہاتھ پر ننانوے لاکھ افراد نے اسلام قبول کیا تھا۔
اس لئے جب انبیاء عظام کا نام آتا ہے سلام اللہ علیہم اجمعین کہتے ہیں۔
جب حضور کا نام آتا ہے صلی اللہ علیہ وسلم کہتے ہیں۔
جب صحابہ کرام کا نام آتا ہے رضی اللہ عنہم کہتے ہیں
جب علماء، اولیاء، محدثین، مفسرین کا نام آتا ہے رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کی دعا دیتے ہیں۔
لیکن ان اعزازات وانعامات سے دنیوی تاج وتخت والے محروم رہتے ہیں۔

وہ ادائے دلبری ہو کہ نوائے عاشقانہ
جو دلوں کو فتح کرلے وہی فاتح زمانہ

سن تو سہی جہاں میں ہے تیرا فسانہ کیا
کہتی ہے تجھ کو خلق خدا غائبانہ کیا

آقا اور غلام

ایک آدمی نے غلام خریدا اور اُس سے پوچھا تیرا نام کیا ہے اس نے جواب دیا، جو آپ رکھ دیں۔ پوچھا کیا کھاؤ گے جواب دیا، جو کھلا دو، پوچھا کیا پہنو گے، جواب دیا جو پہنا دو، پوچھا کہاں سوئے گا، جواب دیا جہاں سلا دو، آقا نے کہا کیا تیری اپنی کوئی مرضی نہیں ہے جواب دیا، جب آپ آقا اور میں غلام تو میری مرضی ختم اور آپ کی مرضی شروع۔

ایک مرتبہ آقا اور غلام خریداری کے لئے بازار گئے، نماز کا وقت ہو گیا۔ غلام نے نماز کے لئے آقا سے اجازت لی اور مسجد میں داخل ہو گیا اور آقا مسجد کے باہر غلام کے انتظار میں کھڑا ہو گیا۔ غلام نے کافی دیر لگا دی آقا باہر سے بلاتا رہا، گالیاں دیتا رہا بالآخر غلام مسجد سے باہر آیا تو آقا نے اُسے ڈانٹا اور کہا کم بخت، اتنی دیر لگا دی، تیرے انتظار میں میری حالت خراب ہو گئی غلام نے کہا آقا تاخیر کی معذرت چاہتا ہوں، بات دراصل یہ ہے کہ وہ مجھے آنے نہ دیتے تھے، آقا نے پوچھا کون؟ غلام نے کہا آقا جو تجھے اندر نہیں آنے دیتے تھے وہ مجھے باہر نہیں آنے دیتے تھے۔

جب سے دیکھا ہے انہیں اپنا مجھے ہوش نہیں
جانے کیا چیز وہ نظروں سے پلا دیتے ہیں

نوکر، غلام اور عبد کی مثال

نوکر آٹھ دس گھنٹے کا نوکر اور ملازم ہوتا ہے۔
باقی وقت آزاد ہوتا ہے اور اپنی ذاتی زندگی گزارتا ہے
غلام چوبیس گھنٹے اپنے آقا کا غلام اور وفادار ہوتا ہے

لیکن اپنے آقا کی عبادت نہیں کرتا اُسے سجدے نہیں کرتا
اور عبد چوبیس گھنٹے اپنے معبود کا وفادار اور عبادت گزار رہتا ہے۔
تاکہ میرا رب رحمان مجھ سے راضی اور خوش ہو جائے۔

ذاتِ معبود جاودانی ہے
باقی جو کچھ ہے وہ فانی ہے

منت منہ کہ خدمتِ سلطاں ہمی کنی
منت ازو شناس کہ خدمت گذاشتہ

سلطان محمود غزنوی اور لونڈی کا واقعہ

سلطان محمود غزنوی تخت اقتدار پر بیٹھا تھا
سامنے وزیر مشیر موجود تھے، میزوں پر سونے چاندی، ہیرے اور جوہر کے ڈھیر لگے تھے،
اچانک سلطان کے دل میں خیال آیا اور اس نے اعلان کر دیا، جس کا ہاتھ جس چیز پر
پڑ جائے، جس کے ہاتھ میں جو چیز آجائے وہ چیز اُسی کی
لوگ سونے چاندی کی طرف دوڑے اور مال و دولت پر قبضہ کرنے لگے،
لیکن ایک سیاہ فام لونڈی سلطان کو پنکھا جھل رہی تھی وہ ویسے ہی پنکھا جھلتی رہی،
مال و دولت کی طرف جھپٹی اور لپٹی نہیں
سلطان نے حیرت کے ساتھ اُس پر نظر ڈالی اور تعجب کے ساتھ اُس کے عمل کو دیکھا اور کہا،
اری پگلی، نادان، تو نے سنا نہیں میں نے کیا اعلان کیا اور تو نے دیکھا نہیں مال و دولت
کے طلبگار کیسے سونے اور چاندی پر حملہ آور ہوئے ہیں، لونڈی نے کہا آقا پھر کہیں،
بات مجھے سمجھ نہیں آئی، سلطان نے کہا میں نے یہی اعلان کیا ہے، جس کا ہاتھ جس چیز

پر پڑ جائے وہ چیز اُسی کی، لونڈی نے کہا، آقا پھر اپنی بات پر قائم رہئے گا، لونڈی نے کہا آقا پھر سنو، کسی کو سونا پسند، کسی کو چاندی پسند، کسی کو ہیرے اور جوہر پسند، میرے آقا مجھے تو پسند ہے، یہ کہہ کر لونڈی نے اپنا ہاتھ سلطان کے کندھے پر رکھا اور کہا آقا، جب تو میرا ہے تو پھر یہ سب کچھ میرا ہے

اسی لئے اہل اللہ صرف اللہ کے طلب گار بنتے ہیں اور اللہ سے بھی صرف اللہ کو مانگتے ہیں کیونکہ انہیں خبر ہے، جب رب ملا، تو سب ملا

ہاتھ نکلے اپنے دونوں کام کے
دل کو تھاما ان کا دامن تھام کے

سلطان محمود غزنوی اور ایاز کا واقعہ

سلطان محمود غزنوی کے دربار میں ایک بیش قیمت ہیرا لایا گیا، سلطان نے وزیروں، مشیروں کو حکم دیا اس ہیرے کے ٹکڑے ٹکڑے کردو

سب نے انکار کیا اور بادشاہ سے درخواست کی اس قیمتی ہیرے کو ضائع نہ کیا جائے ان لوگوں نے ہیرے کی قدر و قیمت کو جانا لیکن آقا اور سلطان کے حکم کی قدر و قیمت کو نہ جانا

اب سلطان نے اپنے غلام ایاز کو حکم دیا تو اس نے فوراً ہیرے کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا کیونکہ اُس کی نظروں میں اصل قدر و قیمت اپنے آقا اور سلطان کے حکم کی تھی۔

جبکہ ہیرا اس کی نظروں میں ایک پتھر سے زیادہ وقعت نہیں رکھتا تھا

اسی طرح اہل اللہ کی نظروں میں کائنات اور اس کے عجائبات نہیں

بلکہ کائنات کے خالق اور مالک کی اہمیت اور قدر و قیمت ہوتی ہے!

اس لئے اللہ والے ہر وقت اپنے رب رحمٰن کی رضا کی جستجو میں رہتے ہیں اور احکام خداوندی پر عمل پیرا ہوتے ہیں۔

خونے نہ کردہ ایم، کسے رانہ کشتہ ایم
جرم ہمیں کہ عاشق روئے تو گشتہ ایم

حضرت عبداللہ بن مبارک اور لوہار کا واقعہ

حضرت عبداللہ بن مبارک بہت بڑے محدث، بزرگ اور اللہ والے تھے اُن کی وفات ہوئی اور کچھ عرصہ بعد اُن کا ایک ہمسایہ لوہار تھا اس کی بھی وفات ہوگئی، کسی اللہ والے نے خواب میں دیکھا کہ جنت میں وہ لوہار بھی اسی مقام، مرتبہ اور درجہ میں ہے جہاں عبداللہ بن مبارک ہیں،

اللہ والے کو بڑی حیرت ہوئی، اور انہوں نے سوچا کہاں عبداللہ بن مبارک اور کہاں لوہار، لیکن جنت میں دونوں کا درجہ اور مقام یکساں، یہ کیسے ہوسکتا ہے اور اُس لوہار کا کونسا ایسا عمل تھا جو عنداللہ مقبول ہوا اور اُسے یہ مقام اور درجہ دلایا،

تحقیق حال کیلئے اُس لوہار کے گھر گئے اور اُس کی بیوی سے پوچھا تیرے خاوند کا کیا عمل تھا جس نے اُسے جنت میں بھی عبداللہ بن مبارک جیسے ولی اللہ کا ہمسایہ اور ساتھی بنادیا!

بیوی نے جواب دیا اُس کے دو عمل خاص تھے

(۱) جب بھی اذان کی آواز سنتا فوراً نماز کیلئے مسجد جاتا اور کہتا کہ میرے اللہ نے مجھے بلایا ہے

(۲) جب بھی عبداللہ بن مبارک کو دیکھتا تو اسی آرزو اور خواہش کا اظہار کرتا کہ کاش میں بھی، علم و عمل اور کردار و اخلاق میں ابن مبارک جیسا ہوتا،

بس اللہ کو اُس کی یہی ادا پسند آ گئی کہ اسے دنیا میں نیکی سے اور نیک لوگوں سے پیار تھا، اللہ سے اور اہل اللہ سے پیار تھا

اس لئے اُسے آخرت میں بھی جنت کا داخلہ دے کر اللہ والوں کا ساتھی بنا دیا

ظاہر کی آنکھ سے نہ تماشا کرے کوئی
ہو دیکھنا تو دیدۂ دِل وَا کرے کوئی

شیخ سعید حلبیؒ کا واقعہ

شیخ سعید حلبیؒ دمشق کی جامع مسجد میں درسِ حدیث ارشاد فرما رہے تھے

پاؤں زخمی تھا اس لئے ٹانگ پھیلا کے بیٹھے تھے!

اِتنے میں دمشق کا گورنر ابراہیم پاشا اپنے لاؤلشکر سمیت شیخ سے ملاقات کے لئے جامع مسجد میں داخل ہوا اور درسِ حدیث میں شریک ہوا، لیکن شیخ، حدیثِ یار، میں مصروف رہے اور گورنر کی طرف قطعاً کوئی توجہ نہیں دی اور ٹھنڈا گرم، پوچھنا تو دور کی بات ہے اپنی زخمی ٹانگ کو بھی گورنر کے اعزاز میں نہیں سمیٹا اور اُسی ہیئت میں، درسِ حدیث، میں مصروف رہے، وقت کا گورنر شیخ کے، درسِ حدیث، سے محظوظ بھی ہوا اور شیخ کے انداز سے مرعوب بھی ہوا اور واپس پلٹ گیا

دوسرے دن اُس نے دراہم و دنانیر سے بھری ہوئی تھیلی شیخ سعید حلبی کے لئے بطور ہدیہ کے بھیجی اور قبول کرنے کی درخواست کی

لیکن شیخ نے ہدیہ قبول نہ کیا اور قاصد کو پیغام دیا کہ گورنر کو میری جانب سے یہ جملہ بطور ہدیہ کے پیش کر دینا،

اَلَّذِیْ یَمُدُّ رِجْلَهٗ لَا یَمُدُّ یَدَهٗ　جو پاؤں پھیلاتا ہے وہ ہاتھ نہیں پھیلایا کرتا

فرمایا، اگر تیرے اقتدار اور لاؤ لشکر کا مجھ پر رعب ہوتا تو تیری آمد پر میں اپنی زخمی ٹانگ سمیٹ لیتا اور اگر تیرے مال و دولت کا مجھے لالچ ہوتا تو آج میں اپنا ہاتھ پھیلا لیتا اور فرمایا سنو، مجھے ڈر بھی اپنے اللہ سے ہے اور اُمید بھی اپنے اللہ سے ہے غیر اللہ اور ماسوی اللہ سے میں نے ساری امیدیں اور رابطے ختم کر دیئے ہیں۔

سرِ دین صدقِ مقال و اکل حلال
خلوت و جلوت تماشائے جمال

کہاں سے اے اقبال تو نے سیکھی ہے یہ درویشی
کہ چرچا بادشاہوں میں ہے تیری بے نیازی کا

مولانا جمال الدینؒ کا واقعہ

ایک تاتاری سردار نے غصے کے عالم میں مولانا جمال الدین سے پوچھا، میرے کُتے کی عزت زیادہ ہے یا تمہاری، مولانا نے بڑے صبر و تحمل سے جواب دیا اس کا فیصلہ ابھی نہیں ہوسکتا، اس کا فیصلہ میری موت کے وقت ہوگا، اگر میری موت ایمان پر آئی تو میری عزت زیادہ اور اگر میری موت ایمان پر نہ آئی تو تیرے کتے کی عزت زیادہ

کیونکہ میری عزت تب بنے گی جب میرا آقا مجھ سے راضی ہوگا اور میرے آقا اور مولیٰ کی رضا اور خوشنودی کا اظہار میرے ایمان اور خیر کے خاتمہ کے ساتھ ہوگا!

یہ اخلاص اور جذبہ دیکھ کر وہ تاتاری سردار اور اُس کی پوری شاخ مسلمان ہوگئی

آئینِ جواں مرداں حق گوئی و بے باکی
اللہ کے شیروں کو آتی نہیں رُوباہی

ارے دو ہی تو ٹھکانے ہیں آزاد منش انسانوں کے
تخت جگہ آزادی کی یا تختہ مقام آزادی کا

ہے عیاں یُورشِ تاتار کے فسانے سے
پاسباں مل گئے کعبہ کو صنم خانے سے

اللہ رب العزت ہمیں بھی اہل اللہ کی شان نصیب فرمائیں
اور اہل اللہ کی صف میں شامل فرمائیں۔ آمین!

وآخر دعوانا ان الحمدللہ رب العالمین

فضائل تصوف

از افادات

شیخ الحدیث حضرت درخواستیؒ کے جانشین
شیخ الحدیث والتفسیر خطیب اسلام

پیر طریقت حضرت مولانا **حماد اللہ صاحب درخواستی** مدظلہ علوم درخواستی امین وناشر

مہتمم ۔ مرکزی جامعہ عبداللہ بن مسعود خان پور
مرکزی راہنما ۔ جمعیت علماء اسلام پاکستان
نائب امیر مرکزیہ ۔ مجلس علماء اہلسنت والجماعت پاکستان

ناشر

مکتبہ شیخ درخواستی جامعہ عبداللہ بن مسعود خان پور
گرین ٹاؤن ضلع رحیم یار خان پوسٹ کوڈ 5
Web: www.shaikhdarkhwasti.org Mob: 0300-0939448

فضائل تصوف

تصوف کی ضرورت

انسان دو چیزوں سے مرکب ہے۔ ایک جسم، دوسرا روح،
جسم عالم سفلی سے ہے اس لئے اس کی غذا بھی اللہ تعالیٰ نے عالم سفلی سے بنائی
جیسے گندم، چاول، دودھ، مکھن، سبزی وغیرہ
روح عالم علوی سے ہے اس لئے اس کی غذا بھی عالم علوی سے بنائی،
جیسے نماز، تلاوت قرآن، ذکر، مراقبہ وغیرہ.....
ظاہری غذا سے جسم کو طاقت ملتی ہے۔ اور باطنی غذا سے روح کو طاقت ملتی ہے
لیکن جس طرح جسم بیمار ہوتا ہے اسی طرح روح بھی بیمار ہوتی ہے
تو جسمانی بیماریوں کا علاج جسمانی معالج یعنی حکماء واطباء وڈاکٹروں سے ہوتا ہے۔
وہ مرض ظاہری کی تشخیص کرتے ہیں پھر اس کے مطابق علاج تجویز کرتے ہیں۔
اسی طرح رُوحانی بیماریوں کا علاج رُوحانی معالج یعنی علماء، وصلحاء واتقیاء سے ہوتا ہے
وہ ہر رُوحانی بیماری کا علاج بتلاتے ہیں
جسم کی بیماری سے جان کو نقصان ہوتا ہے، مگر رُوحانی بیماریوں سے ایمان کو نقصان ہوتا ہے
اس لئے ہر مسلمان کو جان سے زیادہ ایمان کی سلامتی کی فکر کرنی چاہئے اور اس کے لئے
تصوف کا حاصل کرنا ضروری ہے تا کہ انسان تندرست رہے اور شریعت پر چلتا رہے

مَن کی دولت ہاتھ آتی ہے تو پھر جاتی نہیں
تَن کی دولت چھاؤں ہے آتا ہے دھن جاتا ہے دھن

تصوف کی حقیقت

بعض لوگ کشف وکرامات وتصرفات کوتصوف کا نام دیتے ہیں اور بعض نے افعال و احوال ومراقبات کوتصوف کہااور بعض نے کہا کہ تصوف سے مقصد دنیاوی کاموں میں فتح وکامیابی کا وعدہ اور آخرت میں بخشوانے کی ذمہ داری اور بعض نے کہا کہ اس سے مقصد یہ ہے کہ پیر کی توجہ سے مُرید کی خود بخود اصلاح ہوجائے کہ گناہ کا خیال بھی نہ آئے اور خود بخود عبادت کے کام ہوتے رہیں اور عبادت میں کوئی خطرات نہ آئیں۔ اور بعض نے وحدت الوجود یا وحدت الشہود کے نظریات کوتصوف کہا اور بعض نے تصوف وسلوک وطریقت کوشریعت کی ضد کہا اور بعض جاہل صوفیوں نے شریعت کا درجہ کم کردیا اور طریقت کا درجہ زیادہ کردیا یہ گمراہی کے راستے ہیں۔

تصوف کی حقیقت شریعت کے احکام پر چل کر اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنا ہے

کیونکہ طریقت شریعت کے تابع ہے۔

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، **الطریقہ والمعرفۃ کلاھما وزیران الشریعۃ.** طریقت ومعرفت دونوں شریعت کے وزیر ہیں اور فرمایا **الطریقۃ خلافُ الشریعۃزندقۃ** جوطریقت، شریعت کے خلاف ہے وہ بے دینی ہے۔

محال است سعدی کہ راہِ صفا
تواں رفت جُز در پئے مصطفیٰ

مرشد کی ضرورت

اللہ تعالیٰ کی عادت و قانون اسی طرح جاری ہے کہ کسی فن میں کمال بغیر استاد کے حاصل نہیں ہوتا تو جس طرح انسان ظاہری امور میں کسی کی شاگردی حاصل کر کے ان امور کے حاصل کرنے کے طریقے سیکھتا ہے تو اسی طرح باطنی امور میں کمال حاصل کرنے کے لئے بھی شیخ کامل کی بیعت کے بغیر چارہ نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ تک پہنچنے کے لئے سب سے زیادہ آسان راستہ یہی ہے۔

لفظ تو لفظ سکھاتے ہیں
آدمی کو آدمی بناتے ہیں

کالج سے نہ مکتب کے در سے ہے پیدا
دین ہوتا ہے بزرگوں کی نظر سے پیدا

جب سے دیکھا ہے انہیں اپنا مجھے ہوش نہیں
جانے کیا چیز وہ نظروں سے پلا دیتے ہیں

بیعت کا ثبوت

تین آیاتِ قرآنیہ

(۱) یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَابْتَغُوْٓا اِلَیْهِ الْوَسِیْلَةَ وَجَاهِدُوْا فِیْ سَبِیْلِهٖ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ (مائدہ: ۳۵)

اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور اللہ کا قُرب تلاش کرو اور اللہ کے راستے میں جہاد کرو

تا کہ تم کامیابی حاصل کرسکو

(۲) اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَکَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰہَ یَدُاللّٰہِ فَوْقَ اَیْدِیْھِمْ فَمَنْ نَّکَثَ فَاِنَّمَا یَنْکُثُ عَلٰی نَفْسِہٖ وَمَنْ اَوْفٰی بِمَا عَاھَدَ عَلَیْہُ اللّٰہَ فَسَیُؤْتِیْہِ اَجْرًا عَظِیْمًا. (فتح: ۱۰)

جولوگ آپ سے بیعت کررہے ہیں بے شک اللہ سے بیعت کررہے ہیں، اللہ کا ہاتھ ان کے ہاتھوں پر ہے جس نے عہد توڑا اس کے عہد توڑنے کا وبال اسی پر ہوگا اور جو اس بات کو پورا کرے گا جس پر خدا سے عہد کیا تو عنقریب خدا اُسے بڑا اَجر دے گا۔

(۳) یٰاَیُّھَا النَّبِیُّ اِذَا جَاءَکَ الْمُؤْمِنَاتُ یُبَایِعْنَکَ عَلٰٓی اَنْ لَّا یُشْرِکْنَ بِاللّٰہِ شَیْئًا وَّلَا یَسْرِقْنَ وَلَا یَزْنِیْنَ وَلَا یَقْتُلْنَ اَوْلَادَھُنَّ وَلَا یَاْتِیْنَ بِبُھْتَانٍ یَّفْتَرِیْنَہٗ بَیْنَ اَیْدِیْھِنَّ وَاَرْجُلِھِنَّ وَلَا یَعْصِیْنَکَ فِیْ مَعْرُوْفٍ فَبَایِعْھُنَّ وَاسْتَغْفِرْ لَھُنَّ اللّٰہَ اِنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ. (ممتحنہ: ۱۲)

اے نبیؐ جب مسلمان عورتیں آپ کے پاس آئیں کہ آپ سے ان باتوں پر بیعت کریں کہ اللہ کے ساتھ کسی شئی کو شریک نہ کریں گی، اور نہ چوری کریں گی۔ اور نہ زنا کریں گی اور نہ اپنے بچوں کو قتل کریں گی اور نہ لاویں گی بہتان کہ باندھ لیویں اس کو درمیان ہاتھ اپنے کے اور پاؤں اپنے کے اور نہ نافرمانی کریں گی تیری، کسی حکم شرعی میں پس آپ ان کو بیعت کرلیا کریں اور ان کے لئے اللہ سے مغفرت طلب کریں، تحقیق اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

تین احادیث نبویہ

(۱) عَنْ جَرِیْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ الْبَجَلِی قَالَ بَایَعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

وَسَلَّمَ عَلٰی اِقَامَةِ الصَّلٰوةِ وَاِیْتَاءِ الزَّکٰوةِ وَالنُّصْحِ لِکُلِّ مُسْلِمٍ.

(رواہ البخاری)

حضرت جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی نماز قائم کرنے اور زکوٰۃ ادا کرنے اور ہر مسلمان کی خیر خواہی کرنے پر۔

(۲) عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِکِ الْاَشْجَعِیِّ قَالَ کُنَّا عِنْدَالنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَبْعَةً اَوْثَمَانِیَةً اَوْتِسْعَةً فَقَالَ اَلَا تُبَایِعُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَبَسَطْنَا اَیْدِیْنَا فَقَالَ قَائِلٌ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّا قَدْبَایَعْنَاکَ فَعَلٰی مَانُبَایِعُکَ قَالَ اَنْ تَعْبُدُو اللّٰہَ وَلَا تُشْرِکُوْا بِہٖ شَیْئًا وَتُصَلُّوا الصَّلٰوتِ الْخَمْسِ وَتَسْمَعُوْا وَتُطِیْعُوا وَاَسَرَّ کَلِمَةً خَفِیَّةً قَالَ وَلَا تَسْئَلُوا النَّاسَ شَیْئًا فَلَقَدْ رَاَیْتُ بَعْضَ اُولٰئِکَ النَّفَرِیَسْقُطُ سَوْطُہٗ فَلَا یَسْئَالُ اَحَدًا یُنَاوِلُہٗ

(رواہ ابن ماجہ)

حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے (سات یا آٹھ یا نو آدمی) آپ نے فرمایا کہ تم رسول خدا سے بیعت نہیں کرتے۔ ہم نے اپنے ہاتھ پھیلائے اور عرض کیا کس چیز پر آپ کی بیعت کریں یارسول اللہ! تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان امور پر کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو اور پانچوں نمازیں پڑھو اور احکام سنو اور مانو اور ایک بات آہستہ فرمائی وہ یہ کہ لوگوں سے کوئی چیز مت مانگو، راوی کہتے ہیں کہ میں نے ان میں سے بعض حضرات کی یہ حالت دیکھی کہ اتفاقاً چابک گر پڑا تو وہ بھی کسی سے نہ مانگا کہ اٹھا کر اس کو دے دے بلکہ خود اس کو اٹھایا۔

(۳) عَنْ عُبَادَةَؓ بْنِ صَامِتٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَوْلَهٗ عِصَابَةٌ مِنْ اَصْحَابِهٖ بَايِعُوْنِيْ عَلٰى اَنْ لَّا تُشْرِكُوْا بِاللهِ شَيْئًا وَّلَا تَسْرِقُوْا وَلَا تَزْنُوْا وَلَا تَقْتُلُوْا اَوْلَادَكُمْ وَلَاتَاْتُوْا بِبُهْتَانٍ تَفْتَرُوْنَهٗ بَيْنَ اَيْدِيْكُمْ وَاَرْجُلِكُمْ وَلَاتَعْصُوْا فِيْ مَعْرُوْفٍ فَمَنْ وَّفٰى مِنْكُمْ فَاَجْرُهٗ عَلَى اللهِ وَمَنْ اَصَابَ مِنْ ذَالِكَ شَيْئًا فَعُوْقِبَ بِهٖ فِي الدُّنْيَا فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَهٗ وَمَنْ اَصَابَ مِنْ ذَالِكَ شَيْئًا ثُمَّ سَتَرَهُ اللهُ عَلَيْهِ فَهُوَ اِلَى اللهِ اِنْ شَآءَ عَفَا عَنْهُ وَاِنْ شَآءَ عَاقَبَهٗ فَبَايَعْنَاهُ عَلٰى ذٰلِكَ. (متفق علیہ)

حضرت عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اردگرد صحابہؓ کی ایک جماعت بیٹھی ہوئی تھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے ساتھ بیعت کرو کہ اللہ کے ساتھ شرک نہ کروگے اور نہ چوری کروگے اور نہ زنا کروگے اور اپنی اولاد کو قتل نہ کروگے اور کسی پر خود ساختہ بُہتان نہ باندھوگے اور نیک کاموں میں نافرمانی نہ کروگے، پس تم میں سے جس نے یہ عہد پورا کیا اس کا اَجر خدا کے ذمہ ہے اور جس نے اس کے کچھ خلاف کیا اور دنیا میں اس کو اس کی سزا مل گئی تو یہ سزا اس کا کفارہ ہے اور جس نے ان میں سے کچھ باتوں کے خلاف عمل کیا اور خدا نے اس کی پردہ پوشی کی تو اس کا معاملہ خدا کے ہاتھ میں ہے، چاہے تو معاف کردے چاہے تو سزا دے عبادہ بن صامتؓ کہتے ہیں کہ ہم سب لوگوں نے اس پر بیعت کی۔

بیعت کا طریق

اگر ایک شخص ہے تو مُرشد کے سامنے دوزانو ہوکر بیٹھے اور اپنے دونوں ہاتھ مصافحہ کے طریق پر شیخ کے ہاتھ میں دے اور اگر زیادہ مَردوں کی جماعت ہے تو مُرشد اپنی چادر یا

پگڑی یا رومال پھیلا دے اور ان سے کہے کہ اس کو پکڑ لو..... اور اگر عورتوں کی جماعت ہے تو عورت کے ہاتھ اپنے ہاتھ میں نہ لے یہ حرام ہے بلکہ ان کو پردے میں بٹھا دے اور زبانی ان کو تلقین کرے۔

اَب مُرشد و پیر پہلے خطبہ مسنونہ پڑھے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنُؤْمِنُ بِهٖ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ.

اس کے بعد یہ دو آیتیں پڑھیں۔

يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَابْتَغُوْا اِلَيْهِ الْوَسِيْلَةَ وَجَاهِدُوْا فِيْ سَبِيْلِهٖ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ. اِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللّٰهَ يَدُاللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ فَمَنْ نَّكَثَ فَاِنَّمَا يَنْكُثُ عَلٰى نَفْسِهٖ وَمَنْ اَوْفٰى بِمَا عَاهَدَ عَلَيْهُ اللّٰهَ فَسَيُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا.

اس کے بعد مُرید کو کہے کہ میں جو کچھ کہوں آپ میرے ساتھ ساتھ پڑھتے جائیں۔

اب پہلے ایمان مجمل پڑھے۔

اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ كَمَا هُوَ بِاَسْمَائِهٖ وَصِفَاتِهٖ وَقَبِلْتُ جَمِيْعَ اَحْكَامِهٖ.

اس کے بعد ایمان مفصل پڑھے:

اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَمَلٰئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْقَدْرِ خَيْرِهٖ وَشَرِّهٖ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ.

اس کے بعد پڑھے۔

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِیْکَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ..... پھر پڑھے، اَسْتَغْفِرُاللّٰهَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ.

پھر یہ کلمات کہلوائے:

(۱) یا اللہ تو ایک ہے تیرا کوئی شریک نہیں (۲) حضور صلی اللہ علیہ وسلم تیرے سچے اور آخری پیغمبر ہیں (۳) قرآن مجید تیری سچی اور آخری کتاب ہے (۴) ہماری تمام گناہوں سے توبہ ہے۔ (۵) ہم عہد کرتے ہیں کہ احکام شرعیہ کی پابندی کریں گے (۶) اور غیر شرعی احکام سے بچیں گے۔

اس کے بعد ان کو تلقین کرے عقائد حقہ اپنانا اور اچھے اعمال کرنا، اخلاق حمیدہ حاصل کرنا، تقویٰ کو حاصل کرو، غلط عقائد سے پرہیز کرو، بُری عادات سے بچو، جیسے شرک، بے نمازی، چوری، زنا، غیبت، بہتان، حسد وغیرہ اس کے بعد ہاتھ اُٹھا کر دعاء کرے اس کے بعد اس کو کہے کہ میں نے تجھ کو سلسلہ نقشبندیہ یا قادریہ وغیرہ میں بیعت کیا ہے پھر اس سلسلہ کے مطابق اس کو اسباق واذکار بتلائے۔

ظاہر اور باطن

انسان کا ایک ظاہر ہے اور دوسرا باطن ہے۔

ظاہر جسم وجان ہے اور باطن قلب ورُوح ہے۔

انسان دونوں چیزوں سے مُرکب ہے۔

ظاہر کا عکس باطن پر پڑتا ہے اور باطن کا عکس ظاہر پر پڑتا ہے۔

اس لئے ظاہر اور باطن دونوں کو پاکیزہ ہونا چاہئے۔

تاکہ جب ظاہر کی روشنی باطن پر پڑے تو دل روشن ہو جائے

اور جب باطن کی روشنی ظاہر پر پڑے تو چہرہ منور ہو جائے

اگر جسم میں بدبو ہو تو انسانیت بیزار اور اگر رُوح میں بدبو ہو تو اللہ اور اس کا رسول بیزار اس لئے ظاہر بھی پاک، باطن بھی پاک، جسم بھی پاک، رُوح بھی پاک ہونی چاہئے تاکہ سب کا پیار و محبت نصیب ہو جائے

اب جس کے جی میں آئے وہی پائے روشنی
ہم نے دل جلا کے سرِ بام رکھ دیا

نفس اور شیطان

انسان کے دو بڑے دشمن ہیں ایک نفس امارہ دوسرا شیطان
ایک ظاہری دشمن، دوسرا باطنی دشمن۔
ایک ظاہر کا دشمن، دوسرا باطن کا دشمن۔
دونوں دشمنوں کا مقابلہ کرنا چاہئے۔
اور دونوں دشمنوں کو شکست دینی چاہئے۔

شیطان کو سوجھتی ہے ہر دم نئی نئی
گو سیاہ کار ہے پر روشن دماغ ہے

جنت دو قدم پر

ایک اللہ والا آواز لگا رہا تھا، جنت دو قدم پر۔ جنت دو قدم پر
کسی نے کہا اللہ والے تو نے جنت کو بڑا سستا کر دیا۔
اللہ والے نے کہا، ہاں جنت بڑی سستی ہے صرف دو قدم کے فاصلے پر ہے۔
تم پہلا قدم نفس اور شیطان پر رکھو تمہارا دوسرا قدم جنت میں پڑے گا۔

ہے غنیمت کہ سسکتے ہیں ابھی چند چراغ
بند ہوتے ہوئے بازار سے کیا چاہتے ہو

کائنات کی تخلیق و تقسیم

اللہ رب العزت نے کائنات کو دو انداز سے تخلیق کیا اور دو حصوں میں تقسیم کیا

(۱) عالم اَمر (۲) عالم خَلق۔

عالم اَمر کو یکدم لفظ کُن سے پیدا کیا۔

عالم خَلق کو تدریجاً اپنی قدرت سے پیدا کیا۔

عالم امر عرش سے اوپر ہے۔

عالم خلق عرش سے نیچے ہے۔

اللہ رب العزت کا فرمان ہے۔

اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ. (اعراف: ۵۴)

پیدا کرنا اور حکم دینا اللہ ہی کا کام ہے۔

اے اہلِ نظر، ذوقِ نظر خوب ہے لیکن
جو شے کی حقیقت کو نہ دیکھے وہ نظر کیا

تصوف وسلوک کی دس منزلیں

ہر وَلی اور بُزرگ کو قُربِ الٰہی اور محبتِ الٰہی کے حصول کیلئے تصوف وسلوک کی دس منزلوں سے گزرنا پڑتا ہے۔

پہلی پانچ منزلوں کا تعلق عالم خلق سے ہے اور دوسری پانچ منزلوں کا تعلق عالم اَمر سے ہے۔

پہلی منزل تَزکِیَہ: یعنی تزکیہ نفس اپنے ظاہر کو، یعنی جسم و جان کو پاک کرے اور شریعت کے مطابق ڈھالے۔

دوسری منزل تَصفِیَہ: یعنی تصفیہ قلب اپنے باطن کو، یعنی قلب و رُوح کو مانجھے

اور صاف کرے اور آئینہ کی مانند روشن کرے کہ اس میں، تصویرِ یار، نظر آنے لگے!

دل کے آئینہ میں ہے تصویرِ یار
جب ذرا گردن جھکائی دیکھ لی
دل ڈھونڈتا ہے پھر وہی فرصت کے رات دن
بیٹھے رہیں تصورِ جاناں کئے ہوئے

شام ہوتے ہی چراغوں کو بجھا دیتا ہوں
اِک دل ہی کافی ہے تیری یاد میں جلنے کیلئے

تیسری منزل تَخلِیَہ: اپنے دل سے غیر اللہ کو نکال دے اور ماسوی اللہ کے ہر نقش کو مٹا دے اور اپنے دل کو اللہ کے لئے خالی کر دے۔

ہر تمنا دل سے رخصت ہوگئی
اب تو آجا اب تو خلوت ہوگئی
لاکھ جھڑکو اب کہاں پھرتا ہے دل
ہوگئی اب تو محبت ہوگئی
آگئے پہلو میں راحت ہوگئی
چل دیئے اٹھ کر قیامت ہوگئی

چوتھی منزل تَحلِیَہ: انسانی اوصاف سے نکل کر اب اپنے باطن کو، رحمانی اوصاف، سے سجا دے، سنوار دے تَخَلَّقُوْا بِاَخْلَاقِ اللہ اور اِتَّصِفُوْا بِاَوْصَافِ اللہ کے حکم کا خود کو مصداق بنا دے، جس طرح حلیہ، زیور پہن کر انسان کا ظاہر روشن اور چمکدار ہو جاتا ہے اور جگمگ جگمگ کرنے لگتا ہے، اُسی طرح، رحمانی اوصاف، اپنا کر انسان کا

باطن روشن اور چمک دار ہو جاتا ہے۔ اور جگمگ جگمگ کرنے لگتا ہے!

پھر چھیڑا حُسن نے اپنا قصہ
بس آج کی شب بھی سو چکے ہم

پانچویں منزل تجلّیہ: تجلیات کا سفر۔ اب انسان کے باطن پر اللہ کی تجلی اور نور کا ظہور ہوگا۔ اور انسان اللہ کی تجلی و نور سے اپنے دل کو روشن اور منور ہوتا ہوا پائے گا۔

دل بینا بھی کر خدا سے طلب
کہ آنکھ کا نور دل کا نور نہیں

چھٹی منزل تدنّی: مقامِ عروج، عالم خلق سے عالم اَمر کا سفر۔
اللہ کی قربت کا نصیب ہونا۔ اللہ کی محبت کا نصیب ہونا

دل کیا ہم روح میں اترے ہوتے
تونے چاہا ہی نہیں چاہنے والوں کی طرح

ساتویں منزل تدلّی: اللہ کا مزید قرب اور نزدیکی کا حاصل ہونا۔

دو عالم سے کرتی ہے بیگانہ دل کو
عجب چیز ہے لذت آشنائی

آٹھویں منزل ترقّی: ہر لمحہ، حال و مقام میں ترقی و بلندی کا نصیب ہونا۔

ہر لمحہ تجھے چاہا ہر دم تیری یاد آئی
کیا شام کا سناٹا کیا رات کی تنہائی

نویں منزل تلقّی: ہر لمحہ، اللہ کی عطا و عنایات سے ملاقات کا نصیب ہونا۔

تم میرے پاس ہوتے ہو گویا
جب کوئی دوسرا نہیں ہوتا

دسویں منزل تَوَلّی: مقامِ نزول، عالم اَمر سے واپس عالم خلق کا سفر،

اللہ رب العزت کے عنایات وانعامات، قربت ومحبت کے حصول کے بعد واپسی کا سفر،

اب تو چلتے ہیں میکدہ سے میر
پھر ملیں گے گر خدا لایا

اب انسان کا ظاہر عالم خَلق میں مخلوق کے ساتھ ہوگا لیکن اُس کا باطن عالم اَمر میں اللہ کے حضور ہوگا۔ اب جس سالک کا عروج کامل ہوگا تو اُس کا نزول بھی کامل ہوگا اور زندگی ماتحت الاسباب عام لوگوں کی طرح گزرے گی! اور جس سالک کا عروج ناقص ہوگا تو اس کا نزول بھی ناقص ہوگا اور زندگی مافوق الاسباب خاص لوگوں کی طرح گزرے گی!

پھرتا ہوں دل میں یار کو مہماں کئے ہوئے
سارے جہاں کو کوچۂ جاناں کئے ہوئے

دل کو قابو میں لا

پانی پر تیرنا کمال نہیں، کیونکہ پانی پر تو تنکا اور کچرا بھی تیرتا ہے۔ ہوا میں اُڑنا کمال نہیں، کیونکہ ہوا میں تو مکھی اور مچھر بھی اُڑتا ہے اصل کمال دل کو کنٹرول کرنا اور قابو میں لانا ہے تاکہ انسان صحیح معنوں میں انسان بن جائے اور اللہ اور اُس کے رسول اللہ کا فرماں بردار بن جائے۔ اس لئے تمام اللہ والے دل پر محنت کرتے ہیں اور تمام سلاسل میں بھی دل کی پاکیزگی پر زور دیا جاتا ہے۔ کیونکہ، مال ودولت، سپاہ ولشکر، تاج وتخت، یہ

سب باہر کی چیزیں ہیں اس سے انسان باکمال نہیں بنتا

اخلاص وللّٰہیت، انصاف واعتدال، آداب واخلاق یہ اندر کی چیزیں ہیں اس سے انسان باکمال بنتا ہے

جب اندر بن گیا تو اب ظاہر چاہے عالی شان ہو یا سادہ اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔

اُس کے الطاف تو ہیں عام شہیدی سب پر
تجھ سے کیا ضد تھی اگر تو کسی قابل ہوتا

اللہ دل میں رہتا ہے

دل آخرت کا عُضو ہے اس لئے دل میں صرف اللہ اور اس کے رسول اللہ کا پیار ہونا چاہئے اور کچھ نہیں

اللہ عقل میں نہیں آتا لیکن دل میں آتا ہے

اللہ کائنات میں نہیں سماتا، لیکن دل میں سما جاتا ہے

اللہ کی ذات کو عارفین کے دل جانتے بھی ہیں اور پہچانتے بھی ہیں

اللہ کی ذات کے لئے عارفین کے دل تڑپتے بھی ہیں اور مچلتے بھی ہیں،

اللہ کی ذات کیلئے عارفین کے دل بے قرار بھی ہوتے ہیں اور بے تاب بھی ہوتے ہیں!

اس لئے اللہ کی ذات بھی مؤمن کے دل کو اپنا گھر بنا لیتی ہے

تو دل میں تو آتا ہے سمجھ میں نہیں آتا
بس جان گیا میں تیری پہچان یہی ہے

رکھتا نہیں ہے ذہن میں گرچہ خدا وجود
دل میں دھڑک رہا ہے مگر اس کے باوجود

ارض و سما کہاں تیری وسعت کے سامنے
میرا ہی ہے وہ دل کہ جہاں تو سما سکے

اقسام صوفیائے کرام

صوفیائے کرام کے بارہ گروہ ہیں۔
اقطاب، غوث، امامین، اوتاد، ابدال، اخیار، ابرار، نقباء، نجباء، عمد، مکتومان، مفردان۔
قطب عالم ایک ہوتا ہے۔ اس کو قطب العالم وقطب اکبر وقطب الارشاد وقطب الاقطاب وقطب مدار بھی کہتے ہیں اور عالم غیب میں اس کا نام عبداللہ ہوتا ہے اس کے دو وزیر ہوتے ہیں جو لفظاً امامین کہلاتے ہیں، وزیر یمین کا نام عبدالملک ہوتا ہے اور وزیر یسار کا نام عبدالرب ہوتا ہے اور بارہ قطب اور ہوتے ہیں، سات اقلیم میں رہتے ہیں ان کو قطب اقلیم کہتے ہیں اور پانچ یمن میں ان کو قطب ولایت کہتے ہیں
یہ عدد تو اقطاب معینہ کا ہوتا ہے اور غیر معین ہر بستی، ہر شہر میں ایک ایک قطب رہتا ہے
غوث: ایک ہوتا ہے اور بعض نے کہا کہ قطب الاقطاب ہی کو غوث کہتے ہیں اور بعض نے کہا کہ وہ اور ہوتا ہے اور وہ مکہ شریف میں رہتا ہے اور بعض نے اس میں بھی اختلاف کیا ہے۔
اوتاد: چار ہوتے ہیں عالم کے چاروں رُکن میں رہتے ہیں۔
ابدال: چالیس ہوتے ہیں۔ بائیس یا بارہ شام میں اور آٹھ یا سات عراق میں رہتے ہیں۔
اخیار: پانچسو ہوتے ہیں یا سات سو، اور ان کو ایک جگہ قرار نہیں ہوتا،

سیاح ہوتے ہیں ان کا نام حُسین ہوتا ہے

ابرار: اکثر نے ان کو ابدال کہا ہے۔

نقباء: تین سو ہوتے ہیں ملک مغرب میں رہتے ہیں سب کا نام حسن ہوتا ہے

عمد: چار ہوتے ہیں اور زمین کے چار گوشوں میں رہتے ہیں سب کا نام محمد ہوتا ہے

غوث: ترقی کر کے فرد ہو جاتا ہے اور فرد ترقی کر کے قطب وحدت ہو جاتا ہے

مکتوم: تو مکتوم ہوتے ہیں یعنی نامعلوم، مخفی اور پوشیدہ

یک زمانہ صحبت با اولیاء
بہتر از صد سالہ طاعتِ بے ریا

تصوف، صوفیا کی نظر میں

خواجہ جنید بغدادیؒ۔ تصوف، مخلوق سے منہ موڑنے اور خالق سے تعلق جوڑنے کا نام ہے۔

حضرت ابوالحسن نوریؒ۔ تصوف، تمام خواہشات نفسانی کے چھوڑ دینے کا نام ہے۔

حضرت خواجہ شبلیؒ۔ تصوف، دونوں جہانوں میں اللہ کے علاوہ کسی اور کو نہ دیکھنے کی خواہش کا نام ہے۔

حضرت ابو حفص نیشاپوریؒ۔ تصوف، مجموعہ آداب کا نام ہے۔

حضرت مرتعشؒ۔ تصوف، مجموعہ اخلاق کا نام ہے۔

خواجہ بہاؤ الدین نقشبندیؒ۔ تصوف، اجمالی معاملہ کے تفصیلی ہو جانے اور استدلالی معاملہ کے کشفی ہو جانے کا نام ہے۔

حضرت مجدد الف ثانیؒ۔ تصوف، شریعت پر اخلاص کے ساتھ عمل پیرا ہونے کا نام ہے۔

حضرت خلیفہ غلام محمد دین پوریؒ۔ تصوف، اللہ ہو کے بڑے مزے جو چاہے چکھ لے

کا نام ہے۔

مولانا اشرف علی تھانویؒ۔ تصوف، خود کو مٹا دینے کا نام ہے۔

شیخ الحدیث مولانا محمد زکریاؒ۔ تصوف، ابتداء میں اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّات کا اور انتہا میں اَنْ تَعْبُدَ اللّٰہَ کَاَنَّکَ تَرَاہُ، کا نام ہے۔

مولانا حسین احمد مدنی۔ تصوف، بابا رشتہ سب سے توڑ، بابا رشتہ رب سے جوڑ، کا نام ہے۔

مولانا احمد علی لاہوریؒ۔ تصوف، اللہ کو عبادت سے، رسول اللہ کو اطاعت سے اور مخلوق کو خدمت سے، راضی کرنے کا نام ہے۔

مولانا محمد عبداللہ درخواستیؒ۔ تصوف یہ ہے کہ، ہر ہر ادا میں پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اداؤں کی جھلک نظر آنے لگے۔

مولانا محمد عبداللہ بہلویؒ۔ تصوف یہ ہے کہ، ہتھ کار وَل، دل یار وَل، یعنی ہاتھ کام کاج میں مصروف رہیں۔ اور دل اللہ کی یاد میں مصروف رہے۔

مولانا شفیق الرحمٰن درخواستیؒ۔ تصوف یہ ہے کہ تمہیں حلوے اور مٹھائی میں اتنا لطف اور مزہ نہ آئے جتنا اللہ کا نام لینے میں لطف اور مزہ آئے۔

جہاں میں اہلِ ایماں صورتِ خورشید جیتے ہیں
اِدھر ڈوبے اُدھر نکلے، اُدھر ڈوبے اِدھر نکلے

نطق کو سو ناز ہے تیرے لبِ اعجاز پر
محوِ حیرت ہے ثریا، تیری رفعتِ پرواز پر

سلاسلِ تصوف

تصوف کے اکثر سلسلے حضرت علیؓ کی طرف منسوب ہیں۔

صرف سلسلہ نقشبندیہ حضرت ابوبکرؓ صدیق کی طرف منسوب کیا گیا ہے۔

تفصیل اس طرح ہے۔

(۱) سلسلہ نقشبندیہ۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ کی طرف منسوب ہے اور یہ سلسلہ مکہ مکرمہ، مدینہ منورہ، ہندوستان، پاکستان، ماوراء النھر میں مشہور ہے۔

(۲) سلسلہ قادریہ۔ حضرت علیؓ کی طرف منسوب ہے اور یہ سلسلہ عرب اور ہندوستان و پاکستان میں مقبول ہے۔

(۳) سلسلہ چشتیہ۔ حضرت علیؓ کی طرف منسوب ہے اور یہ سلسلہ ہندوستان اور پاکستان میں بہت مشہور و مقبول ہے۔

(۴) سلسلہ سہروردیہ۔ حضرت علیؓ کی طرف منسوب ہے اور یہ سلسلہ ہندوستان اور پاکستان میں مشہور ہے۔

(۵) سلسلہ کبرویہ۔ حضرت علیؓ کی طرف منسوب ہے اور یہ سلسلہ توران اور کشمیر میں مقبول ہے۔

(۶) سلسلہ شطاریہ۔ حضرت علیؓ کی طرف منسوب ہے اور یہ سلسلہ ہندوستان میں مشہور ہے۔

(۷) سلسلہ شاذلیہ۔ حضرت علیؓ کی طرف منسوب ہے اور یہ سلسلہ مغرب، مصر، سوڈان اور مدینہ میں مشہور ہے۔

خوشا مسجد و مدرسہ و خانقاہے
کہ دروے بود قیل و قال محمدؐ

سلاسلِ اربعہ کی مثال

حضرت شاہ ابوسعیدؒ نے سلاسل اربعہ کی مثال انہار اربعہ کے ساتھ یوں دی ہے

دودھ کی نہر سلسلہ نقشبندیہ، شہد کی نہر سلسلہ قادریہ
شراب کی نہر سلسلہ چشتیہ، پانی کی نہر سلسلہ سہروردیہ

خُم لگا دے میرے منہ سے تیرے مَے خانے کی خیر
اِک دو جام سے ساقی میرا کیا ہوتا ہے

نفس کے اقسام

نفس کے تین قسم ہیں (۱) نفس مطمئنہ: اگر نفس اکثر بھلائی و نیکی کی خواہش کرے تو اس کو نفس مطمئنہ کہتے ہیں، جیسے فرمایا:

یٰاَیَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِیْٓ اِلٰی رَبِّكِ رَاضِیَةً مَّرْضِیَّةً.

(پ ۳۰ فجر آیت ۲۷، ۲۸)

ترجمہ: اے اطمینان کرنے والی روح تو اپنے پروردگار کی طرف چل
اس طرح سے کہ تو اس سے خوش اور وہ تجھ سے خوش۔

(۲) نفس لوامۃ، اگر نفس اپنے کیے پر شرمندہ ہونے لگے تو اس کو نفس لوامۃ کہتے ہیں۔ جیسے فرمایا۔

وَلَآ اُقْسِمُ بِالنَّفْسِ اللَّوَّامَةِ (پ ۲۹ قیامہ آیت ۲)

ترجمہ: اور قسم کھاتا ہوں میں ایسے نفس کی جو اپنے اوپر ملامت کرے۔

(۳) نفس امارۃ: اگر نفس اکثر برائی کی طرف خواہش کرے اور اس پر شرمندہ بھی نہ ہو تو اس کو نفسِ امارہ کہتے ہیں جیسے فرمایا۔

اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَةٌۢ بِالسُّوْٓءِ (پ ۱۳، یوسف، آیت ۵۲)

ترجمہ: تحقیق نفس البتہ حکم کرنے والا ہے ساتھ برائی کے۔

نفس نتواں کُشت اِلّا ذات پیر
دامن آں نفس کش محکم بگیر

شریعت کے احکام

شریعت کے احکام دو قسم کے ہیں۔

(۱) وہ احکام جو ظاہر سے متعلق ہوں خواہ مأمورات کے قبیلہ سے ہوں جیسے نماز، روزہ، حج بیت اللہ، زکوۃ، نکاح، طلاق بیع وغیرہ یا منہیات کے قبیلہ سے ہوں جیسے کفر، شرک، زنا، چوری، سُود وغیرہ، ان ظاہری احکام کو علم الفقہ کہتے ہیں۔

(۲) وہ احکام جو باطن سے متعلق ہوں خواہ مأمورات کے قبیلہ سے ہوں جیسے خوف خدا، عقائد دینیہ، اخلاص، صبر، شکر وغیرہ یا منہیات کے قبیلہ سے ہوں جیسے حرص، تکبر، عجب، حسد، ریا وغیرہ ان باطنی احکام کو علم تصوف کہتے ہیں تو تصوف کی حقیقت اصلاح نفس ہے کہ انسان عادات و کیفیات حسنہ سے مزین ہو جائے اور عادات و خصائل رذیلہ سے پاک ہو جائے۔ اس کے لئے دو مجاہدے ہیں۔

پہلا مجاہدہ: اوصاف حمیدہ کو اپنانا

یہ پندرہ ہیں۔

(۱) توحید (۲) اخلاص (۳) توبہ (۴) توکل (۵) صدق (۶) صبر (۷) شکر (۸) خوف (۹) رجاء (۱۰) زُہد (۱۱) شوق (۱۲) محبت (۱۳) تفکر (۱۴) مراقبہ (۱۵) محاسبہ

اوصاف حمیدہ اور ان کے مصداق کا تفصیلی تذکرہ، فضائل صوفیا اور فضائل اہل اللہ میں موجود ہے

دوسرا مجاہدہ: اوصاف مذمومہ کو چھوڑنا

یہ بارہ ہیں۔

(۱) کثرت اکل (۲) کثرت کلام (۳) غصہ (۴) حسد (۵) بخل (۶) حُب جاہ (۷) حُب مال (۸) تکبر (۹) خود پسندی (۱۰) ریاء (۱۱) بدنظری (۱۲) حب نساء

مصافِ زندگی میں سیرتِ فولاد پیدا کر
شبستانِ محبت میں حریر و پرنیاں ہوجا
گزر جا بن کے سیلِ تُند رَو کوہ و بیاباں سے
گلستاں راہ میں آئے تو جوئے نغمہ خواں ہوجا

اَوصافِ مذمومہ اور ان کا علاج

(۱) **کثرت اکل** یعنی زیادہ کھانا و پینا کیونکہ پیٹ بھرنے سے حُبِّ جاہ و مال کی خواہش پیدا ہوتی ہے جس سے بہت آفات پیدا ہوتی ہیں اور کم کھانے سے دل میں صفائی پیدا ہوتی ہے اور اللہ سے مُناجات کا مزہ پیدا ہوتا ہے کیونکہ اس سے شہوتیں کمزور ہوتی ہیں اور عبادت گراں نہیں ہوتی۔

عِلاج اپنی خوراک مقررہ سے ایک لقمہ روزانہ کم کرو تو ایک ماہ میں ایک روٹی کم ہوجائے گی اور اس طریق سے نفس پر گرانی بھی نہ ہوگی، کیونکہ یک لخت پڑی ہوئی عادت کو چھوڑنا مشکل ہوتا ہے۔ تدریجاً علاج ہوگا۔

جو تھوڑا ملا ہے تو سارا نہ چکھ
تھوڑا سا کھا اور تھوڑا سا رکھ

حق نے فرمایا کُلُوْا وَاشْرَبُوْا

ساتھ ہی فرمایا وَلَا تُسْرِفُوْا

(۲) کثرتِ کلام یعنی فضول اور بے ہودہ گفتگو زیادہ کرنا جس سے انسان کی زبان میں جھوٹ بولنے اور غیبت کرنے کی عادت ہوجاتی ہے، جب انسان جھوٹ بولتا ہے تو اس کے دل میں کجی آجاتی ہے اور غیبت کرنا ایسا ہے جیسے کوئی مُردہ مُسلمان کا گوشت کھائے اور یہ قبیح عمل ہے۔

فائدہ: غیبت کی حقیقت یہ ہے کہ کسی مُسلمان کی پیٹھ پیچھے ایسی بات ذکر کرنی کہ اگر وہ سنے تو اس کو ناگوار گزرے، جیسے کسی کو بے وقوف یا کم عقل کہنا یا کسی کے حسب و نسب میں طعن کرنا یا کسی کے مکان، لباس، مویشی میں ایسا عیب لگانا جو اس کو ناگوار ہو خواہ زبان سے کہے یا اشارہ یا کنایہ سے کہے یا ہاتھ و آنکھ کے اشارہ سے یا نقل اتارنے سے یہ تمام امور غیبت میں داخل ہیں۔

علاج: بے ہودہ گفتگو کی سزا، نقصان پر غور کرے کہ اس کا انجام کیا ہوگا کیونکہ اس سے دل مردہ ہوتا ہے تکبر، کینہ جیسی بیماریاں پیدا ہوجاتی ہیں اور جھوٹ وغیبت وغیرہ کا انجام ظاہر ہے۔ اس لئے کثرت کلام سے پرہیز کرنا چاہئے۔

کہہ رہا ہے شورِ دریا سے سمندر کا سکوت
جس کا جتنا ظرف ہے وہ اتنا ہی خاموش ہے

(۳) غصہ: اس سے دوسرے پر ظلم اور گالی دینا، زبان درازی کرنا جیسا گناہ ہوتا ہے اور اس سے کینہ، بدگمانی اور افشائے راز اور ہتک عزت کے عزم جیسی اندرونی معصیتیں پیدا ہوتی ہیں اور انتقام کے لئے خون جوش مارتا ہے جس سے ظاہری بیماری بھی پیدا ہوسکتی ہے۔

علاج: اس کے دو طریقے ہیں۔

ا۔ ریاضت ومجاہدہ سے اس کو توڑنا چاہئے مگر اس سے یہ مقصود نہیں کہ غصہ کا مادہ ہی باقی نہ رہے کیونکہ اگر غصہ کا مادہ ہی باقی نہ رہے گا تو کفار سے جہاد کیسے ہوگا۔ فساق اور اہل بدعت کی غیر شرعی باتوں پر ناگواری کا اظہار کیسے ہوگا اور ریاضت سے مقصود یہ ہوتا ہے کہ انسان شریعت کے تابع ہو جائے اگر شریعت حکم دے تو بھڑک اُٹھے اور کام کرے ورنہ چپ رہے۔

۲۔ دوسرا طریقہ عملی ہے کہ غصہ کے وقت اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم پڑھو اور اللہ تعالیٰ کی قدرت کو یاد کرو، نیز حالت کی تبدیلی کرو اگر کھڑے ہو تو بیٹھ جاؤ اگر بیٹھے ہو تو لیٹ جاؤ اور اگر اس سے بھی غصہ ختم نہ ہو تو وضو کرلو اور اپنا رُخسار زمین پر رکھو تا کہ تکبر ٹوٹے اور نفس دَبے اور غصہ چلا جائے۔

فطرت کو ناپسند ہے سختی زبان میں
پیدا ہوئی نہ ہڈی اس لئے زبان میں

(۴) حسد یہ ہے کہ کسی کو خوشحالی میں دیکھ کر جلے اور کُڑھے اور اس کی اس نعمت کے زائل ہونے کو پسند کرے، قرآن وحدیث میں اس کی مذمت آئی ہے۔

اکثر حسد کی بیماری غرور، عداوت وخباثت نفس سے پیدا ہوتی ہے، حاسد اللہ کی نعمت میں بخل کرتا ہے وہ چاہتا ہے کہ جیسے میں کسی کو کچھ نہیں دیتا اسی طرح اللہ تعالیٰ بھی اس کو کچھ نہ دے یہ شرعاً حرام ہے۔ البتہ اگر یہ خواہش کرے کہ جیسے دوسرے کے پاس نعمت ہے اسی طرح مجھے بھی مل جائے تو یہ غِبطہ ہے اور شرعاً جائز ہے۔

علاج: دو طریقہ پر ہے

ا۔ علمی علاج کہ حاسد اِس حسد کے انجام پر غور کرے کہ اس میں حاسد کے لئے دنیا

کا نقصان ہے کہ وہ ہمیشہ اس رنج و بلا میں مبتلا رہے گا کہ دوسرے کو ذلت حاصل ہو اور دین کا بھی نقصان ہے کہ حاسد کے نیک عمل ضائع ہو جاتے ہیں محسود کا تو کچھ نہیں بگڑتا بلکہ اس کا نفع ہے کہ حاسد کی نیکیاں مفت اس کے ہاتھ میں آرہی ہیں۔

۲۔ **عملی علاج** کہ جس پر حسد ہے اس کی بہ تکلف تعریفیں کرے اس کے سامنے تواضع کرے اور اس کی نعمت پر مسرت کا اظہار کرے، جب چند دن ایسے کرے گا تو محسود کے ساتھ محبت پیدا ہو جائے گی اور حسد ختم ہو جائے گا اور اس بیماری سے نجات مل جائے گی۔

افسوس عمر کٹ گئی رنج و ملال میں
دیکھا نہ خواب میں بھی جو تھا خیال میں

بند کر دیا سانپوں کو یہ کہہ کر سپیروں نے
یہ انسانوں کو انسانوں سے ڈسوانے کا موسم ہے

(۵) بخل۔ یہ اصل میں مال کی محبت کی وجہ سے ہوتا ہے کیونکہ حُبِّ مال سے دل دنیا کی طرف مائل ہوتا ہے جس سے اللہ کی محبت والا تعلق کمزور ہو جاتا ہے اور جب بخیل مرتا ہے تو جمع کئے ہوئے مال کو حسرت کی نگاہ سے دیکھتا ہے اور اللہ کی ملاقات اس کو محبوب نہیں ہوتی۔ جبراً و قہراً آخرت کا تصور کرتا ہے۔ اس لئے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دنیا کی محبت تمام گناہوں کی جڑ ہے مال کی کثرت و فراوانی سے انسان ذکرِ الٰہی سے غافل ہوتا ہے، صرف رقم حاصل کرنا پھر اس کی نگرانی کرنا پھر اس کو کسی کام میں لگانا، اسی میں اس کا وقت صرف ہوتا ہے اور یہ تمام دھندے دل کو سیاہ کرنے والے

ہیں، اس لئے بخل کا علاج اصل میں وہ ہے جو حُبِّ مال کا علاج ہے۔

علاج: دو طریقہ پر ہے

۱۔ علمی علاج کہ بخل کے نقصانات معلوم کرو جس سے آخرت کی بربادی ہے اور دنیا کی بدنامی ہے۔

۲۔ عملی علاج کہ نفس پر جبر کرو خرچ کرنے کی بہ تکلف عادت ڈالو اور ضرورت سے زیادہ مال رَکھنے سے پرہیز کرو اور اتنی مقدار حاصل کرو کہ اپنے اہل وعیال کا خرچہ حاصل ہو، باقی اللہ کی راہ میں خرچ کرو اور تمام وقت اللہ کی یاد میں گزارو۔

کرو مہربانی تم اہل زمیں پر
خدا مہرباں ہوگا عرشِ بریں پر
یہی ہے عبادت یہی دین و ایماں
کہ کام آئے دنیا میں انساں کے انساں

(۶) حُبّ جاہ۔ یعنی اپنی شہرت کی خود خواہش کرے اور اپنی مدح وثناء کی خواہش کرے اس سے رعونت پیدا ہوتی ہے اور اس سے انسان ریا اور مختلف گناہوں میں مبتلا ہو جاتا ہے کیونکہ ایسی صورت میں لوگوں کو دھوکہ دے کر جاہ کو حاصل کرتا ہے حُبّ جاہ سے مقصد وہی ہے جو حُبّ مال سے ہے کیونکہ اس سے بھی انسان مال حاصل کرنے کے لئے تدبیریں کرتا ہے کیونکہ جب لوگوں کے دلوں میں تعظیم کا اعتقاد پیدا ہو جاتا ہے تو لامحالہ لوگ اس کی تعریفیں کرتے ہیں اور دوسروں کو اس مضمون میں ہم خیال بناتے ہیں تاکہ خلقت کے مطیع ہونے کے سبب مال کا جمع کرنا آسان ہو ورنہ مال جمع کرنے میں بہت حیلے وتدبیریں کرنی پڑتی ہیں

علاج: موت کی یاد ہے کہ ایک دن موت آنے والی ہے نہ یہ لوگ باقی رہیں گے نہ ہم باقی رہیں گے آخر یہ تعریف کتنے تک ہوگی، پھر یہ غور کرو کہ تعریف کرنے والا کس چیز کی تعریف کر رہا ہے اگر عزت و مال کی تعریف کر رہا ہے تو یہ وہبی ہے کمال کی چیز نہیں کمال تو اللہ کی معرفت میں ہے۔ اگر تعریف تمہارے زہد و تقویٰ کی ہے تو اس میں دو صورتیں ہیں اگر واقعی تم میں زہد ہے تو یہ بات خوشی کی ہے نہ کہ دوسروں کے سامنے بیان کرنے کی اور اگر تم میں زہد نہیں تو اس تعریف پر خوش ہونا حماقت ہے۔

نہ پوچھو میری انتہا موت ہے
وہ مجرم ہوں جس کی سزا موت ہے

(۷) حُبّ دنیا: یہ صرف حُبّ جاہ و حُبّ مال کا نام نہیں بلکہ مَوت سے پہلے جس حالت میں ہو وہ سب دُنیا ہے اور دُنیا کی محبت تمام گناہوں کی جڑ ہے، دُنیا کے تمام جھگڑے اور مخلوقات اور تمام موجودہ چیزوں کے ساتھ تعلق رکھنے کا نام دُنیا کی محبت ہے۔ جب انسان کو حیاتِ دُنیوی کی زیبائش کا شوق پیدا ہو جاتا ہے تو صنعت و حرفت تجارت و زراعت کے ناپائیدار مشغلوں میں پھنس جاتا ہے کہ مبدأ و معاد کی کچھ خبر نہیں رہتی اور اس کا باطن ان امور میں مشغول ہو جاتا ہے جس سے اکثر بیماریاں غرور و نخوت، حسد و کینہ، ریا و فخر، حرص و ہوس جیسی ظاہر ہوتی ہیں، حالانکہ دُنیا ذریعہ تھی آخرت کی زندگی بنانے کا، اس لئے چاہئے تھا کہ بقدر ضرورت دنیا پر اکتفاء کرتا اور قناعت کرتا اور ذکرِ الٰہی میں مشغول ہوتا۔

علاج: اپنی مَوت کو یاد کرے اور اکثر یہ تصور کرے کہ ایک وقت خویش و اقرباء و مال سب کو چھوڑ کر جانا ہے تو پھر دُنیا کو مطلوب و محبوب و مقصود کیوں بنائے۔

زندگی کو خواہشِ زر میں بسر کرتے رہے

اِک کفن کے واسطے کتنا سفر کرتے رہے

(۸) تکبر یہ ہے کہ انسان اپنے کو صفاتِ کمالیہ میں دوسروں سے زیادہ سمجھے اور اس وقت اس کا نفس پھول جاتا ہے جس کی علامات یہ ہیں کہ راستے میں چلتے وقت دوسروں سے آگے قدم رکھنا، مجلس میں صدر مقام یا عزت کی جگہ بیٹھنا، دوسروں کو حقارت کی نگاہ سے دیکھنا، اگر کوئی سلام کرنے میں پیش قدمی نہ کرے تو اس پر غصہ ہونا، اگر کوئی تعظیم نہ کرے تو اس پر راضی نہ ہونا، اگر کوئی نصیحت کرے تو ناک بھوں چڑھانا، حق بات معلوم ہونے پر اس کو نہ ماننا، عوام کو ایسی نگاہ سے دیکھنا جیسے کوئی گدھوں کو دیکھتا ہے۔ تکبر انتہائی بُری بیماری ہے تکبر کرنے والا تواضع سے محروم رہتا ہے۔ حسد اور غصہ دُور کرنے پر قادر نہیں ہوتا، ریاکاری کو نہیں چھوڑ سکتا اور نرمی کا برتاؤ نہیں کرسکتا، مسلمان بھائی کی خیر خواہی نہیں کرسکتا۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کے دل میں رائی کے دانہ کے برابر تکبر ہوگا وہ جنت میں نہ جائے گا۔

علاج: اپنی حقیقت یاد کرے کہ میں ایک نجس اور ناپاک مَنّی کا قطرہ ہوں اور آخر میں مُردار اور کیڑے مکوڑوں کی غذا ہوں اور اس وقت پیٹ میں نجاست بھری ہوئی ہے اور ہزاروں مصیبتیں و امراض بھوک و پیاس، سردی و گرمی کے حالات میں مقید ہوں تو پھر تکبر کس بناء پر ہے۔

ایک بات بہت تلخ کہی تھی اس نے
بات تو یاد نہیں یاد ہے لہجہ اُس کا

گو ذرا سی بات پہ برسوں کے یارانے گئے
لیکن اتنا تو ہوا کچھ لوگ پہچانے گئے

(۹) خود پسندی یعنی اپنے آپ کو اچھا سمجھنا، جب انسان اپنے کو نیکوکار سمجھنے لگ

جاتا ہے تو مطمئن ہو جاتا ہے اور سعادتِ اُخروی سے محروم ہو جاتا ہے۔ یہ بھی تکبر کی ایک شاخ ہے۔ فرق یہ ہے کہ تکبر میں دوسرے لوگوں سے اپنے نفس کو بڑا سمجھتا ہے اور خود پسندی میں اپنے نفس کو اپنے خیال میں بڑا سمجھتا ہے کہ دوسرے لوگوں کی ضرورت نہیں یعنی اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ نعمت کو اپنا حق خیال کرنا اور اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم نہ سمجھنا اور اس کے زوال سے بے خوف ہو جانا ہے اس کو عُجب و خود پسندی کہتے ہیں اور اگر اپنے کو اللہ تعالیٰ کے نزدیک ذی مرتبہ اور باوقعت سمجھے تو یہ ناز کہلاتا ہے اس کا اثر یہ ہوتا ہے کہ اپنی دُعاء کے قبول نہ ہونے سے اور اپنے موذی دشمن کو سزا و عذاب نہ ملنے پر حیرت ہوتی ہے۔ اور اگر اللہ کی نعمت پر خوش ہو اور اس کے چھن جانے کا دِل میں خوف بھی ہو تو یہ خود پسندی نہیں۔

علاج اگر عُجب غیر اختیاری نعمتوں پر ہو جیسے قوت حُسن و جمال تو اس وقت یہ سوچے کہ ان چیزوں کے حاصل کرنے میں میرا کیا دخل ہے کہ اس پر ناز کروں۔ یہ اللہ کا فضل و احسان ہے کہ اس نے بغیر استحقاق کے یہ خوبیاں مجھے عطا کر دی ہیں۔ نیز یہ خوبیاں معرض زوال میں ہیں کہ بیماری و ضعف سے سب جاتی رہتی ہیں تو اپنی ناپائیداری پر عجب کرنا کیا ہے..... اور اگر عُجب اختیاری نعمتوں پر ہو جیسے علم و ہنر و عبادت وغیرہ پر ناز ہو تو اس وقت غور کرے کہ اگر اللہ تعالیٰ مجھے ذہن و طاقت و ہمت و دماغ و ہاتھ پاؤں و بینائی نہ دیتے تو کمال کیسے حاصل کرتا یہ سب اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ اس نے یہ چیزیں عطا کی ہیں اس پر عجب کیوں کروں۔

بس اتنی سی حقیقت ہے فریب خواب ہستی کی
کہ آنکھیں بند ہوں اور آدمی فسانہ ہو جائے

(۱۰) ریاء یہ ہے کہ عبادت و عملِ خیر کے ذریعہ سے لوگوں کے دلوں میں اپنی وقعت

ومنزلت کا خواہاں ہو اور یہ چیز عبادت کے مقصود کے خلاف ہے کیونکہ عبادت سے مقصود تو اللہ تعالیٰ کی رضا وخوشنودی حاصل کرنا ہے اور اس جگہ لوگوں کی خوشنودی حاصل کر رہا ہے یہ شرک اصغر ہے ریاء مہلک مرض ہے۔

علاج دو طریق پر ہے (۱) اس کا سبب یا اپنی تعریف کی خواہش یا دنیاوی مال کا حرص یا مذمت کا خوف واندیشہ ہوتا ہے اگر اس کا باعث مذمت کا خوف ہو تو اس وقت سوچے کہ اگر میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک پسندیدہ ہوں تو لوگوں کی مذمت سے مجھے کیا نقصان ہوگا اور اگر پسندیدہ نہیں تو اللہ تعالیٰ کی ناراضگی سے بچنے کی فکر کروں ان کی مذمت سے کیا ہوگا اور اگر باعث اپنی مدح یا حرص ہے تو اس کا علاج گزر چکا ہے۔

(۲) جو اللہ ورسول کی طرف سے وعید آئی ہے اس انجام پر غور کرے کہ ریاء شرک ہے اور شرک کی سزا جہنم ہے۔ یہ سب شیطانی چالیں ہیں اور ان کا علاج موت کی یاد ہے

میں نے پوچھا جو زندگی کیا ہے
ہاتھ سے گر کر جام ٹوٹ گیا

(۱۱) بدنظری: بُری نظر ایک بڑا فتنہ ہے اور شیطان کے تیروں میں سے ایک تیر ہے، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ارشاد فرمایا تھا،

يَا عَلِيُّ لَا تُتْبِعِ النَّظْرَةَ النَّظْرَةَ فَإِنَّ لَكَ الْأُوْلٰى وَلَيْسَتْ لَكَ الْآخِرَةَ

(رواه ابو داؤد عن بريدةؓ)

اے علی، اگر اچانک پہلی نظر اُٹھ جائے تو معاف ہے لیکن دوسری نظر پر گرفت ہوگی بُری نظر، آنکھوں سے گزر کر ایک تصویر کی صورت دل میں جم جاتی ہے اور دل ودماغ میں گھومتی رہتی ہے!

جس سے صرف جسم وجان ہی نہیں، عقیدہ وایمان بھی خطرے میں پڑ جاتا ہے

خوب رُو خوب کام کرتے ہیں
اِک نگاہ میں غلام کرتے ہیں

تیرے آنے کا انتظار رہا
عمر بھر موسمِ بہار رہا

علاج: بدنظری کی وجہ سے دنیا کی ذلت اور آخرت کی سزا پر غور وفکر کرنا چاہئے

اس سُراب رنگ و بو کو گلستان سمجھا ہے تو
آہ اے ناداں قفس کو آشیاں سمجھا ہے تو

حُسن والے حُسن کا انجام دیکھ
ڈوبتے ہوئے سورج کو وقتِ شام دیکھ

(۱۲) حُبِ نِساء: دنیا کے فتنوں میں سب سے شدید اور مشکل ترین فتنہ عورت کا فتنہ ہے جیسا کہ اللہ رب العزت کا فرمان ہے:

زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوَاتِ مِنَ النِّسَاءِ وَالْبَنِيْنَ (آل عمران: ۱۴)

شیطان کے بارے میں قرآن کہتا ہے

اِنَّ كَيْدَ الشَّيْطَانِ كَانَ ضَعِيْفًا شیطان کا مکروفریب کمزور ہے

اور عورت کے بارے میں قرآن کہتا ہے

اِنَّ كَيْدَ كُنَّ عَظِيْمٌ (یوسف: ۲۸)

عورت کا مکروفریب عظیم ہے، عورت وعدہ ایک سے کرتی ہے، ارادہ دوسرے کا کرتی ہے، نظر تیسرے پر رکھتی ہے اور امیدوار سب کو بناتی ہے

غضب کیا تیرے وعدے پہ اعتبار کیا

تمام رات قیامت کا انتظار کیا
ہنسا ہنسا کے شب وصل اشک بار کیا
تسلیاں دے دے کے مجھے بے قرار کیا
تونے وعدہ دیدار تو ہم سے کیا تھا
یہ کیا کیا جہاں بھر کو اُمیدوار کیا

اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے

اِتَّقُوا الدُّنیَا وَاِتَّقُو النِّسَاء (رواہ مسلم عن ابی سعیدؓ الخدری)

اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے

اِنَّ الْمَرأَۃَ تُقْبِلُ فِیْ صُوْرَۃِ شَیْطَانٍ وَتُدْبِرُ فِیْ صُوْرَۃِ شَیْطَانٍ

(رواہ مسلم عن جابرؓ)

عورت شیطان کی صورت میں آتی ہے اور شیطان کی صورت میں جاتی ہے

مطلب یہ ہے کہ اجنبیہ عورت پر نظر کرنے سے شیطانی وساوس اور بُرے خیالات کا دروازہ کھل جاتا ہے

اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے

اَلْمَرْأَۃُ عَوْرَۃٌ فَاِذَا خَرَجَتْ اِسْتَشْرَفَھَا الشَّیْطَانُ

(رواہ الترمذی عن ابن مسعودؓ)

عورت پردہ میں رہنے کی چیز ہے جب عورت باہر نکلتی ہے تو شیطان اسے مردوں کے سامنے خوب صورت بنا کر پیش کرتا ہے گویا کہ اجنبی عورت کا میک اپ شیطان کرتا ہے اس لئے وہ لوگوں کو خوبصورت لگتی ہے

اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے

لَایَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَأَۃٍ اِلَّا کَانَ ثَالِثُھُمَا الشَّیْطَانُ (رواہ الترمذی عن عمرؓ)

جب بھی کوئی مرد کسی اجنبی عورت سے تنہائی میں ملتا ہے تو وہاں تیسرا شیطان ہوتا ہے (جو گناہ کی دعوت دیتا ہے)

اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے

مَا تَرَکْتُ بَعْدِیْ فِتْنَۃً اَضَرَّ عَلَی الرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ

(متفق علیہ عن اسامۃ بن زیدؓ)

اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے

مَارَأَیْتُ مِنْ نَاقِصَاتِ عَقْلٍ وَدِیْنٍ اَذْھَبَ لِلُبِّ الرَّجُلِ الْحَازِمِ

(متفق علیہ عن ابی سعیدؓ الخدری)

عورت باوجود عقل اور دین میں ناقص ہونے کے مردِ دانا کو بے وقوف بنا دیتی ہے!

اور بقول شاعر

کمندیں اور بھی یوں تو کمند انداز رکھتے ہیں
تیری زُلفوں کے خم کچھ اور ہی انداز رکھتے ہیں

چوم لیتی ہے کبھی لب کو کبھی رُخسار کو
تم نے زلفوں کو بڑا سر پہ چڑھا رکھا ہے

ایک عاشق نے اپنی محبوبہ کو سوئے ہوئے دیکھا تو کہا

چشم نیم باز عجب خوابِ ناز ہے
فتنہ تو سورہا ہے درِ فتنہ باز ہے

ایک عاشق نے اپنی محبوبہ کو کہا میں نے تمہیں رات کو خواب میں دیکھا ہے آگے سے

اُس نے جواب میں کہا

آج یہ کہتے ہو دیکھا ہم نے تم کو خواب میں
کل یہ کہتے تھے فرقت میں نہیں آتی ہے نیند

اور انسان عورت کے فتنہ میں مبتلا ہو کر صرف مال و دولت ہی نہیں عزت و آبرو بھی گنوا بیٹھتا ہے!

پھرتے ہیں میر خوار کوئی پوچھتا ہی نہیں
اِس عاشقی میں عزتِ سادات بھی گئی

نہ پھول تھے نہ چمن تھا نہ آشیانہ تھا
چھٹے اسیر تو بدلا ہوا زمانہ تھا

یہ شکوہ بے وفائی کا یہ رونا کج ادائی کا
سزا ہے دل لگانے کی مزہ ہے آشنائی کا

البتہ نیک اور صالح عورت اس سے مستثنیٰ ہے کیونکہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے

حُبِّبَ اِلَیَّ مِنْ دُنْیَاکُمْ ثَلَاثٌ ، اَلطِّیْبُ وَالْمَرْأَۃُ الصَّالِحَۃُ وَقُرَّۃُ عَیْنِیْ فِی الصَّلٰوۃِ،

اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے

اَلدُّنْیَا کُلُّھَا مَتَاعٌ وَخَیْرُ مَتَاعِ الدُّنْیَا اَلْمَرْأَۃُ الصَّالِحَۃُ.

(رواہ مسلم عن عبداللہ بن عمروؓ)

علاج: موت کی یاد اور دنیا کی فنا ہے

کیونکہ دنیا بھی فانی ہے اور دنیا کی ہر چیز فانی ہے

عورت بھی فانی ہے اور عورت کا حُسن و جمال اور جوانی بھی فانی ہے

پیام مرگ سے اے دل تیرا کیوں دَم نکلتا ہے
مُسافر روز جاتے ہیں یہ رستہ خوب چلتا ہے

عبث اِس زندگی پر غافلوں کا فخر کرنا ہے
یہ جینا بھی کوئی جینا ہے، جس کے ساتھ مرنا ہے

ابدال بننے کے تین طریقے

(۱) حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آدمی تین اوصاف کی وجہ سے ابدال کی صف میں شامل ہوتا ہے۔

(۱) سلامتی قلب (۲) سخاوتِ نفس (۳) اصلاحِ ناس، یعنی لوگوں کی خیر خواہی

(۲) حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جس میں یہ تین اوصاف ہوں وہ زمرہ ابدال میں شمار ہوگا۔

(۱) رضا بالقضا (۲) احتراز عن المنہیات (۳) غضب لدین اللہ

(۳) امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ احیاء العلوم میں فرماتے ہیں جو شخص ہر روز تین مرتبہ یہ دعا مانگے وہ درجہ ابدال میں لکھا جائے گا۔

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِاُمَّۃِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
اَللّٰھُمَّ ارْحَمْ اُمَّۃَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
اَللّٰھُمَّ تَجَاوَزْ مِنْ اُمَّۃِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

انسان پانچ قسم کے ہیں

(۱) غافل (۲) سائل (۳) مائل (۴) جاہل (۵) مُجادل، پہلے چار قسم کے انسانوں کو، انبیاء، علماء، صلحاء اور صوفیاء سے فائدہ اور نفع حاصل ہوتا ہے جبکہ پانچویں قسم مُجادل اور جھگڑالو انسان کی ہے جو نفع سے محروم رہتا ہے۔

اللہ رب العزت ہمارے لئے تصوف کے سارے راستے آسان فرمادیں۔ آمین

انمول موتی

درجہ ولایت کی انتہا، درجہ نبوت کی ابتدا ہوتی ہے

تصوف میں احوال نہیں، اوصاف مقصود ہوتے ہیں

عافیت تنہائی میں ہے، سلامتی خاموشی میں ہے

جب 'نیم شب' کی دولت ہاتھ آتی ہے تو 'نیم روز' کی دولت کو قربان کردیا جاتا ہے

جب آدمی کامل ہوجاتا ہے تو اُس کی خاموشیاں بھی بولنے لگتی ہیں

تواضع کی حقیقت یہ ہے کہ جو کوئی حق کی بات کرے اُسے فوراً قبول کرلو

مخلوق کی اُجرت نہیں، خالق کی قُربت کے طلبگار بنو

دین کی حقیقت تسلیم ورضا ہے

ہر عمل پہلے، ریا، پھر، عادت، پھر، عبادت، بنتا ہے

چار الفاظ تباہی و بربادی کا سبب ہیں

اَنَا وَنَحْنُ وَلِیْ وَعِنْدِیْ جب ان کا استعمال بطور تکبر کے ہو

کمالِ شاعری

بعض اوقات شاعر اپنے اشعار میں کوئی نہ کوئی صفت استعمال کرتا ہے مگر چونکہ ہمیں اس صفت کا علم نہیں ہوتا اس لئے ہم اُن اشعار کو معمولی سمجھ کر نظر انداز کر دیتے ہیں حالانکہ شاعر نے اپنا کمال دکھانے کیلئے اپنے بہترین لمحات اور دماغ کی تمام صلاحیتیں صرف کر دی ہوتی ہیں۔ مثال کے طور پر یہاں چند اشعار لکھتا ہوں جس میں شاعر نے صفت مربع استعمال کی ہے!

کروں کیا خفا ہے الٰہی وہ دلبر
خفا ہے وہ مجھ سے عبث کیوں سمن بر
الٰہی عبث کیوں خفا ہے غضب ہے
وہ دلبر سمن بر غضب ہے ستم گر

اب ان اشعار کو چار خانوں میں اس طرح تقسیم کریں

صفت مُرَبّع

کروں کیا	خفا ہے	الٰہی	وہ دلبر
خفا ہے	وہ مجھ سے	عبث کیوں	سمن بر
الٰہی	عبث کیوں	خفا ہے	غضب ہے
وہ دلبر	سمن بر	غضب ہے	ستم گر

اب ان اشعار کو خواہ اُوپر سے نیچے پڑھئے خواہ نیچے سے اُوپر کی طرف یا دائیں سے بائیں یا بائیں سے دائیں پڑھیں آپ کو وہی اشعار نظر آئیں گے جو پہلے لکھے جا چکے ہیں!

اسی طرح یہ شعر ملاحظہ فرمائیں۔

مرا دل جلانا غضب ہے جفا تُو
مرا دل جلانا عجب ہے پری رُو

اِس شعر کو آٹھ خانوں والے دائرے میں یوں لکھ کر دیکھیں

صفت مُثَمَّن

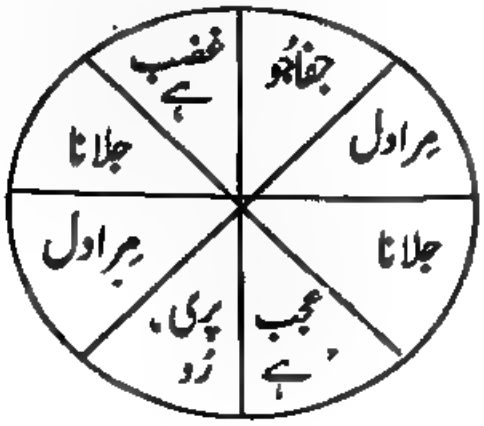

مندرجہ بالا شعر کو آپ جس خانے سے شروع کریں گے آپ کو ایک نیا مصرع ملے گا اور اس طرح آپ کو ایک شعر کی بجائے آٹھ مصرعے اور چار شعر مل جائیں گے۔

اسی طریقے پر کمالِ شاعری کا زبردست نمونہ ملاحظہ ہو

سرِ خوش عجب ایں کہ زاتفاق بے حد　　افتاد موافق بہ بحساب ابجد
ناز ومحبوب　عاشقی و آفت　بے عقل ودراز فتنہ وکوتاہ قد
۵۸　۵۸　۴۸۱　۴۸۱　۲۱۳　۲۱۳　۵۳۵　۵۳۵

اسی طریقے پر امیر خسروؒ کا یہ شعر بھی اعجازی حیثیت کا مالک ہے جو اگرچہ بے معنی سا ہے لیکن غور طلب ہے کہ الٹنے کی صورت میں بھی یہ ربط حروف کس خوبصورتی کے ساتھ بغیر کسی نقص کے قائم رہے اور اعراب تک میں فرق نہ آیا!

شکر　بترازوی　وزارت　برکش
شو ہمرہ　بلبل　بلب　ہر　مہوش

وآخر دعوانا ان الحمدللہ رب العالمین

فضائل صوفیا

از افادات

شیخ الحدیث حضرت درخواستیؒ کے جانشین
شیخ الحدیث والتفسیر خطیب اسلام

پیر طریقت
حضرت مولانا
حماد اللہ صاحب درخواستی مدظلہ
امین وناشر
علوم درخواستی

مہتمم ۔ مرکزی جامعہ عبداللہ بن مسعودؓ خان پور
مرکزی راہنما ۔ جمعیت علماء اسلام پاکستان
نائب امیر مرکزیہ ۔ مجلس علماء اہلسنت والجماعت پاکستان

ناشر

مکتبہ شیخ درخواستی جامعہ مرکزی عبداللہ بن مسعودؓ خان پور
ضلع رحیم یار خان
گرین ٹاؤن
پوسٹ بکس نمبر 5
Web: www.shaikhdarkhwasti.org Mob: 0300-8939448

فضائل صوفیا

اللہ رب العزت سورہ توبہ میں ارشاد فرماتے ہیں

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ

اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور سچے لوگوں کے ساتھی بنو۔

ابوداؤد میں حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے

اِنَّ اَحَبَّ الْاَعْمَالِ اِلَی اللّٰهِ اَلْحُبُّ فِی اللّٰهِ وَالْبُغْضُ فِی اللّٰهِ

اللہ رب العزت کا پسندیدہ عمل یہ ہے کہ محبت بھی اللہ کی رضا کے لئے ہو اور نفرت بھی اللہ کی رضا کے لئے ہو۔

حضرت رابعہ بصریہؒ کے اشعار

تَعْصِی الْاِلٰهَ وَاَنْتَ تُظْهِرُ حُبَّهٗ
هٰذَا لَعَمْرِیْ فِی الْقِیَاسِ بَدِیْعٌ
لَوْ كَانَ حُبُّكَ صَادِقًا لَاَطَعْتَهٗ
اِنَّ الْمُحِبَّ لِمَنْ یُّحِبُّ مُطِیْعٌ

اللہ کی نافرمانی بھی کرتے ہو اور اُس سے محبت کا دم بھی بھرتے ہو

واللہ یہ چیز عقل کے بھی خلاف ہے

اگر تمہاری محبت سچی ہوتی تو تم اللہ کی فرمانبرداری کرتے

کیونکہ محبت کرنے والا محبوب کا فرمانبردار ہوتا ہے

صوفی اللہ کا انتخاب

اللہ رب العزت کا فرمان ہے:

اَللّٰہُ یَجْتَبِیْ اِلَیْہِ مَنْ یَّشَاءُ وَیَھْدِیْ اِلَیْہِ مَنْ یُّنِیْبُ. (شوریٰ: ۱۳)

اللہ کے بندوں کے دو گروہ اور دو جماعتیں ہیں۔

ایک جماعت وہ ہے جسے اللہ اپنی ذات کے لئے چن لیتا ہے۔ اور اسے، مجتبیٰ، مرتضیٰ اور مصطفیٰ بنا دیتا ہے۔ یہ وہبی عمل ہے اور طالب کو وصالِ مطلوب کیلئے محنت اور جدوجہد نہیں کرنی پڑتی۔ کیونکہ اللہ اس کا ہاتھ پکڑ کے اپنے قریب کر لیتا ہے۔

اور ایک جماعت وہ ہے جو محنت وجدوجہد اور انابت کے ذریعہ اللہ تک پہنچنے کی کوشش کرتی ہے تو اللہ اسے خود تک پہنچنے کا راستہ دکھا دیتے ہیں۔

معلوم ہوا کبھی رب کی چاہت ہوتی ہے اس لئے بندے کو اپنی ذات کے لئے چن لیتا ہے۔ اور کبھی بندے کی چاہت ہوتی ہے تو اُسے اپنی ذات تک پہنچنے کا راستہ دکھا دیتا ہے۔

دست از طلب ندارم تا کامِ من برآید
یا تن رسد بجاناں یا جاں زتن برآید

دل میں سما گئی ہیں قیامت کی شوخیاں
دو چار دن رہا تھا کسی کی نگاہ میں

صوفی کی حقیقت

صوفی وہ ہے جس کا ظاہر صاف ہو، صوفی وہ ہے جس کا باطن صاف ہو،
صوفی وہ ہے جس کا لباس صاف ہو، صوفی وہ ہے جس کا دل صاف ہو

صوفی وہ ہے جس کا لباس سادہ ہو، صوفی وہ ہے جس کا مزاج سادہ ہو
صوفی وہ ہے جس کی خلوت پاکیزہ ہو، صوفی وہ ہے جس کی جلوت پاکیزہ ہو
صوفی صافی ہوتا ہے، شریعت کا پیروکار ہوتا ہے، طریقت کا امیدوار ہوتا ہے
صوفی کے دل میں غبار نہیں ہوتا بلکہ اللہ کی محبت کا خُمار ہوتا ہے
صوفی نفرت نہیں محبت، بخل نہیں سخاوت، تکبر نہیں تواضع، فنا نہیں بقا، کا سبق دیتا ہے!
صوفی مجرم نہیں جرم سے نفرت کرتا ہے۔

خدا رکھے بہت اونچا ہے معیار نظر اس کا
بوقت فیض جس نے اپنے بیگانے نہیں دیکھے

صوفی کی توحید

صوفی کی نظر اپنی ذات پر نہیں بلکہ اللہ کی توحید پر ہوتی ہے۔
صوفی کو اپنی ذات سے نہیں بلکہ اللہ کی توحید سے پیار ہوتا ہے۔
حضرت منصورؒ حلاج کو جب دار پر لے جایا گیا تو آپ سے آپ کے مریدین اور آپ کے منکرین کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ مریدین کی مجھ پر نظر ہے اور مجھ سے حسن ظن ہے اس لئے ان کو ایک حصہ ثواب ملے گا جبکہ منکرین کی توحید پر نظر ہے اس لئے ان کو دو حصے ثواب ملے گا۔
اور شریعت میں توحید اصل ہے، حسنِ ظن فرع ہے۔
پھر حضرت منصورؒ حلاج کو سولی پر چڑھا دیا گیا اور انہوں نے اپنے آپ کو اللہ کی ذات پر قربان کر دیا

زباں سے کہہ بھی دیا لَا اِلٰہ تو کیا حاصل
دل و نگاہ مسلماں نہیں تو کچھ بھی نہیں

یہ نغمہ فصلِ گل و لالہ کا نہیں پابند
بہار ہوکہ خزاں لا الٰہ الااللہ

اے میرے دوست ذرا دیکھ میں ہارا تو نہیں
میرا سر بھی تو پڑا ہے میری دستار کے ساتھ

بجرم عشق تو ام می کشند وغوغا ایست
تو نیز برسربام آ کہ خوش تماشا ایست

چوں قلم دردست غدارے رسید
لا جرم منصور بردارے رسید

ایک ہی منزل تھی ہم عشق کے دیوانوں کی
قد و گیسو سے چلے دار ورسن تک پہنچے

یہ رُتبہ بلند ملا جس کو مل گیا
ہر مدعی کے واسطے دارورسن کہاں

صوفی کا علم

حضرت بایزیدؒ بسطامی فرماتے ہیں۔
میں نے تیس سال مجاہدے میں صرف کئے
اور معلوم یہ ہوا کہ علم پر عمل کرنے سے زیادہ کوئی چیز مشکل نہیں۔

آنکھیں کھلیں تو جاگ اٹھیں حسرتیں تمام
اس کو بھی کھودیا جسے پایا تھا خواب میں

صوفی کا حلم

حضرت معروفؒ کرخی اپنے چند شاگردوں اور خلفاء کے ساتھ دریائے دجلہ کے کنارے موجود تھے ایسے میں چند نوجوان جو شراب کے نشے میں دھت تھے وہاں آدھمکے اور ملاں مولویوں کا مذاق اڑانے لگے۔

حضرت شیخ کے مریدین نے کہا حضرت ان کے لئے بددعا کریں اللہ انہیں تباہ و برباد کردے۔ دیکھئے ناں، ایک طرف شباب ہے دوسری طرف شراب ہے اوپر سے اللہ والوں سے استہزاء و مذاق ہے۔

اور حضرت الشیخ نے دعا کے لئے ہاتھ اٹھادیئے۔ اور فرمایا

اے میرے پروردگار، جیسے آپ نے ان نوجوان بچوں کو دنیا کی خوشیاں نصیب فرمائی ہیں، کیسے اچھل رہے ہیں، کود رہے ہیں، خوش ہو رہے ہیں۔

اے میرے پروردگار، میرے ان بچوں کو نیک اعمال کی توفیق نصیب فرمادیں تاکہ جنت میں بھی خوشیاں مناتے داخل ہوجائیں، سبحان اللہ

ایسے واقعات خواجہ جنید بغدادیؒ اور خواجہ ذوالنون مصریؒ کی طرف بھی منسوب ہیں۔

نشہ پلا کے گرانا تو سب کو آتا ہے
مزا تو تب ہے کہ گرتوں کو تھام لے ساقی

تجھے یاد ہے ساقی تیرا رکھا تھا بھرم
بے پیئے ہم نے قدم ڈالے تھے بہکے بہکے

صوفی کی عبادت

صوفی کی عبادت درجہ احسان واخلاص کا مصداق ہوتی ہے۔
حضرت اویسؒ قرنی تین تین دن اور رات مسلسل بغیر کھائے پیئے اور سوئے اللہ کی عبادت میں مصروف رہتے تھے۔

اُن کے خط کی آرزو ہے اُن کی آمد کا خیال
کس قدر پھیلا ہوا ہے کاروبارِ انتظار

چند تصویرِ بُتاں چند حسینوں کے خطوط
بعد مرنے کے میرے گھر سے یہ ساماں نکلا
تم میرے پاس ہوتے ہو گویا
جب کوئی دوسرا نہیں ہوتا

صوفی کی محبت

صوفی مخلوق سے نہیں خالق سے محبت کرتا ہے۔ پھر خالق بھی اس سے محبت کرنے لگتا ہے۔
صوفی مخلوق کو نہیں خالق کو اپنا محبوب بناتا ہے پھر خالق بھی اسے اپنا محبوب بنالیتا ہے۔
صوفی مخلوق کو نہیں خالق کو اپنے دل میں بساتا ہے
پھر خالق بھی اُسے اپنے دل میں بسالیتا ہے۔
اللہ ارشاد فرماتے ہیں یُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَهٗ (مائدہ: ۵۴) کچھ لوگ ایسے ہیں جو اللہ سے محبت کرتے ہیں اور اللہ ان سے محبت کرتا ہے۔
حدیث شریف میں آتا ہے اللہ رب العزت ارشاد فرماتے ہیں۔ میرا بندہ عبادات اور نوافل سے میرا قرب حاصل کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ میں اس سے محبت کرنے لگتا

ہوں اور پھر میں اس کا، کان، آنکھ، ہاتھ، پاؤں اور زبان بن جاتا ہوں یعنی میں ان اعضاء کا محافظ بن جاتا ہوں اور یہ اعضاء گناہوں سے محفوظ ہو جاتے ہیں۔

حدیث شریف میں آتا ہے جب اللہ رب العزت اپنے کسی بندے سے محبت فرماتے ہیں تو جبریل کو بلا کر اطلاع کرتے ہیں کہ میں فلاں سے محبت کرتا ہوں تم بھی اس سے محبت کرو تو جبریل بھی اس سے محبت کرتے ہیں پھر جبریل آسمان اور زمین والوں میں اعلان کرتے ہیں کہ اللہ نے فلاں کو اپنا دوست اور محبوب بنالیا ہے تو آسمان اور زمین والے بھی اُس کو اپنا محبوب بنا لیتے ہیں۔

بادِ نسیم آج بہت مُشک بار ہے
شاید ہوا کے رخ پر کھلی زلفِ یار ہے

صوفی کی توبہ

اللہ رب العزت کا فرمان ہے، یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ آمَنُوْا تُوْبُوْا اِلَی اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوْحًا. (تحریم: ۸)

اے ایمان والو! اللہ کی جانب سچی توبہ کرو،

حضرت ذوالنون مصریؒ فرماتے ہیں عام لوگوں کی توبہ گناہ سے ہوتی ہے یعنی جب اللہ کی نافرمانی کرتے ہیں تو پھر توبہ کرتے ہیں جبکہ خاص لوگوں کی توبہ غفلت سے ہوتی ہے۔ یعنی جب اللہ کی یاد سے غافل ہوتے ہیں تو پھر توبہ کرتے ہیں۔

مختصر حالِ چشم و دل یہ ہے
اِس کو آرام اُس کو خواب نہیں

حضرت حبیب عجمیؒ، سود خور تھے توبہ کے لئے حضرت حسن بصریؒ کے پاس تشریف لے

جارہے تھے گلی کے بچوں نے دیکھا تو کہنے لگے وہ دیکھو حبیب خائب جارہا ہے
توبہ کے بعد واپس لوٹے تو پھر گلی کے بچوں سے واسطہ پڑا تو انہوں نے کہا وہ دیکھو حبیب تائب آرہا ہے!

ایک ہی دن، ایک ہی راستہ، ایک ہی گلی، وہی بچے، وہی لوگ لیکن جب انداز بدلا تو صدا بھی بدل گئی،

رب کی طرف سے محبت کی آواز لگ گئی اور اللہ کے بندوں کی نظر اور زبان بدل گئی۔

ہر اِک مکاں کو ہے مکیں سے شرف اسد
مجنوں جو مرگیا ہے تو جنگل اداس ہے

صوفی کی تواضع

ایک مرتبہ ایک عورت نے حضرت مالکؒ بن دینار کو، ریاکار، کے نام سے بلایا
تو آپ نے فرمایا بیس سال ہوگئے مجھے کسی نے اصلی نام سے نہیں پکارا۔
لیکن تجھے میرا نام اور میرا کام، دونوں معلوم ہوگئے۔

حضرت معروف کرخیؒ پر بعض لوگوں نے خاک ڈال دی، داڑھی اور کپڑے خاک آلود ہوگئے، تو اپنے نفس کو خطاب کر کے فرمانے لگے اے نفس، شکر کر کہ تجھ پر صرف خاک ڈالی گئی جبکہ تو خاک نہیں آگ کے لائق تھا۔

ہم پر یہ سختی کی نظر، ہم ہیں فقیر راہ گزر
رستہ کبھی روکا تیرا، دامن کبھی تھاما تیرا

صوفی کی متاع

ایک صوفی کی کل متاع تین چیزیں تھیں
(۱) لکڑی کا پیالہ (۲) چمڑے کا تکیہ (۳) کنگھی
پیالے میں پانی پی لیتے،
جب نیند آتی تو تکیہ پر سر رکھ کے لیٹ جاتے،
جب بال بکھرتے تو کنگھی کر لیتے۔
ایک مرتبہ کسی شخص کو چلو سے پانی پیتے دیکھا تو پیالہ پھینک دیا،
ایک اور شخص کو بازو پر سر رکھے لیٹے دیکھا تو تکیہ پھینک دیا۔
ایک اور شخص کو بالوں میں انگلیاں پھیرتے دیکھا تو کنگھی بھی پھینک دی۔
یوں دنیا کے سارے دھندوں سے صوفی آزاد ہو گیا۔

کافر کی یہ پہچان کہ آفاق میں گم ہے
مومن کی یہ پہچان کہ گم اس میں ہیں آفاق

صوفی کا شیطان سے مقابلہ

حضرت حاتم اصمؒ فرماتے ہیں شیطان ہر روز صبح کو مجھے وسوسہ میں ڈالنے کی کوشش کرتا ہے تین سوال کرتا ہے۔
پوچھتا ہے کیا کھاؤ گے، میں جواب دیتا ہوں، موت
کیونکہ آخری کھانا موت ہے
پوچھتا ہے کیا پہنو گے، میں جواب دیتا ہوں، کفن

کیونکہ آخری لباس کفن ہے

پوچھتا ہے کہاں رہو گے میں جواب دیتا ہوں، قبر

کیونکہ آخری ٹھکانہ قبر ہے

پھر یہ کہہ کر چلا جاتا ہے، یار تم بہت برے شخص ہو۔ میری ایک بھی نہیں چلنے دیتے۔

ہوئے نامور بے نشاں کیسے کیسے
زمیں کھا گئی آسماں کیسے کیسے

صوفی کا بیوی سے مکالمہ

حضرت حاتم اصمؒ نے ایک مرتبہ اپنی بیوی سے کہا، میں تجھ سے چار مہینے کے لئے دور جارہا ہوں، بتاؤ تمہیں کس قدر خرچہ درکار ہوگا۔

بیوی بھی اللہ والی تھی، اس نے کہا جتنی میری زندگی ہے۔

حضرت حاتمؒ نے کہا، تمہاری زندگی میرے ہاتھ میں نہیں،

بیوی نے کہا، پھر میری روزی بھی آپ کے ہاتھ میں نہیں

پھر کہا، آپ روزی کھانے والے ہیں رُوزی دینے والے نہیں۔

روزی کھانے والا چلا جائے گا، لیکن رُوزی دینے والا میرا رب رحمان کہیں نہیں جائے گا۔

خدا کو بھول گئے لوگ فکر روزی میں
خیال رزق ہے رازق کا خیال نہیں

صوفی صانع کا نظارہ کرتا ہے

ایک دن موسم خوشگوار تھا، بادل اور بارش نے موسم کو حسین بنا دیا تھا۔

حضرت رابعہؒ بصریہ کمرے کے اندر عبادت میں مصروف تھیں خادمہ نے باہر سے آواز لگائی

رابعہ باہر نکلو میں تمہیں قدرت کا حسین نظارہ دکھلاؤں اور رابعہ نے اندر سے آواز لگائی
اری تم اندر آؤ میں تمہیں قادر کا حسین نظارہ دکھلاؤں
اور کہا میرا کام صنعت کو نہیں خود صانع کو دیکھنا ہے۔

ہر لحہ تجھے چاہا ہر دم تیری یاد آئی
کیا شام کا سناٹا، کیا رات کی تنہائی

عطار ہو، رومی ہو، رازی ہو، غزالی ہو
کچھ ہاتھ نہیں آتا بے آہ سحر گاہی

صوفی کی نظر

مولانا رومیؒ پر حضرت شاہ شمس تبریزؒ کی نظر پڑی تو ان کی دل کی دنیا بدل گئی
ایک مرتبہ مولانا رومی علم کلام و منطق کے مشکل مباحث طلباء کو پڑھا رہے تھے
حضرت شاہ شمس تبریزؒ تشریف لائے اور پوچھا، ایں چیست ..... یہ کیا ہے، کونسا علم ہے
مولانا رومی نے ارشاد فرمایا، ایں آں علمست کہ تو نہ دانی
یہ وہ علم ہے جسے آپ نہیں جانتے۔
تو شمس تبریز نے ساری کتابیں اٹھا کر پانی کے تالاب میں پھینک دیں
تو شور مچ گیا علم گھل گیا، علم رل گیا، علم پانی پانی ہو گیا
حضرت شاہ شمس تبریزؒ نے تالاب سے کتابیں باہر نکالیں تو ان پر پانی نے کچھ اثر نہیں کیا تھا۔
کتابوں کو جھاڑتے تھے تو مٹی اور گرد اڑتی تھی۔ مولانا رومیؒ یہ منظر دیکھ کر بڑے حیران ہوئے اور شمس تبریزؒ سے پوچھا، ایں چیست، یہ کیا ہے، کونسا علم ہے۔

حضرت شمس تبریزؒ نے جواب دیا، ایں آں علمست کہ تو نہ دانی
یہ وہ علم ہے جسے تو نہیں جانتا۔
پھر مولانا رومی نے حضرت شاہ شمس تبریز کی صحبت اختیار کی اور معرفت میں بھی بڑا مقام حاصل کیا۔ اور یہ شعر کہا

مولوی نہ شد ہرگز مولائے رُوم
تا غلام شمس تبریز نہ شُد

اور اقبال نے بھی کہا

نہ اٹھا پھر کوئی رومی عجم کے لالہ زاروں سے
وہی آب و گِل ایراں وہی تبریز ہے ساقی

صحبت پیر روم سے مجھ پر ہوا یہ راز فاش
لاکھ حکیم سربجیب ایک حکیم سربکف

صوفی کا ہدیہ

حضرت مالکؒ بن دینار نے ایک دیوانے اور مجذوب نوجوان کو کچھ مال بطور ہدیہ کے دیا تو اُس نے لینے سے انکار کر دیا اور کہا،
اگر یہ مال حلال ہوا تو حساب دینا پڑے گا اور اگر مال حرام ہوا تو عذاب بھگتنا پڑے گا۔
مجھے حساب اور عذاب دونوں سے ڈر لگتا ہے۔

ہزار خوف ہوں لیکن زباں ہو دل کی رفیق
یہی رہا ہے ازل سے قلندروں کا طریق

صوفی کا دِل

ایک اللہ والے نے ایک مجذوب کو دیکھا جس کے ہاتھ پاؤں بندھے تھے اور وہ خوشی سے نعرے لگا رہا تھا۔ اللہ والا بڑا حیران ہوا۔ تو مجذوب نے کہا بیڑیوں نے میرے ہاتھ پاؤں کو جکڑا ہے میرے دل کو تو نہیں۔

اہل دل شدت غم سے کہاں گھبراتے ہیں
اَوس پڑتی ہے تو پھول اور نکھر جاتے ہیں

پڑا فلک کو دل جلوں سے کام نہیں
جلا کر راکھ نہ کردوں تو داغ نام نہیں

بچپن ہی سے لکھی تھی مقدر میں اسیری
ماں باپ کہا کرتے تھے دل بند، جگر بند

صوفی کی دولت

صوفی دنیا کی دولت نہیں بلکہ آخرت کی دولت کا طلبگار ہوتا ہے
صوفی دنیا میں رہتا ہے لیکن دنیا کی محبت کو دل میں داخل نہیں ہونے دیتا
صوفی مخلوق کی دولت نہیں بلکہ خالق کی قربت کا متلاشی ہوتا ہے

پھرتا ہوں دل میں یار کو مہماں کئے ہوئے
سارے جہاں کو کوچۂ جاناں کئے ہوئے

صوفی کا ایمان

صوفی کے ایمان کی حقیقت اللہ پر توکل ہے جیسا کہ قرآن مجید میں ارشاد ہے

وَعَلَى اللّٰهِ فَتَوَكَّلُوْا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ. (مائدہ: ۲۳)

مومن تو اللہ پر ہی بھروسہ کرتا ہے۔

حضرت ابراہیم خواصؒ سے کسی نے سوال کیا ایمان کی حقیقت کیا ہے؟

آپ نے فرمایا اس وقت میرے پاس تمہارے سوال کا کوئی جواب نہیں ہے کیونکہ جو کچھ میں کہوں گا وہ قول ہوگا، جبکہ مجھے اس کا جواب عمل سے دینا چاہئے۔

ہاں ایک صورت ہے، میں مکہ مکرمہ جا رہا ہوں، تم میرے رفیق سفر بن جاؤ، راستے میں تمہیں تمہارے سوال کا جواب بھی مل جائے گا وہ آدمی تیار ہوگیا، رفیقِ سفر بن گیا۔

راستے میں ہر رات غیب سے دو روٹیاں اور دو پیالے پانی کے ظاہر ہوتے،

حضرت ابراہیم ایک روٹی اور ایک پیالہ پانی خود لیتے اور دوسری روٹی اور پانی کا پیالہ اپنے رفیق سفر کو دیتے، سلسلہ چلتا رہا اور سفر ہوتا رہا۔

ایک مرتبہ دورانِ سفر جنگل میں ایک بوڑھا گھڑ سوار نمودار ہوا حضرت ابراہیم سے ملاقات کی باہمی گفتگو کی اور کچھ دیر بعد وہ چلا گیا،

رفیق سفر نے پوچھا، اے شیخ، گھڑ سوار کون تھا، آپ نے فرمایا وہ تیرے سوال کا جواب تھا!

فرمایا وہ بوڑھا آدمی حضرت خضر علیہ السلام تھے جو میرے ہم سفر بننا چاہتے تھے

لیکن میں نے انکار کر دیا تا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ میرا اعتماد اللہ سے ہٹ جائے اور میں خضر علیہ السلام پر اعتماد کرنے لگوں اور یہ چیز میرے توکل کے خاتمے کا سبب بن جائے حالانکہ ایمان کی حقیقت تو، توکل علی اللہ ہے!

کبھی اے حقیقت منتظر نظر آ لباس مجاز میں
کہ ہزاروں سجدے تڑپ رہے ہیں میری جبین نیاز میں

صوفی کی طہارت

صوفی ظاہری طہارت کے ساتھ باطنی طہارت کا بھی التزام کرتا ہے،
جسمانی پاکیزگی کے ساتھ روحانی پاکیزگی کا بھی اہتمام کرتا ہے۔
نظافت بدن کے ساتھ نظافت قلب پر بھی نظر رکھتا ہے
ایمان کے بعد سب سے اہم عبادت نماز ہے جس کے لئے طہارت شرط ہے۔
طہارت کے بغیر نماز درست نہیں ہوتی اب ظاہری طہارت کیلئے ظاہری چیز یعنی پانی کی ضرورت ہوگی جس سے آدمی اپنی ظاہری نجاست کو دور کرے گا اور باطنی طہارت کیلئے باطنی چیز یعنی توبہ کی ضرورت ہوگی جس سے آدمی اپنے باطن یعنی دل اور رُوح کی صفائی کرے گا اور غلط عقیدہ وعمل کی نجاست کو دُور کرے گا اور معرفتِ الٰہی کو حاصل کرے گا۔ جیسا کہ اللہ ارشاد فرماتے ہیں۔

اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ. (بقرہ: ۲۲۲)

اللہ کی ذات ظاہری اور باطنی طہارت اختیار کرنے والوں کو اپنا محبوب بنالیتی ہے۔
اسی وجہ سے وضو کے آخر میں یہ دعا پڑھی جاتی ہے جس میں ظاہری و باطنی دونوں طہارتوں کا ذکر ہے۔

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ (رواه الترمذی عن عمرؓ)

رقیبوں نے رپٹ لکھوائی ہے جا جا کے تھانے میں
کہ اکبر نام لیتا ہے خدا کا اِس زمانے میں

صوفی کا وضو

صوفی جب وضو کی نیت اور ارادہ کرے تو ظاہری اعضاء کی طہارت کے ساتھ باطنی اعضاء کی طہارت کی بھی نیت اور ارادہ کرے۔

جب ہاتھ دھوئے تو دل سے دنیا کی محبت بھی دھوڈالے۔

جب کلی کرے تو اپنی زبان کو غیر اللہ کے ذکر سے اور اپنے منہ کو حرام چیزوں کے کھانے سے بھی خالی کردے۔

جب ناک صاف کرے تو حرام چیزوں کو سونگھنے سے بھی اپنی ناک کو صاف کردے۔

جب چہرہ دھوئے تو نفس اور شیطان کی تمام پسندیدہ چیزوں کو بھی دھوڈالے

جب بازو دھوئے تو دنیا کی تمام لذتوں سے دست بردار ہو جائے

اور اب لازم ہے کہ ان ہاتھوں کو ظلماً کسی پر نہ اٹھائے

جب سر کان اور گردن کا مسح کرے تو اپنے تمام کام اللہ کے سپرد کردے

جب پاؤں دھوئے تو اب لازم ہے ان قدموں پر بغیر حق کے کھڑا نہ ہو

خُوددار ہے جو خدا خدا کرتا ہے
حق گو ہے جو حق حق کی صدا کرتا ہے
کرتی نہیں کچھ زباں ہی شکرِ نعمت
ہر مُوئے بدن حمد وثنا کرتا ہے

صوفی کی نماز

حضرت حاتم اصمؒ سے پوچھا گیا آپ نماز کس طرح ادا کرتے ہیں

جواب دیا، جب نماز کا وقت آتا ہے تو وضو کرتا ہوں ایک ظاہری وضو، دوسرا باطنی وضو

ظاہری وضو پانی سے کرتا ہوں اور باطنی وضو توبہ سے کرتا ہوں

پھر مسجد میں جاتا ہوں اور اپنے سامنے بیت اللہ کا مشاہدہ کرتا ہوں، مقام ابراہیم کو دونوں ابروؤں کے درمیان رکھتا ہوں، دائیں جانب جنت کا اور بائیں جانب جہنم کا تصور کرتا ہوں

پل صراط کو پاؤں کے نیچے اور ملک الموت کو پشت کے پیچھے محسوس کرتا ہوں پھر عظمت کے ساتھ تکبیر کہتا ہوں اور احترام کے ساتھ قیام کرتا ہوں ہیبت سے قرأت، انکسار سے رکوع، عجز سے سجود، وقار سے قعود کرتا ہوں، اور شکرِ الٰہی سے سلام پھیرتا ہوں اور فرمایا توفیق دینے والا تو میرا اللہ ہی ہے۔

بس اک داغِ سجدہ میری کائنات
جبینیں تری آستانے ترے

وہ سجدہ، روح زمیں جس سے کانپ جاتی تھی
اُسی کو آج ترستے ہیں، منبر و محراب

یہ اِک سجدہ جسے تو گراں سمجھتا ہے
ہزار سجدے سے دیتا ہے آدمی کو نجات

صوفی کی زکوٰۃ

صوفی سخی ہوتا ہے بخیل نہیں ہوتا صوفی اپنی ملکیت میں کچھ نہیں رکھتا سب کچھ اللہ کے راستے میں لٹا دیتا ہے۔ اور اس مسئلہ میں صوفی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پیروی کرتا ہے جنہوں نے اللہ اور اُس کے رسولؐ اللہ کے خوشی کے لئے اپنا سب

کچھ قربان کر دیا

اس لئے صوفی پر زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی کیونکہ وہ سرے سے مال کو ہی جمع نہیں کرتا اس وجہ سے نہ وہ صاحبِ نصاب بنتا ہے اور نہ اُس پر زکوٰۃ لازم ہوتی ہے

دِل پہ لیا ہے داغِ عشق کھو کے بہارِ زندگی
اِک گُلِ تَر کے واسطے میں نے چمن لُٹا دیا

صوفی کا روزہ

صوفی فرض روزوں کے علاوہ نفل روزے بھی کثرت کے ساتھ رکھتا ہے مثلاً ایام بیض، یوم عرفہ، یوم عاشورا، یوم الاثنین، یوم الخمیس کے روزے، شوال، رجب، شعبان میں روزے وغیرہ

خواجہ جنید بغدادیؒ فرماتے ہیں الصوم نصف الطریقة۔ روزہ نصف طریقت ہے یعنی طریقت کا آدھا سفر صرف روزہ سے طے پا جاتا ہے۔ اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صومِ داؤدی کو پسند فرماتے تھے یعنی ایک دن روزہ رکھا جائے اور ایک دن افطار کیا جائے، تاکہ روزہ عادت نہ بنے بلکہ مجاہدہ اور عبادت بنے۔

دنیا میں ہوں دنیا کا طلبگار نہیں ہوں
بازار سے گزرا ہوں خریدار نہیں ہوں

صوفی کا حج

خواجہ جنید بغدادیؒ فرماتے ہیں صوفی کے لئے لازم ہے جب وہ حج کیلئے ملک، وطن، قوم سے کوچ کرے تو ساتھ میں گناہوں سے بھی کوچ کرے،

جب راستے کی منزلیں طے کرے تو ساتھ میں راہِ حق کی منزلیں بھی طے کرے
جب منزلوں پر قیام کرے تو ساتھ میں راہِ عشق میں بھی قیام کرے۔
جب میقات پر احرام باندھنے کے لئے اپنے وجود سے لباس اتارے
تو ساتھ میں اپنے بشری اوصاف کو بھی وجود سے جدا کردے
جب اپنے وجود پر احرام باندھے تو ساتھ میں اپنے وجود کو
اتصفوا باوصاف اللہ کے مصداق خدائی اوصاف سے بھی متصف کرے
جب زبان سے لبیک اللھم لبیک کا ترانہ گائے تو ساتھ میں اپنے جسم وجان کو بھی
تخلقوا باخلاق اللہ کے مصداق صبغۃ اللہ کے رنگ میں رنگ دے۔
جب اس کا جسم "خانہ کعبہ" کا طواف کرے تب اس کا دل بھی "عرش معلیٰ" کا
طواف کرے
جب اُس کی چشم ظاہر، خانہ کعبہ، کا دیدار کرے تب اُس کی چشم باطن، جمال یار، کا
نظارہ کرے۔
جب صفا اور مروہ کی دوڑ لگائے تو نفس اور شیطان کی بھی دوڑ لگوادے۔
جب اُس کا جسم منیٰ، عرفات، مزدلفہ کا چکر لگائے تو اس کی رُوح کو بھی مشاہدہ حق
نصیب ہو جائے۔
جب شیطان کی طرف کنکریاں پھینکے تو اپنی بُری خواہشات بھی اُس کی طرف پھینک دے
جب قربان گاہ میں جانور کی قربانی کرے تو اپنی خواہشاتِ نفس کو بھی قربان کردے

یہ کس مقام پہ لایا جنوں، خدا جانے
سنبھل سنبھل کے قدم رکھ رہے ہیں دیوانے

صوفی کی قربانی

لوگ اللہ کے راستے میں جانور کی قربانی دیتے ہیں
جبکہ صوفی اللہ کے راستے میں اپنی جان کی قربانی دیتا ہے۔

حضرت ذوالنون مصریؒ فرماتے ہیں میں نے حج کے ایام میں منیٰ کے میدان میں ایک نوجوان کو دیکھا جو نہایت ہی اطمینان اور سکون کے ساتھ دعا مانگنے میں مصروف تھا جبکہ باقی تمام لوگ قربانی کے عمل میں مصروف تھے۔ تو میں اُس کا عمل دیکھنے اور اُس کی دُعا سُننے کیلئے اُس کے قریب ہو گیا تو میں نے سُنا وہ نوجوان اپنے رب کریم سے یوں مخاطب تھا۔

اے پروردگار عالم! تمام لوگ قربانی میں مصروف ہیں
تمام لوگ تیرے راستے میں جانور قربان کر رہے ہیں
اے میرے پروردگار! میرے پاس کوئی جانور نہیں جو تیرے راستے میں قربان کروں
اے میرے پروردگار میرے پاس صرف میری جان ہے اور کچھ نہیں
اے میرے پروردگار اپنے راستے میں میری جان کی قربانی قبول کر لو۔
اے میرے پروردگار مجھے قربانی سے محروم نہ کرو اور مجھے شرمندہ و رسوا نہ کرو۔

یہ الفاظ کہے، کلمہ پڑھا، اور شہادت کی انگلی سے اپنے گلے کی طرف اشارہ کیا اور نیچے گر پڑا، فرماتے ہیں میں جلدی سے دوڑ کر اس کے قریب پہنچا تو دیکھا
اس کی روح پرواز کر چکی تھی اور اس کی قربانی قبول ہو چکی تھی۔

جان دی ، دی ہوئی اُسی کی تھی
حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا

جان تم پر نثار کرتا ہوں
میں نہیں جانتا وفا کیا ہے

ہمارے پاس ہے کیا کہ فدا کریں تجھ پر
مگر یہ زندگی مستعار رکھتے ہیں

صوفی کا دن

صوفی کا دن بے قراری میں گزرتا ہے
صوفی کا دن رات کے انتظار میں گزرتا ہے
کیونکہ رات کو، وصلِ یار، ہوتا ہے
صوفی کا دن کاٹے نہیں کٹتا
اور صوفی کی رات لمحوں میں گزر جاتی ہے
اور صوفی یہ کہنے پر مجبور ہو جاتا ہے

وصل کی شب اور اتنی مختصر
دن گنے جاتے تھے، اس دن کیلئے

صوفی کی رات

دین پور شریف کی خانقاہ میں ایک مست فقیر، شیر محمد رہتا تھا،
ساری رات جاگتا رہتا تھا اور کہتا رہتا تھا
اللہ ہُو کے بڑے مزے جو چاہے چکھ لے
حضرت خلیفہ غلام محمد صاحب دین پوریؒ فرمایا کرتے تھے

یہ فقیر شیر محمد کا کمال نہیں، یہ مہربان کی مہربانی ہے
جو اسے جگائے رکھتا ہے اور سونے نہیں دیتا

عجب لطف رکھتا ہے شب خلوت میں دلبر سے
سوال آہستہ آہستہ ، جواب آہستہ آہستہ

حیف درچشم زدن صحبت یار آخر شد
رُوئے گل سیرندیدم وبہار آخرشُد

شام ہوتے ہی چراغوں کو بجھا دیتا ہوں
اک دل ہی کافی ہے تیری یاد میں جلنے کیلئے

شام ہونے کو ہے جلنے کو ہے شمع محفل
سانس لینے کی بھی فرصت نہیں پروانے کو

شمع خاموش دِل افسردہ نگاہیں بے نُور
ہم نے دیکھی ہے قیامت شبِ تنہائی کی

شبِ انتظار کی کشمکش یہ نہ پوچھ کیسے سحر ہوئی
کبھی اِک چراغ جلادیا کبھی اِک چراغ بجھا دیا

نَم ہیں پلکیں تری اے موجِ ہوا رات کے ساتھ
کیا تجھے بھی یاد آتا ہے کوئی برسات کے ساتھ

صوفی کی خوشی

ایک صوفی سالہا سال سے، جنگلوں، غاروں اور پہاڑوں میں اللہ کی عبادت میں مصروف تھا، کسی اللہ والے کو کشف میں اللہ کی طرف سے حکم ہوا کہ فلاں صوفی کو جا کر بتادو کہ اس کی عبادت غیر مقبول اور غیر منظور ہے!

جب اللہ والے نے پیغام پہنچایا تو صوفی اُٹھ کر خوشی سے ناچنے لگا تو اللہ والے نے اس پر حیرت کا اظہار کیا تو صوفی نے جواب دیا، مقبول ہوں یا مردود

اس سے مجھے کچھ غرض نہیں ہے، میرے لئے بس اتنا ہی کافی ہے

محبوب کی نظر میں آ گیا ہوں، شمار اور قطار میں آ گیا ہوں

نمے دانم کہ آخر چوں دم دیدار می رقصم
مگر نازم بہ آں ذوقے کہ پیشِ یار می رقصم
بصد سامان رسوائی، سرِ بازار می رقصم
بگیرد مرکزِ خود، صورتِ پرکار می رقصم

وہ دشمنی سے دیکھتے ہیں، دیکھتے تو ہیں
میں شاد ہوں کہ ہوں تو کسی کی نگاہ میں

صوفی کا غم

ایک صوفی چالیس سال تک مسلسل حج کے لئے جاتا رہا

لیکن ہر سال جب بھی حج کے لئے جاتا اور صدا لگاتا

لبیک اللھم لبیک تو غیب سے آواز آتی

لا لبیک، تیرا آنا منظور نہیں، تیرا حج اور عمرہ منظور نہیں
اور صوفی غم میں ڈوب جاتا،
کسی نے کہا ہر سال آتے ہو اور ناکام واپس جاتے ہو
آنا چھوڑ کیوں نہیں دیتے
صوفی نے جواب دیا، اس رب کے علاوہ کوئی رب ہو تو بتاؤ
اس در کے علاوہ کوئی در ہو تو بتاؤ
بس اللہ کو یہ ادا پسند آ گئی، اور غیب سے صدا آ گئی
تیرا آنا بھی منظور، تیرا حج اور عمرہ بھی منظور
اور تیری وجہ سے سب کی عبادت بھی مقبول و منظور

اُدھر وہ دَر نہ کھولیں گے اِدھر میں دَر نہ چھوڑوں گا
حکومت اپنی اپنی ہے کہیں اُن کی کہیں میری
ہمارا کام ہے یادِ دلبر میں راتوں کو رونا
ہماری نیند ہے محوِ خیال یار ہو جانا

جب کبھی اُن کی توجہ میں کمی پائی گئی
ازسرِ نو داستانِ عشق دہرائی گئی

صوفی کی دعا

ایک صوفی اللہ سے یوں دعا مانگ رہا تھا، اے پروردگار! میرے گناہوں کو معاف فرما اور مجھے جنت کا داخلہ نصیب فرما اور اگر میرے گناہوں کی شامت مجھے جہنم میں پہنچا دے تو پھر میرے جسم کو اتنا پھیلا دے کہ ساری جہنم میرے وجود سے بھر جائے اور

باقی ساری مخلوق جہنم کا ایندھن بننے سے بچ جائے
اللہ کو یہ ادا پسند آ گئی اور بخشش کا فیصلہ فرما دیا۔

خنجر چلے کسی پہ تڑپتے ہیں ہم امیر
سارے جہاں کا درد ہمارے جگر میں ہے

صوفی کا پیار

شبلی دیوانہ جا رہا تھا، بچوں نے شرارت کی، پتھر مارے وجود سے خون نکلا، زمین پر ٹپکا، ایک آدمی نے یہ منظر دیکھا تو بچوں کو ڈانٹ کر بھگا دیا
اور خود مرہم پٹی کیلئے شبلی کے قریب ہوا تو عجیب منظر دیکھا کہ شبلی دیوانے کے وجود سے خون کا جو قطرہ نکل کر زمین پر پڑتا ہے وہ لفظ اللہ میں بدل جاتا ہے، اُس آدمی کی آنکھوں میں آنسو آ گئے، اور اُس نے کہا شبلی ہم تجھے دیوانہ سمجھتے تھے
آج پتہ چلا، تو اپنے رب کے پیار اور محبت میں دیوانہ ہے
شبلی، تیرے وجود کے ذروں اور خون کے قطروں میں بھی تیرے رب کا پیار سمایا ہے!

دل کیا ہم روح میں اترے ہوتے
تو نے چاہا ہی نہیں چاہنے والوں کی طرح

صوفی کا دوست

ایک صوفی اپنے گھر میں آرام کر رہا تھا کہ اس کے گھر میں چور گھس آیا اور صوفی کی چادر چرا کر واپس جانے لگا لیکن اُسے دروازہ نظر نہ آیا، اُس نے مایوس ہو کر چادر کو نیچے رکھا تو اُسے دروازہ نظر آ گیا، اس نے دوبارہ چادر اٹھائی اور باہر جانے لگا تو دروازہ دوبارہ غائب ہو گیا ایسا تین مرتبہ ہوا، پھر اس چور کو غیب سے صدا سنائی دی،

ایک دوست سو رہا ہے تو کیا ہوا، دوسرا دوست تو جاگ رہا ہے

آج شب وصل ہے بجھادو ان چراغوں کو
خوشی کی بزم میں کیا کام ہے جلنے والوں کا

صوفی کا کعبہ

حضرت بایزید بسطامیؒ فرماتے ہیں میں پہلی مرتبہ حج کیلئے گیا تو صرف خانہ کعبہ کو دیکھا، دوسری مرتبہ حج کیلئے گیا تو خانہ کعبہ اور صاحب خانہ کعبہ دونوں کو دیکھا اور تیسری مرتبہ حج کیلئے گیا تو صرف صاحب خانہ کعبہ کو دیکھا یعنی صرف اور صرف اللہ کی تجلیات کا دیدار نصیب ہوا

پھرتا ہوں دل میں یار کو مہماں کئے ہوئے
سارے جہاں کو کوچۂ جاناں کئے ہوئے
دھوم ہے پھر بہار کے آنے کی
کچھ کرو فکر اِس دیوانے کی

صوفی کی تاثیر

دین پور شریف کی خانقاہ میں، حضرت خلیفہ غلام محمد صاحب دین پوریؒ کے دور میں ایک کُتا رہتا تھا جو رمضان کے احترام میں صرف سحری وافطاری کے وقت ہی کھاتا پیتا تھا باقی اوقات میں خاموش بیٹھا رہتا کھانے پینے کے قریب بھی نہ جاتا۔

حضرت خلیفہ صاحب اسے فقیر کہتے تھے اور سحری وافطاری کے وقت اس کے لنگر اور کھانے کا خصوصی بندوبست کیا کرتے تھے

اور دیکھنے والوں نے دیکھا اور کہنے والوں نے کہا

اس کتے کے عادات واطوار اصحاب کہف کے کتے سے ملتے جلتے تھے شاید اس کا تعلق بھی اصحاب کہف کے کتے کی نسل سے ہو جس کا تذکرہ قرآن میں بھی موجود ہے

سگِ اصحاب کہف روزے چند
پئے نیکاں گرفت و آدم شد

صوفی کی عمر

کسی نے ایک صوفی سے پوچھا، آپ کا کیا حال ہے
اس نے جواب دیا، اُس کا کیا حال پوچھتے ہو
جس کی عمر گھٹتی جارہی ہو اور اُس کے گناہ بڑھتے جارہے ہوں

ہورہی ہے عمر مثلِ برف کم
چپکے چپکے، رفتہ رفتہ، دم بدم

صوفی کا خاندان

پیر فضل علی قریشی مسکین پوریؒ ارشاد فرماتے ہیں کہ خواجہ نور محمد مہارویؒ کی اولاد میں سے ایک شخص میرے پاس آیا تو میں نے حالتِ وجدانی میں دیکھا کہ خواجہ نور محمد مہارویؒ اپنی قبر میں سے سر اٹھا کر دیکھ رہے ہیں کہ میری اولاد کا احترام کرتا ہے یا نہیں،
فرماتے ہیں میں نے خواجہ صاحب کے سامنے ہاتھ جوڑ دیئے اور کہا،
میں آپ کا بھی غلام اور آپ کے خاندان کا بھی غلام

پھونک کر اپنے آشیانے کو
بخش دی روشنی زمانے کو

صوفی کی صدا

حضرت خلیفہ غلام محمد صاحب دین پوری رحمۃ اللہ علیہ جب اپنی جماعت اور خلفاء کے ساتھ کسی بستی اور علاقے میں داخل ہوتے تو بلند آواز سے، حق اللہ اور حق ہو، کی صدا لگاتے کسی نے وجہ پوچھی تو فرمایا بیٹا دیکھتے نہیں ہو یہ ریڑھی والے اور پھیری والے،
جس کے پاس جو مال ہوتا ہے وہ اپنے مال کی صدا لگاتا ہے!
ہم بھی اپنے مال کی صدا لگا رہے ہیں
ہمارے پاس مال ہے، اللہ اور اس کے رسول اللہ کا
ہمارے پاس مال ہے، قرآن اور حدیث کا
ہمارے پاس مال ہے، دل کو مانجھ کر آئینہ کی مانند روشن اور منور کرنے کا،
تاکہ اس میں، تصویر یار، نظر آنے لگے
اس لئے ہم بھی اپنے مال کی صدا لگا رہے ہیں
شاید کوئی دل کی دنیا بدلنے کا طلبگار آجائے
شاید کوئی حق کا پرستار آجائے
شاید کوئی روحانیت کا پیروکار آجائے

دل کے آئینہ میں ہے تصویر یار
جب ذرا گردن جھکائی دیکھ لی

فقیرانہ آئے صدا دے چلے
میاں خوش رہو ہم دعا دے چلے

صوفی کی گفتگو

ایک اللہ والے کی خدمت میں ایک بوڑھا شخص توبہ کے ارادہ سے آیا، تو اللہ والے نے کہا، تو نے دیر کردی بوڑھے آدمی نے کہا، میں نے دیر نہیں کی کیونکہ میں مرنے سے پہلے آ گیا، اور توبہ کا دروازہ موت تک کھلا ہے

اللہ والے نے کہا، مرحبا، تیرا آنا بھی خوب اور تیرا بولنا بھی خوب

گزری سیاہ کاری میں تمام عمر یا رَب
آدھی شباب میں کٹی آدھی خضاب میں

گو ہاتھ میں جنبش نہیں آنکھوں میں تو دم ہے
رہنے دو ابھی ساغر و مینا میرے آگے

مہنگی ہوئی شراب تو کیفی نے چھوڑ دی
کافر کو مفلسی نے مسلماں بنادیا
کتاب زیست کا ایک اور باب ختم ہوا
شباب ختم ہوا، اک عذاب ختم ہوا

صوفی کا ذوق

میرے نانا جان حافظ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہ درخواستیؒ کا ذوق تھا گلی گلی، نگر نگر ایک ہی صدا لگاتے پھرتے تھے، سب کہو سبحان اللہ

مَاقصہ سکندر ودارا نہ خواندہ ایم
از ما بجز حکایت مہر ووفا مپُرس

صوفی کی چاہت

میرے والد ماجد شیخ الحدیث حضرت مولانا شفیق الرحمٰن درخواستیؒ کی چاہت تھی کہ ہر زبان پر ہر وقت اللہ کا نام رہے اس لئے فرمایا کرتے تھے لوگو، تمہارے حلوے اور مٹھائی میں اتنا لطف اور مزہ نہیں جتنا میرے اللہ کے نام میں لطف اور مزا ہے

گزر جا عقل سے آگے کہ یہ نور
چراغِ راہ ہے منزل نہیں

صوفی کا کشف

شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی لاہوریؒ نے چالیس سال فقر و فاقہ میں گزار دیئے لیکن حرام لقمہ کے قریب نہیں گئے۔ اللہ رب العزت نے یہ صلہ عطا فرمایا کہ پھر رزق خود بتاتا تھا کہ میں ''حلال ہوں یا حرام'' اور حضرت لاہوریؒ فرمایا کرتے تھے مجھے قبرستان لے چلو میں تمہیں بتاؤں گا کون سی قبر، جنت کا باغ ہے اور کونسی قبر، جہنم کا گڑھا ہے۔

ہَوا ہے گو تند و تیز لیکن چراغ اپنا جلا رہا ہے
وہ مردِ درویش جس کو حق نے دیئے ہیں انداز خسروانہ

صوفی کی توجہ

قطب الارشاد حضرت مولانا محمد عبداللہ بہلویؒ اپنی آپ بیتی میں ارشاد فرماتے ہیں کہ میرے استاد اور میرے شیخ حضرت مولانا محمد امیر دامانیؒ گرفتار ہوئے اور میرے ذمہ اپنے گھر کی خبر گیری لگائی لیکن میں تعمیل ارشاد نہ کر سکا اور واپس اپنے گھر چلا آیا لیکن گھر آتے ہی اضطراب شروع ہو گیا کئی بار خودکشی کا ارادہ کیا لیکن اللہ کے فضل و کرم

سے اپنے ارادہ کو عملی جامہ نہ پہنا سکا اضطراب کے خاتمے کے لئے پیر فضل علی قریشیؒ، مولانا محمد عمر جان چشمویؒ، مولانا حسین علی واں بھچرانؒ و دیگر اکابر کے پاس تشریف لے گئے ان حضرات نے توجہ کی اور خلافت سے بھی نوازا لیکن اضطراب ختم نہ ہوا دوبارہ مولانا امیر محمد دامانیؒ کی خدمت میں حاضری دی آپ نے شفقت فرمائی آٹھ سلاسل میں اجازت بھی عطا فرمائی لیکن اضطراب تھا کہ ختم ہونے میں نہ آتا تھا اور اضطراب کا یہ سلسلہ ایک طویل مدت تک پھیل گیا بالآخر اللہ کا فضل و کرم متوجہ ہوا اور پہلی مرتبہ حج بیت اللہ کی سعادت نصیب ہوئی، فرماتے ہیں میں مقامِ ابراہیم کے قریب بیٹھا تھا اتنے میں ایک شخص جس کے بارے میں میرا یہ گمان تک نہ تھا کہ ایسا باکمال ہے اُس نے تصوف کی تقریر فرمائی پہلے قالی پھر حالی جس سے میرا سارا اضطراب ختم ہوگیا اور میری زندگی میں سکون پیدا ہوگیا لیکن اُس بزرگ نے وعدہ لیا تھا کہ میرا نام و پتہ کسی کو نہیں بتانا، اس لئے ان کا نام نہیں بتا سکتا۔ احقر (حماد اللہ درخواستی) عرض کرتا ہے یہ واقعہ پڑھ کے میرے دل میں خیال آیا کہ جس بزرگ سے حضرت بہلویؒ کو اتنا بڑا نفع اور فائدہ ہوا کہ آپ کا اضطراب ختم ہوا اور آپ کو قلبی سکون حاصل ہوا آپ ان کا نام وضاحت کے ساتھ تو نہیں لے سکتے کیونکہ اس بزرگ نے منع کر دیا تھا لیکن کہیں نہ کہیں اس کی طرف اشارہ ضرور کیا ہوگا لیکن اُس اشارہ کا سمجھنا بھی تو اللہ کے فضل و کرم کے بغیر ممکن نہ ہوگا اور جانے یہ کس کے نصیب میں ہوگا اور کیا خبر کہ یہ راز ہمیشہ راز رہے گا یا پردہ اٹھ پائے گا۔ یہ آپ بیتی میں نے تین مرتبہ تین مختلف مواقع پر پڑھی جب تیسری مرتبہ یہ واقعہ پڑھ رہا تھا تو اچانک ایک جگہ پر پڑھتے پڑھتے یکدم دل و دماغ میں روشنی کا جھماکہ ہوا اور یوں لگا کہ اللہ نے یہ راز مجھ پر ظاہر کر دیا ہے۔ آپ بھی سنیں۔ جہاں حضرت بہلویؒ نے بزرگ کا نام نہ لینے کی وجہ

بتائی ہے کہ انہوں نے نام بتانے سے منع کر دیا تھا اُس کے دوسرے صفحہ پر یوں تحریر فرماتے ہیں

''دو سفر حج کے مزید کئے ان میں بہت سے بزرگوں سے ملا سب نے مجھ پر احسان کیا اور بندہ حسب استطاعت ہر ایک سے فیض لیتا رہا الحمدللہ حمداً کثیراً، پہلا سفر حج جس میں بزرگ ملے تھے اس میں حضرت مولانا عبیداللہ سندھی قدس سرہٗ سے بہت کچھ علمی و روحی فیض حاصل کیا''

اس تحریر کا انداز بتا رہا ہے اور پہلے جو یہ جملے کہے تھے، اتنے میں ایک شخص جس پر میرا یہ گمان تک نہ تھا کہ ایسا باکمال ہے، دونوں چیزیں بتا رہی ہیں کہ وہ بزرگ جن کی وجہ سے حضرت بہلویؒ کا اضطراب ختم ہوا حضرت مولانا عبیداللہ سندھیؒ ہیں کیونکہ حضرت سندھیؒ باوجود اس کے کہ آپ عظیم الشان محدث، مفسر، متکلم، مؤرخ، مُدبر اور شاہ ولی اللہ کے علوم کے امین تھے اور وقت کے قطب اور ابدال تھے لیکن آپ کی شہرت، ایک سیاستدان، ایک فلسفی، ایک انقلابی اور تحریک ریشمی رومال کے قائد کی حیثیت سے زیادہ تھی اس لئے حضرت بہلویؒ کیا کسی کے لئے بھی حضرت سندھیؒ کا یہ روحانی مقام کسی عجوبے سے کم نہیں تھا۔ واللہ اعلم بالصواب۔

لہریں سمندر سے اٹھتی ہیں کناروں سے نہیں
منزلیں ہمت سے ملتی ہیں سہاروں سے نہیں

صوفی کا خواب

حضرت بایزید بسطامیؒ نے ایک مرتبہ حق تعالیٰ کو خواب میں دیکھا، موقع غنیمت جانا

اور سوال کیا مجھے ایسا راستہ بتادیں جو آپ تک پہنچنے کے لئے سب سے نزدیک ہو،
جواب ملا، دَعْ نَفْسَکَ وَتَعَالَ اپنے آپ کو چھوڑ دو اور چلے آؤ

ہر لمحہ تجھے چاہا ہر دم تیری یاد آئی
کیا شام کا سناٹا کیا رات کی تنہائی

صوفی کے آنسو

ایک اللہ والے نے خواب میں ایک حُور کو دیکھا جو مسکرا رہی تھی
اللہ والا حُور کے حسن و جمال کو دیکھ کر حیران و ششدر رہ گیا
جب حُور کے سراپا پر نظر ڈالی تو یوں محسوس ہوا

کمر دھوکا، دُھن عقدہ، غزال آنکھیں، پری چہرہ
شکم ہیرا، بدن خوشبو، جبیں دریا، زباں عیسیٰ

اور جب اس کے باحیا مسکراتے چہرے کو دیکھا تو بے اختیار پکار اٹھا

جو اس کے چہرے پہ رنگِ حیا ٹھہر جائے
تو سانس، وقت، سمندر، ہوا ٹھہر جائے
وہ مسکرائے تو ہنس پڑیں سارے موسم
وہ گنگنائے تو بادِ صبا ٹھہر جائے

اب اللہ والے نے اپنے دل کو سنبھالا اور پوچھا یہ حسن و جمال کہاں سے آیا اور کیسے ملا
تو حور نے جواب دیا، ایک رات تم نے یادِ خداوندی اور محبتِ الٰہی میں چند آنسو بہادیئے تھے
بس انہی آنسوؤں سے میرا چہرہ دھو دیا گیا، تب سے ایسے نظر آتی ہوں

موتی سمجھ کے شانِ کریمی نے چن لیے
قطرے جو تھے میرے عرقِ انفعال کے

واقف ہو اگر لذت بیداریٔ شب سے
اُونچی ہے ثریا سے بھی یہ خاکِ پراسرار

صوفی کا خاتمہ

حضرت عطاء بن یسارؒ ارشاد فرماتے ہیں ایک صوفی کے انتقال کا وقت قریب آیا تو شیطان اُس کے پاس آیا اور بولا، آخر تو مجھ سے بچ ہی گیا، تو صوفی نے کہا، ابھی کہاں، جب تک میرا خاتمہ ایمان پر نہ ہو جائے مجھے تم سے اطمینان نہیں ہوسکتا!

شیطان کو سوجھتی ہے ہر دم نئی نئی
گو ہے سیاہ کار پر روشن دماغ ہے

اللہ رب العزت ہمیں بھی صوفیاء کے اوصاف نصیب فرمائیں اور صوفیاء کی صف میں شامل فرمائیں۔ آمین!

وآخر دعوانا ان الحمدللہ رب العالمین

ہمارے سلسلہ سند کے تین حصہ ہیں

حصہ اول

ہم سے لے کر حضرت شاہ ولی اللہؒ تک ہے

حصہ دوم

حضرت شاہ ولی اللہؒ سے لے کر
اصحاب صحاح ستہ تک ہے
جس کو شاہ عبدالعزیزؒ نے اپنے رسالہ
عجالہ نافعہ میں ذکر کیا ہے۔
ہم نے صرف شاہ ولی اللہؒ کی بخاری
کی سند ذکر کردی ہے۔

حصہ سوم

ائمہ صحاح ستہ سے لیکر حضور ﷺ تک ہے
یہ حصہ ان کتابوں میں لکھا ہوا ہے
ہر روایت کے ساتھ پوری سند ذکر
کردیتے ہیں ہم نے بطور نمونہ صرف
حدیث نیت کی سند بیان کردی ہے
تاکہ سلسلہ سند حضور ﷺ تک پہنچے

سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
حضرت عمر بن خطابؓ
حضرت علقمہ بن وقاص لیثیؒ
شیخ محمد بن ابراہیم تیمیؒ
شیخ یحییٰ بن سعید انصاریؒ
شیخ سفیان بن عیینہ مکیؒ
شیخ ابوبکر عبداللہ بن زبیر الحمیدیؒ
[امیر المومنین فی الحدیث شیخ ابوعبداللہ
محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بخاری انصاریؒ]
شیخ ابوعبداللہ محمد بن یوسف الفربریؒ
شیخ ابومحمد عبداللہ بن احمد سرخسیؒ
شیخ ابوالحسن عبدالرحمٰن بن مظفر الداؤدیؒ
شیخ ابوالوقت عبدالاول بن عیسیٰ بن شعیب الہرویؒ
شیخ سراج حسین بن مبارک زبیدیؒ
شیخ ابوالعباس احمد بن ابی طالب الحجارؒ
شیخ ابراہیم بن احمد التنوخیؒ
شیخ ابوالفضل شہاب الدین احمد بن علی بن حجر عسقلانیؒ
شیخ احمد زکریا بن محمد ابویحییٰ انصاریؒ
شیخ شمس الدین محمد بن احمد الرملیؒ
شیخ احمد بن عبدالقدوس ابوالمواہب الشناویؒ
شیخ احمد قشاشیؒ
شیخ ابراہیم کردی مدنیؒ
شیخ ابوطاہر محمد بن ابراہیم کردی مدنیؒ

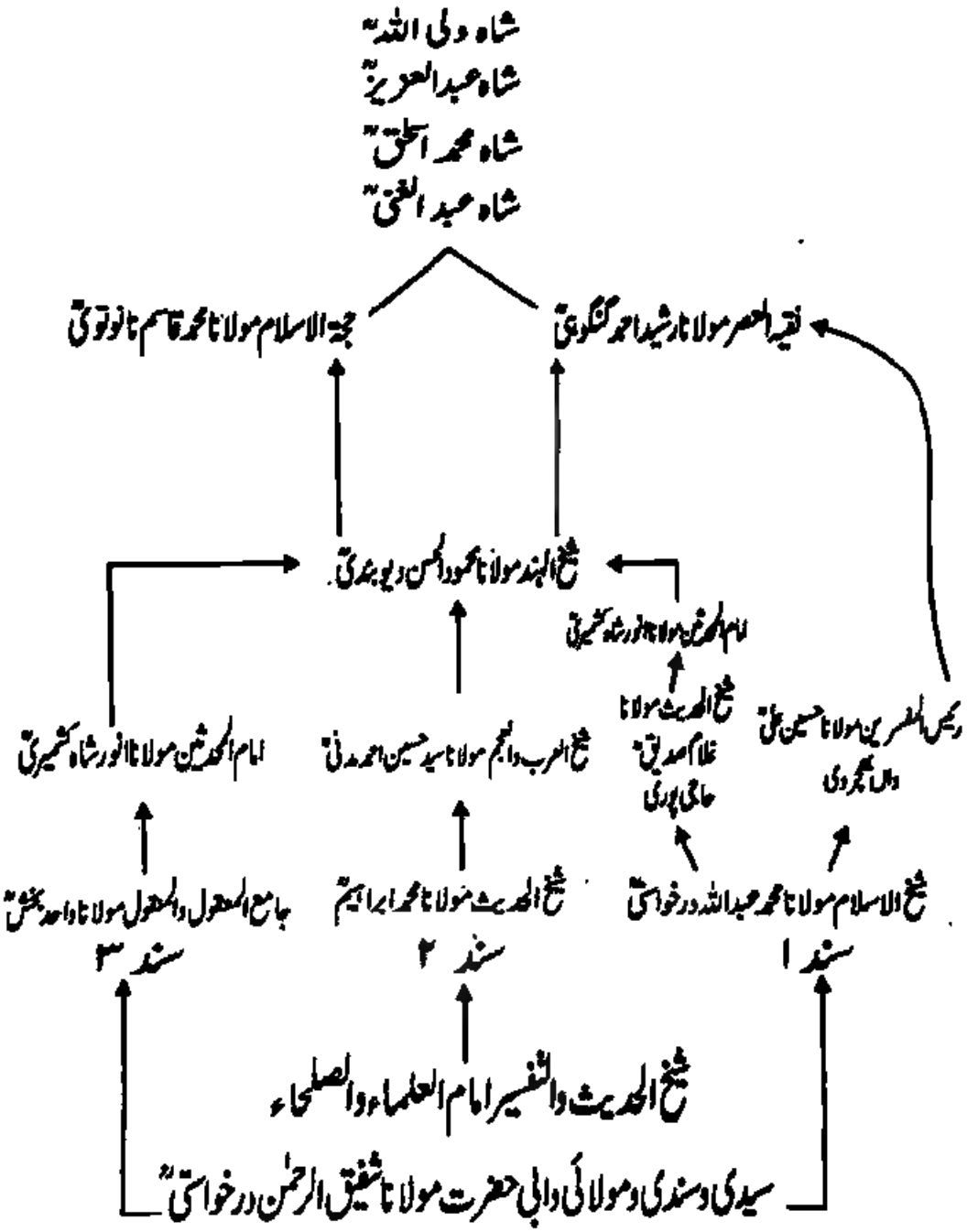

انتہٰی الی اللہ
حماد اللہ درخواستی

علمی شجرہ یعنی تفسیر وحدیث کی سند

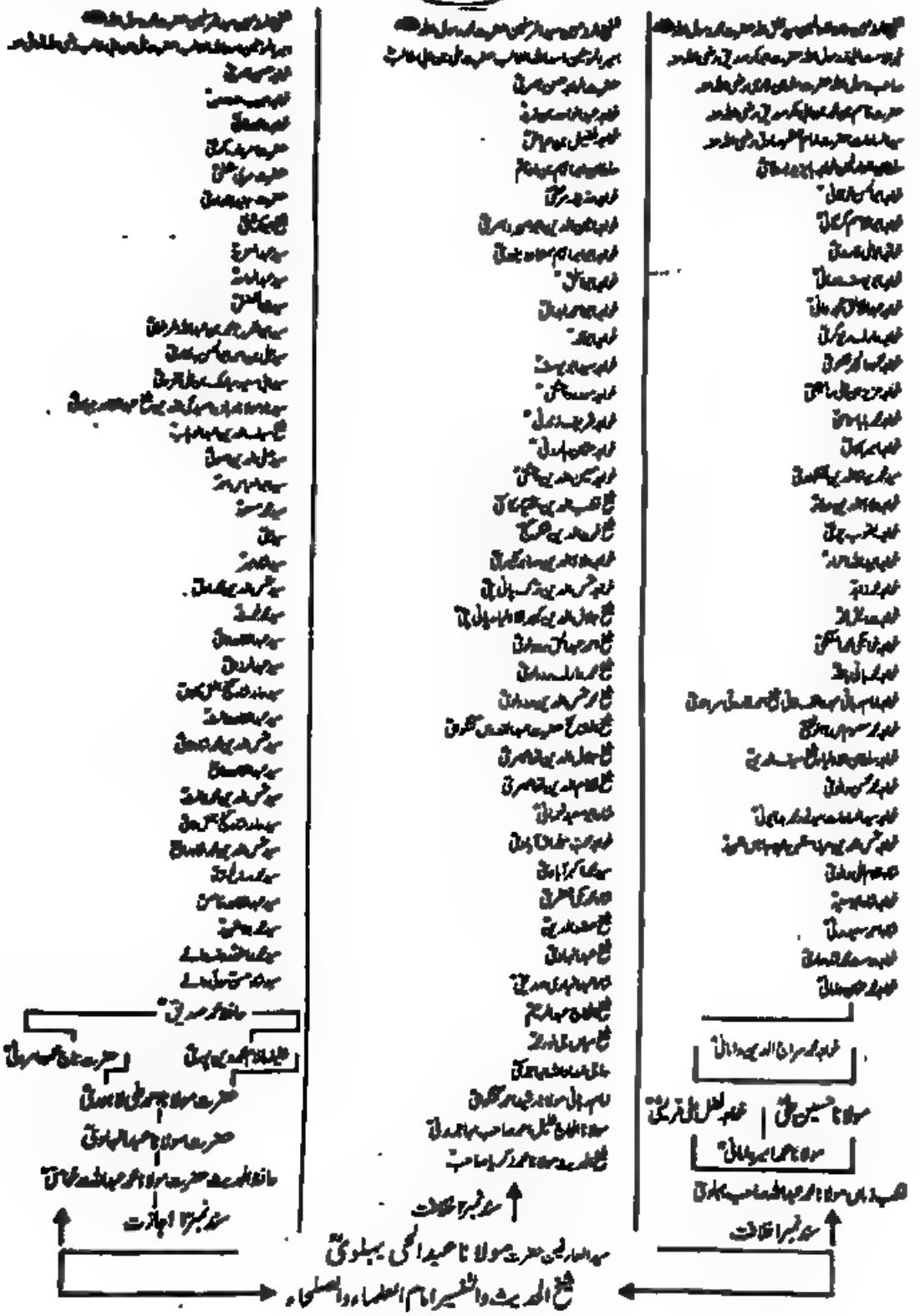

سید الطائفہ حضرت مولانا عبدالحی بسلوی
شیخ الحدیث والتفسیر امام العلماء والصلحاء
سیدی و سندی و مولائی و ابی حضرت مولانا شفیق الرحمٰن صاحب درخواستی
انتقالی اللہ
حماد اللہ درخواستی

روحانی شجرہ یعنی تصوف وسلوک کی سند

مکتبہ شیخ درخواستی

حافظ الحدیث والقرآن

حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی

رحمۃ اللہ علیہ

شیخ المحدثین والمفسرین

حضرت مولانا شفیق الرحمٰن صاحب درخواستی

رحمۃ اللہ علیہ

شیخ الحدیث والتفسیر

حضرت مولانا حماد اللہ صاحب درخواستی

مدظلہ

کی ۱۵۰ سالہ دینی۔تعلیمی۔تدریسی۔تبلیغی۔فقہی۔تصنیفی۔سیاسی۔اصلاحی۔اخلاقی

اور اشاعتِ قرآن وحدیث پر مشتمل خدمات کو منظرِ عام پر لانے کا امین

منجانب

مکتبہ شیخ درخواستی جامعہ عبداللہ بن مسعود مرکزی

گرین ٹاؤن ضلع رحیم یار خان خان پور پوسٹ بکس نمبر 5

Web: www.shaikhedarkhwasti.org Mob: 0300-0939448

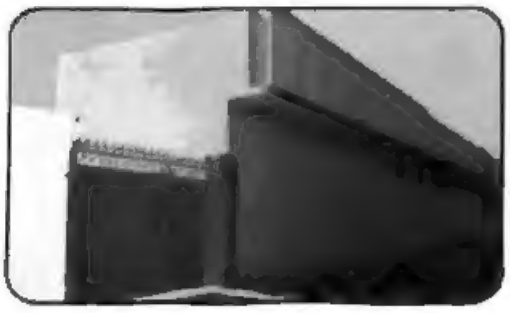

مرکزی جامعہ، جامع مسجد، خانقاہ شیخ درخواستی، مکتبہ شیخ درخواستی کے
چند حسین اور دلنشین مناظر

ShaikheDarkhwasti ShaikheDarkhwasti.org

مہتمم

حضرت مولانا حماد اللہ درخواستی صاحب

+92 3000 93 94 48

نائب مہتمم

مولانا محمد نعمان درخواستی

+92 333 7497323

+92 300 4484323

ناظم تعلیمات

مولانا محمد سفیان درخواستی

+92 304 7476096

ناظم اعلیٰ

مولانا محمد سلمان درخواستی

+92 303 9496690

خط و کتابت کیلئے: مولانا حماد اللہ درخواستی، مرکزی جامعہ گرین ٹاؤن خان پور پوسٹ بکس نمبر 5

تعاون کے لئے

اکاؤنٹ بنام: حماد اللہ درخواستی اکاؤنٹ نمبر: 0102141314

میزان بنک خان پور برانچ کوڈ: 4601

مطبوعات مکتبہ شیخ درخواستی

بے مثال، لازوال اور شاہکار تصنیفات

از افادات

شیخ الحدیث والمفسرین امام العلماء والصلحاء شیخ الحدیث والتفسیر
حضرت مولانا **شفیق الرحمٰن** صاحب **درخواستی** نور اللہ مرقدہ
بانی۔ جامعہ عبداللہ بن مسعودؓ خان پور

شیخ الحدیث والتفسیر خطیب اسلام
پیر طریقت حضرت مولانا **حماد اللہ** صاحب **درخواستی** مدظلہ
امین وناشر علوم درخواستی
مدیر۔ مرکزی جامعہ عبداللہ بن مسعودؓ خان پور

مقدمۃ القرآن للدرخواستی	مقدمۃ الحدیث للدرخواستی	مقدمۃ البخاری للدرخواستی	مضامین القرآن للدرخواستی
خطباتِ درخواستی جلد اول (توحید خداوندی)	خطباتِ درخواستی جلد دوم (سیرت النبی ﷺ)	خطباتِ درخواستی جلد سوم (صحابہؓ واہل بیتؓ)	خطباتِ درخواستی جلد چہارم۔ جلد پنجم (متفرق اسلامی خطبات)
فیوضاتِ درخواستی مع مجرباتِ درخواستی	فیضانِ درخواستی مع معمولاتِ درخواستی	حیاتِ درخواستی مع عجائباتِ درخواستی	دروسِ درخواستی مع مجالسِ درخواستی
ذکر اللہ واہل اللہ	تصوف وصوفیا	موت وحیات	جنت کے مناظر
چہل حدیث	ماہ رمضان المبارک فضائل ومسائل	قربانی فضائل ومسائل	منازل
میرا نبی ﷺ (چارٹ)	حج کے فضائل ومسائل	زکوٰۃ کے فضائل ومسائل	میرا پیمبر ﷺ (نظم) (چارٹ)

شیخ درخواستی کی دینی وسیاسی خدمات، حیات، خطبات، معمولات، عملیات جاننے کے لیے ہماری ویب سائٹ وزٹ اور سوشل میڈیا پیجز لائیک کریں

ShaikheDarkhwasti ShaikheDarkhwasti.org